بہارستان

ظفر علی خان

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

بہارستان

ظفر علی خان

محمد … ذخیرہ

اردو اکیڈمی پنجاب

لوہاری دروازہ لاہور

سنہ ۱۹۳۷ء

عالمگیر الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام حافظ محمد عالم پرنٹر چھپا اور شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور نے شائع کیا۔

Marfat.com

136942

فہرست مضامین

نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ	نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ
۱	تقریب	۱	۱۸	صلّو علیہ وآلہ	۳۲
۲	رب اللعالمین	۳	۱۹	رحمۃ اللعالمین	۳۳
۳	خمستانِ ازل کا ساقی	۵	۲۰	شبِ معراج	۳۴
۴	حمد ذوالجلال	۷	۲۱	التجا بحضور سرورِ کائنات	۳۵
۵	لَا اِلٰہ اِلّا اللہ محمد الرسول اللہ	۱۱	۲۲	نذرِ محقر	۳۶
۶	آوازۂ حق	۱۳	۲۳	عرضداشتِ اُمت	۳۸
۷	دعا	۱۹	۲۴	اسلامیانِ ہند کی فریاد	۴۱
۸	مقامِ حیرت	۲۰	۲۵	نذرِ عقیدت	۴۳
۹	لیس کمثلہٖ شیٔ	۲۱	۲۶	جشنِ میلاد نبویؐ	۴۴
۱۰	پردہ دارِ پردہ در	۲۲	۲۷	صاحبِ قابَ قوسین او ادنےٰ	۴۶
۱۱	فریاد	۲۳	۲۸	عرش سے فرش تک	۴۷
۱۲	وسعتِ آرزو	۲۴	۲۹	مقامِ محمدؐ	۴۹
۱۳	میدانِ عرفات میں مناجات	۲۵	۳۰	تاجدارِ عرب وعجم	۵۰
۱۴	کلام اللہ	۲۶	۳۱	فخرِ رسل	۵۱
۱۵	اشعارِ نعت	۲۷	۳۲	عشقِ رسول	۵۲
۱۶	عرض حال بدرگاہِ رب العزت	۲۸	۳۳	نورِ حقیقت	۵۴
۱۷	فریاد بحضور سرورِ کونین	۳۰	۳۴	نویدِ مسیح	۵۶

Marfat.com

نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ
۳۵	چشمۂ آبِ بقا	۵۷
۳۶	اللہ والے	۵۸
۳۷	انک انت الاعلیٰ	۵۹
۳۸	عالم و عامل	۶۰
۳۹	اطاعت و استطاعت	۶۱
۴۰	اسلام	۶۲
۴۱	اسلام	۶۳
۴۲	مسلمان کی شان	۶۵
۴۳	دین کی لم	۶۶
۴۴	شیوۂ مسلم	۶۷
۴۵	شہیدِ کربلا	۶۸
۴۶	اسلام کی کامیابی	۶۹
۴۷	چراغِ حرم	۷۲
۴۸	شانِ اسلام	۷۳
۴۹	جہانِ باطن	۷۵
۵۰	مسلمان کا مرتبہ	۷۶
۵۱	حاسّہ	۷۷
۵۲	خانۂ زہرا کی حضوری	۷۸
۵۳	ماہ و پرویں	۷۹
۵۴	حجتِ حق کا اتمام	۸۰
۵۵	انّ اکرمکم عند اللہ	۸۱
۵۶	داستانِ شیخ	۸۲
۵۷	دوائے بے پرہیز	۸۳
۵۸	برکاتِ ماہِ صیام	۸۴
۵۹	توکّل	۸۵
۶۰	مے باقی	۸۶
۶۱	فخر و ننگ	۸۸
۶۲	عبرت	۹۰
۶۳	کانپور	۹۱
۶۴	طاقتِ ایمان	۹۲
۶۵	حقیقت	۹۳
۶۶	زہر اور اُس کا تریاق	۹۴
۶۷	نعرۂ اسلام	۹۵
۶۸	اسلام کی لوری	۹۶
۶۹	اسلام کے کرشمے	۹۷
۷۰	صراطِ مستقیم	۹۸
۷۱	اسلام کی شہنائی	۹۹
۷۲	اسلامی روایات	۱۰۰
۷۳	انسان کی آزادی	۱۰۱
۷۴	اخلاقِ مرتضوی	۱۰۲
۷۵	فسطاط	۱۰۵
۷۶	ہرمزان	۱۰۷
۷۷	آہ فاطمہ کا انجام	۱۰۹
۷۸	قتلِ حسینؓ	۱۱۰

Marfat.com

نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ	نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ
۷۹	علامہ احمدؒ بن نصر	۱۱۱	۱۰۱	نازِ طبیب	۱۳۶
۸۰	شانِ اورنگ زیب	۱۱۲	۱۰۲	پھر وہی تو	۱۳۷
۸۱	ماں باپ کا ادب	۱۱۳	۱۰۳	امت پر رسول کا احسان	۱۳۸
۸۲	اعظم الجہاد	۱۱۴	۱۰۴	انتظارِ سحر	۱۳۹
۸۳	حسین ابن علی	۱۱۵	۱۰۵	خروشِ سروش	۱۴۰
۸۴	ایمان کی شناخت	۱۱۷	۱۰۶	مومن کی ہمت بلند	۱۴۲
۸۵	فلسفۂ شہادت	۱۱۸	۱۰۷	ایہا المسلم	۱۴۴
۸۶	سنت حسین	۱۱۹	۱۰۸	ارغوانی عید	۱۴۵
۸۷	مفتی محبوب علی	۱۲۰	۱۰۹	سلفِ صالحین	۱۴۶
۸۸	پیغام بقا	۱۲۱	۱۲۰	خلافت کی بنیاد	۱۴۷
۸۹	بیاد میراں بخش	۱۲۲	۱۱۱	فرشتہ و حیوان	۱۴۸
۹۰	سرنگاپٹم	۱۲۳	۱۱۲	حقایق	۱۴۹
۹۱	ساعتِ قدر	۱۲۵	۱۱۳	حیاتِ جاوید	۱۵۰
۹۲	اسلامی نغمے	۱۲۶	۱۱۴	اتمام نور	۱۵۱
۹۳	نعرۂ اللہ اکبر	۱۲۷	۱۱۵	ترک	۱۵۲
۹۴	زمین اکبر	۱۲۸	۱۱۶	فرض اور قرض	۱۵۴
۹۵	نماز	۱۲۹	۱۱۷	جگر پارے	۱۵۵
۹۶	سعادتِ ازلی	۱۳۰	۱۱۸	نفیرِ اسلام	۱۵۷
۹۷	ذوق معرفت	۱۳۱	۱۱۹	موجِ نور	۱۵۸
۹۸	اسلام کا کوکبۂ خسروی	۱۳۲	۱۲۰	رسمِ ادب	۱۵۹
۹۹	شرابِ تیز کا ایک جرعہ	۱۳۳	۱۲۱	آموختہ	۱۶۰
۱۰۰	قسمت کی شوخی	۱۳۴	۱۲۲	جبر اور صبر	۱۶۲

Marfat.com

نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ
۱۲۳	سواراج	۱۶۴
۱۲۴	رہتاس	۱۶۵
۱۲۵	سہسرام	۱۶۶
۱۲۶	دستہ گل	۱۶۷
۱۲۷	نقش عید	۱۶۹
۱۲۸	لمعات	۱۷۰
۱۲۹	پنج گنج	۱۷۱
۱۳۰	غزل مرقص	۱۷۴
۱۳۱	مدینہ منورہ	۱۷۶
۱۳۲	مجلس خلافت	۱۷۷
۱۳۳	کفر کے دروازے پر اسلام کی دستک	۱۷۸
۱۳۴	پیام وقت	۱۸۰
۱۳۵	بچہ سقہ کی پشت پر استعمار	
	مغرب کا شکیزہ	۱۸۱
۱۳۶	سحر حلال	۱۸۲
۱۳۷	سنتِ اسلاف	۱۸۳
۱۳۸	خزاں میں بہار	۱۸۴
۱۳۹	اٹک پار	۱۸۵
۱۴۰	لاتایئسوا من روح اللہ	۱۸۶
۱۴۱	اعتماد علی النفس	۱۸۷
۱۴۲	قندہار چلو	۱۸۸
۱۴۳	رب کعبہ سے ایک عاجزانہ التجا	۱۹۰

نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ
۱۴۴	رجز مرقص	۱۹۱
۱۴۵	دُررِ منثور	۱۹۲
۱۴۶	کنارِ اٹک	۱۹۳
۱۴۷	قسمت	۱۹۵
۱۴۸	ناصحِ مدرس	۱۹۶
۱۴۹	مجلس اتحاد و ترقی	۱۹۸
۱۵۰	جیش رضا کاران	۱۹۹
۱۵۱	تابوتِ استعمار	۲۰۰
۱۵۲	طاقتِ ایمان	۲۰۱
۱۵۳	سال نو کا ہنگامہ	۲۰۲
۱۵۴	مصری کی شیرینیاں	۲۰۳
۱۵۵	متصوفین	۲۰۴
۱۵۶	انوارِ معرفت	۲۰۵
۱۵۷	تصوف کی شانِ امامت	۲۰۶
۱۵۸	فلسفہ فرنگ	۲۰۷
۱۵۹	متصوفانہ کنکوے بازی	۲۰۸
۱۶۰	پینگی اور نائی	۲۰۹
۱۶۱	ہمہ اوست کی بانسری	۲۱۰
۱۶۲	دہلوی طریقت	۲۱۱
۱۶۳	خیال آرائی	۲۱۲
۱۶۴	نویدِ فرمایاں	۲۱۳
۱۶۵	ہمہ اوست یا ہمہ از اوست	۲۱۴

Marfat.com

نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ	نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ
۱۶۶	الجنۃ تحت ظلال السیوف	۲۱۵	۱۸۸	سمند النور	۲۴۶
۱۶۷	عار النص با بدیۂ نص	۲۱۶	۱۸۹	دنیائے توحید	۲۴۷
۱۶۸	تجاہلِ عارفانہ	۲۱۷	۱۹۰	سرا ڈورڈ گرے	۲۴۸
۱۶۹	اسلام کی مشکلات	۲۱۸	۱۹۱	سیاسیات عالیہ	۲۵۰
۱۷۰	سیناستاں	۲۱۹	۱۹۲	مرکزی خلافت کمیٹی	۲۵۱
۱۷۱	تکمیل ایمان	۲۲۱	۱۹۳	صلائے خاص	۲۵۳
۱۷۲	مغربی تہذیب	۲۲۲	۱۹۴	نالۂ شبگیر	۲۵۵
۱۷۳	مغربی جادو کے ڈورے	۲۲۳	۱۹۵	مسلمانانِ ہند	۲۵۶
۱۷۴	قانونِ وقت	۲۲۴	۱۹۶	خروشِ مسلم	۲۵۷
۱۷۵	مارشل لا	۲۲۶	۱۹۷	صدر جمہوریہ امریکہ	۲۵۸
۱۷۶	تہذیب	۲۲۷	۱۹۸	ان اللہ لایغیر ما بقومٍ	۲۵۹
۱۷۷	مغربی تہذیب	۲۲۸	۱۹۹	کربلا الہ آباد میں	۲۶۰
۱۷۸	سنٹرل جیل لاہور	۲۲۹	۲۰۰	لاتخف انک انت الاعلٰی	۲۶۱
۱۷۹	ترانۂ جنگ	۲۳۱	۲۰۱	مدارج ارتقا	۲۶۲
۱۸۰	مشہد مقدس پر روسی گولہ باری	۲۳۲	۲۰۲	تاجِ سلیمانؑ	۲۶۴
۱۸۱	نئی صلیبی جنگ	۲۳۵	۲۰۳	سنت سجاد	۲۶۵
۱۸۲	ترک اور اطالوی	۲۳۷	۲۰۴	عہدنامہ سیوری	۲۶۷
۱۸۳	کارزار طرابلس	۲۳۹	۲۰۵	صلیب و ہلال	۲۶۹
۱۸۴	نالۂ صبح گاہی	۲۴۰	۲۰۶	آیۃ اللیل	۲۷۰
۱۸۵	آویزش ہلال و صلیب	۲۴۱	۲۰۷	بزم و رزم	۲۷۱
۱۸۶	جنگ طرابلس	۲۴۲	۲۰۸	نشاۃ الثانیہ	۲۷۲
۱۸۷	بادل میں بجلی	۲۴۴	۲۰۹	مضی ما مضیٰ	۲۷۴

Marfat.com

نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ	نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ
۲۱۰	مسٹر لائڈ جارج	۲۷۶	۲۳۲	میر عثمان علی خان	۳۰۴
۲۱۱	شان اسد اللّٰہی	۲۷۸	۲۳۳	نذر عقیدت بحضور آصفجاہ ہفتم	۳۰۵
۲۱۲	اہل حدیث اور فتنہ فرنگ	۲۷۹	۲۳۴	دکن کا قومی ترانہ	۳۰۶
۲۱۳	سلاطین اسلام	۲۸۰	۲۳۵	تقریب سی و چہارم سالگرہ	۳۰۹
۲۱۴	لا الٰہ الا اللہ	۲۸۱	۲۳۶	سرتاج خواتین ہند	۳۱۲
۲۱۵	ہز امپیریل میجسٹی	۲۸۳	۲۳۷	غازی امان اللہ خان	۳۱۵
۲۱۶	آصف جاہ ہفتم	۲۸۴	۲۳۸	غازی امان اللہ خان سے خطاب	۳۱۶
۲۱۷	حضور نظام کی مساوات پسندی	۲۸۶	۲۳۹	فتنہ چکنور	۳۱۷
۲۱۸	اعلیٰ حضرت میر عثمان علیخان	۲۸۸	۲۴۰	ہنگامۂ نو	۳۱۸
۲۱۹	آموں کا شکریہ	۲۸۹	۲۴۱	حجازی ترانہ	۳۱۹
۲۲۰	برار	۲۹۰	۲۴۲	خطاب بہ مسافر اروپا	۳۲۱
۲۲۱	واپسی برار	۲۹۱	۲۴۳	اعلیحضرت امیر امان اللہ خان	۳۲۲
۲۲۲	محی الملۃ والدین	۲۹۲	۲۴۴	افق پر ہلال عید دیکھ کر	۳۲۳
۲۲۳	آصف جاہ سابع	۲۹۳	۲۴۵	تاجدار افغانستان امان اللہ خان	۳۲۴
۲۲۴	میکدۂ دکن	۲۹۴	۲۴۶	نغمۂ نورس	۳۲۵
۲۲۵	آصف جاہ ہفتم	۲۹۵	۲۴۷	کابل کے گلدستہ	۳۲۶
۲۲۶	نظام دولت آصفیہ	۲۹۸	۲۴۸	قندہار	۳۲۷
۲۲۷	ترانۂ تہنیت	۲۹۹	۲۴۹	طوفان مغرب	۳۲۸
۲۲۸	مژدۂ بہار	۳۰۰	۲۵۰	رب کعبہ ایک عاجزانہ التجا	۳۲۹
۲۲۹	دہلی میں تاجدار دکن کی آمد آمد	۳۰۱	۲۵۱	بچہ سقہ کی مسند نشینی	۳۳۰
۲۳۰	آصف جاہ ہفتم اور جامعہ اسلامیہ	۳۰۲	۲۵۲	شور بازاری شریعت	۳۳۲
۲۳۱	ستم زدگان مالابار	۳۰۳	۲۵۳	بچہ سقا کی گرفتاری	۳۳۳

Marfat.com

نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ
۲۵۴	زخمۂ چنگ رودکی	۳۳۴
۲۵۵	جلال آباد	۳۳۶
۲۵۶	غازی امان اللہ خان کے مشکوئے معلّٰے میں مولود مسعود کا تولد	۳۳۷
۲۵۷	الوداع	۳۳۸
۲۵۸	ڈوبے ہوئے بیڑے کے اُچھلنے کی تمنا	۳۳۹
۲۵۹	ترانۂ تہنیت فتح کابل	۳۴۰
۲۶۰	عیدی	۳۴۱
۲۶۱	نوید غیب	۳۴۲
۲۶۲	الپ ارسلانِ وقت	۳۴۳
۲۶۳	اسلام کا مہرِ رخشان	۳۴۴
۲۶۴	امان اللہ خان غازی	۳۴۵
۲۶۵	نسیم حجاز کی شمیم	۳۴۶
۲۶۶	شہسوار نجد	۳۴۷
۲۶۷	امیر المومنین ابن سعود	۳۴۸
۲۶۸	منصب خلافت	۳۵۰
۲۶۹	شعلۂ فسردہ	۳۵۱
۲۷۰	عہدِ سلف کی رونقیں	۳۵۲
۲۷۱	مستقبل حجاز	۳۵۳
۲۷۲	ہر مردے و ہر کارے	۳۵۴
۲۷۳	خادم حرمین الشریفین	۳۵۵
۲۷۴	تطہیر یثرب	۳۵۶

نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ
۲۷۵	انگورہ	۳۵۷
۲۷۶	غازی محمد عبدالکریم	۳۵۸
۲۷۷	زمیندار	۳۵۹
۲۷۸	زمیندار اسٹیم پریس	۳۶۰
۲۷۹	زمیندار کی ضبطی ضمانت	۳۶۱
۲۸۰	احیاء زمیندار	۳۶۲
۲۸۱	ضبطی	۳۶۴
۲۸۲	زمیندار کے شہید نمبر کی ضبطی	۳۶۵
۲۸۳	زمیندار کا نیا دور	۳۶۶
۲۸۴	سیاسیات ہند	۳۶۷
۲۸۵	مسلمانانِ ہند کا سیاسی زاویۂ نگاہ	۳۶۸
۲۸۶	ناٹال اور ہندوستان	۳۶۹
۲۸۷	ہندوستان	۳۷۲
۲۸۸	ہندوستان کے مسلمان کا گناہ	۳۷۳
۲۸۹	کینیا	۳۷۴
۲۹۰	نہرو اور نہرو	۳۷۵
۲۹۱	محفلِ رقص و سرود	۳۷۷
۲۹۲	نئی نئی فرقتیں	۳۷۸
۲۹۳	خطابِ برطانیہ	۳۷۹
۲۹۴	فریادِ جرس	۳۸۰
۲۹۵	عوارف	۳۸۱
۲۹۶	جستجو	۳۸۲
۲۹۷	پاپ کی ناؤ	۳۸۳
۲۹۸	حزب العمال	۳۸۴
۲۹۹	اسیرانِ فرنگ	۳۸۵
۳۰۰	نغمۂ حریت	۳۸۸
۳۰۱	سائمن کمیشن	۳۸۹
۳۰۲	فحش اشتہار	۳۹۰
۳۰۳	تخت یا تختہ	۳۹۱

Marfat.com

نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ	نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ
۳۰۴	غلاموں کا مذہب	۳۹۲	۳۲۶	مغل پورہ	۴۱۶
۳۰۵	شکوہ	۳۹۳	۳۲۷	فرمانروائے کشمیر کا اعلان	۴۱۷
۳۰۶	انتخابِ جُداگانہ	۳۹۴	۳۲۸	خدا کی بے آواز لاٹھی	۴۱۸
۳۰۷	شہیدانِ حریت	۳۹۵	۳۲۹	احرارِ پنجاب	۴۱۹
۳۰۸	جمعیتہ العلماء	۳۹۶	۳۳۰	قانون انتقال اراضی	۴۲۰
۳۰۹	سائمن کمیشن کا خیر مقدم	۳۹۷	۳۳۱	اتحاد بین الہنود والمسلمین	۴۲۱
۳۱۰	نویدِ امن	۳۹۸	۳۳۲	دسہرا	۴۲۲
۳۱۱	دو سائے	۳۹۹	۳۳۳	بین الاقوامی الجھنیں	۴۲۳
۳۱۲	چگونگیٔ آمد و شد سائمن	۴۰۰	۳۳۴	گوکل کی بانسری کی گونج	۴۲۴
۳۱۳	مشقِ ناز	۴۰۱	۳۳۵	ہندوؤں کی تہذیب	۴۲۵
۳۱۴	سر جان سائمن کا دوسرا مقاطعہ	۴۰۲	۳۳۶	سر میلکم ہیلی کے ملفوظات	۴۲۶
۳۱۵	پرانی شراب نئی بوتل میں	۴۰۳	۳۳۷	دسہرہ اور محرم	۴۲۷
۳۱۶	فریاد	۴۰۵	۳۳۸	خلافت اور ہنود	۴۲۹
۳۱۷	روزنامۂ مساوات	۴۰۶	۳۳۹	مینا اور طوطا	۴۳۰
۳۱۸	ہیکل تفریح کے پرستار	۴۰۷	۳۴۰	تہذیب ہنود	۴۳۱
۳۱۹	جشن آزادئ کشمیر	۴۰۸	۳۴۱	مقتل ننکانہ	۴۳۲
۳۲۰	انقلابِ ہند	۴۰۹	۳۴۲	خالصہ کا پیغام	۴۳۴
۳۲۱	فرزندانِ سرحد	۴۱۰	۳۴۳	شہیدی جتھا	۴۳۵
۳۲۲	پرچم ہند کی [illegible]	۴۱۱	۳۴۴	گیانی کا ترانہ	۴۳۷
۳۲۳	کانگرس اور [illegible] کی صلح	۴۱۳	[illegible]	[illegible]	۴۳۹
۳۲۴	آزادی کا [illegible]	[illegible]	۳۴۶	[illegible]	۴۴۰
۳۲۵	شہیدانِ وطن	۴۱۵	۳۴۷	[illegible]	۴۴۱

Marfat.com

نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ
۳۴۸	نئی زندگی اور نیا پیغام	۴۴۲
۳۴۹	کانگرس کیلئے ایک نیا عقدہ	۴۴۳
۳۵۰	اصلی مجرم	۴۴۴
۳۵۱	فانوس ہند کا شعلہ	۴۴۶
۳۵۲	جنگ آزادی	۴۴۷
۳۵۳	سیواجی اور شوکت علی	۴۴۸
۳۵۴	پٹیل کا پیغام	۴۴۹
۳۵۵	مہاتما گاندھی کا ترانہ	۴۵۰
۳۵۶	پیام آزادی	۴۵۱
۳۵۷	مغربی بگولا	۴۵۲
۳۵۸	مالوی جی کی سیوا میں نویدان	۴۵۳
۳۵۹	لاجپت رائے کی یاد میں	۴۵۴
۳۶۰	شراب خانہ ساز	۴۵۵
۳۶۱	انسانیت کبرے کا مقام	۴۵۶
۳۶۲	شیخ و برہمن	۴۵۷
۳۶۳	گاندھی	۴۵۸
۳۶۴	منیم جی	۴۶۱
۳۶۵	نوید امن	۴۶۲
۳۶۶	ہنوز دہلی دور است	۴۶۳
۳۶۷	نوشتۂ تقدیر	۴۶۴
۳۶۸	پریم کا چاؤ	۴۶۵
۳۶۹	خانم جسم	۴۶۶
۳۷۰	دعوت عمل	۴۶۷
۳۷۱	سال نو کا ہنگامہ	۴۶۸
۳۷۲	شدھی اور سنگھٹن	۴۶۹
۳۷۳	شدھی اور سنگھٹن کے چار رتن	۴۷۰
۳۷۴	کھری کھری باتیں	۴۷۲
۳۷۵	فتنۂ ارتداد اور علمائے کرام	۴۷۳
۳۷۶	ہیموں بقال کی فوج	۴۷۵
۳۷۷	گاندھی اور مالوی	۴۷۶
۳۷۸	شرارت کی جڑ	۴۷۷
۳۷۹	مالوی جی کی یاد میں	۴۷۸
۳۸۰	مالوی جی کا بھٹہ	۴۷۹
۳۸۱	شدھی کی برات	۴۸۰
۳۸۲	مالوی جی اور ان کے سمدھی	۴۸۱
۳۸۳	لٹھ اور طپنچہ	۴۸۲
۳۸۴	خطاب چہار گانہ	۴۸۳
۳۸۵	لالہ کی مہک	۴۸۴
۳۸۶	ہاتھی کے دانت	۴۸۵
۳۸۷	جان بل کا حشر	۴۸۸
۳۸۸	لاہور میں مہارانہ نصر اللہ	۴۸۹
۳۸۹	حدی را تیز تر بر خواں	۴۹۱
۳۹۰	اسلام کا بیباک بیڑا	۴۹۲
۳۹۱	کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ	۴۹۳

Marfat.com

نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ
۳۹۲	اسلام کی بجلی	۴۹۴
۳۹۳	شدھی کی آنکھ	۴۹۶
۳۹۴	شدھی کی قاتلانہ دھمکیاں	۴۹۷
۳۹۵	سلسبیل کی چند بوندیں	۴۹۸
۳۹۶	حریفوں سے دو دو باتیں	۴۹۹
۳۹۷	فاعتبروا یا اولی الابصار	۵۰۰
۳۹۸	ناموس نبی	۵۰۱
۳۹۹	سودائے خادم	۵۰۲
۴۰۰	تاجدار دکن کو سنگھٹن کی دھمکی	۵۰۳
۴۰۱	موتمر شملہ کی گفت و شنید	۵۰۵
۴۰۲	اسلام کا کوکبۂ خسروی	۵۰۶
۴۰۳	اختلافات	۵۰۷
۴۰۴	پردہ داران پردہ در	۵۰۸
۴۰۵	آئیں بائیں شائیں	۵۰۹
۴۰۶	امام تسبیح	۵۱۰
۴۰۷	شیعی اور بریلوی	۵۱۱
۴۰۸	بابائے خلافت	۵۱۲
۴۰۹	علمائے اُمت	۵۱۳
۴۱۰	فسانۂ اسلام کی ایک عبرت اندوز فصل	۵۱۴
۴۱۱	اسلام کا جواب لکڑوں کو	۵۱۵
۴۱۲	فتنہ کے درخت کی دو ٹہنیاں	۵۱۶
۴۱۳	اپنا ہی سینہ اور اپنے ہی تیر	۵۱۷
۴۱۴	آل انڈیا مسلم لیگ	۵۱۸
۴۱۵	آزادی ضمیر	۵۱۹
۴۱۶	انقلاب	۵۲۰
۴۱۷	حاجی ظفر علی خاں ہندوزئی نہروانی	۵۲۱
۴۱۸	وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھ	۵۲۲
۴۱۹	لاہور مسلم لیگ	۵۲۳
۴۲۰	قزول باغی فتنہ	۵۲۴
۴۲۱	کلکتہ	۵۲۶
۴۲۲	مولینا شوکت علی اور احرار پنجاب	۵۲۷
۴۲۳	پاپائے خلافت	۵۲۸
۴۲۴	ڈھگے اور گاؤدی	۵۲۹
۴۲۵	علی برادران اور ابوالکلام آزاد	۵۳۰
۴۲۶	بابائے خلافت	۵۳۱
۴۲۷	انقلاب لے انقلاب	۵۳۲
۴۲۸	قصور کی بیٹھی کابل کے سر دے	۵۳۳
۴۲۹	اخبار لوڈی کی آمد آمد	۵۳۵
۴۳۰	فن لابہ گری کے امام	۵۳۶
۴۳۱	نونیوں کی جناب میں	۵۳۷
۴۳۲	گلی بابا کی لٹس	۵۳۸
۴۳۳	سر عبداللہ ہارون اور سندھ دردی	۵۳۹
۴۳۴	بدعہدی کا آسمانی تازیانہ	۵۴۰
۴۳۵	حق اور باطل کی آویزش	۵۴۱

Marfat.com

نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ	نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ
۴۳۶	قادیانی خرافات	۵۴۳/۵۴۴	۴۵۸	سطوت کبریٰ کے حریفوں کا انجام	۵۷۴
۴۳۷	دفترِ قادیاں	۵۴۵	۴۵۹	پیغمبرِ قادیان کا ترانہ	۵۷۵
۴۳۸	الفضل قادیان	۵۴۷	۴۶۰	حضرت بابائے قادیان کے حضور میں	۵۷۶
۴۳۹	قادیانی اینٹ کا جواب	۵۴۸	۴۶۱	قادیان کی نبوت	۵۷۷
۴۴۰	متنبئ قادیان اور زار روس	۵۵۱	۴۶۲	بارِیش بابا ہم بازی	۵۷۸
۴۴۱	ذالک مبلغہم من العلم	۵۵۳	۴۶۳	علمی اور اخلاقی نظمیں	۵۷۹
۴۴۲	بھوہر کے دودھ کی کھیر	۵۵۴	۴۶۴	پیغامِ سحر	۵۸۰
۴۴۳	قادیان کا تھیٹر	۵۵۶	۴۶۵	غزل	۵۸۱
۴۴۴	سیّد عطا اللہ شاہ بخاری	۵۵۹	۴۶۶	غزل	۵۸۲
۴۴۵	عروسِ آسمانی	۵۶۰	۴۶۷	غزل	۵۸۳
۴۴۶	قادیان لنڈن میں	۵۶۱	۴۶۸	شہر آشوب	۵۸۴
۴۴۷	دورِ جاہلیت کی یاد	۵۶۲	۴۶۹	صد نقش بیک پردہ	۵۸۶
۴۴۸	فحاشِ زماں میر قاسم علی	۵۶۳	۴۷۰	"کتنے سے پڑھو سبق وفا کا"	۵۸۷
۴۴۹	شبیر کشمیر	۵۶۴	۴۷۱	اپنا نظم	۵۹۱
۴۵۰	علمائے اُمت سے شکوہ	۵۶۵	۴۷۲	انجمن اصلاح تمدن حیدرآباد دکن	۵۹۴
۴۵۱	حدیث قادیان	۵۶۷	۴۷۳	غریب الوطن شاعر کا خطاب	۵۹۶
۴۵۲	قادیانی پراپیگنڈا	۵۶۸	۴۷۴	انجمن حمایت اسلام	۵۹۸
۴۵۳	الحذر	۵۶۹	۴۷۵	اسلامی یونیورسٹی	۶۰۰
۴۵۴	زمیندار بزبان انگریزی	۵۷۰	۴۷۶	عیدِ رمضان	۶۰۴
۴۵۵	مداری کی پٹاری	۵۷۱	۴۷۷	عید الضحیٰ	۶۰۹
۴۵۶	قادیانی بھٹیاری	۵۷۲	۴۷۸	لنڈن	۶۱۰
۴۵۷	فتنۂ آخر زمان	۵۷۳	۴۷۹	سنگھم	۶۱۵

Marfat.com

نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ	نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ
۴۸۰	مبارکباد عید صیام	۶۱۶	۵۰۲	اُردوئے معلّٰے	۶۴۸
۴۸۱	زمینداری	۶۱۷	۵۰۳	سیرِ کہسار	۶۴۹
۴۸۲	چند حسرت آفرین حقیقتیں	۶۱۹	۵۰۴	دیوا استبداد	۶۵۰
۴۸۳	حالی کے چند ابیات پر تضمین	۶۲۱	۵۰۵	سہانا وقت	۶۵۱
۴۸۴	ستارہ صبح	۶۲۲	۵۰۶	سخنورانِ عہد سے خطاب	۶۵۲
۴۸۵	صورت و سیرت	۶۲۳	۵۰۷	ریل	۶۵۴
۴۸۶	ابدی زندگانی کا راز	۶۲۴	۵۰۸	ہلال عید سے دو دو باتیں	۶۵۵
۴۸۷	رزم گاہِ صحافت	۶۲۵	۵۰۹	محبت کی راہ	۶۵۷
۴۸۸	ترشی ملا نشہ	۶۲۷	۵۱۰	آزادی کی راہ	۶۵۸
۴۸۹	سوز و ساز	۶۲۹	۵۱۱	یتیم خانہ کا ٹکٹ	۶۵۹
۴۹۰	سرمائیکل اوڈوائر کے احسانات	۶۳۰	۵۱۲	جواہر پارے	۶۶۰
۴۹۱	نیبالستان	۶۳۳	۵۱۳	لاتقنطو من رحمۃ اللہ	۶۶۱
۴۹۲	تشنگی و سیرابی	۶۳۴	۵۱۴	اورنگ زیب کی زنارہ بندیوں کا افسانہ	۶۶۳
۴۹۳	منصور	۶۳۵	۵۱۵	یوم المستضعفین	۶۶۴
۴۹۴	صفیر سروش	۶۳۶	۵۱۶	نکاہات	۶۶۵
۴۹۵	ہندوؤں کی محکومی کے اسباب	۶۳۸	۵۱۷	معبود وقت کی پرستش	۶۶۶
۴۹۶	شریعتِ اسلامی اور یورپ	۶۴۰	۵۱۸	علم پریکٹس	۶۶۷
۴۹۷	محفل نشاط	۶۴۱	۵۱۹	ٹام راج	۶۶۸
۴۹۸	علامہ اقبال کی گائے	۶۴۲	۵۲۰	پرانی روشنی	۶۷۰
۴۹۹	تصویر آرزو	۶۴۳	۵۲۱	دوش	۶۷۱
۵۰۰	عید الفطر	۶۴۵	۵۲۲	گورا رنگ	۶۷۲
۵۰۱	عید	۶۴۶	۵۲۳	تبدیل ہفت رنگ	۶۷۳

Marfat.com

نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ
۵۲۴	سرکار کا نظر بٹو	۶۷۹
۵۲۵	محمد علی	۶۸۰
۵۲۶	راون پرستی	۶۸۱
۵۲۷	"چھو" کی لفظی تحقیق	۶۸۲
۵۲۸	رائے گنج بہاری تھاپر	۶۸۴
۵۲۹	حکمت جدیدہ	۶۸۶
۵۳۰	حکمت قدیمہ	۶۸۷
۵۳۱	مسٹر ایسکویتھ	۶۸۸
۵۳۲	پردہ اور ایروپلین	۶۸۹
۵۳۳	الٹی میٹم	۶۹۰
۵۳۴	کلیسائے عیسوی	۶۹۱
۵۳۵	خواجہ امرتسر	۶۹۲
۵۳۶	جنرل ڈائر کی یاد میں	۶۹۳
۵۳۷	مولوی بخاری	۶۹۴
۵۳۸	ڈیڑھ سو سال کی وفاداری کا صلہ	۶۹۵
۵۳۹	کابل کے درزی	۶۹۶
۵۴۰	اذا زلزلۃ الارض زلزالھا	۶۹۷
۵۴۱	صوبہ آگرہ و اودھ کی اندر سبھا	۶۹۹
۵۴۲	پٹواری	۷۰۰
۵۴۳	علامہ طرزی کی غزل کے انتظار میں	۷۰۱
۵۴۴	کلو تا گلو	۷۰۲
۵۴۵	سول اینڈ ملٹری گزٹ	۷۰۳
۵۴۶	گلچیں کی لٹس کا فسانہ	۷۰۴
۵۴۷	کسی صاحبزادہ کی یاد میں	۷۰۵
۵۴۸	بین الاقوامی الجھنیں	۷۰۶
۵۴۹	جشن صلح لوزان	۷۰۷
۵۵۰	حجامت	۷۰۸
۵۵۱	خر عیسےٰ	۷۰۹
۵۵۲	محتاط سائنس	۷۱۰
۵۵۳	سپاسنامہ	۷۱۱
۵۵۴	حدیث آرزومندی	۷۱۳
۵۵۵	عشائے ربانی	۷۱۴
۵۵۶	دار التکفیر بریلی	۷۱۵
۵۵۷	لیڈر کی نوعیت	۷۱۶
۵۵۸	بونر لا کی منطق	۷۱۸
۵۵۹	آنریبل حسینی مہتر	۷۱۹
۵۶۰	متکلم کی ضمیر کا متصوفانہ مرجع	۷۲۰
۵۶۱	مغربی بجلی اور مشرقی بھونچال	۷۲۱
۵۶۲	طاہر دباغ	۷۲۲
۵۶۳	ثیاق ملی	۷۲۳
۵۶۴	انگریز کا حسن مذاق	۷۲۵
۵۶۵	بریلویات	۷۲۶
۵۶۶	پیغمبر کی شفاعت پر میرا حق	۷۲۷
۵۶۷	لارڈ لارنس کا بت	۷۲۸

Marfat.com

نمبر شمار	منظم	نمبر صفحہ	نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ
۵۶۸	ریل اور تیل	۶۲۹	۵۹۰	لڈو	۶۵۵
۵۶۹	علی ابن حسین شریف مکہ	۶۳۰	۵۹۱	سمسر	۶۵۶
۵۷۰	نل کی اوٹ میں ہمالہ	۶۳۱	۵۹۲	آزادی اور غلامی	۶۵۷
۵۷۱	چند اچھوتی تشبیہیں	۶۳۲	۵۹۳	بچہ اور اس کی انا	۶۵۸
۵۷۲	شیعی اور بریلوی	۶۳۳	۵۹۴	گوری بلا	۶۵۹
۵۷۳	چٹنی	۶۳۴	۵۹۵	داڑھی ہے تو غم کیا ہے	۶۶۰
۵۷۴	ڈاکٹر کچلو	۶۳۵	۵۹۶	رجعت پسندان لاہور	۶۶۱
۵۷۵	نمدا	۶۳۶	۵۹۷	وطن پرست اور سائمن پرست	۶۶۲
۵۷۶	میرزا ہادی علی بیگ	۶۳۸	۵۹۸	لاہور کی سائمن نواز خاتونیں	۶۶۳
۵۷۷	شدھی کی بدھی	۶۴۱	۵۹۹	ٹوڈیوں کی ترکیب	۶۶۴
۵۷۸	وہ چلی	۶۴۲	۶۰۰	مشیر حسین قدوائی	۶۶۵
۵۷۹	الصلح خیر	۶۴۳	۶۰۱	پردہ اور نہرو رپورٹ	۶۶۶
۵۸۰	سائمن کمیشن	۶۴۵	۶۰۲	مسلم اوٹ لک کا پیغام	۶۶۷
۵۸۱	کونسلوں کے شیدائی	۶۴۶	۶۰۳	لاہور میں جان سائمن کا استقبال	۶۶۸
۵۸۲	بصائر	۶۴۷	۶۰۴	جواہر لعل نہرو کی گرفتاری	۶۶۹
۵۸۳	گیسو دراز ولیوں کی کرامتیں	۶۴۸	۶۰۵	پنڈت نانک چند کی سائمن پوجا	۶۷۰
۵۸۴	ہفت خوان ہند	۶۴۹	۶۰۶	لاجپت رائے کی آخری فرمائش	۶۷۱
۵۸۵	گوش ہوش کو صلائے عام	۶۵۰	۶۰۷	بچہ سقہ	۶۷۲
۵۸۶	گیمٹی تھیئٹر لاہور	۶۵۱	۶۰۸	[illegible]	۶۷۳
۵۸۷	آیہ اخباروں کے مسلمان قلم کاروں کا ترانہ	۶۵۲	۶۰۹	آئینہ	۶۷۴
۵۸۸	رازہائے سربستہ	۶۵۳	۶۱۰	بُرست دان	۶۷۵
۵۸۹	اُلٹتا ہوا ٹاٹ	۶۵۴	۶۱۱	ملا نے شور بازار	۶۷۶

Marfat.com

نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ	نمبر شمار	نظم	نمبر صفحہ
۶۱۲	مطائبات	۷۷۷	۶۳۲	مرثیہ آنریبل سید محمود مرحوم	۸۰۳
۶۱۳	باباۓ خلافت اور کامریڈ شوکت عثمانی	۷۷۸	۶۳۳	گرامی مغفور	۸۰۴
۶۱۴	پبلک سیفٹی بل	۷۷۹	۶۳۴	قطعہ تاریخ وفات	۸۰۵
۶۱۵	کیا ابوالکلام آزاد اسلام فروش ہیں	۷۸۰	۶۳۵	متفرقات	۸۰۶
۶۱۶	خدا اور بت	۷۸۱	۶۳۶	ملکۂ وکٹوریہ	۸۰۷
۶۱۷	فن لابہ گری کے امام	۷۸۲	۶۳۷	قصیدہ	۸۰۹
۶۱۸	مارننگ پوسٹ لنڈن	۷۸۳	۶۳۸	تاریخ مولود مسعود سر کشن پرشاد	۸۱۲
۶۱۹	محافظین حقوق اسلام	۷۸۵	۶۳۹	خیابان فارس	۸۱۴
۶۲۰	چوتے کی بوری	۷۸۶	۶۴۰	بدنصیب ہرکور کی فریاد	۸۱۷
۶۲۱	کنایات وتصریحات	۷۸۷	۶۴۱	آفتاب	۸۱۸
۶۲۲	گنگا اور زمزم	۷۸۸	۶۴۲	احرار لدھیانہ	۸۲۰
۶۲۳	لالہ ونافرمان	۷۸۹	۶۴۳	مولانا عبدالقادر قصوری	۸۲۱
۶۲۴	سفینۂ اسلام	۷۹۰	۶۴۴	سر علی امام	۸۲۲
۶۲۵	شملوی سہرا	۷۹۱	۶۴۵	مولوی سید محمد داؤد غزنوی	۸۲۳
۶۲۶	پھلجھڑی	۷۹۲	۶۴۶	چودھری افضل حق اور "انقلاب"	۸۲۴
۶۲۷	نوحے	۷۹۳	۶۴۷	چودھری افضل حق	۸۲۵
۶۲۸	خلد آشیاں سراج الدین احمد خاں	۷۹۴	۶۴۸	مولینا حبیب الرحمان لدھیانوی	۸۲۶
۶۲۹	حبیب نور علیہ الرحمۃ	۷۹۶	۶۴۹	احرار	۸۲۷
۶۳۰	داغ مرحوم	۷۹۷	۶۵۰	درس عبرت	۸۲۸
۶۳۱	محمد اکبر خان مرحوم	۷۹۹		....	...

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریب

چکیدہ کلکِ حسان الہند علامہ الطاف حسین صاحب حالیؔ نور اللہ مرقدہٗ

اے مالکِ دفترِ زمیندار — اے نازشِ قوم و فخرِ اقراں
اے رُوحِ رواں جمعِ احباب — اے چشم و چراغِ بزمِ اخواں
اے دین کے امتحاں میں جانباز — اے نصرتِ حق میں تیغِ عریاں!
اے صدق و صفا کی زندہ تصویر — اے شیردل اے ظفر علی خاں
قدرت نے بھرے تھے تجھ میں جو گُن — جب تک وہ رہے نظر سے پنہاں
فوقیت و برتری پہ تیری — قائم کوئی ہو سکی نہ برہاں
پر وقت کی تاک میں برابر — ہمّت تیری گِن رہی تھی گھڑیاں
بلقان و طرابلس میں ناگاہ — اُٹھا ستم و جفا کا طوفاں!
ہمدردیٔ اہلِ دین نے آخر — جوہر ترے کر دیئے نمایاں

Marfat.com

جمعیت و صبر کا سراسر | دامن ہوا چاک تا گریباں
پھیلے وہ بشکل سیل آتش | دل میں ترے جو شرر تھے پنہاں
ڈالا یہ تری پکار نے غُل! | جی اُٹھے وہ مُردے جو تھے بیجاں
جو دل غمِ قوم سے تھے بیحس | جلنے لگی اُن دلوں پہ چھُریاں
وہ بن گئے آپ اپنے رہزن | جو مال کے اپنے تھے نگہباں
اسلام کی سمجھے اب صداقت | جو نام کے تھے فقط مُسلماں
ہاں اس میں نہیں مبالغہ کچھ | سُنتا بھی ہے اے ظفر علی خاں!
نازاں ہے وہ درس گاہ تجھ پر | تعلیم پہ جس کی تو ہے نازاں
کاش ایسے جنے سدا وہ فرزند | جو قوم کے درد کے ہوں درماں
سوزِ غم دینِ حق سے جن کے | سینے ہوں کباب دل ہوں بریاں
جو ملک و وطن کے ہوں فدائی | جو قوم کے نام پر ہوں قرباں
مشرق میں ہوں درد دل سے بیچین | مغرب میں سُنیں جو رنج اخواں
پنجاب کو تجھ پہ ہو اگر فخر | ہے اس کو یہ فخر و ناز شایاں

زندہ ہے وہ ملک اور ملّت
ہوں زندہ دل ایسے جس میں انساں

Marfat.com

ربُ العالمین

بنائے اپنی حکمت سے زمین و آسماں تو نے
دکھائے اپنی قدرت کے ہمیں کیا کیا نشاں تو نے

تری صنعت کے سانچے میں ڈھلا ہے پیکرِ ہستی
سمویا اپنے ہاتھوں سے مزاجِ جسم و جاں تو نے

نہیں موقوف خلاقی تری اس ایک دُنیا پر
کئے ہیں ایسے ایسے سینکڑوں پیدا جہاں تو نے

ترے ادراک میں ہے عقل حیراں اور سرگرداں
ہمیں چکر میں ڈالا بخش کر وہم و گماں تو نے

بہارِ عارضِ گل سے لگا کر آگ گلشن میں
طیورِ صبح خواں کو کر دیا آتش بجاں تو نے

جوانی میں جسے بخشی دل آرائی و رعنائی!
بڑھاپے میں اسی عارض پہ ڈالیں جھریاں تو نے

کسی کو تاکہ اپنی سربلندی پر نہ غرہ ہو
ازل سے کی نگوں ساری نصیبِ آسماں تو نے

دلوں کو معرفت کے نور سے تو نے کیا روشن
دکھایا بے نشاں ہو کر ہمیں اپنا نشاں تو نے

نہ ہوتی گر خودی ہم میں تو جو تو تھا وہی ہم تھے
یہ پردہ کس لئے ڈالا ہے یا رب درمیاں تو نے

بلا طاعت بھی ہم بندے ترے تھے پھر پرستش کی
ہمارے پاؤں میں کیوں ڈال دی ہیں بیڑیاں تو نے

Marfat.com

کشائش عقدۂ زلف چلیپا کی جو مشکل تھی — لیا کیوں دل سے پھر دار و رسن کا امتحاں تونے
ہم اب سمجھے کہ شاہنشاہ ملک لامکاں ہے تو — بنایا اک بشر کو سرورِ کون و مکاں تونے
محمد مصطفےٰ کی رحمت للعالمینی سے — بڑھائی یا رب اپنے لطف و احساں کی شاں تونے
نمک پروردہ تیری شرم کی ہیں لغزشیں میری — گنہ بخشے ہیں میرے ہو کے اکثر مہرباں تونے
حرم اور دیر میں بازار تیرا گرم رہتا ہے — ہر اک بستی میں کر رکھی ہے قائم اک دکاں تونے
چلے ہم نقد عصیاں لے کے آمرزش کے سودے کو — کہ نرخ اس جنس کا کچھ بھی نہیں رکھا گراں تونے
اثر تیری عطاؤں پر نہیں پڑتا خطاؤں کا — جسے پیدا کیا اس کو دیا ہے آب و ناں تونے
دیا اپنے کرم سے ریزہ مور ناتواں کو بھی! — لگائے گر سلیماں کے لئے نعمت کے خواں تونے
ترے دربار سے مجھ کو یہی انعام کیا کم ہے — کیا اپنی ستائش میں مجھے رطب اللساں تونے

مئے لا تقنطوا کے نشے میں سرشار رہتا ہوں
سیہ مستوں کو بخشی ہے حیات جاوداں تونے!

Marfat.com

خمستانِ ازل کا ساقی

پہنچتا ہے ہر اک میکش کے آگے دورِ جام اُس کا
کسی کو تشنہ لب رکھتا نہیں ہے لطفِ عام اُس کا

گواہی دے رہی ہے اُس کی یکتائی پہ ذات اُس کی
دُوئی کے نقش سب جھوٹے ہے سچا ایک نام اُس کا

ہر اک ذرّہ فضا کا داستاں اُس کی سُناتا ہے
ہر اک جھونکا ہوا کا آکے دیتا ہے پیام اُس کا

نظام اپنا لئے پھرتا ہے کیا خورشید نور افشاں
ہزاروں ایسی دُنیاؤں کو شامل ہے نظام اُس کا

میں اُس کو کعبہ و بُت خانہ میں کیوں ڈھونڈنے نکلوں
مرے ٹوٹے ہوئے دل ہی کے اندر ہے مقام اُس کا

سراپا معصیت میں ہوں سراپا مغفرت وہ ہے!
خطا کوشی روش میری خطا پوشی ہے کام اُس کا

Marfat.com

مری افتادگی بھی میرے حق میں اُس کی رحمت تھی
کہ گرتے گرتے بھی مَیں نے لیا دامن ہے تھام اُس کا

وہ خود بھی بے نشاں ہے زخم بھی ہیں بے نشاں اُسکے
دیا ہے اُس نے جو چرکا نہیں ہے التیام اُس کا

عبودیت کو بھی کیا کیا مدارج اُس نے بخشے ہیں
جہاں میں بن کے آتا ہے رسُول اُس کا غلام اُس کا

ہُوئی ختم اُس کی حجت اس زمیں کے بسنے والوں پر
کہ پہنچا یا ہے اُن سب تک محمدؐ نے کلام اُس کا

بجھاتے ہی رہے پھُونکوں سے کافر اُس کو رہ رہ کر
مگر نور اپنی ساعت پر رہا ہو کر تمام اُس کا

نہ جا اُس کے تحمل پر کہ ہے بے ڈھب گرفت اُس کی
ڈر اُس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اُس کا

Marfat.com

حمد ذوالجلال

سپیدۂ دم کہ ہُوا میں شریکِ راز انام
سنا سروش سے فَلْيَعْبُدُوا کا میں نے پیام

کیا خلوص سے مَیں نے جبینِ طاعت کو
رہینِ بارگہِ ذُوالجَلَالِ وَالاِکْرَام

ہوا میں صرفِ طوافِ حریمِ ذکر اللہ
نیاز و عجز و نیایش کا باندھ کر احرام

رواقِ دل میں ہُوئی شمعِ معرفت روشن
چمک اُٹھے مرے قصرِ شعور کے در و بام

دکھایا پیکِ نگہ نے سوادِ عالمِ نور
کہ اعتدال پہ تھا نفس اور اس کا قوام

خمارِ بادۂ پندار سر سے دُور ہوا
مجھے مرے نظر آنے لگے عیوب تمام

نقابِ چہرۂ دل بیخودی نے اُلٹا تھا
بنی تھی آئینۂ جاں لطافتِ اندام

قویٰ سبھی مرے کام اپنا اپنا دینے لگے
کہ آگیا تھا مرے بس میں نفسِ نافرجام

کُھلا تھا مجھ پہ درِ فیضِ بینشِ ثانی!
بسا تھا گلشنِ عرفاں کی بو سے میرا مشام

فضائے قدس میں تھا جمگھٹا فرشتوں کا
بڑے ادب سے کیا جن کو مَیں نے جُھک کے سلام

Marfat.com

جلال و طنطنہ اس بزم کا بیاں کیا ہو
کہ زہرا سمیں کنیزک تھی اور زحل تھا غلام

مئے الست کا محفل میں چل رہا تھا دور
چھلک رہی تھی صُراحی چھلک رہا تھا جام

لب ملائکہ پر تھا ترانۂ توحید
مٹا یا رُوح کے نیّر سے جس نے زنگ ظلام

یہ نغمہ ہائے نشاط آفریں و شور انگیز
سُنے جو مَیں نے تو جاتا رہا مرا آرام

غرلو و ولولۂ حمد حضرت باری
مرے بھی دل میں بپا ہو گیا بجوش تمام

کرینگے اہل سخن جہل و عجب سے تعبیر
قلم اُٹھانے کا بھُولے سے بھی جو لوں میں نام

اُس امتحان میں جس میں گئے ہوں توڑ قلم
ظہیر و غالب و فیضی و سعدی و خیام

مگر یہ سوچ کے بڑھتا ہے حوصلہ دل کا
یہاں تو ہے کف نیت میں ہر عمل کی زمام

یہ آستانہ ہے ایسا جہاں گڈریئے کو
ملا ہے حضرت موسیٰ سے کچھ سوا انعام

ٹٹولتے ہیں یہاں حال گوشۂ دل
یہاں نہیں ہے حکایت سے اور قال سے کام

عجب نہیں کہ شرف خلعت قبول کا پائے
مری یہ ہرزہ درائی مرا یہ سادہ کلام

شہنشہوں کے شہنشہ خدایگان انام
خدائے جل و علا ذوالجلال والاکرام

ہر ایک چیز ہے ممکن مگر نہیں ممکن
کہ تیری حمد کا ایک شمہ ہو سکے ارقام

جلیں قیاس کے پر قصد اگر کرے اس کا
تری صفات سے ہے اس قدر بعید افہام

Marfat.com

طلوعِ صبحِ ازل سے ترا قدیم خلود
غروبِ شامِ ابد سے ترا مدید قیام

نہ جاننا ترا رکھتا ہے حکم جاننے کا
یقیں سے مرتبہ رکھتا سوا ہے یہ ابہام

نہ کسرِ شان تری کفر و بُت پرستی سے
نہ وجہ کبر و تفاخر ترے لئے اسلام

نہیں ہم اسکے ہیں قائل کہ لامکاں میں ہے تو
ہے اپنے بندوں کے ٹوٹے دلوں میں ترا مقام

تیری نظر میں ہیں شیخ اور برہمن یکساں
تری صلائے کرم ہے زمانہ کے لئے عام

بشر کو غرہ اگر ہے تری خلافت پر
تو نخل کو بھی ہے وجہ شرف ترا الہام

مکیں ہے ایک مکاں ہیں کئی آٹھی تو
خدا ہے اہلِ حرم کا تو اہلِ دیر کا رام

ہے جلوہ گاہ تری صنعتوں کا کرۂ ارض
کرشمہ ہے تری قدرت کا چرخ نیلی فام

نظر فلک پہ اگر ڈالیئے ذرا تو ہمیں
دکھائے شعبدہ بازئ لیالی و ایام

نجوم لامعہ کی بے حساب دُنیائیں
شموس بازغہ کے زائد از شمار نظام

جنہیں سمجھنے کی کوشش میں آج کے دن تک
فلاسفہ بھی ہیں مثلِ عوام کالانعام

نگاہ عقل ہوئی خیرہ جن کی عظمت سے
پھرا خیال بھی جن کی حدود سے ناکام

قیاس کر لو اسی سے کہ خود وہ کیا ہوگا
مظاہر ایسے ہیں جسکے ہے جس کا ایسا کام

زمیں کے صحن پہ دوڑایئے اگر اُس کو
تو پھر بھی واہمہ رہ جائے چل کے چند ہی گام

اداشناس نے پوچھا ہے سچ کہ لالہ و گل
کہاں سے آئے ہیں کیا ہے نسیم کیا ہے غمام

حقیقتِ شکنِ زلفِ عنبریں کیا ہے
دیا ہے کیا نگہِ چشمِ سُرمہ سا نے پیام

Marfat.com

نتیجہ یہ کہ خدایا تری خدائی میں سمندِ فکر رسا ہے مثالِ کُرّۂ خام

مجال چوں و چرا کی تری حضوری میں
نہیں کسی کو وہ جاہل ہو یا کہ ہو علّام

Marfat.com

لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ مُحمّد رّسُول اللّٰہ

زباں ہے وقفِ ثنائے خدائے عزّ وجل
خدا ہی ہے جو یہ عقدہ ہو زورِ نطق سے حل

نہ نثر ہی کا سلیقہ نہ نظم ہی کا شعور
نہ میں سنائی ثانی نہ ہمسرِ اخطل

سخنوری سے نہیں ہے مجھے کوئی سروکار
نہ لکھ سکوں میں قصیدہ نہ کہہ سکوں میں غزل

خود اپنی قدر سے میں بے خبر نہیں کہ مجھے
ہے یاد اچھی طرح سے ایاز والی مثل

یہی سبب ہے کہ جب قصدِ حمد میں نے کیا
قلم گیا ہے ٹھہر اور زباں گئی ہے مچل

نرالی سب سے ہے لیکن یہ انجمن کہ یہاں
بھری سبو چہ نیت میں ہے شرابِ عمل

پسند آئی ہے لکنت یہاں بسا اوقات
گیا ہے پاؤں فصاحت کا بار بار پھسل

اسی خیال سے تو بہرہ عرضِ سجدۂ شکر
سروشِ خامہ اگر سر کے بل چلا ہے تو چل

خدائے واحد و قہار لاشریک لہٗ
ہو القدیر ہو الآخر ہو الاول

ہے سورج اُس کی عنایت سے ذرّۂ ناچیز
ہے پربت اُس کی توجہ سے دانۂ خردل

قدم سے ہے متقدم اُسے صدِ حدوث
ابد سے ہے متاخر اُسے مرورِ ازل

Marfat.com

خدا کی ذات ہے دریا تو قطرہ کون و مکاں — اگر ہے عین مفصل تو ہے اثر مجمل
چمک چمک کے شہادت خدا کی دیتے ہیں — عطارد و قمر و شمس و مشتری و زحل
ازل کی صبح سے بے وقفہ چل رہی ہے یونہی — خدا کے ایک اشارہ پہ کائنات کی کل
نظام دہر میں تحریف ہو نہیں سکتی — محال ہے کہ ہو اس قاعدہ میں رد و بدل
یہ منتہائے نظر نام ہے فلک جس کا — ازل سے ڈالے ہے کاندھے پہ نیلگوں کمّل
یہ چشمہ نور کا کہتے ہیں آفتاب جسے — ہمیشہ سے اسی انداز پر رہا ہے ابل
نشانیاں ہیں یہ ایسی کہ ذات باری کے — ثبوت میں انہیں سمجھیں گے قول ہم فیصل
طلب کرے کوئی اس سے بھی گر زیادہ ثبوت — تو ہم کہینگے کہ اس کے حواس ہیں مختل
سراغ ڈھونڈنے اس کا چلی ہے عقل ضعیف — یہ خوف ہے کہیں ایماں میں آ نہ جائے خلل
وجود ملت اولیٰ سے بحث تو جب ہو — کہ ہو یہ عقل (جو معلول ہے) محیط علل
نہیں ہے ذات زبونی کش ثبوت صفات — عرض کے رنگ سے خالی ہے جوہر اکمل
مذاق تلخی و شیرینی اعتباری ہے — مریض کے لئے ہوتا ہے انگبیں حنظل
فروغ حسن سے اپنے جناب باری نے — جلائی محفل ہستی میں روح کی مشعل
وہ روح جو ہوئی مجبور بھی مخیر بھی — کبھی فلک پہ ہے جس کا کبھی زمیں پہ عمل
صعود میں ہوئی عرش بریں سے بھی اعلیٰ — ہبوط میں ہوئی گاؤ زمیں سے بھی اسفل
اگر ہو خیر پہ مائل فرشتہ سے اشرف — کرے جو شر سے گرائش تو دیو سے ارذل

Marfat.com

علو مرتبہ کو جس کے ناز ہے اس پر — کہ زینت اس کی ہوئی ذات احمدؐ مرسل

وہ ذات پاک نبی جو خلاصۂ مقدور — خدا کے بعد ہوئی کائنات میں افضل

بہار باغ رسالت کی آمد آمد ہے! — خدائے پاک کی رحمت کے چھائے ہیں بادل

عرب سے اُٹھ کے زمانہ پہ یہ گھٹا برسی — درخت سبز ہوئے پھوٹنے لگی کونپل

جہان و اہل جہاں کی پلٹ گئی کایا — کھلا دریچۂ رحمت کھلے دلوں کے کنول

حضور سرور کون و مکاں کو لازم ہے — کہ دیجے نذر تحیات احسن و اکمل

بشر کہ اس کو خدا نے کہا ظلوم و جہول — بنا ہے انؐ کے تصدق میں اعلم و اعدل

نتیجہ تھا یہ رسولؐ خدا کی غیرت کا — حرم سے چشم زدن میں اُٹھا بتوں کا عمل

کرشمہ سنج محمدؐ ہوئے تو ٹوٹ گیا — طلسم نائلہ و حیت و نسر و لات و ہبل

بجا زمانہ میں نقارخانہ وحدت کا — خدا کے نام سے گونجا سواد دشت و جبل

جہاں میں ملتِ بیضا کی روشنی پھیلی — نکال جس نے دیئے ساری ظلمتوں کے بل

نبیؐ نے درسِ تمدن دیا زمانے کو — بتایا رازِ اخوت بشر کو پہلے پہل

علم محبت و اخلاق کا بلند ہوا — کیا رسولؐ نے ملک نفاق مستاصل

عطا ہوئی ہمیں دنیا بھی دین کے ہمراہ — لگے تھے فقر کی ڈالی میں سلطنت کے پھل

وہ بخشوانے ہمیں آئیں گے قیامت میں — اگرچہ قابلِ بخشش نہیں ہمارے عمل

فقط یہ بات کہ ہم اُن کے نام لیوا ہیں — کریگی امت عاصی کی مشکلات کو حل

Marfat.com

آوازۂ حق

(۱)

ہم کو دیا پیغام عرب نے ایک خدا اور ایک رسولؐ
اب نہیں ایسی کوئی دعا جو آتے ہی لب پہ ہو نہ قبول

نام ہے ایک اللہ کا سچا باقی باطل سب معبود
مختصر اس قصہ کو سمجھئے ناحق اس کو نہ دیجئے طول

اس کے سمجھنے کے لئے دل میں ہونا چاہئے ذوقِ سلیم
اس کی حقیقت وہ نہیں جس کو جان سکیں افہام و عقول

مجھ کو بتا دو کوئی خدارا قطرہ کجا اور بحر کجا!
کب یہ ہے اور کیونکر یہ ہے ممکن بندے میں ہو خدا کا حلول

جس نے ہو الکل اس کو بتایا اس سے خدا بیزار ہوا
اِنَّ اللہَ غَنِیٌّ عَنکُم اَمرُ اللہِ ھُوَ المَفعُول

Marfat.com

(۲)

مجلس کے آداب ہیں باقی عہدِ کہن کا رنگ نہیں
اب نہ وہ اندازِ ہیٔ احسن اور نہ وہ طرزِ قالِ اقول

جیسے حکیم ہیں ویسی امت بئس الاشرف و المشروف
جیسی روح ہے ویسے فرشتے خسئی الفاضل و المفضول

فلسفۂ اشراق یہی ہے اور ہے اس کی شرح یہی
آپ ہی خونِ شرع کریں اور آپ ہی کہلائیں مقتول

میرے قلم کے توڑنے والے وہ ہیں جنہیں ہے دعوئ دیں
ساتھ ہی جن کی ہے یہ تمنا سیف دہنّد ہو مسلول

شانِ خدائے عز و جل ہے بن گئے وہ بھی جادہ شناس
جنکی روش ہے اوٹ پٹانگ اور جنکی دوش ہے اُول جلُول

خانہ برانداز انِ چمن سے ہم فقط اتنا پوچھتے ہیں
باغ میں صاحب رہنے بھی دیں گے آپ کوئی پھل اور کوئی پھول

زاغ و زغن سے آپ کو الفت بلبل و قمری سے ہے عناد
سر لبِ جو کو ہے شکایت اُس کی جگہ لیتا ہے ببُول

Marfat.com

ایک کبھی ہو ہی نہیں سکتے کورا اور بینا ظل و حرور
کرتے ہیں جو قرآں کی تلاوت کیوں گئے وہ اس قول کو بھول

(۳)

ٹھاٹھیں مار رہا ہے سمندر اور رہیں موجیں برق بلا
ہونے لگا ہے ساتھ ہی لیکن رحمت باری کا بھی نزول

دیر سے ہم ساحل پہ کھڑے تھے اور ہمہ تن تھے چشم براہ
دور سے اک کشتی نظر آئی اور بلند اس کا مستول

پھٹ گئے بادل گھٹ گیا طوفاں چھٹ گئی ظلمت کٹ گئی رات
حامل زورق احمد مرسل ملت بیضا ہے محمول

(۴)

منتظران حق کے لئے پھر کحل البصر اسلام بنا
باغ نبی میں آگئی رونق دیدۂ نرگس ہے مکحول

نور امانت پھیل چلا ہے روشن ہو گئے دیر و حرم
اب وہی ہستی بن گئی مسلم کل تک تھی جو ظلوم و جہول

فرش پہ ہے اسلام کا نقشہ عرش پہ ہے اسلام کا رنگ
شش جہت اس میں آگئے سارے دائرہ میں ہے عرض نہ طول

Marfat.com

عیب کجا اسلام کہاں اس سیف میں زنگ ظلام کہاں
عیب ہے مسلم میں تو یہی ہے انّ الصّارم فیہ فلول
یا تو ہو قرآں کی کوئی آیت یا ہو نبی کی کوئی حدیث
بات اسی صورت میں بنے گی یا معقول ہو یا منقول
صبح کی ساعت آئی ہوئی ہے سجدہ میں گر کر مانگ دعا
رحمت سر پر آئی کھڑی ہے مسلم کیوں ہوتا ہے ملول
بگڑی ہوئی بن جائے گی تیری کام سنور جائیں گے تیرے
مضطرب اتنا کس لئے تو ہے بیٹھ ہی جائے گی چول سے چول
دست سعادت کی بھی رسائی دیکھئے ہوتی ہے کہ نہیں
طرۂ اسلام آج بصیرت کو نظر آتا ہے مفتول!
سب سے بڑا انعام یہی ہے خدمت دیں کی ہو توفیق
کام مسلمانوں کے جو آیا بس وہی مسلم ہے مقبول
اک مسکہ پر غور کیا کر ہے یہی راز فوزِ عظیم
بن گئیں اس نکتہ کو سمجھ کر جنّت کی خاتون بتولؑ!
کام رکھ اپنے کام سے مسلم خود اللہ ترا ہے وکیل
مزد سے بالا ہو تری خدمت طاعتِ حق میں رہ مشغول

Marfat.com

(۵)

مجھ کو رسولؐ اللہ کی الفت لطفِ خدا سے مل ہی گئی
اے دلِ ناداں اس سے زیادہ تجھ کو ہو کس دولت کا حصول

ناشِئَۃَ الّلیل آج سے دے گا میری رُوح کو نشو و نما
اَقْوَمُ قِیلا آج سے ہو گا میری اقامت کا معمُول

دین بھی ہو جائے مجھے حاصل دُنیا کی بھی مُراد ملے
گوشۂ چشم عنایت مجھ پر ہو جو پیمبرؐ کا مبذول

آنکھ اُٹھا کر بھی نہ میں دیکھوں دولت مشرق و مغرب کو
سرورِ عالم اگر فرمالیں نذرِ محقر میری قبول

Marfat.com

دُعا

الٰہی برقِ غیرت کی تڑپ مجھکو عطا کر دے
مجھے آتش زیرِ پا کو ساتھ ہی آتش نوا کر دے

میری تقریرِ سحر آلود میں کر وہ اثر پیدا
کہ اہلِ درد کے حلقوں میں اک محشر بپا کر دے

دیا ہے علم اگر تُو نے تو ساتھ اسکے عمل بھی ہو
کہ شرحِ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی کر دے

بتادُوں گا کہ خاکِ ہند یُوں اکسیر بنتی ہے
میری پلکوں کو جاروبِ حریمِ مصطفیٰ کر دے

Marfat.com

مُقامِ حیرت

مرے کس کام میری دانش مشکلکشا آئی — سمجھ تیری ذرا مجھ کو نہ اے میرے خدا آئی

زمیں میں آسماں میں چاند میں سورج میں تاروں میں — نظر صُوفی کو اور عارف کو شانِ کبریا آئی

مگر جب عقل نے چاہا کرے حل اس مُعمّے کو — نعم کے ساتھ پیش اس کو ہمیشہ شق لا آئی

یہ وہ ہے جو درِ میخانۂ علمِ حصولی پر — گئی اور بادۂ حکمت کے خم کے خم لنڈھا آئی

تصوّر میں بھی چھُو سکتے نہ تھے ہم جس کے دامن کو — یہ کھول اُس دلربا کا عقدۂ بندِ قبا آئی

کبھی تا کا فلک اس نے کبھی جھانکی زمیں اس نے — کبھی پہنچی ثریّا پر کبھی سوئے ثریٰ آئی

کیا اس نے مسخر آب و خاک و باد و آتش کو — نظر چاروں طرف پھیلی ہوئی اس کی ضیا آئی

کیا یہ سب کچھ اس نے پر جو ڈھونڈا جا کے خالق کو — تو جو کچھ لے گئی تھی ساتھ اس کو بھی گنوا آئی

چمکتا نیرِ اعظم نہ ہم پہ گر رسالت کا
خرد سے مرتبہ کچھ بھی نہ کم ہوتا جہالت کا

Marfat.com

لیس کمثلہٖ شئیٌ

وہ جس کی شان ہے لَیسَ کَمِثلِہٖ شَیءٌ | چھپا بھی ہے تو سراپردۂ ظہور میں ہے

برنگِ دورِ قمر جلوہ اُس کی قُدرت کا | کبھی سنین میں ہے اور کبھی شہور میں ہے

کبھی کبھی ہے وہ اوجِ شعیر پر تاباں | کبھی کبھی وہ خراماں سوادِ طور میں ہے

کہیں فسانہ وہ یعقوب کا ہے کنعاں میں | کہیں ترانہ وہ داؤدؑ کا زبُور میں ہے!

شرارِ جستہ کی شکل اُس کے وہم کا پرتو | تڑپ رہا مری خاکسترِ شعور میں ہے

جو اُس کو صُورتِ اصلی میں دیکھنا چاہو
مُحمّدؐ عربی کی جبیں کے نُور میں ہے

Marfat.com

پردہ دارِ پردہ در

پردہ میں شان رہ نہ سکی مستتر تری
یارب ہر اک طرف ہے ضیا جلوہ گر تری

نازاں ہوں اپنے اس دلِ دیوانہ پہ جسے
مل ہی گئی کسی نہ کسی ڈھب خبر تری

اِس کشمکش میں دیکھئے ہو کامیاب کون
میرے گناہ اِدھر ہیں تو رحمت اُدھر تری

آلودۂ عتاب سہی پر زہے نصیب
محفل میں مجھ پہ پڑ تو رہی ہے نظر تری

مجرم اگر ہوں میں تو ہے تو بھی قصوروار
پہلے ہی دن سے کیوں ہے روش درگزر تری

136942

Marfat.com

فریاد

خدایا تیرے گھر کی خاک اُڑائی جا رہی کیوں ہے
قیامت وقت سے پہلے ہی آئی جا رہی کیوں ہے

بجائی جا رہی ہے اینٹ سے کیوں اینٹ کعبہ کی
خلیل اللہ کی بُنیاد ڈھائی جا رہی کیوں ہے

جہاں آٹھوں پہر توحید کا نقارہ بجتا تھا
وہاں تثلیث کی گھنٹی بجائی جا رہی کیوں ہے

حرم سے پاسبانی جس کی یا رب تجھ پر لازم ہے
فرشتوں کی محافظ فوج اُٹھائی جا رہی کیوں ہے

اُڑائے جا رہے ہیں کس لئے پُرزے خلافت کے
رسُول اللہ کی دولت لُٹائی جا رہی کیوں ہے

گر انّ الدین عند اللہ الاسلام آج بھی سچ ہو
تو پھر اسلام پر آفت یہ لائی جا رہی کیوں ہے

وہ تیغ اعدا کے سر پر جس کو بجلی بن کے گرنا تھا
ہماری گردنوں پر آزمائی جا رہی کیوں ہے

خدا کے نام پر مر مٹنے والوں کی صفِ ماتم
بلبارا اور سمرنا میں بچھائی جا رہی کیوں ہے

پرستش تیری اب بھی فرض ہے گر ابن آدم پر
رسُول اللہ کی اُمت مٹائی جا رہی کیوں ہے

یہ مانا رحمتیں تیری ہیں شامل دشمنوں کو بھی
مگر یہ قوم یوں سر پر چڑھائی جا رہی کیوں ہے

پتنگ ابلیس کا تارا ہوا جاتا ہے گردُوں کا
خُدایا اس کو ڈور اتنی بڑھائی جا رہی کیوں ہے

تیری غیرت کی بجلی تلملاتی کیوں نہیں یا رب
حریفوں کو جلال اپنا دکھاتی کیوں نہیں یا رب

Marfat.com

وسعتِ آرزو

خدا اسلام کی دولت اگر دے — تو دامن بھی فراخ اتنا ہی کر دے
اگر ذوقِ مے آشامی دیا ہے — تو ساغر بادۂ بطحا سے بھر دے
بھرے سارے جہاں کا درد اس میں — اگر پہلو کو تکلیف جگر دے
غرض جو کچھ بھی دے اسلامیوں کو — بقدر رحمت خیر البشر دے
عجم جس کا ہو آنگن اور عرب چھت
مسلمانوں کے بسنے کو وہ گھر دے

Marfat.com

میدانِ عرفات میں میری مناجات

بدرگاہِ باری عزّ اسمہٗ

تجھ پہ ابراہیمیوں کا حق ہے پہلے سے سوا
نار کو پھر نور کر، گلخن کو پھر گلزار کر

صدقہ اپنی کارسازی کا بنا بگڑی میری!
میں ہُوں بیکار اے مرے مولا مجھے باکار کر

پھر لگا یارب میرے دل میں وہ اگلی سی لگن!
میرے سر کو جذبۂ توحید سے سرشار کر

تلخیاں قلبی زمانہ کی ہیں سب سہنی سکھا
جانِ شیریں کو حریفِ لذّتِ آزار کر

سینکڑوں طوفاں ہیں پنہاں جس کی اک اک موج میں
اُس سمندر سے مسلمانوں کا بیڑا پار کر

جو سزا چاہے نہیں دے لے کہ تو مختار ہے
لیکن اپنوں کو نہ غیروں کی نظر میں خوار کر

ہند کو بھی اے خدا قیدِ غلامی سے چھڑا
اپنے گھر کا ہم کو بھی مالک بنا مختار کر

Marfat.com

کلام اللہ

اِن ھُوَ اِلّا وَحیٌ یُوحیٰ جسکی شان میں آیا ہے
رحمتِ عالم ہو کے اک اُمّی اُس مکتوب کو لایا ہے

منکشف اُس نے کر دیئے سارے عَلَّمَ الاسماء کے وہ رموز
جن کو سمجھ کر خاک کے آگے قدس نے سر نیوڑایا ہے

جاءَ الحقّ وَزَھَقَ الباطل اسکی زباں پہ آتے ہی
کفر کے برج سرِ فلک پہ پرچم دیں لہرایا ہے

اِنّ الباطل کان زھوقا کہہ کے دیا ہے حق کو فروغ
پڑھ کے یہ افسوں مُنہ کے بل اُس نے لات و ہبل کو گرایا ہے

بُت کی خدائی لے گئی مکھی ضَعُفَ الطالب والمطلوب
بالِ مگس سے نقشہ توحید اُس نے نیا کھنچوایا ہے

موت سے اُس نے زیست نکالی زیست کو آب و رنگ دیا
قطرہ سے قلزم تپتے سے گلشن پیدا کر کے دکھایا ہے

دامنِ صحرا پہ بھی گماں تھا آنکھ کو دامنِ گلچیں کا
سارے جہاں پہ اُس نے جب اپنا ابرِ کرم برسایا ہے

جن کے مقدر میں تھی غلامی اُس نے انہیں آزاد کیا
نوعِ بشر کی لوحِ جبیں سے اُس نے یہ داغ مٹایا ہے

ابیض و اسود احمر و اصفر عالی و دانی خورد و بزرگ
سب کا بنا کر ایک ہی کنبہ ایک ہی گھر میں بسایا ہے

سطوتِ سیزر حشمتِ خاقاں صولتِ بہمن دولتِ جم
ملتی ہے کیونکر اُس نے یہ نکتہ دیدہ وروں کو سمجھایا ہے

خمِ فلاطوں خشک پڑا ہے ساغرِ جم میں بوند نہیں
تا بہ ابد وہ جام چلے گا اُس نے جسے چھلکایا ہے

کون و مکاں سے آج تک اس کا جلوہ سمیٹا جا نہ سکا
اک نقطہ انساں ہی کا ہے سینہ جس میں یہ نور سمایا ہے

Marfat.com

اشعارِ نعت

و

استغاثہ ببارگاہِ شاہِ کونین

Marfat.com

عرض حال بدرگاہ رب العزۃ

بتوسط حضور خواجۂ دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم

اے کہ ترا جمال ہے زینتِ محفلِ حیات
دونوں جہاں کی رونقیں ہیں ترے حُسن کی زکوٰۃ

تیری جبیں سے آشکار پرتوِ ذات کا فروغ
اور ترے کوچہ کا غبار سُرمۂ چشمِ کائنات

بارگہِ الست سے بخش دیئے گئے تجھے
سب ملکی تصرفات سب فلکی تجلّیات

چہرہ کشا کرم ترا قاف سے تا بہ قیرواں
لُطف ترا کرشمہ سنج کعبہ سے تا بہ سومنات

تیرے سلام کے لئے گلشنِ قدس کے طیور
گھُوم رہے ہیں ڈال ڈال جھُوم رہے ہیں پات پات

دیکھتے ہی ترا جلال کُفر کی صف اُلٹ گئی
جھُک گئی گردنِ ہبل ٹُوٹ گیا طلسمِ لات

آنکھ کے اک اشارہ سے تو نے معاً بدل دیئے
ذہن کے سب تصوّرات قلب کے سب تاثرات

چون و چگونہ و چرا تا بکجا و تا بکے
حل کئے ایک بات میں تو نے یہ سرمدی نکات

غیر کو خویش کر دیا نیش میں نوش بھر دیا
پل میں درُست کر دیئے بگڑے ہُوئے تعلّقات

کیا ہی وہ انقلاب تھا ڈھل گئے جس میں ایک ساتھ
لزبن و پیرس و دمشق پیکن و دہلی و ہرات

از سرِ نو کیا گیا دودۂ آدم ارجمند
اُٹھ گئی قیدِ خون و رنگ مٹ گیا فرقِ نسل و ذات

Marfat.com

شانِ خدائے پاک تھی یثربیوں کی سادگی — جس پہ نثار ہو گئے سب عجمی تعلّقات

تیری ثنا میں تر زباں ہو گیا جو مری طرح — اُس کے قلم میں آ گئی شانِ روانیٔ فرات

پست و بلند کے لئے عام ہیں تیری رحمتیں — عرش سے اور فرش سے تجھ پہ سلام اور صلوٰۃ

اے کہ رواں رواں ترا درد میں ہے بسا ہُوا — کس کو ترے سوا سنائیں جا کے ہم اپنی مشکلات

سر پہ اندھیری رات ہے گھِر گئی ہے بھنور میں ناؤ — موجِ بلا ہے تاک میں دُور ہے ساحلِ نجات

تھام کے پایۂ عرش کا کر بادب یہ التجا — اے کہ ہے مبدِ فیوض ایک فقط تری ہی ذات

بندے بھلے ہوں یا بُرے تُو تو ہے اے خُدا کریم — قطع ہو کیوں کریم کا سلسلۂ نوازشات

موردِ لطفِ خاص پر کس لئے آج یہ عتاب

ہم سے پھرا ہوا ہے کیوں گوشۂ چشمِ التفات!

Marfat.com

فریاد بحضور سرورِ کونین

اے خاورِ حجاز کے رخشندہ آفتاب
صبحِ ازل ہے تیری تجلی سے فیضیاب

زینت ازل کی ہے تو ہے رونق ابد کی تو
دونوں میں جلوہ ریز ہے تیرا ہی رنگ و آب

چوما ہے قدسیوں نے ترے آستانہ کو
تھامی ہے آسمان نے جھک کے تیری رکاب

شایاں ہے تجھ کو سرورِ کونین کا لقب
نازاں ہے تجھ پہ رحمتِ دارین کا خطاب

برسا ہے شرق و غرب پہ ابرِ کرم ترا
آدم کی نسل پر ترے احساں ہیں بے حساب

پیدا ہوئی نہ تیری مواخات کی نظیر
لایا نہ کوئی تیری مساوات کا جواب

خیر البشر ہے تو تو ہے خیر الامم وہ قوم
جس کو ہے تیری ذات گرامی سے انتساب

مغرب کی دستبرد سے مشرق ہوا تباہ
ایماں کا خانہ کفر کے ہاتھوں ہوا خراب

صد ہا ترے غلام نصاریٰ کی قید میں
دن زندگی کے کاٹ رہے ہیں بصد عذاب

پھر بھی ہے اُن کو لاج ترے نام پاک کی
پروانہ وار حسن پہ تصدق ہیں شیخ و شاب

ہے ان کے ایک ہاتھ میں سیفِ اللہی
اور دوسرے میں ہے تیری لائی ہوئی کتاب

Marfat.com

یُوں کُفر کے ہجوم پہ گرتے ہیں ٹوٹ کر
شیطاں پر آسماں سے گرے جس طرح شہاب

چہرے پہ زخم کھائے مگر مُنہ نہ پھر سکا
گلگونۂ عذار ہے اندیشۂ عقاب

باور نہ تجھ کو آئے تو ہندوستاں میں آ
اور دیکھ لے اُلٹ کے ملیبار کا نقاب

اے قبلۂ دو عالم و اے کعبۂ دو کون
تیری دُعا ہے حضرتِ باری میں مستجاب

یثرب کے سبز پردے سے باہر نکال کر
دونوں دُعا کے ہاتھ بصد کرب و اضطراب

حق سے یہ عرض کر کہ ترے نا سزا غلام
عُقبیٰ میں سرخرُو ہوں تو دنیا میں کامیاب

Marfat.com

صلّوا علیہ وآلہ

وہ شمع اُجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اِک روز جھلکنے والی تھی سب دُنیا کے درباروں میں
گر ارض و سما کی محفل میں لَوْلاکَ لَمَا کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیّاروں میں
جو فلسفیوں سے کھُل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہُوا
وہ راز اِک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں
وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئے دکانِ فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآں کے سیپاروں میں
ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکر و عمر عثمان و علی
ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبی کچھ فرق نہیں اِن چاروں میں

Marfat.com

رحمۃٌ لِلعالمین

وہ اُٹھا خاکِ بطحا سے سعادت کا امیں ہو کر | علم بردارِ حق بن کر سپہ سالارِ دیں ہو کر
عرب کے واسطے رحمت عجم کے واسطے رحمت | وہ آیا لیکن آیا رحمۃٌ لِلعٰلمین ہو کر
خدا نے اُس کو اپنے حُسن کے سانچے میں ڈھالا ہے | چھپنا ہے اس کا پرتو نورِ صُبحِ اولیں ہو کر
خدا پر تھا یقیں پہلے ہی لیکن اُس کا احساں ہے | کہ آنکھوں میں یقیں پھرنے لگا عینُ الیقیں ہو کر
اسی کا بے حساب احساں ہم پر تھا کہ صدیوں تک | رہا ہندوستان اسلام کے زیرِ نگیں ہو کر
نہ نکلی کوئی بات اُس کی زباں سے تا دمِ آخر | نہ نکلی ہو جو زیبِ نطق جبریلِ امیں ہو کر
خدا کی شان سے رونق ہے موجوداتِ عالم کی | وُہ سب نبیوں کے بعد آیا مگر گیا نہیں ہو کر

نمک پروردہ اُس کی شرم کے ہیں سب گنہ میرے
وہ شرم آئی جو عقبیٰ میں شفیع المذنبیں ہو کر

دانم بارڈی

۳۰ اگست ۱۹۲ء

شبِ معراج

عشق مہماں ہُوا حُسن کے گھر آج کی رات
جذبۂ دل ہے بآغوشِ اثر آج کی رات

بختِ بیدار نے دی دولتِ سرمد کی نوید
کیوں نہ آنکھوں میں کٹے تا بہ سحر آج کی رات

اپنے اللہ سے ملنے کے لئے جاتا ہے
اپنے اللہ کا منظورِ نظر آج کی رات

ماہ و انجم نے سرِ راہ بچھا دیں آنکھیں
کیونکہ ہے ناقۂ اسریٰ کا سفر آج کی رات

کہکشاں جلوہ فشاں ہے کہ اسی رستے سے
ہونے والا ہے محمدؐ کا گزر آج کی رات

چاند کیا چیز ہے سُورج کی حقیقت کیا ہے
پرتوِ نُور سے روشن ہے نظر آج کی رات

اُٹھ گیا چہرۂ ہستی سے نقابِ اسرار
لائی ہے رازِ امانت کی خبر آج کی رات

مل گئی دونوں جہانوں کے خزانوں کی کلید
اپنے معراج کو پہنچا ہے بشر آج کی رات

۲۴ر فروری ۱۹۲۵ء

Marfat.com

التجا بحضورِ سرورِ کائنات

جاگ او یثرب کے میٹھی نیند کے ماتے کہ آج
لُٹ رہا ہے آنکھوں آنکھوں میں تری اُمت کا راج

سر چھپانے کا ٹھکانہ بھی انہیں ملتا نہیں
جنکی ہیبت لے چکی ہے ایک عالم سے خراج

تیرے بچے ہو رہے ہیں ساری دُنیا میں ذلیل
کیا نہیں اے قبلۂ عالم تجھے بچوں کی لاج

ہم ہیں ننگے سر اُٹھا اے شانِ عرب آنِ عجم
اور پہنا دے ہمیں پھر سطوت کبریٰ کا تاج

تشنہ کامانِ خلافت کو خود اپنے ہاتھ سے
بھر کے وہ ساغر پلا ہے انگبیں جس کا مزاج

اب دوا سے کام کچھ چلتا نہیں بیمار کا
اب تو ہے تیری دُعا ہی تیری اُمت کا علاج

---

۲۲ اپریل ۱۹۲۰ء

Marfat.com

نذرِ محضرِ حضور خواجۂ دو جہاں سرورِ کون و مکاں

محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے کہ ترا شہود ہے وجہ نمود کائنات
اے کہ ترا فسانہ ہے زینت محفل حیات

اے کہ ہیں تیری ذات میں جمع زمانے کے صفات
سب ملکی تصرفات سب فلکی تجلیات

ہم سے پھرا ہوا ہے کیوں گوشۂ چشم التفات

بادۂ معرفت سے جب تو نے بھرا خم الست
بزم میں آ کے جھک پڑے سارے جہاں کے مے پرست

تھا یہ عجیب انتظام تھا یہ عجیب بند و بست
ہو گئے مست ہوشیار بن گئے ہوشیار مست

ہم سے پھرا ہوا ہے کیوں گوشۂ چشم التفات

تیرے غلام ہو گئے سارے جہاں کے شہریار
سرور کائنات تو اور وہ زمیں کے تاجدار

صبح ازل سے ڈھونڈتی تھی جسے چشم انتظار
تیرے قدم کے فیض سے باغ میں آئی وہ بہار

ہم سے پھرا ہوا ہے کیوں گوشۂ چشم التفات

شرق ہے تجھ سے مستفیض غرب ہے تجھ سے فیضیاب
دونوں جہاں کی رحمتیں ہو گئیں تیری ہم رکاب

جو ترے در کی خاک تھے ہو گئے آسماں جناب
لطف ترا ہے بے شمار فیض ترا ہے بے حساب

ہم سے پھرا ہوا ہے کیوں گوشۂ چشم التفات

Marfat.com

تیرے نوال ہیں نہاں مبدء بحر کا مآل
تیرے کمال سے عیاں شانِ خدائے ذوالجلال
قدر تری ہے بے مثال درس ترا ہے لازوال
نور کی فوق کل نور سبک اصوب المقال
ہم سے پھرا ہوا ہے کیوں گوشۂ چشمِ التفات

خلق ہوئی تھی میمنت تیرے قدوم کے لئے
وضع ہوئی تھی معرفت تیرے علوم کے لئے
فیض نہ تھا ترا فقط قوم ظلوم کے لئے
بلکہ ترا خصوص تھا وقف عموم کے لئے
ہم سے پھرا ہوا ہے کیوں گوشۂ چشمِ التفات

گردنِ خلق ایک ساتھ جھک گئی رب کے سامنے
چون و چرا نہ چل سکا اصل سبب کے سامنے
گرد ہوئی ہے کیمیا خاک عرب کے سامنے
تو نے یہ گنج شایگاں رکھ دیا سب کے سامنے
ہم سے پھرا ہوا ہے کیوں گوشۂ چشمِ التفات

چین سے تا بہ اندلس بادہ فروش تو ہی تھا
بادہ کشوں کے واسطے چشمۂ نوش تو ہی تھا
شاہد علم و فضل کا حلقہ گوش تو ہی تھا
سارے جہان کے لئے دیدۂ ہوش تو ہی تھا
ہم سے پھرا ہوا ہے کیوں گوشۂ چشمِ التفات

سارے جہاں کی حکمتیں تیرے کلام پر نثار
سارے جہاں کی دولتیں تیرے نظام پر نثار
ہم تیری ذات پر فدا ہم ترے نام پر نثار
تیری گلی میں ہوں نعیم تیرے مقام پر نثار
ہم سے پھرا ہوا ہے کیوں گوشۂ چشمِ التفات

Marfat.com

عرضداشتِ اُمّت بحضورِ سرورِ کون و مکاں

اے نشانِ حجتِ حق مظہرِ شانِ جلیل — تو نے کی تکمیلِ آئینِ مسیحا و خلیل!

اولیں برہاں تری فرزندِ آذر کی دُعا — اور نویدِ ابنِ مریم دوسری تیری دلیل

نقطۂ پرکارِ عشقِ کبریا تیرا جمال — تجھ کو اُس سے ہے محبت کیونکہ وہ خود ہے جمیل

تیری چشمِ مست کا صدیقؓ اکبر ہے خراب — تیری تیغِ ناز کا فاروقؓ اعظم ہے قتیل

ختم تجھ پر ہو گیا انسانِ کامل کا لقب — لا نہیں سکتے زمین و آسماں تیرا عدیل

بن گیا قرآں کی ہر ہر سطر ہر ہر لفظ میں — نطق تیرا شانۂ زلفِ پیامِ جبرئیل

تیری روشن زندگی کے کارنامے بن گئے — اہلِ ایماں کے لئے ہر مرحلے میں سنگِ میل

کر دیا تو نے قوامِ دین و دُنیا معتدل — ناخنِ رہبانیت کی جڑ میں ٹھونکی تو نے کیل

لفظِ جنت قیدِ معنی سے رہا ہوتا اگر — تیری رحمت اہلِ عالم کی نہ ہو جاتی کفیل

حشر کے دن جن کو ملتا ساغرِ آبِ حمیم — تُو نے پلوایا انہیں جامِ شرابِ سلسبیل

قوم بھی سرمنزلِ ہستی میں ہے مانندِ فرد — عمرِ قسامِ ازل نے دی ہے دونوں کو قلیل

دیکھئے دونوں ہیں بچپن اور جوانی کی بہار — عہدِ پیری کاٹ کر ہونے ہیں سرگرمِ رحیل

Marfat.com

مصر و یوناں لد گئے روما و بابل مٹ گئے — کم جیا کوئی کسی نے زندگی پائی طویل
یا محمدؐ تیری امت مٹ نہیں سکتی مگر — ہو نہیں سکتا فنا جس طرح آبِ رودِ نیل
لوحِ ہستی سے نہ ہوگا محو نقشِ اسلام کا — متفق ہیں اس حقیقت پر زمانے کے عقیل
جلوہ گر پائے گا ہم کو نت نئے انداز سے — رنگ بدلے خواہ کتنے ہی کیوں یہ چرخِ نیل
دولت اور اقبال کر سکتے نہیں ہم سے ابا — آیتِ استخلاف کی ہے اپنے دعویٰ کی دلیل
امتیازِ ملت و مشرب یہاں جائز نہیں — ہے لگی سب کے لئے مکہ کے ساقی کی سبیل

ہم ترے احکام پر جب تک عمل کرتے رہے — ہم کو ڈھونڈے سے نہ ملتا تھا کہیں اپنا مثیل
پرچمِ اسلام اک عالم پہ لہراتا رہا — مشوروں میں ہم رہے اقوامِ عالم کے دخیل
سطوتِ اسلام کے ماتھے پہ جب پڑتا تھا بل — سرکشوں کو ایک ساعت کی نہ مل سکتی تھی ڈھیل
جب چمکتا تھا ہمارا خنجرِ خارا شگاف — فتح و نصرت کو نہ ہوتی تھی مجالِ قال و قیل
مشرق و مغرب کے دفتر کو الٹ دیتے تھے ہم — اور ہمارے فیصلہ کی ہو نہ سکتی تھی اپیل

چھوڑ دی ہے جب سے لیکن ملتِ بیضا کی راہ — ہم مسلماں ہو گئے دنیا کی قوموں میں ذلیل
ہم کو آج آنکھیں دکھاتے ہیں ہمارے ریزہ چیں — بن گئے شہباز کل تک جن کو ہم سمجھے تھے چیل
ہم میں جو مفلس ہیں وہ زندہ ہیں لیکن مردہ وار — ہم میں جو منعم ہیں وہ یا تو ہیں مسرف یا بخیل

Marfat.com

گر شرافت اور نجابت کا ہو معیار اتقا — ہم مسلمانوں میں کم ہیں جو نہ نکلیں گے رذیل

کر رہا ہے یوں ہی دورِ آسماں ہم پر یورش — جس طرح کعبہ پہ چڑھ کر آئے تھے اصحابِ فیل
ہم ابابیلوں سے لیکن کس لئے مانگیں مدد — جب کہ تو خود ہے ہماری فتح و نصرت کی دلیل
تکیہ جس طاقت پہ ہم کو ہے وہ ہے تیری دعا — جو کہ ہے مقبولِ درگاہِ خداوندِ جلیل
تیرے روحانی تصرف نے کیا ہے جس طرح — تندرست اس کو جسے مغرب سمجھتا تھا علیل
درفشاں اے ابرِ رحمت ہند پر بھی ہو یونہی — تا کہ ہوں سیراب اس کشور کے بھی زرع و نخیل
علم کا ہم کو ہو شوق اور ہو عمل کا ہم کو ذوق — قرنِ اول کے ہوں پیدا ہم میں اخلاقِ جمیل
ہم بھلے ہیں یا برے ہیں تیرے آخر ہیں غلام — ہم کو ہمچشموں میں اے آقا نہ ہونے دے ذلیل

اے شفیع المذنبیں اے رحمۃ للعالمیں
اَنْتَ کہفی اَنْتَ ہادی اَنْتَ لی نعم الدلیل

Marfat.com

اسلامیانِ ہند کی فریاد بارگاہِ سرورِ کائنات میں

اے کہ تری نمود ہے غازۂ روئے کائنات
جلوہ فشاں ہیں ہر طرف تیری ہی سب تجلیات

قصد یہ کر رہا ہوں میں نعت تیری رقم کروں
کوزہ میں بھر رہا ہوں میں مایۂ دجلہ و فرات

نور ترا نہ چھیڑتا گر افقِ شہود کو
ختم نہ ہوتی آج تک تیرگیٔ شبِ حیات

فرش میں تیرے ہمہمے عرش میں تیرے زمزمے
بھیج رہی ہے کائنات تجھ پہ سلام اور صلوٰۃ

ہیں عرب و عجم ترے دونوں ہی ہیں کرم ترے
تجھ سے حرم کی آبرو تیرے قدم میں سومنات

بت شکنوں میں آگئی آذریوں کی بت گری
کرنے لگے خدا پرست بندگیٔ منات و لات

بھولے تھے بندے نام حق تو نے دیا پیامِ حق!
جوڑ دیئے قدیم کے ٹوٹے ہوئے تعلقات

وہم و گماں میں بھی نہ تھا ہند کے آسماں تلے
عالمِ ہند کا نیا سلسلۂ تغیرات

آہ وہ عہد ہے کہاں جس میں ہمارے واسطے
روز تو روزِ عید تھا اور تھی شب شبِ برات

آہ وہ باغ کیا ہوا بارہ مہینے کی بہار
ملتی تھی جس میں ڈال ڈال ملتی تھی جس میں پات پات

مرکزِ ثقل سے سنو شرعِ مبیں کا ہٹ گیا
خطرہ میں آکے پڑ گیا دینِ قویم کا ثبات

Marfat.com

ایک طرف ہیں ذات کی زہر بھری عداوتیں
ایک طرف ہیں نسل کے قہر بھرے تعصبات

حکمت و علم کا مطب دینے لگا مریض کو
بے خبری و جہل کے بو قلموں مرکبات

عالم دیں فروش نے صوفی مکر کوش نے
دام ریا بچھا دیا اوڑھ لی دلق سیات

سب سے زیادہ مستحق تیری توجہات کے
ہم ہیں کہ ہم پہ آپڑیں سارے جہاں کی مشکلات

تیری نگاہ مہرباں ہم کو ذریعۂ فلاح
تیری دعائے مستجاب ہم کو وسیلۂ نجات

دور فتادہ ہی سہی تیرے مگر غلام ہیں
ہم سے پھرا ہوا ہے کیوں گوشۂ چشم التفات

---

۷ جنوری ۱۹۲۷ء

Marfat.com

نذرِ عقیدت

حضورِ آقائے دوجہاں کی جناب میں

اے کہ آرائش ہماری داستاں کی تجھ سے ہے
اے کہ افزائش ہماری عز و شاں کی تجھ سے ہے

ملتِ بیضا کی رونق تیرے دم سے برقرار
تمکنت اس با تجمل کارواں کی تجھ سے ہے

تیرے آب و رنگ سے رنگیں ہے ایراں کا چمن
جلوہ ریزی گلشنِ ہندوستاں کی تجھ سے ہے

مصطفےٰ کو تیری نسبت سے ہوا حاصل کمال
خوں فشانی اس کے غرب افگن سناں کی تجھ سے ہے

ہے خمیر مایۂ حسنِ عرب تیرا جمال
دلربائی نجد کے بانکے جواں کی تجھ سے ہے

سایہ پرور تیری رحمت کا حرم بھی دیر بھی
سود و بہبود جہان و فلاں کی تجھ سے ہے

کفر اگر پرچم کشا ہے اس کے ہم ہیں سردار
سربلندی دینِ قیّم کے نشاں کی تجھ سے ہے

دولت اک تیری کنیز اقبال اک تیرا غلام
شانِ دارائی امان اللہ خاں کی تجھ سے ہے

امتِ مرحوم کے دردِ جگر کے چارہ ساز
ساری تاثیر اس کی فریاد و فغاں کی تجھ سے ہے

ساری دنیا بن گئی ہنگامہ زارِ کشت و خوں
کچھ اگر امید ہے امن و اماں کی تجھ سے ہے

اس ورق پر پرتو افگن ہے ترا سحرِ حلال
اور بہار اس خامۂ معجز بیاں کی تجھ سے ہے

لاہور
۱۳ جنوری ۱۹۲۷ء

Marfat.com

جشن میلاد نبویؐ

محمد مصطفےٰ گنج سعادت کے امیں تم ہو
شفیع المذنبیں ہو رحمت للعالمیں تم ہو

ہوئی تکمیل دیں تم سے کہ ختم المرسلیں تم ہو
رسالت ہے اگر انگشتری اس کے نگیں تم ہو

نہ ہوتے تم تو عرش و فرش کا نقشہ نہ جم سکتا
یہ دنیا اعتباری تھی حقیقت آفریں تم ہو

مبرّا کر دیا تم نے خدا کو ذمہ داری سے
کہ ختم حجت حق کی نشانی بالیقیں تم ہو

نمکداں خوان ہستی کا تمہارا حسن دلکش ہے
خدا جس پر ہوا سو جاں سے شیدا وہ حسیں تم ہو

اگر پروردگار انس و جاں کو ہم نے پہچانا
بلا شبہ و بلا شک اس کی وجہ اولیں تم ہو

دل شکستہ کو بھی اپنے اوپر ناز ہیں کیا کیا
یہ وہ آئینہ ہے جس کے سکندر بالیقیں تم ہو

تمہاری یاد ہو جس دل میں ایسے دل کا کیا کہنا
مکاں ہوگا عجب ہی شان کا جس کے مکیں تم ہو

ہوئی کافور ظلمت کفر کی جس کی شعاعوں سے
زمانہ پر یہ روشن ہے کہ وہ مہر مبیں تم ہو

نشان اِنَّا فَتَحْنَا کا نہ ہو کیوں آشکارا جب
علم بردار حق تم ہو سپہ سالار دیں تم ہو

خدا کیونکر نہ کھینچے معصیت پر مغفرت کا خط
مسلماں مذنبیں ہیں اور شفیع المذنبیں تم ہو

ہوا اسلام کا شرمندۂ احساں جہاں سارا
ہر اک اقلیم پر برسا گئے در ثمیں تم ہو

لقب خیر الامم جس کو دیا تاریخ عالم نے
اس امت کے نگہباں اس زمانہ میں تمہیں تم ہو

Marfat.com

مسلمانو! خدا کا فضل اس سے بڑھ کے کیا ہوگا — رسول اللہ کا خرمن ہے جس کے خوشہ چیں تم ہو

تمہارا عروۃ الوثقیٰ ہے واعتصموا بحبل اللہ — پھر اس رسی کو یارو تھام لیتے کیوں نہیں تم ہو

تمہارا نام ہے اب بھی بڑا دنیا کے حلقوں میں — ابھی تک گلشن دولت کے سرو راستیں تم ہو

اخوت کا سبق تم کو پڑھایا ہے پیمبر نے — مگر دل میں لئے پھرتے نفاق و بغض و کیں تم ہو

بھرا زہر ہلاہل ہے جگر اور دل میں سر تا سر — مگر ہنس ہنس کے ٹپکاتے زباں سے انگبیں تم ہو

سمجھ رکھا ہے حرمت کو مرادف تم نے حلت کا — کہ بھر بھر کر اڑاتے جام آب آتشیں تم ہو

اتروا دیں گے ملا بوٹ دروازہ پہ مسجد کے — خدا کے گھر تک اس خدشہ سے آسکتے نہیں تم ہو

پڑے پتلون میں سلوٹ مبادا کوئی جھکنے ہی — نہیں اس ڈر سے ہو سکتے شریک راکعیں تم ہو

پڑی ہیں مسجدیں ویران اور ہیں مدرسے سونے — قریب از علم دنیا ہو تو دور از علم دیں تم ہو

خدا سے لو لگاتے ہو تو اس کی بھی یہ حالت ہے — کہ وقف آرزو ہائے وصال حور عیں تم ہو

نہیں القصہ اس قابل کہ بخشے جاؤ عقبیٰ میں — خدا سے سرخرو ہو نا بہ خلد بریں تم ہو!

نہ یہ امید بھی گر ہو کہ حضرت بخشوا لیں گے — تو مطلق شک نہیں اس میں کہ جمع خاسریں تم ہو

محمدؐ کے تصدق میں تمہاری مغفرت ہو گی!
اگر وابستۂ دامان ختم المرسلیں تم ہو

Marfat.com

صاحب قاب قوسین او ادنیٰ

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دُنیا تمہی تو ہو

پھوٹا جو سینۂ شب تار الست سے
اُس نورِ اولین کا اُجالا تمہی تو ہو

سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تمہی تو ہو

جلتے ہیں جبرئیل کے پر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کے شناسا تمہی تو ہو

جو ماسوا کی حد سے بھی آگے گزر گیا
اے رہ نوردِ جادۂ اسریٰ تمہی تو ہو

پیتے ہی جس کے زندگیٔ جاوداں ملی
اِس جانفزا زلال کے مینا تمہی تو ہو

اُٹھ اُٹھ کے لے رہا ہے جو پہلو میں چٹکیاں
وُہ درد دِل میں کر گئے پیدا تمہی تو ہو

دُنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمہی تو ہو

گرتے ہُوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے
اے تاجدارِ یثرب و بطحا تمہی تو ہو

بپتا سنائیں جا کے تمہارے سوا کسے!
ہم بے کسانِ ہند کے ملجا تمہی تو ہو

Marfat.com

عرش سے فرش تک حضورِ سرورِ کونین پر صلوٰۃ وسلام کی بارش!

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

رونق بزمِ دودۂ آدم صلّے اللہ علیہ وسلّم
خواجہ گیہاں سرورِ عالم صلّے اللہ علیہ وسلّم

جادہ شناس منزلِ وحدت جلوہ نمائے نورِ حقیقت
ہادیٔ اکبر مصلحِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلّم

خیر ممثّل فضل مجسّم صورتِ احساں پیکرِ رحمت
آئیہ لطف ربک الاکرم صلی اللہ علیہ وسلّم

ہوگئی اُس پر ختم رسالت دیتے گئے ہیں جس کی شہادت
مُوسیٰ عمران عیسیٰ مریم صلی اللہ علیہ وسلم

خیل ملک تھا اُس کے جلو میں یعنی قضا کا رخش تھا رو میں
تاکہ جہاں ہو درہم برہم صلی اللہ علیہ وسلّم

کہتے ہیں جس کو سطوت کبریٰ تھی وہ اک اس کی مشق سراپا
گردن ہرقل جس سے ہوئی خم صلی اللہ علیہ وسلّم

Marfat.com

تیغ و کفن جب باندھ کے نکلے اُس کے فقشوں قاہر گھر سے
بجھ گئی یورپ میں صفِ ماتم صلّی اللہ علیہ وسلّم

ہے عرب اُس کا اور عجم اُس کا تھامے ہوئے ہیں ہم علم اُس کا
وہ ہے ہمارا اُس کے ہیں سب ہم صلی اللہ علیہ وسلم

وقت پہ دے گا تشنہ لبوں کو ساغرِ کوثر بھی وہی ساقی!
جس نے پلایا ہے انہیں زمزم صلی اللہ علیہ وسلم

جیت گئے اسلام کے غازی ہر گئی آخر کفر کی بازی!
جھک نہ سکا توحید کا پرچم صلی اللہ علیہ وسلّم

اُس کی غلامی نے ہمیں بخشا تاجِ سکندر فرّہ دارا
کو کبۂ کے مرتبہ جم صلی اللہ علیہ وسلم!

سب سے جب اونچا پایہ ہے اُس کا اور ترے سر پہ سایہ ہے اُس کا
ملّتِ بیضا پھر تجھے کیا غم صلّی اللہ علیہ وسلم

عرشِ بریں سے فرشِ زمیں تک فرشِ زمیں سے عرشِ بریں تک
غلغلہ برپا ہے یہی پیہم صلّی اللہ علیہ وسلّم

---

۲۸ دسمبر ۱۹۲۹ء

Marfat.com

مقامِ محمدؐ

زمانے میں چمکا ہے نامِ محمدؐ
ہوئی روشن صبح شامِ محمدؐ

نہ پہنچے وہاں جبرئیل امیں بھی
بلند اس قدر ہے مقامِ محمدؐ

میرا منہ لیا چوم روح الامیں نے
لیا میں نے جس وقت نامِ محمدؐ

پلایا ہے بھر کے ساقی نے مجھ کو
خدا کے خمستاں سے جامِ محمدؐ

فقط دو حقائق پہ دنیا ہے قائم
بقائے خدا و دوامِ محمدؐ

Marfat.com

تاجدارِ عرب و عجم

سخن آورم ز کمال او ز شکوہ او ز جلال او — کہ نہ دیدہ چشم مثیل او نہ شنیدہ گوش مثال او

بلغ العلےٰ بجمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

ز عرب چکیدہ ملاحتش ز عجم دمیدہ عذوبتش — نمکے کہ ریخت جمال او شکرے کہ بیخت مقال او

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

ہمہ کس فراخور ذوق خود ز ازل گرفتہ مقدرے — تو ز لعل و گوہر و سیم و زر من و دست و دامن آل او

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

Marfat.com

فخر رسل

کہنے کو ہوں آج میں نعت رسول کریم
میری زباں کیوں نہ ہو رشک زبان کلیم!

مایۂ نازش مجھے ہے مری فکر رسا
وجہ تفاخر مجھے ہے میری طبع سلیم

بسکہ ہے لب پر مرے فخر رسل کی ثنا
عیسیٰ گردوں نشیں کا ہوں شریک و سہیم

اے شہ ہر دو جہاں سرور کون و مکاں
تو ہے خدا کا حبیب تو ہے خدا کا ندیم

تو ہے شفیع مناع تو ہے نبی کریم
تو ہے قسیم جسیم تو ہے نسیم وسیم

تجھ سے مزین ہوئی مسند پیغمبری
تجھ سے فروزاں ہوئی بزم الف لام میم!

دیکھ کے تجھ کو گرے لات وہبل سر کے بل!
آتے ہی تیرے فرو ہو گئی نار جحیم

کون سی ایسی ہوئی اس میں تعجب کی بات
تیرے اشارے سے ہو گر مہ کامل دو نیم

تو نے تو زندہ کیا بات میں اس جسم کو
رہ گئی تھیں اک فقط جس کی عظام رمیم

جس کی رگ و پے میں تھا شرک سمایا ہوا
چھائی ہوئی جس پہ تھی ظلمت جہل سقیم

ہو گئے صحرا نشیں صاحب دیہیم و تاج
عامی و جاہل بنے تیری بدولت حکیم

دولت دنیا و دیں قوم کو دی ایک ساتھ
ہے تری بخشش کثیر ہے ترا احساں عظیم

تو نے پلایا انہیں جام شراب طہور
جن کے مقدر میں تھی سوزش آب حمیم

Marfat.com

الغرض احساں ترے قوم پہ ہیں بے شمار | اُٹھ نہ سکے گا کبھی ہم سے یہ بارِ عظیم
جبکہ ہو تو ناخدا کشتیٔ اسلام کا | کیا اسے موجوں سے خوف کیا اسے طوفاں سے بیم
تیری شفاعت کا گر ہم کو سہارا نہ ہو | رحم پہ غالب رہے عدل خدائے عظیم
شافع روز جزا تو نہ ہو گر کارساز | ہم کو میسر نہ ہوں خلد بریں کے نعیم
خسرو خاقاں کا فخر تیرے گدایاں در | صاحب فوز عظیم تیری گلی کے مقیم
تو نے لگایا تھا جو گلشن قدس انتما | لاتی ہے اب تک نسیم اس سے اڑا کر شمیم
تو نے جلائی تھی جو مشعل عالم فروز | قوم کا اب تک بھی ہے اس سے منور حریم
بزم میں لیکن وہ رنگ اب نظر آتا نہیں | باغ میں باقی نہیں رونق عہد قدیم
ہے یہ دعا کا محل اے شہ دنیا و دیں | عرض کر اللہ سے ہے جو خبیر و علیم
بخشے ہمارے گناہ ہم پہ کرے اپنا فضل | پھر ملے اسلام کو عظمت شانِ قدیم

قوم میں ہو اتفاق اور ہو پہلا سا جوش
ہمّت اُدھر ہو بلند عزم اُدھر ہو صمیم

Marfat.com

عشقِ رسولؐ

پرستارانِ لات و نسر مشکیں زید کی کس کر
جب اس اسلام کے شیدا کو مقتل کی طرف لائے

قریش اپنے جلے تن کے پھپھولے پھوڑنے نکلے
گھروں سے رقصِ بسمل کا تماشا دیکھنے آئے

جبینِ زید پر اس وقت وہ رونق برستی تھی
کہ صبحِ اولیں کے نور کی بارش بھی شرمائے

یہ اطمینانِ کامل دیکھ کر کفر اور جھلّایا
دلوں کی تیرگی نے بدر کے داغ اور چمکائے

ابوسفیاں پکارا کیا ہی اچھا ہو محمدؐ کو
ترے بدلے اگر جلّاد خاک و خوں میں تڑپائے

تڑپ اُٹھتا ہوں جب مجھ کو وہ فقرے یاد آتے ہیں
بوقتِ ذبح اس عاشق نے جو اس طرح دہرائے

مجھے ناز اپنی قسمت پر ہو گر نامِ محمدؐ پر
یہ سر کٹ جائے اور تیرا سراپا اس کو ٹھکرائے

یہ سب کچھ ہے گوارا پر یہ دیکھا جا نہیں سکتا
کہ اُن کے پاؤں کے تلوے میں اک کانٹا بھی چبھ جائے

Marfat.com

نورِ حقیقت

عبث ناز کرتے ہیں ہم ابتدا پر — ہمیں دیکھنا چاہیئے انتہا کو
عمل گر یہی ہیں تو ہم حشر کے دن — دکھائیں گے مُنہ جا کے کیا مصطفےٰ کو
وہ نورِ حقیقت رسولِ خدا نے — مُنوّر کیا جس سے غارِ حرا کو
چمکتا ہوا سارے مشرق میں پھیلا — کیا روشن اُس نے تمام ایشیا کو
پھر اس نے کیا مغربی کشوروں میں — جُدا الغسق وَاللّیل سے وَالضُّحےٰ کو

ضلالت کی شب ہائے غاسق کی ظلمت
نہیں میٹ سکتی ہے اِس انجلا کو

۱۴ر اپریل ۱۹۲۸ء

Marfat.com

صاحب معراج

لعل نگار کی طرح میری حدیث ہے لذیذ
گیسوئے یار کی طرح میرا فسانہ ہے دراز

چاہیئے اہلِ ذوق کو سوز کے ساتھ ساز بھی
نغمہ جو ہو تو جاں نواز نالہ جو ہو تو دل گداز

بادۂ اٰمَنُوا پیوں موت کے بعد میں جیوں
مطلع فجر کی طرح ہو مری زندگی دراز

جھوم کے پی رہا ہوں میں جام مُتِمُّ نُوْرِہٖ
گھوم رہا ہے جام میں نشۂ بادۂ حجاز

دعوت داع ہوگئی درگرو اِذَا دَعَانِ
یا کہ ہے خواب ناز میں چشم سیاہ نیم باز

دین قویم مصطفےٰ رحمت عام ہوگیا
آتے ہی اُس کے اُٹھ گیا شاہ و گدا میں امتیاز

تاجوروں کے رشک کو خاک در نبی ہوئی!
سُرمۂ دیدۂ بلال غازۂ چہرۂ معاذ

جس کی تمہیں خبر نہیں شان رسول ہی تو تھی
جس نے زمین خشک میں آ کے چلا دیئے جہاز

لائے براق جبرئیل کس لئے اُس کے واسطے
ہوتی تھی جس کی رات دن گنبدِ عرش پر نماز

---

۲۵ جنوری ۱۹۲۶ء

Marfat.com

نویدِ مسیحؑ

دکھا رہی ہے دُعائے خلیل اثر اپنا
ہیں جلوہ ریز نویدِ مسیحؑ کے انوار

جنابِ آمنہ کے پہلوئے مبارک سے
ہُوا ہے رحمت پروردگار کا اظہار

حضورِ سرورِ کون و مکاں ہُوئے پیدا
پیمبری کے گُلستاں میں آئی فصلِ بہار

جہان و اہلِ جہاں کی پلٹ گئی کایا
ہٹائی مہرِ درخشاں نے ظلمتِ شبِ تار

بڑھی سیادت! یہاں گھٹی ظلالتِ کفر
چھٹی سیاہی باطل چھٹا بدی کا غبار

کرشمہ سنج ہوا ساقی عرب ایسا
کہ شرق و غرب مئے حق سے ہو گئے سرشار

جنابِ ختمِ رسل پہ ہزار بار درود
ہے جن سے عالمِ امکاں کی گرمیِ بازار

Marfat.com

چشمۂ آبِ بقا

معشرِ اسلام ہے خیر الوریٰ کے سامنے
ہیں ستارے جلوہ گر بدر الدجیٰ کے سامنے

حیف ہے لوٹ آئیں پیاسے اب بھی قسمت کے ولی
ہم کھڑے ہیں چشمۂ آبِ بقا کے سامنے

دردمندوں کے دلوں کا چارہ فرما ہے وہی
ہوگئی عاجز قضا جس کی دُعا کے سامنے

جُھک گئی تھیں تاجدارانِ جہاں کی گردنیں
پاسبانانِ حریمِ مصطفٰے کے سامنے!

Marfat.com

اللہ والے

مَن کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ

قدموں میں ڈھیر اشرفیوں کا لگا ہوا
اور تین دن سے پیٹ پہ پتھر بندھا ہوا

ہیں دوسروں کے واسطے سیم و زر و گہر
اپنا یہ حال ہے کہ ہے چولہا بجھا ہوا

کسریٰ کا تاج روندنے کو پاؤں کے تلے
اور بوریا کھجور کا گھر میں بچھا ہوا

دستِ دعا انہیں کے لئے عرش تک بلند
ہے جن کی آستین میں خنجر چھپا ہوا

لوٹے ہیں جو رستہ میں کانٹے تمام عمر
پھولوں میں ایک ایک ہے آ کر تلا ہوا

احسان کی نوید سپید و سیاہ کو
سب کے لئے دریچۂ رحمت کھلا ہوا

جن کے یہ سارے کام ہیں اللہ کے لئے
پھر کیوں نہ سب سے رتبہ ہو ان کا بڑھا ہوا

خورشید ماہ و انجم و لیل و نہار پر
ان کی یداللّٰہی کا علم ہے گڑھا ہوا

تیور بدل گئے تو زمیں کانپنے لگی!
ابرو کے اک اشارہ سے محشر بپا ہوا

یثرب سے آج بھی یہ صدا گونجتی سنو
وہ جو خدا کے ہو گئے ان کا خدا ہوا

۱۹ر اپریل ۱۹۲۷ء

Marfat.com

اِنَّکَ اَنۡتَ الاَعلٰی

خُدا کے گھر سے نکل گئے بُت حرم کی رونق ہوئی دوبالا
بدل گئے دن پلٹ گئی رُت نبیؐ نے اُمت کا نام اُچھالا

ہوائی جب وَالضُّحٰی کی چھوٹی تو سب نے اُس کی بہار لوٹی
کرن قُمِ اللَّیل کی جو پھوٹی تو سارے جگ میں ہوا اُجالا

چلے ہیں مکّے سے جب مدینے کہا یہ صدّیقؓ سے نبیؐ نے
کیا جو رخ ثور کا کسی نے تو مکڑیاں پور دیں گی جالا

سوادِ یثرب میں گھومتا ہوں نبیؐ کی دہلیز چومتا ہوں
شراب حق پی کے جھومتا ہوں رہے سلامت پلانے والا

عجم ہے میرا عرب ہے میرا جہاں میں جو کچھ ہے سب ہے میرا
اگر مسلماں لقب ہے میرا تو بول ہوگا میرا ہی بالا

Marfat.com

عالم و عامل

خُدا سے واصل اور دنیا میں شامل
رسُول اللہ ہیں انسان کامل

محمدؐ مصطفےٰ کا نام لکھ کر
منوّر ہو گئے میرے انامل

خُدا کا قرب ہے گر تجھ کو منظور
رسُولؐ اللہ کی مِلّت سے جا مل

فقط ہے چند حرفوں کا اُلٹ پھیر
وگرنہ جو ہے عالم ہے وہ عامل

۱۶ر نومبر ۱۹۱۶ء

Marfat.com

اطاعت و استطاعت

جب اک دن سرورِ کون و مکاں کے دستِ اقدس پر
سَمِعْنَا اور اَطَعْنَا کہہ کے کچھ لوگوں نے بیعت کی
تو شانِ رحمۃ للعالمینی کا تقاضا تھا
کہ اس بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ میں ہے قید استطاعت کی

——— (حدیث)

Marfat.com

اسلام

Marfat.com

اسلام

فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْہَا

ہے کسی مذہب کی منت کش اگر عقل سلیم
ہے وہ مذہب مذہب اسلام باللہ العظیم

جس شبستاں میں چراغِ عقل بھی خاموش ہے
ہے وہاں اسلام خود ہی شمع اور خود ہی حریم

کوئی دیں نوعِ بشر کے حق میں رحمت ہے اگر
ہے وہ دیں لایا ہے جس کو ایک مکّے کا یتیم

رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن پیغمبرِ اسلام ہے
ہے خدا اسلام کا جس طرح رحمان و رحیم

کوئی دین اسلام سے بڑھ کر نہ ہوگا عام فہم
ایک عامی بھی سمجھ سکتا ہے اس کی لام میم

یہ وہ مذہب ہے بشارت جس کی دیتا ہے مسیحؑ
یہ وہ مسلک ہے شہادت جس کی لایا ہے کلیمؑ

ہیں اسی کے نقشِ ثانی جو حقائق ہیں جدید
ہیں اسی کے نقشِ اول جو معارف ہیں قدیم

جس قدر ہیں اگلے اور پچھلے مذاہب بیں ہے
انضباط اس کا فقید اور اعتدال اس کا عدیم

ماسوا کو غنچہ گر کہیے یہ اُس کی ہے چٹک
ارتقا کو نافہ گر کہیے یہ اُس کی ہے شمیم

فطرتِ انساں کو اس نے غوطہ اُس خم میں دیا
جس میں ہے آمیزشِ رنگِ خداوندِ حکیم

پیتے ہی جامِ شرابِ فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ
ہو گئے مفلس غنی اور بن گئے جاہل علیم

Marfat.com

جو شقی تھے بن گئے اس کے تصدق میں سعید
مل گیا کوثر انہیں تھا جن کی قسمت میں حمیم

قیصر و کسریٰ کی گردن اُن کے آگے جھک گئی
اوڑھ کر نکلے تھے جو دینِ محمد کی گلیم

امتیازِ ابیض و اسود یہاں جائز نہیں
ہیں غلام اس سرزمیں کے تاجداروں کے سہیم

پڑھ نہیں سکتا غرض اول سے آخر تک کوئی
ہے کتابِ اسلام کے احسان کی اتنی ضخیم

ساری دُنیا میں اُجالا ہو گیا توحید کا
شمعِ محفل جب بنیں آیاتِ قرآنِ کریم

بوئے جانِ مصطفےٰ آئی مشامِ خلق میں
باغِ کثرت میں چلی جس وقت وحدت کی نسیم

ہے علیٰ قدرِ سعادت اہلِ ایماں کا یہ فرض
مشرق و مغرب میں پھیلائیں یہ روح افزا شمیم

جو بھٹکتے پھر رہے ہیں تنگنائے کفر میں
رہنما ان کے بنیں سوئے صراطِ مستقیم

راز ہے تبلیغ کا واصبر علیٰ ما میں نہاں
راندہ اروں کے لئے ہے وعدۂ اجرِ عظیم

نصرتِ دیں کا صلہ دنیا میں ہے فتحِ مبین
اور انعام اس کا عقبیٰ میں ہے جنتُ النعیم

Marfat.com

مسلمان کی شان

تُو نے اے مُسلم کچھ اپنی قدر پہچانی بھی ہے — تو ہے انساں تجھ میں لیکن شانِ یزدانی بھی ہے

فرش پر ہیں پاؤں تیرے عرش پہ ہے سر ترا — نصف تو خاکی ہے لیکن نصف نُورانی بھی ہے

جس تمدّن سے ہُوئی ہے خیرہ چشمِ روزگار — سرمہ اس کا تیرے نقشِ پا کی حیرانی بھی ہے

نیل کی موجیں اگر کرتی ہیں تیری جستجو — ڈھونڈتی پھرتی تجھے گنگا کی طغیانی بھی ہے

مرحمت تجھ کو ہُوا ایمان بھی اور عقل بھی — تیری دانائی میں شامل تیری نادانی بھی ہے ۱

تیرے دل میں درد اگر ہے آنکھ میں آنسو بھی ہیں — آگ سے ڈرتا ہے کیوں جب پاس ہی پانی بھی ہے

ساری دُنیا کے فضائل تجھ کو ترکہ میں ملے — تیری حکمت یثربی ہے اور یونانی بھی ہے

مشرق و مغرب کے گنجینوں سے تو ہے بہرہ ور — تیری الماری میں ملٹن بھی ہے قاآنی بھی ہے

تو چمکتا ہے ہر اک کشور میں بن کر آفتاب — تو اگر ہندوستانی ہے تو برطانی بھی ہے

مرتبہ جس کی بدولت تجھ کو یہ حاصل ہُوا — کوئی اس کا آج کے دن تک ہُوا ثانی بھی ہے

Marfat.com

ڈال رکھی ہے گلیم فقر اُس نے دوش پر
اُس کے سر پر ساتھ ہی تاج جہانبانی بھی ہے

وہ خدا سے دُور بھی ہے اور خدا کے پاس بھی
وہ رسول اللہ بھی ہے اور ظلِّ سبحانی بھی ہے

نظم میں آ جائے حسانؓ ابن ثابت کا جو رنگ
شعر کہنے کا مزا لطف ثنا خوانی بھی ہے!

مدح خواں ہوں میں رسول اللہ کا میرا صلہ
عالم باقی بھی ہے اور عالم فانی بھی ہے

میری نذر گوہریں پہنچے گی اُن تک خود بخود
موتیوں میں گر درخشانی ہے غلطانی بھی ہے!

۲۴ر دسمبر ۱۹۱۶ء

دین کی لِم

پیمبرؐ سے سفیان نے عرض کی
کہ سمجھایئے دین کی مجھ کو لِم!

بھرا کوزہ میں دجلہ یوں آپ نے
قُل اٰمنتُ باللہِ ثُمَّ اسْتَقِم

(حدیث)

Marfat.com

شیوۂ مسلم

تجھے مُسلم اس کی بھی ہے خبر کہ ہے شیوہ خوش طلبی ترا
ہے زباں اگر عجمی تری تو لقب تو ہے عربی ترا

ترے آگے کیوں نہ جھکیں ملک تجھے سجدہ کیوں نہ کرے فلک
کہ خدا ہے لم یزلی ترا تو نبی ہے مُطلبی ترا

ہے شراب کا تو مزہ وہی مگر اختلافِ مذاق سے
کبھی کوزہ ہے یمنی ترا کبھی شیشہ ہے حلبی ترا

یہ بلائیں جائیں گی آپ ٹل یہ تصرفِ شہ دوسرا
اگر اُن کے کان میں پڑ گیا کبھی نالۂ نیم شبی ترا

Marfat.com

شہیدِ کربلا

حسینؓ ابنِ علیؓ نے کی ہے قائم اک مثال ایسی
کہ تقلید اُس کی تقدیرِ حیاتِ جاودانی ہے

قناعت ہو تو ایسی ہو نظر ہے آبِ آہن پر
درآں حالیکہ بہتا پاس ہی دریا میں پانی ہے

زمینِ کربلا لائی نہیں میل اس کے تیور پر
کہ یاد اُس کو حنین و بدر کی اب تک کہانی ہے

چمکتی اس حقیقت کی کرن ہے اُسکی آنکھوں میں
کہ زندہ ہے تو اسلام اور جو کچھ ہے وہ فانی ہے

ہوئیں گل سڑ کے چُونہ ہڈیاں اُس کے حریفوں کی
مگر لاکھوں دلوں پر اب تک اُس کی حکمرانی ہے

حسینؓ ابنِ علیؓ کی زندگی قرآن کی صورت
رسُول اللہ کی دُنیا میں اک روشن نشانی ہے

Marfat.com

اسلام کی کامیابی اور مسیحیت کی ناکامی کا راز

کل ملے اک پادری صاحب مجھے بازار میں
خلق شیرینی میں تھا جن کا مثالِ انگبیں

جمع اُن کے گرد تھے کچھ آریہ کچھ مولوی
بن رہے تھے پادری صاحب مدارِ کفر و دیں

معترض سب ہندی الاصل اور وہ انگلش نژاد
ایک ہم رنگ فلک اور ایک ہم سنگ زمیں

آریہ صاحب کبھی کرتے تھے اُن پر اعتراض
مولوی صاحب کبھی ہوتے تھے اُن پر نکتہ چیں

اعتراض اس کا درشت اور نکتہ چینی اُس کی سخت
یہ مجسم خشم و قہر اور وہ سراپا بغض و کیں

ایک کہتا تھا کہ بھارت کو کیا تو نے بھرشٹ
ایک کہتا تھا خرِ دجّال ہے تو اے لعیں

خندہ پیشانی سے سنتے تھے وہ سب کے اعتراض
گالیاں کھا کر بھی ابرو پر نہ لاتے تھے وہ چیں

دیکھ کر یہ شیوہ اُن کا جس نے میری آنکھ میں
کھینچ دی تصویر خلقِ رحمۃ للعالمیں

میں ہُوا اپنوں کی حالت پہ نہایت ہی ملول
اور کہی غیروں کو میں نے بے تامل آفریں

پادری صاحب کی خدمت میں یہ میں نے عرض کی
اے جناب عیسیٰ مریم کی ملت کے امیں

آپ کے اخلاق کی وسعت ہے ، دامن گیرِ دل
آپ کا طرزِ عمل ہے دل پسند و دل نشیں

قاضی الحاجات کی بھی ہے عنایت آپ پر
آپ کی جیبیں ہمیشہ کھنکھاتی ہی رہیں

Marfat.com

آپ کے ہاتھوں سے جب پایا کسی نے انطباع ۔۔۔ کچھ دنوں سیم اور زر کے مینہ کی جھڑیاں لگ گئیں

ڈھنگ جیسے دل لبھانے کے ہیں معلوم آپ کو ۔۔۔ اُن سے واقف کوئی بھی دُنیا کے پردہ پر نہیں

آپ کی داڑھی سے جو عقدہ نہ ہو سکتا ہو حل ۔۔۔ کھول دیتی ہے کسی لیڈی کی زلفِ عنبریں

ہم نوا ہیں آپ کی تبلیغ دیں میں وہ حسیں ۔۔۔ پھول کے مانند کھل کر بھی جو کلیاں ہی رہیں

دیکھ کر حسن کی ادا ہے خارج از امکاں یہ بات ۔۔۔ کھو نہ بیٹھیں مولوی صاحب بھی دل کے ساتھ دیں

آپ کو حاصل حکومت کی بھی ہیں آسانیاں ۔۔۔ ہیں مسیحی دولتیں ساری کلیسا کی معیں!

حُسن کی دولت کی اور طاقت کی تینوں دیویاں ۔۔۔ جھک کے دہلیز کلیسا پر رگڑتی ہیں جبیں!

جب یہ سب کچھ ہے تو پھر کیوں ساری دُنیا میں نظر ۔۔۔ ہم کو لہراتا علم تثلیث کا آتا نہیں

کس لئے ویران ہو جاتی نہیں ہیں مسجدیں ۔۔۔ چشیلوں میں پھیلتا جاتا ہے کیوں دینِ مبیں!

مندروں میں سنکھ کیوں بجتا ہُوا سُنتے ہیں ہم ۔۔۔ بُت پرستوں کو مسیحیت سے کیوں اُلفت نہیں

میری یہ باتیں اُسی اپنی خوش اخلاقی کے ساتھ ۔۔۔ کان دھر کر پادری صاحب نے آخر تک سُنیں

جو جواب ان ساری باتوں کا مگر مجھ کو ملا ۔۔۔ اُس نے میرے حُسنِ ظن کی دونوں آنکھیں کھول دیں

پادری ہے پادری ہو خواہ وہ پاپائے روم ۔۔۔ حضرت پاپا ہیں پاپا گرچہ ہوں رُوح الامیں

تمکنت سے پادری صاحب ہوئے یوں دُر فشاں ۔۔۔ افضلیت کا مسیحیت ہے نقشِ اوّلیں

ہیں مُطابق فہمِ انسانی کے سب اس کے اصُول ۔۔۔ علم و حکمت کے قریب اور عقل و دانش کے قریں

کافروں کی شوخیٔ طابع اسے سمجھو اگر ۔۔۔ آج تک روح القدس کا فیض انہیں پہنچا نہیں

Marfat.com

چھوڑ دی اسلام نے ڈھیلی ہوسناکی کی باگ — کوششیں اس کی جبھی تو ایسی بار آور ہوئیں

عرض کی میں نے کہ اے اسپنر کے ڈھانچے کے بروز — مایۂ عار جناب عیسیٰ گردوں نشیں
مجھ سے سنیئے کیوں مسیحیت نہیں ہے کامیاب — کیوں مسخر اس نے عالم کو کیا اب تک نہیں
ایشیا کے دل کو قابو میں نہیں کیوں لا سکی — عیسویت کے خطیبوں کی گرفت آہنیں
گورے کالے میں نہیں رکھا ہے فرق اسلام نے — تل گیا ہے ایک کانٹے میں گروہِ مسلمیں
بھنگیوں کو اس نے رتبہ دے دیا سادات کا — زنگیوں کو کر دیا اس نے امیر المومنیں
اس اخوت کا نہیں ملتا نصاریٰ میں سراغ — اس لئے غیروں کو الفت ان کے مذہب سے نہیں

عیسویت کو نہ ہوگی فتح حاصل حشر تک
گر وہ دنیا کو بنائے گی یونہی معیارِ دیں

Marfat.com

چراغِ حرم

ثابت جب اپنے آپ کو خیر الامم کیا
ہم نے کیا وہ کام کسی نے جو کم کیا

تیغِ جہاں کشا سے جھکایا سرِ عجم
نوکِ سناں سے گردنِ روما کو خم کیا

گھر گھر میں ہم نے حق کی تجلّی بکھیر دی
روشن گلی گلی میں چراغِ حرم کیا

پہنچا دیا پیامِ خدا ہر دیار میں
ہر ملک میں بلند نبیؐ کا علم کیا

بخشی ہمیں غلامیٔ سردارِ کائنات
کتنا بڑا خدا نے یہ ہم پر کرم کیا

Marfat.com

شانِ اسلام

ہم مسلمان کون ہیں؟
ہم خیرِ کثیر کوثر ہیں!

کچھ جانتے بھی ہو ہم نفسو! کس ملک کے ہم سب افسر ہیں
کس دُرج کے ہم سب گوہر ہیں، کس بُرج کے ہم سب افسر ہیں

ہم شانۂ زلفِ امانت ہیں ہم طرۂ رشدِ کہانت ہیں
آبادئ پہلوئے آمنہ ہیں ویرانئ خانۂ آذر ہیں!

فرزند ہم ابراہیمؑ کے ہیں وارث اُس تعظیم کے ہیں
پیراستہ جس سے فسانوں میں القابِ جم و اسکندر ہیں

ایمان کے ہم ایما ہوتے ہیں اور جسد ایماں ہوتے ہیں
ہم خاکِ درِ پیغمبر ہیں یا سرمۂ دیدۂ سرور ہیں

Marfat.com

صدیقؓ ہوئے تصدیق میں ہم فاروقؓ بنے تفریق میں ہم

ایماں طلبی میں بوذر ہیں خیبر شکنی میں صفدر ہیں

ہیں جانِ حیا عثمانؓ کی طرح ہیں آنِ وفا سلمانؓ کی طرح!

اسلام ہے کف ہم خنجر ہیں طاغوت ہے رگ ہم نشتر ہیں

ہم صلّ لِربّک پڑھتے ہیں پروان اسی سے چڑھتے ہیں

کیونکر نہ عدو سب ابتر ہوں ہم خیرِ کثیر کوثر ہیں

Marfat.com

جہانِ باطن

جس کو اُس زلفِ سیہ تاب کا سودا ہو گا
گر بلالؓ حبشی ہے تو وہ دارا ہو گا!

فرش اُس کے لئے بن جائے گا ہم پایۂ عرش
اور ثریٰ میں ہے تو برتر ز ثریّا ہو گا

اُس کے ہم چشم اُسے سمجھیں گے بے شبہ عدیل
اپنے اقران و اماثل میں وہ یکتا ہو گا

اپنے اندر نظر آئے گا اُسے ایک جہاں!
اس جہاں پر اُسے ہر قسم کا دعویٰ ہو گا

دل میں جلوے اُسے فاران کے آئیں گے نظر
اور دماغ اُس کے لئے سینۂ سینا ہو گا

شیوۂ مصطفوی سیکھ وگرنہ اسلام
تجھ کو مُسلم سببِ نازشِ بے جا ہو گا

خاک چھُو کر تمہیں اکسیر بنا آتی ہے
کس کو اس پر نہ زمانے میں اچنبھا ہو گا

کشورِ ہند میں گنگا کے بہانے والو
کہیں اک چشمۂ زمزم بھی اُبلتا ہو گا

Marfat.com

مسلمان کا مرتبہ

اے مسلمان جواب آپ ہی اپنا ہے تو — اپنے اللہ کی رحمت کا سراپا ہے تو
جس نے دنیا کو دیا عدل و مساوات کا درس — اس کے احسان کا بہتا ہوا دریا ہے تو
فرش پر پاؤں ہیں اور عرش پہ ہے سر تیرا — علم تاجور یثرب و بطحا ہے تو
تری تلوار کی جھنکار کا دنیا میں ہے شور — حشر اس شور سے کرتا گیا برپا ہے تو
بے پناہوں کیلئے ہے ترے بازو میں پناہ — ناتوانوں کو ہو غم کیا کہ توانا ہے تو
دونوں عالم ترے اک قطرۂ خوں کی قیمت — ہے خدا تیرے لئے کیونکہ خدا کا ہے تو
چومتے ہیں تری دہلیز کو ماہ و خورشید — محفل مشرق و مغرب کا اجالا ہے تو
کشور ہند کے ناموس کو خطرے سے بچا — اے کہ ہنگامۂ توحید کا غوغا ہے تو

زندگی موت سے اسلام نے کی ہے پیدا
اے مسلماں اسی اسلام کا بیٹا ہے تو

Marfat.com

حمد

السلمت پکاروں گا باندازِ براہیم
مسلم ہوں مرا شیوۂ دیرینہ ہے تسلیم

کی ہے مرے ہادی نے مجھے صبر کی تلقین
دی ہے مرے آقا نے رضا کی مجھے تعلیم

جاہل ہو مخاطب تو میں کہتا ہوں سلاماً
بھولا نہیں میں اپنے پیمبر کی یہ تفہیم

دلجوئیِ اغیار مجھے مدِ نظر ہے
کرتا ہوں میں دنیا کے سب ادیان کی تکریم

لیکن میں پرستار نہیں خاکِ وطن کا
دیتا نہیں اس بت کو کسی شکل میں تعظیم

قائل نہیں میں ہند کے اُن فلسفیوں کا
جو ہم کو دلاتے ہیں یقین از رہِ تحکیم

جب تک کہ نہ ہو تابعِ خاکِ وطن ایمان!
اس ملک میں ممکن نہیں اک قوم کی تنظیم

ایمان تو اک نور ہے دل جس سے ہے روشن
اس نور پہ کب خاک کو ہو سکتی ہے تقدیم

میں پہلے مسلمان ہوں بعد اس کے ہوں کچھ اور
وہ بھی مری تخصیص تو ہے میری تعمیم

ازبسکہ رعیت ہوں میں شاہِ دوسرا کی
بستی ہے مری مشرق و مغرب کی ہر اقلیم

بخشی گئی دنیا بھی ملا دین بھی مجھ کو
جس وقت کہ اسلام کی دولت ہوئی تقسیم

اے دینِ مبیں ہند میں درپیش ہے تجھ کو
آج ایک نیا خوف نیا خطرہ نیا بیم

Marfat.com

توحید کے فرزند ہیں کفار کی زد میں
اور سب سے بڑا حربۂ کافر ہے زر و سیم

ہم کفر کی شب خوں سے ڈرے ہیں نہ ڈریں گے
بڑھتے ہیں جو کفار تو ہم بڑھتے ہیں آگے

مرتا ہوں جو پیاسا بھی تو گنگ اور جمن سے
لب تر نہ کرے جرعۂ کوثر و تسنیم

بدلی ہے نہ بدلے گی مسلمان کی فطرت
اللہ کے قانون میں ہوتی نہیں ترمیم

خانۂ خدا کی حضوری

مسجد کو بسایا بھی اسی شخص نے جس کو
توحید میں اور روزِ جزا میں نہ رہا شک

حاصل ہے حضوری جسے اللہ کے گھر کی
اس مردِ مسلمان کے ایمان میں کیا شک

(حدیث)

Marfat.com

ماه و پروین

خواجهٔ ما محمد عربی — نقش خاتم النبیین است
مصطفیٰ ماه و امتش پروین — ماه رونق فزائے پروین است
عرب آغوش عالمے باشد — بستهٔ دامنش دل و دین است
مسلم از سجده گنج ها اندوخت — دولت او جبین سیمین است
نعمت حق بما شد ارزانی — شرع ما را شعار و آئین است
هست اسلام خوشترین انجام — خنک آں کس که عاقبت بین است
باده اش تند و شکر افشاں هم — شور در جاں فگند و شیرین است
جوشد اندر خم حجاز ایں مے — جام ایں مے مگر جهاں بین است
پاره اش پرور و مراقش را — جرعه اش ریزش لب چین است

تو ز نیساں توقعے داری
گوهر ساز کان لیسین است

۱۸ر نومبر ۱۹۱۷ء

Marfat.com

حجت حق کا اتمام

مصطفےٰ کو جب ملا پیغام اکملت لکم
گُل ہمیشہ کے لئے شمع نبوت ہو گئی

آسماں نے "حکم" کا انعام "حکمت" کو دیا
حق کی حجت ختم ہو کر حق کی رحمت ہو گئی

مصطفےٰ ہیں گلشن توحید مسلم بوئے گل
خود وہ ہیں خیر البشر خیر ان کی امت ہو گئی

ماہِ نو کی کیا ضرورت بدرِ کامل کی شبیہ!
عجب کلام اللہ کی ایک ایک آیت ہو گئی

پھر یہ ہم سے پوچھتے ہیں آ رہا ہے کیوں عذاب
اللہ اللہ آپ لوگوں کی یہ حالت ہو گئی

---

۱۷ نومبر ۱۹۱۴ء

Marfat.com

اِنَّ اکرمکم عند اللہ اتقٰکم

گئے وہ دن کہ اکرم کیلئے تھی شرط اتقٰی کی
شرف سب سے بڑا یہ تھا کہ دل میں حرمتِ دیں ہو

اوامر اور نواہی کا ہو سوتے جاگتے کھٹکا
بغل میں ہو اگر سنت تو مصحف زیرِ بالیں ہو

سب اک تسبیح کے دانے ہوں جس کا رشتہ ہو ایماں
مساوات اور اخوت سب مسلمانوں کا آئیں ہو

بڑے ہیں اور چھوٹے میں فقط ہو امتیاز اتنا
وہ قلزم ہو یہ جیحوں ہو وہ ہو ماہ اور یہ پرویں ہو

گھرانا ایک ہو ان کا گھر اُن کا ہو جہاں سارا
مراقش ہو عرب ہو ہند ہو ایران ہو چیں ہو

یہ تقلیدِ ہنود اب تو مگر اپنی یہ حالت ہے
کہ اعلیٰ ذات بالا ہو اور ادنیٰ ذات پائیں ہو

یہ پوچھا جا رہا ہے آج کل خدامِ ملت سے
کہ تم ہو ذات کے رانگھڑ نسب کے یا ارائیں ہو

شعوبیت کے سانچے میں ڈھلے جب بُت تشتت کا
کہ ہر ڈیڑھ اینٹ کی مسجد کی اس لعنت سے تزئیں ہو

تو شتت شملہم کی پھر مساجد میں دُعا کیسی
کہیں کافر کے مُنہ سے ہی بلند اس پر نہ آمیں ہو

Marfat.com

داستانِ شیخ

کتھا برہمن کی تو سُن لی ہے تو نے
ذرا سُن لے اب شیخ کی داستاں بھی

ہم اُس کے ہیں جس نے سکھائی ہیں ہم کو
جہاں بانیاں بھی جہاں بخشیاں بھی

نہیں اک فقط کعبہ ہی کے نگہباں
مُسلماں ہیں بُت خانہ کے پاسباں بھی

محمدؐ کے ناموس پر کٹ مرے ہم
فِدا اُن کی عزّت پہ دل بھی ہے جاں بھی

مُسلماں کی میراث روزِ ازل سے
اگر باختر ہے تو ہے قیرواں بھی!

عرب بھی ہمارا عجم بھی ہمارا
ہماری ہی دولت ہے ہندوستاں بھی

خریدیں گے ہندوستاں کو مسلماں
بِکے خواہ ہستی کی ساری دُکاں بھی!

مُسلمان کا خُوں بہا کون دے گا!
کم اس خُوں کی قیمت ہے دونوں جہاں بھی

سُنا لارڈ اروِن نے گاندھی کا دوہا
سنیں اب ہماری غزل خوانیاں بھی

زمیں شورِ تکبیر سے کانپ اُٹھی
لرزتا ہے اِس نعرہ سے آسماں بھی!

مُسلماں کے آغوشِ رحمت میں آجا
اس آغوش میں امن بھی ہے اماں بھی

Marfat.com

دوائے بے پرہیز

ہے جستجو دوا کی دلِ دردمند کو
اور پھر دوا بھی وہ جو ہو پرہیز کے بغیر

بے لطف ہے فسانۂ گل و عندلیب کا
شیراز و مرو و مشہد و تبریز کے بغیر

سرمایۂ حیات ہے پیرایۂ نشاط
جینا عبث ہے طبعِ طرب خیز کے بغیر

نثری نثار نثر میں شعری شعار شعر
لاؤں کہاں سے کلکِ گہر ریز کے بغیر

لوں نامِ مصطفےٰ ہی کہ آتا نہیں قرار
اِس قصۂ لذیذ و دل آویز کے بغیر

ظلمت ہے زیبِ نور کہ بزمِ رسولؐ کی
رونق نہیں ہے خسروِ پرویز کے بغیر

خمِ خانۂ حجاز کے مستوں کی زندگی
بیکار ہے ایاغ مئے تیز کے بغیر

دیوانگی نہ ہو تو یہ فرزانگی نہ ہو
مُسلِم ہے ہیچ عقل جنوں خیز کے بغیر

سارے جہاں کی پیاس بجھانی محال ہے
اسلام کے پیالۂ لبریز کے بغیر

Marfat.com

برکاتِ ماہِ صیام

ہُوا شعبان کل شب ختم اور ماہِ صیام آیا
ازل کی صُبح کا نُور آنکھ میں ہو کر تمام آیا

سعادت کے جلو میں رحمتِ پروردگار آئی
مُسلمانوں کے گھر چل کر خُدا کا لطفِ عام آیا

فرشتوں نے جگایا فطرتِ آدم کو سوتے سے
حیاتِ جاوداں کا ابنِ آدم کو پیام آیا

درِ مے خانۂ وحدت کے پٹ جبریل نے کھولے
ترستے تھے جسے میخوار گردش میں وہ جام آیا

وہ حکمت عرش سے اُتری زباں جس کے صدقے ہیں
اُخوت اور مساوات اور آزادی کا نام آیا

مُبارک ہیں وہ اِنساں جن کی خاطر اِس مہینہ میں
کلام اللہ لے کر دولتِ صلح وسلام آیا

مُسلمانو! یہ موتی رول لو جن کے لٹانے کو
عرب کا اور عجم کا خسروِ عالی مقام آیا

وہ آقا جس کی رحمت نے اگر اپنوں کو ڈھانپا ہے
تو اوقاتِ مُصیبت میں پرایوں کے بھی کام آیا

Marfat.com

توکّل

ہے ازبر کلوا بھی تجھے واشربوا بھی
کبھی یاد آیا ہے لاتسرفوا بھی

جہاں غل مچاتا ہے فلیعبدوا کا
لگا ایک تو نعرۂ جاھدوا بھی

اطاعت اُولی الامر کی ہے مسلم
اگر اس میں منکم کی ہو جستجو بھی

یہ مانا کہ ہے بے پنہ عدل اُس کا
مگر شانِ رحمت ہے لاتقنطوا بھی

ویرزقہ من حیث لایحتسب پر
ہے ایماں تو کر لے توکّل کی خو بھی

ہے ناز اپنی تہذیب پر جن کو اتنا
نہیں آدمیت گئی اُن کو چھو بھی

مباح اُن کے مذہب میں مسکیں کی پونجی
حلال اُن کے مشرب میں اُس کا لہو بھی

خُدا اپنے بندوں سے غافل نہیں ہے
نہ بھولا جو تجھ کو نہ بھول اُس کو تو بھی

Marfat.com

مئے باقی

نو بہار است ساقیا برخیز
مئے باقی بجامِ مسلم ریز

ماسوی سے سوا ہو کم جس کا
کیف جس کا ہو روح برق سے تیز

جس میں ہو نشۂ شرابِ حجاز
جس کے پینے میں ہو نہ کچھ پرہیز

جس کی مستی میں سامنے آجائیں
مرد و شیراز و مشہد و تبریز

ہو گل نو دمیدہ روح اُس کی
یا مگر ایک شاہدِ نوخیز

مطرب اک نغمہ نشاط افروز
ساقی اک جرعہ سرور انگیز

نائے دلکش بہ نوحہ فرعون
جام بنیش بکوری چینگیز

آگئی باغِ مصطفٰے میں بہار
کیوں نہ میرا قلم بھی ہو گلریز

عطر میں بس رہی ہے آج نسیم
اور شمال و صبا ہیں عنبر بیز

کوکبِ صبح جلوہ ریز ہوا
شب نے کی اختیار راہ گریز

عرش پر ایک پل میں پہنچوں گا
آج جولاں ہے فکر کا شبدیز

نامِ مصطفٰے ہے اب تک نقش
مٹ گیا نامِ خسرو پرویز

Marfat.com

دین دولہا ہے اور دُلہن دُنیا — عرش کابین ہے اور فرش جہیز

قطع جنّت کی راہ ہوتی ہے! — علم توسن ہے اور عمل مہمیز

عارض وَالضُّحیٰ وثیقہ مرا — زُلف وَاللَّیل میری دستاویز

صلح اسلام سے ہوئی جس کی
اُس سے کیا کر سکے گا چرخ ستیز

Marfat.com

فخر و ننگ

میں اپنی قوتوں کو اگر منتظم کروں
گردونِ خیرہ چشم کی گردن کو خم کروں

اعلائے حق سے لشکرِ باطل کو دوں شکست
اعدائے حق کو عرصۂ تیغِ دو دم کروں

ٹوٹے طلسمِ شرک ھُوَ اللّٰہ کا نشاں
آئینہ اَنا پہ اگر مرتسم کروں

اِک بات میں شریف گرے ساتھ لات کے
میں سر کے بل جو عزمِ طوافِ حرم کروں

لکھوں اگر خلافتِ عظمیٰ کی داستاں
ہر ہر ورق کو روکشِ صحنِ ارم کروں

گاندھی خود آئے چل کے محمد علی کے گھر
پڑھ کر اگر میں سورۂ اخلاص دم کروں

ہے امرِ خواجۂ دوسرا اَخرجوا الیہود
سارا جہاں ہو پاک جو میں خس کو کم کروں

ہو غلغلہ لقد صدق اللّٰہ کا بلند
فتحِ قریب کی جو بشارت رقم کروں

پہلا سبق ملا ہے الف لام میم کا
پھر کیا ضرور ہے کہ میں شرحِ الم کروں

یارب ترے کرم سے شکایت ہو کیا مجھے
میں جانِ ناتواں پہ جو خود ہی ستم کروں

Marfat.com

بٹہ لگاؤں آپ اب وجد کے نام کو
اپنی غرض کو کفر کے مقصد میں ضم کروں

اپنوں سے تاج چھین کر دے دوں پرائے کو
برطانیہ کی نذر عرب اور عجم کروں

اپنا گلا بھی کاٹ لوں اپنے ہی ہاتھ سے
پھر مرثیہ بھی آپ ہی اپنا رقم کروں

ہے میری ذلتوں کا یہ مضمون بہت وسیع
وسعت کہاں کہ اس کو سپردِ قلم کروں

Marfat.com

عبرت

وہ اُمت جو دنیا میں خیر الامم تھی — ارادہ تھا جس کا خدا کی مشیئت
ہٹی ہند میں اپنے مرکز سے ایسی — کہ آج اس کا مذہب ہے لامرکزیت
نہ خوفِ خدا ہے نہ شرمِ پیمبرؐ — شریعت ہے بازیچۂ فضولیت
بنایا تھا حیوان کو جس نے انساں — اس اُمت سے خود گم ہوئی آدمیت
نہ دُنیا کی رفتار کا علم ہم کو — نہ اسرارِ دیں سے ہمیں واقفیت
جیسے بارہا کر چکے خس بدنداں — ہے اب ہم پہ بھاری وہی اکثریت
پرایوں سے پہنچا نہیں رنج اتنا — ملی ہم کو اپنوں سے جتنی اذیت

بدل جائیں جب خود طریقے ہمارے
تو پھر کیوں نہ بدلے حریفوں کی نیّت

۲۹ر جنوری ۱۹۲۹ء

Marfat.com

کانپور

یہ مقناطیس کی دعوت تھی آہن کیسے رد کرتا
میں کلکتہ سے رخصت ہو کے سیدھا کانپور آیا

نظر آئے رضاکارانِ نیلی پوش صف در صف
مرے دل میں سرور اترا مری آنکھوں میں نور آیا

سنائی داستاں لاہور اور اُس کے شہیدوں کی
تو میری پیشوائی کے لئے شورِ نشور آیا

سبیہ مستی کی دیتا ہوں صلا رندانِ مشرق کو
خمستانِ عرب کے نشّہ میں ہو کر میں چور آیا

کیا افسانۂ دنیا کا سپرد خامہ جب میں نے
تو افسوں دینِ قیّم کا نظر بین السطور آیا

مسلمانوں کی جمعیت سے ٹکرانا نہیں آساں
وہ ٹکرائیں تو سمجھو اُن کی عقلوں میں فتور آیا

خدا کی حمد، پیغمبر کی مدح، اسلام کے قصّے
مرے مضموں میں، جب سے شعر کہنے کا شعور آیا

کانپور ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء

Marfat.com

طاقتِ ایمان

وطن کو میں چمنستاں بنا کے چھوڑوں گا
اور اس کی صبح کو خنداں بنا کے چھوڑوں گا

ہر ایک وقت کے دارا کو اور سکندر کو
میں اپنے قصر کا درباں بنا کے چھوڑوں گا

میں نام لے کے محمدؐ کا زیر دستوں کو
حریف رستم دستاں بنا کے چھوڑوں گا

ادب نماز کے اوقات کا وہ سیکھے گی
میں کانگرس کو مسلماں بنا کے چھوڑوں گا

لہو شہید کا لوں گا اور اُس کی سُرخی کو
میں غازۂ رُخِ ایماں بنا کے چھوڑوں گا

وہ مشکلیں جنہیں حل جبر کر نہیں سکتا!
بزورِ صبر اُنہیں آساں بنا کے چھوڑوں گا

سنٹرل جیل لاہور

۲۰ دسمبر ۱۹۳۱ء

Marfat.com

حنفیّت

وہ اگلے زمانے کے مسلمان کہاں ہیں — اسلام کی عزّت کے نگہبان کہاں ہیں
جو چھوٹ نہ سکتا تھا وہ سررشتہ ہُوا گیا — جو ٹوٹ نہ سکتے تھے وہ پیمان کہاں ہیں!
وہ آنکھ کدھر ہے جسے کہتے تھے جہاں بیں — حق بات جو سُن لیتے تھے وہ کان کہاں ہیں
جھکتی تھیں جہاں قیصر و کسریٰ کی جبینیں — اُس قصرِ فلک بوس کے دربان کہاں ہیں
جو چھین لیا کرتے تھے اعدا کے دلوں کو — یاروں کے وہ اخلاق وہ احسان کہاں ہیں
پڑ جائے ابھی زلزلہ آفاق میں لیکن — ابرو پہ شکن پڑنے کے سامان کہاں ہیں
ظالم کی بدی کی بھی ہُوئی تھی جو روادار — رحمت بھری اُس فقہ کے عنوان کہاں ہیں

مُنہ پر حنفیت ہے مگر دل میں خرافات
تقلید کریں جن کی وہ نعمان کہاں ہیں

۱۶ر دسمبر ۱۹۲۶ء

Marfat.com

زہر اور اس کا تریاق

کسو گے تم نہ جب تک بیچ پرزے شرع کی کل کے
شکنجہ مغربی تہذیب کا ڈھیلا نہیں ہو گا

خروشِ کفر تھم سکتا نہیں گر دیں کے حلقوں میں
سرودِ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیلًا نہیں ہو گا

مسلماں تھام لیں گے جب رسولؐ اللہ کا دامن
مؤثر کافروں کا کوئی بھی حیلہ نہیں ہو گا

ڈسیں گے پھر بھی یہ افعی کہ ڈسنا اُن کی فطرت ہے
مگر اس وقت اُن کا ڈنک زہریلا نہیں ہو گا

شجر اسلام کا پھولا پھلا ہو گا خزاں میں بھی
کوئی برگ اس درخت سبز کا پیلا نہیں ہو گا

Marfat.com

نعرۂ اسلام

یہ نظم مُسلم رضاکارانِ خلافت پشاور کے لئے لکھی گئی اور اُنہیں یاد کرائی گئی تاکہ وہ علی الصباح اسے گلی کوچوں میں گاتے پھریں اور مُسلمانوں کو نماز کی دعوت دیں۔

علی الصباح خُدا کو پکارلے مسلم
نکل کے گھر سے رہ کوئے یار لے مسلم
پڑے جو کان میں حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ کا شور
خُدا کے گھر ہی میں جب کر قرار لے مسلم
اتار پردۂ غفلت کو اپنی آنکھوں سے
اور اُٹھ کے عاقبت اپنی سنوار لے مسلم
ہے چند روز کی یہ زندگی غنیمت جان
خُدا کی یاد میں اُس کو گذار لے مسلم
نماز فرض ہے اس فرض سے نہ ہو غافل
بڑا یہ قرض ہے اُس کو اُتار لے مسلم
ہے سُلطنت کی تمنّا تو ایک سجدہ میں
عراق و ہند و حجاز و تتار لے مُسلم

---

۲۸ ر فروری ۱۹۲۵ء

Marfat.com

اسلام کی لوری اپنے بچوں کو

میں ترے واسطے پیغامِ بقا لایا ہوں
اور اُسے کشتیٔ ایماں میں لگا لایا ہوں

میں ترے سر کے لئے گنبدِ خضرا جاکر
کلہ سایۂ شاہِ دوسرا لایا ہوں

تیری تاریخ کے اوراق کی زینت کے لئے
بدر سے سُرخیٔ خونِ شہدا لایا ہوں

احتیاطاً ترے لشکر کی کمک کے لئے میں
عرشِ اعظم سے فرشتوں کو بُلا لایا ہوں

موجِ توحید کی طغیانیوں میں کفر کا ڈھڈّھ
خس و خاشاک کی مانند بہا لایا ہوں

قادیاں کے لئے لایا ہوں فنا کا پیغام
اور ترے واسطے فرمانِ بقا لایا ہوں

لاہور
۱۳ نومبر ۱۹۳۱ء

Marfat.com

اِسلام کے کرشمے

اَب نمایاں ہیں جو کچھ کچھ ہم میں آثارِ حیات
یہ مسیحائی کرشمے ہیں فقط اسلام کے

ہو گئے تھے کعبہ میں جس طرح سب بُت سرنگوں
یُوں ہی جُھک جانے کو ہیں کاشی میں اصنام کے

قلعہ ہو جانے کو ہے طاغوتیوں کا پاش پاش
ٹوٹنے والے ہیں کچھ دن میں طلسم اوہام کے

کُفر کا سر بدر میں جس نے کیا تن سے جُدا
کھل رہے ہیں جوہر اُس شمشیرِ خون آشام کے

فرضِ اولیٰ وَاصْبِرُوْا ہے فرضِ اخریٰ فَاقْتُلُوْا
بند دروازے ہوں جب تفہیم اور افہام کے

دشمنانِ دینِ حق کی گالیوں کا کیا جواب
کیونکہ ہم مُسلم ہیں اور خوگر نہیں دشنام کے

خواجۂ یثرب کے حُسنِ خلق کا اعجاز دیکھ
دشمنانِ حق بھی ٹھہرے مستحقِ انعام کے

گالیاں دیتے تھے کافر آپ دیتے تھے دعا
تھے یہ انداز آیۂ رحمت کے لطفِ عام کے

آج پھر روشن نظر آنے لگی پہلے کی طرح
ملّتِ بیضا تلے اِس چرخِ نیلی فام کے

جس کی گردش مُدتوں دُنیا کو چکراتی رہی
ہم ہیں اب چھلکانے والے اُس جہاں بیں جام کے

رشتہ بندوں سے کیا جس نے خُدا کا استوار
ہم سُنانے والے ہیں اُس آخری پیغام کے

تختِ و تاجِ ہند پر بھی ہے مُسلمانوں کا حق
ہم نہیں وارث فقط روم و عراق و شام کے

کَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلاً کے معنی ہیں یہی!
مُلک مِلک اُن کی ہے جو بندے ہوئے اسلام کے

Marfat.com

صراطِ مستقیم

لاکھ قرآن کے مقابلہ میں — مدعی لائے ژند اور پاژند
سچ وہی ہے جو ہے رسُول کا قول — حق وہی ہے جو ہے خُدا کو پسند
یہی وہ راہِ راست ہے جس سے — کبھی بھٹکے نہیں سعادت مند
گرچہ باطل پرست چاہتے ہیں — ان کو پہنچائیں ہر طرح کے گزند
پست لیکن وہ ہو نہیں سکتے — مرتبے جن کے ہیں ازل سے بلند
نہیں بھُولا میں قول سعدیؒ کا — شور بختاں بہ آرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

۸ ار جنوری ۱۹۲۶ء

Marfat.com

اسلام کی شہنائی

ہیں نوا ریز آج بھی کانوں میں وہ شہنائیاں
جن سے گونجی تھیں کبھی آفاق کی پہنائیاں

آج بھی لاتی ہیں جا کر عرش اعظم کی خبر
نعرۂ اللہ اکبر کی فلک پیمائیاں

آج بھی آنکھوں میں ہیں اسلام کی دہلیز پر
اُمتِ عیسیٰ کی نخوت کی جبیں فرسائیاں

حسنِ اُمت لم یزل ہے چھن رہی ہیں آج بھی
اس کی قامت سے شبابِ فتنہ کی رعنائیاں

نقش ہیں ہندوستاں کی طرح جان پر آج بھی
ملتِ بیضا کی محفل کی نگار آرائیاں

رہنما گم کردہ رہ ہیں ورنہ رہرو بھاند جائیں
آج بھی جبرالٹر جیسی ہزاروں کھائیاں!

پاک قصہ ہو پرایوں کے ستم کا آج اگر
کار فرما ہوں نہ اپنوں کی کرم فرمائیاں

رب اکبر سے ہو گر پیماں ہمارا استوار
پھر وہی گیرائیاں ہیں اور وہی دارائیاں

سنٹرل جیل لاہور

۶ جنوری ۱۹۳۱ء

Marfat.com

اِسلامی روایات

Marfat.com

۷۵۶

انسان کی آزادی کا اسلامی تصوّر

فِطْرَتَ اللہِ الَّتِی فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْہَا

عمرو ابن العاص کے بیٹے نے مارا بے خطا
مصر کے بازار میں اک قبطیٔ ناشاد کو

اپنے گھر کی سلطنت تھی مدعی تھا غیر نسل
ضعف جس کا دے رہا تھا دعوتِ استبداد کو

کوئی طاقت دستگیری اُس کی کر سکتی نہ تھی!
قیصر و پاپا بھی آسکتے نہ تھے امداد کو!

ہاں مگر وہ عدل کا پیکر کہ اُس کے عہد میں
سر چھپانے کی جگہ ملتی نہ تھی بیداد کو

جس کی نظروں میں مسیحی اور مُسلم ایک تھے
جس نے قُرباں کر دیا ایمان پر اولاد کو

جلوہ گر تھا تمکنت سے مسندِ اسلام پر
سُن رہا تھا قبطیٔ مظلوم کی فریاد کو

مدعی سے آپ نے مُلزم کو پٹوا کر وہیں
کر دیا پھر استوار انصاف کی بُنیاد کو

جو نصیحت کی مُسلمانوں کو اُس وقت آپ نے
درسِ عبرت ہے وہ اِس دورِ ستم ایجاد کو

Marfat.com

لوحِ دل پہ نقش ہے فاروقِ اعظم رضؓ کا یہ قول! ہم نہ بھولیں گے کبھی اس آپ کے ارشاد کو
آدمی پیدا ہوا آزاد ماں کے پیٹ سے کب سے تم لوگوں نے سمجھا ہے غلام آزاد کو
کاش یورپ جائے کوئی نکتہ ور اور یہ سبق
اٹھ کے دے تہذیبِ انسانی کے اس استاد کو

Marfat.com

اخلاقِ مرتضوی رضؓ

روایت ہے کہ اک سرکش یہودی
ہوا جنگ آزما شیرِ خدا سے

نہ تھا اس رمز سے شاید وہ آگاہ
کہ یہ کشتی وہ لڑتا ہے قضا سے

جو اپنی جان کا ہو آپ دشمن
وہی الجھے علیؓ مرتضےٰ سے

ہوا واقف وہ پہلی ہی پکڑ میں
علیؓ کے زورِ مرحب آزما سے

زمیں پر آ رہا گرتا ہے جس طرح!
خزاں کا آخری پتہ ہوا سے

کھڑی تھی موت اس کے سر پہ اس وقت
نہ تھا اس کو مفر سبیلِ فنا سے

برنگِ ذوالفقار اس کے لہو کے
نظر آتے تھے عرش و فرش پیاسے

یہودی نے یہ جب دیکھا کہ ہرگز
نہیں ممکن ہے بچنا اس بلا سے

مقابل چاند تھا تھوکا اسی پر
طبیعت کے برانے اقتضا سے

کہ نکلے آخری نفرت کی حسرت
اسی حیلے دلِ کفر آشنا سے

یہ گستاخانہ اور بے ہودہ حرکت
جونہی سرزد ہوئی اس نا سزا سے

معاً روکا علیؓ نے ہاتھ اپنا
وہ جو دو ہاتھ آگے تھا قضا سے

کیا خوں بھی معاف اور یہ خطا بھی
مئے احساں سے تھے لبریز کاسے

جرائم سے نوازش کچھ سوا تھی
عطائیں بڑھتی جاتی تھیں خطا سے

Marfat.com

یہودی بن گیا تصویرِ حیرت — امیر المومنیں کی اِس ادا سے
لگا کہنے کہ اے سردارِ ذی جاہ — یہ سب کچھ کیوں ہے اور کس مدعا سے
مجھے کیوں آپ نے محروم رکھا — مرے مغلوب ہونے کی سزا سے
کیا کیوں میری اس حرکت سے اغماض — جو ہے مذموم بڑھکر انتہا سے
مکافاتِ عمل کا یہ تصوّر — ہے بالاتر مری فکرِ رسا سے
جواب اِس نکتۂ باریک کا یوں — ملا اُس کو لبِ مشکلکشا سے
جو سچ پوچھے تو غصّہ آگیا تھا — مجھے اِس تیرے فعلِ ناروا سے
مگر یہ غصّہ رکھتا تھا تعلق! — فقط میرے ہی نفسِ فتنہ زا سے
مَیں اس حالت میں تجھ کو قتل کرتا — تو ہوتا سُرخرو کیونکر خُدا سے
کہ مَیں جو کام بھی کرتا ہُوں اس میں — غرض ہوتی ہے مولا کی رضا سے
یہودی سُن چکا اچھی طرح جب — یہ ارشاد انتہا تک ابتدا سے
پکار اُٹھا کہ ہے اِسلام سچّا — ہے دُنیا قائم اس دینِ ھدیٰ سے
تہی داماں رہا ہوں آج تک مَیں — چنُوں گا پھُول اب اس بستاں سرا سے
مرا گھر شعلہ زارِ طور ہوگا — اب اس شمعِ فروزاں کی ضیا سے

نہ سرتابی کروں گا آج کے بعد
خُدا سے اور محمدؐ مصطفےٰؐ سے

Marfat.com

فسطاط

مصر کا عمرو بن العاص نے جب عزم کیا
نصرتِ حق کا ملک لائے فلک سے پیغام

فوج کے قلب میں ہے جلوہ فگن قائدِ فوج
یا ہے جھرمٹ میں ستاروں کے گھرا ماہِ تمام

جھومتی آتی ہے مستانہ عمرؓ کی تدبیر
چومتی جاتی ہے تقدیر رکابِ اسلام

لانے والے تھے مقوقس کو وہ کب خاطر میں
بات میں جا کے بنا آئے جو کسریٰ کو غلام

اُن کے اندازہ میں تھی مصر کی دولت کیا چیز
جن کی صولت سے ہُوا فیصلۂ قسمتِ شام

نیل پر جا کے غرض ڈال دیا دیں نے پڑاؤ
نصب کچھ دُور ہوئے ریت میں لشکر کے خیام

پہلے ہی دن ہُوئے اس راز سے قبطی آگاہ
مصر سے لوٹ کے جائیں گے نہ مُسلم ناکام

مصر نے جان لڑائی میں لڑا دی لیکن
آچکا تھا نظر آغاز میں اس کا انجام

جنگ اور اس کے تسلسل کی یہ کیفیت تھی
کہ مہینوں کو جُدا ہو گئے شمشیر و نیام

معرکہ جب یہ ہُوا سر تو دیا عمروؓ نے حکم
کہ اب آگے بڑھیں رایاتِ سعادت فرجام

عمروؓ سے آکے یہ خادم نے کہا خیمہ میں
آشیاں بند کئی روز سے ہے ایک حمام

انڈے بچے بھی کبوتر کے ہیں اس گھونسلہ میں
لا کے جو گا وہ کھلاتا ہے انہیں صبح و شام

Marfat.com

حکم اگر ہو تو لیا جائے یہ خیمہ بھی اُکھاڑ
لد چکے دیر کے اونٹوں پہ ہیں لشکر کے خیام

عمرو نے سُن کے یہ بات اپنے ملازم سے کہا
کر دیا خیمہ یہ میں نے کبوتر ہی کے نام

میرے مہمان کو تکلیف نہ ہونے پائے
میرے آرام پہ ہے اس کا مقدم آرام

شہر اک اِسلام نے آباد کیا پُر رونق
تھا کبوتر کا جہاں عمرو کے خیمہ میں قیام

خیمہ کے واسطے نام عربی ہے فسطاط
پڑ گیا اس لئے فسطاط ہی اس شہر کا نام

جان فدا اُس چمن آرائے حجازی پہ مری
جس کے اِخلاق کی نکہت سے معطر ہے مشام

ہو کبوتر سے جب اِسلام کا ایسا برتاؤ
کیوں نہ یہ دین ہو دنیا کے لئے رحمتِ عام

۱۶ر دسمبر ۱۹۱۶ء

Marfat.com

ہرمزان

وہ تیغ جس کی چمک برق طور کے مانند — بنی تھی روشنیٔ دیدۂ جہاں کے لئے!
چلائی سعد نے جب قادسیہ میں آکر — تو فارسیوں نے قدم آکے تیغ زن کے لئے
اس ایک فتح نے ایران کو کیا تسخیر — رہی نہ کوئی کمی دودۂ کیاں کے لئے
مقاومت کے دکھائے عدو نے گر جوہر — یہ فخر وقف تھا بازوئے ہرمزاں کے لئے
گئی عجم کی غنیمت مدینہ کو جس وقت — کہ تھا وہ منتظر اس گنج شائیگاں کے لئے
تو ہرمزان کے بارہ میں سعد نے لکھا — بلا یہ ایک ہے اسلامیوں کی جاں کے لئے
ہوا جناب عمرؓ کا یہ فیصلہ اس پر — سزائے موت ہے اس دشمنِ اماں کے لئے
یہ ہرمزاں نے کہا پہلے قتل سے پانی — پلاؤ مجھ کو خداوند انس و جاں کے لئے
دیا گیا جب اسے آب خوردہ پانی کا — تامل اس نے کیا شاید امتحاں کے لئے
تشفی اس کو جناب عمرؓ نے دی اس طرح — زباں ہے قول کو اور قول ہے زباں کے لئے
نہ تیرے حلق سے جب تک اُتر لے یہ پانی — حرام خوں ہے ترا خنجر رواں کے لئے

Marfat.com

پٹک کے اُس نے پیالہ کہا کہ خوف سے اب　　ملی نجات مجھے عمرِ جاوداں کے لئے
امان مل گئی مجھ کو ہے فرض عہد کا پاس　　حریم احمدِ مُرسل کے پاسباں کے لئے

فدا یہ جان گرامی ہو دینِ احمدؐ پر
بنا ہے آج سے اسلام ہر مژاں کے لئے

---

۱۰ دسمبر ۱۹۱۶ء

Marfat.com

آہ فاطمہؓ کا انجام

مسلمانوں کے دل میں جذبۂ اسلام باقی ہے
قدح خواروں کے خم میں بادۂ گلفام باقی ہے

رسول اللہ نہ ہوں قرآن تو بیدار ہے اب بھی
نہیں گر خم ہمیں کیا غم کہ جم کا جام باقی ہے

یزیدی اور زیادی یاد بھی آتے نہیں ہم کو
مگر اب تک حسین ابن علی کا نام باقی ہے

وہ مرد مقتل کی سرخی ہے حدیث نامۂ جاں پر
خدا کی طرح اس کا آخری پیغام باقی ہے

سبق اس نے دیا ہم کو حیاتِ جاودانی کا
جنابِ فاطمہؓ کی آہ کا انجام باقی ہے

سناں پر گرچہ اس کا سر نشانِ حجتِ حق تھا
مگر اس حجتِ حق کا ابھی اتمام باقی ہے

زمانہ آئے گا کب یوفیوں (?) کی صبحِ انور کا
ابھی تک کربلا میں کوفیوں کی شام باقی ہے

ہماری آنکھ کے آنسو بنیں گے تاج کے موتی
ابھی تک بخت مغزوں (?) کی یہ حرصِ خام باقی ہے

حسینؓ ابن علیؓ کے قتل کا مطلب نہ ہم سمجھے
یہ ہم پر آج تک اسلام کا الزام باقی ہے

نہ ہو کچھ نام سے مطلب فقط ہو کام سے مطلب
بقول اقبال کے اسلامیوں کا کام باقی ہے

۱۸ اکتوبر ۱۹۱۷ء

Marfat.com

قتلِ حسینؑ

تڑپاتی ہے پھر یادِ امام الشہدا کی
بے تاب ہے ہر ذرہ مدینہ کی گلی کا!

آنکھوں میں جو آنسو تھے وہ پہلے ہی ہوئے خشک
کیا نوحہ کرے کوئی حسینؓ ابنِ علیؓ کا

خاک اُڑ گئی کوفہ کی زمانہ کی فضا میں
خوں کر کے محمدؐ کے گلستاں کی کلی کا

معدومیٔ باطل کی ہے مظلومیٔ حق شرح
یہ فیصلہ ہے بارگہِ لم یزلی کا!

ہیں زندہ ابھی تک حسنؑ اور حسینؑ
لاتی کا پتہ ہے نہ نشاں ہے ہبلی کا

سرمایہ ہے خونِ شہدا روزِ ازل سے
منشورِ بل احیاءٌ کے عنوان جلی کا

اللہ کے رستے میں کٹاتے ہیں جو گردن
ضامن ہے وہ خود اُن کی بُری اور بھلی کا

ہے معرکۂ کرب و بلا ہند میں بھی گرم
سر دو کہ ملے مرتبہ تم کو بھی ولی کا!

رونے میں بھی حکمت ہے مگر وہ نظری ہے
جاں دو کہ یہ وقت اس کی ہے شانِ عملی کا

۸ر جولائی ۱۹۲۷ء

Marfat.com

علامہ احمد بن نصر محدث بغدادی کی شہادت

تھا پختہ یہ واثق کا عقیدہ کہ ہر اک شخص
گردن زدنی ہے جو نہیں معتزلی ہے

احمدؒ کی یہ حجت تھی کہ قرآن نہیں مخلوق
تصنیف مصنف کی طرح لم یزلی ہے

شایاں نہیں مومن کو کہ ہو منکر رویت
ایماں کی یہ تفسیر بعنوان جلی ہے

اس کلمۂ حق پر انہیں ہونا تھا ہوئے قتل
تقدیر یونہی تھی جو ٹلے گی نہ ٹلی ہے

سر نطع پہ لوٹا تو فرشتوں نے یہ سمجھا
شاید یہ کوئی روضۂ رضواں کی کلی ہے

حوروں نے لیا تھام تو تھا لاش کا یہ رنگ
گویا کہ ابھی نور کے سانچے میں ڈھلی ہے

احمدؒ کا لہو آج بھی دیتا ہے شہادت
قرآں کی ہر آیت ابدی ہے ازلی ہے

ہے سنتِ اسلام اسی خون کی سرخی
یہ فصل اسی خون سے پھولی ہے پھلی ہے

Marfat.com

شان اورنگ زیب

ہزاروں دولتوں کا اُڑ چکا ہوگا غبار اَب تک / مگر ہے شانِ عالمگیرِ اعظم برقرار اَب تک!
قدم پہنچے ہیں بیگانوں کے خُود اکبر کی تُربت پر / نہیں روندا گیا اُن سے مگر اس کا مزار اَب تک
وہ سویا بھی تو اپنے سایۂ دیوار کے نیچے! / ہے خُود اپنی ہی گھر کی دولت اسکی پردہ دار اَب تک
سُنی جاتی ہے للکار اس کے چاؤشوں کی رستوں میں / گذرگاہوں میں ہے اُس کے نقیبوں کی پکار اَب تک
ابھی تک اس کی چوکھٹ پر جبیں سا اس کی حشمت ہے / بجا لاتے ہیں آداب اُس کو اُس کے صوبہ دار اَب تک
اک آنے والی اسلامی حکومت کے تصوّر میں / لحد میں بھی کھُلی ہے اُس کی چشمِ انتظار اَب تک

وہی ہے اُس کی دارائی وہی اُس کی سُلیمانی
کہ یاد اُس کی دلاتا ہے دکن کا شہریار اَب تک

Marfat.com

ماں باپ کا ادب

اِک دن نبیؐ نے حلقۂ احباب میں یہ لفظ
دہرائے تین بار کہ "ناک اُس کی کٹ گئی"!
اصحاب نے کہا کہ یہ کم بخت کون ہے
توقیر جس کی حضرت باری میں گھٹ گئی
اِرشاد یوں ہُوا کہ وہ فرزند ناخلف
گھر جس کے جنت آئی اور آ کر پلٹ گئی

ماں باپ کا جسے نہ بڑھاپے میں ہو خیال
اُس نا سعید بیٹے کی قسمت اُلٹ گئی

(حدیث)

Marfat.com

اعظم الجہاد

بے لاگ بات بال برابر لگی نہ رکھ
فرما گئے ہیں حضرتِ خیر البشرؐ یہی
اظہارِ امرِ حق میں نہ ہو خوفِ دار و گیر
ہے اعظم الجہاد بحکمِ خبر یہی!

(حدیث)

Marfat.com

حسینؑ ابن علیؓ

شریف مکہ

اِک وہ بھی حسین ابن علی تھا کہ سراُس نے
مر کر بھی نہ فاسق کی حضوری میں جھکایا!

خود چل کے گیا معرکۂ کرب و بلا میں
دُنیا کو قیامت کا سماں جس نے دکھایا

تھا سینہ سپر ایک ہزاروں کے مقابل
باطل کے اُس انبوہ نے اُس کو نہ ڈرایا

اسلام کی حرمت پہ امام الشہدا نے
سر شمر کے خنجر سے بصد شوق کٹایا

دیکھا جو یہ سر نوکِ سناں پر تو فرشتے
سمجھے کہ سوا نیزے پہ سُورج اُتر آیا

مِٹنے نہ دیا نقشِ روایاتِ پیمبرؐ
خود اپنے تئیں سبطِ پیمبرؐ نے مٹایا

اِک تو بھی حسینؓ ابن علیؓ ہے کہ ترا ہاتھ
اُس ہاتھ میں ہے جس نے گھر اسلام کا ڈھایا

نسبت ہے ترے نام کو بھی آلِ عبا سے
تُو نے مگر اس نام کو خود بٹہ لگایا

برباد ہوئی خود تری کوشش سے وہ بستی
جس کو ترے اسلاف کی ہمت نے بسایا

Marfat.com

کل تک عرب آزاد تھے لیکن ہیں غلام آج
راعی کو رعایا ترے ہاتھوں نے بنایا

ہیں کعبہ کی دہلیز پہ جس خون کے چھینٹے
خود صحنِ حرم میں ترے خنجر نے بہایا

شام اور عراق اور فلسطین کے اندر
جو فتنہ ہے برپا اسے تو نے ہی جگایا

پیوند عرب تیری ہی مقراض جفا نے
دامانِ اناطولیہ سے قطع کرایا

تو مر نہ گیا کس لئے اس وقت سے پہلے
تثلیث نے جب پرچم توحید گرایا

اس پر ہے یہ خواہش بھی کہ مل جائے خلافت
فیصل ہوں ترے ہاتھ سے امت کے قضایا

خفاش سیہ روز ہو خورشید کا ہم چشم
اندھیر یہ کیسا ہے زمانے میں خدایا

Marfat.com

ایمان کی شناخت

رکھ لی زباں نے اس دلِ فسق آشنا کی شرم
علم اس کے وسوسوں کا اگر ہے خدا کو ہے!
یہ واردات قلب صحاب کبار کی!
سُن کر کہا نبیؐ نے کہ ایماں یہی تو ہے

(حدیث)

Marfat.com

فلسفۂ شہادت امامؑ عالی مقام

کیوں ماتمِ حسینؑ میں یہ شور و شین ہے
کیوں گریۂ بکا کے لئے ہے یہ بند و بست

خونِ نابہ بار کس لئے ہے آنکھ آپ کی
کیوں ہمت آپ کرتے ہیں اسلامیوں کی پست

کیا یہ بھی کوئی گریہ و زاری کی بات ہے
قربان ہو گیا رہ دیں میں وہ حق پرست

تم کربلا کی خاک اُڑاتے رہو مگر
ہم خوش ہیں دی حسینؑ نے طاغوت کو شکست

آوازۂ خلیل ز بنیاد کعبہ نیست
مشہور شد ازاں کہ با آتش نکو نشست

---

۲۸ / اکتوبر ۱۹۱۷ء

Marfat.com

سنّتِ حسینؓ

قتلِ احمد گل قافلہ سالارِ مہاجرین

فضائے قدس کے اندر مچا ہوا ہے یہ غل
خُدا کی راہ میں مارا گیا ہے احمدؐ گل

ہے اس کے خُون کی قیمت تمام ارضِ فرنگ
اور اس کی جان کا فدیہ ہے کائنات یہ کل!

یہ خُون وُہ ہے ہوا جس سے سُرخرو اسلام
یہ جان وُہ ہے جو ہے یادگارِ ختمِ رسل

شہید ہو کے وہ فردوس کو چلا جس وقت
تو لائے اس کی سواری کو مرتضٰے دُلدُل

یہ اُس کے قتل کی تاریخ رو کے ہاتف نے
کہی کہ "آج ہوا ہے چراغِ احمدِ گُل"

۱۳۳۸ھ

۱۴ر جولائی ۱۹۲۰ء

Marfat.com

مفتی محبوب علی (رض) شہید

تیرے خوں نے جس سے دہلی کی زمیں ہے لالہ رنگ
ہند میں اسلام کو بخشی حیاتِ تازہ ہے

کفر کے حق میں ہے طوفانِ نوح کا اس کا بہاؤ
اس کی سرخی ملتِ بیضا کے رخ کا غازہ ہے

کلمہ پڑھتا تھا نبی کا اس لئے مارا گیا
تیری مظلومی کا فرش و عرش میں آوازہ ہے

خنجرِ قاتل کلیدِ قفلِ جنّت بن گیا
کھل گیا تیرے لئے فردوس کا دروازہ ہے

اینٹ پتھر لٹھ سبھی چلنے لگے ہیں آج کل!
سنگھٹنیوں کے جنوں کا جوش بے اندازہ ہے

ہر طرف سے ہے مسلمانوں پہ اعدا کا ہجوم
جانتے ہیں منتشر اس قوم کا شیرازہ ہے

منزلِ مقصود پر آخر پہنچ ہی جائے گا!
مصطفےٰ جس کے حدی خواں ہیں یہ وہ جمّازہ ہے

---

۱۰ فروری ۱۹۲۷ء

Marfat.com

پیغامِ بقا

بیادِ الٰہی بخش شہید رحمتہ اللہ علیہ

مے کشو! مژدہ! کہ یثرب کی شرابِ گلرنگ — ہو کے کشمیر کی بھٹی سے کشید آتی ہے!
منتظر حلقۂ توحید تھا جس ساعت کا — خوش ہو لاہور کہ ساعت وہ سعید آتی ہے
اسی خطے سے جو کل تک تھا غلامی کا نقیب — آج آزادیٔ کامل کی نوید آتی ہے!
قاصدِ احرار کا چنیوٹ گیا خط لے کر — کاغذِ سرخ پہ اس خط کی رسید آتی ہے

کچھ بھی ڈر ملتِ بیضا کو فنا کا نہ رہا
لے کے پیغامِ بقا نعشِ شہید آتی ہے

لاہور
۳ نومبر ۱۹۳۱ء

Marfat.com

بیادِ میراں بخش شہید علیہ الرحمۃ

یہ کس خروش سے گاتا ہوا سروش آیا — کہ مے کشوں کے لئے عہدِ نا و نوش آیا
قبائے دولتِ اسلام جس سے رنگیں تھی — پھر اک زمانہ کے بعد اُس لہو میں جوش آیا!
حنین و بدر سما جائیں گے پھر آنکھوں میں — وہ دیکھ! لشکرِ احرار سرفروش آیا
سیالکوٹ میں باندھے ہوئے کفن سر سے — نظر ہر ایک مُسلمان سُرخ پوش آیا!
ہزار سلطنتیں صدقے اُس مجاہد کے — غزا کے واسطے جو عاقبت بدوش آیا

یہ کس کے خوُن کے چھینٹے کرشمہ سنج ہوُئے
کہ ایک قرن کے سوئے ہوؤں کو ہوش آیا

---

۱۰ نومبر ۱۹۳۱ء

Marfat.com

سرنگاپٹم

سلطان ٹیپو کے مزار پر دو آنسو

اے سرنگاپٹم اے گنجِ شہیدانِ کرام
آخری وقت میں اسلام کی غیرت کی نمود

تیری آنکھوں میں ہے اپنوں کا عروج اور زوال
تو نے دیکھا ہے پرایوں کا ہبوط اور صعود

کام میں لا نہ سکی تھی جسے خاکِ دہلی
تیرے ذروں نے بچھا دی وہ حجازی بارود

کشورِ ہند کا رنگ اور ہی ہوتا تجھے آج
مکر کا دام بچھاتا نہ اگر چرخِ کبود

سو رہا ہے ترے پہلو میں وہ میسور کا شیر
مایۂ ناز تھا ملت کے لئے جس کا وجود

قوتِ بازوئے اسلام تھی اُس کی صولت
اُس کی دولت کے دعاگوؤں میں شامل تھے ہنود

کہیں سوتے میں نہ کروٹ یہ مجاہد بدلے
اب بھی ہیں خوف سے [illegible]

اُس کے اُٹھتے ہی مسلمان کا گھر بیٹھ گیا
تھا قیامت کا [illegible] اور قیامت کا ورود

آخری قول یہ اُس کا نہیں بھولے گا
جس سے قائم ہوئیں آئینِ حمیت کی حدود

شیر اچھا ہے جسے مہلت یک روز ملی
یا وہ گیدڑ جسے بخشا گیا صد سالہ [illegible]

Marfat.com

دل حسرت زدہ میرا بھی گیا ساتھ جب آج
اُس کے مرقد پہ گئے پاس ونمنّا کے وفود

پھر گئی آنکھ میں فردوس بریں کی تصویر
ظلِ ممدود میں تھا جلوہ سدر مخضود

اس کی دہلیز سے لپٹی ہوئی تھی رحمت حق
چومتے تھے جسے جھک جھک کے ملائک کے جنود

آئی گنبد سے ندا اے کہ تری پیشانی!
رات دن درگہ دادار پہ ہے وقف سجود

بر سر تربت من چوں گذری ہمت خواہ
کہ زیارت گہ رنداں جہاں خواہد بود

مَیں نے کی عرض کہ اے فطرت آزادی کی رُوح
توڑنی جس نے سکھائی ہیں غلامی کی قیود

بر زمینے کہ نشان کفِ پائے تو بوَد
سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود

Marfat.com

ساعت قدر

شب قدر اُس سہانی رات کا فرخندہ پرتو ہے
بدل دیتی ہے جس کی فرخی ناقص کو کامل سے

بتانا چاہتے تھے ایک روز اُمت کو پیغمبرؐ
کہ باہر کب نکلتی ہے یہ لیلیٰ اپنے محمل سے

ہمارے خاکدانِ تیرہ پر کس وقت اُترتی ہیں
خدا کی رحمتیں اس گنبدِ مینا کی منزل سے

مگر اُمت کو لڑتے دیکھ کر صدمہ ہُوا ایسا،
کہ ساعت کا تعین ہوگیا محو آپ کے دل سے

اسی دن سے وہی ہے ساعت قدر اہل بینش کی
ملیں آپس میں دو توحید کے فرزند جب دل سے

Marfat.com

اسلامی نغمے

Marfat.com

نعرۂ اللہ اکبر

اے کہ ہے بندوق پر اور توپ پر ایماں ترا
نعرۂ اللہ اکبر کا اثر بھی دیکھ لے

جاں بحق مُسلم ہُوا سُنتے ہی اس آواز کے
مُصطفٰے کو دیکھ اور اُن کا نامہ بر بھی دیکھ لے

وادیٔ تثلیث کی دیکھی ہے تُو نے دوڑ دھوپ
کوئے وحدت میں مُسلماں کا گذر بھی دیکھ لے

شوق ہے تہذیب یُورپ کے تماشے کا تجھے
مڑ کر او گبرِ کلیسائی ادھر بھی دیکھ لے

Marfat.com

زمینِ اکبر

"پکائیں ہیں کردو روٹیاں تھوڑے سے جو لانا
ہماری کیا ہے اے بھائی نہ مسٹر ہیں نہ مولانا"

زمینِ سنگلاخ اکبر نے کیسی منتخب کی ہے
کہ مشکل ہو گیا اس میں قوافی تو بنولانا

چلی لندن سے اک آندھی چمن میرا اڑانے کو
غضب ہے اس میں کی زن کا بگولا بن کے بولانا

چڑھا کنٹربری کا پادری تو اپنے منبر پر
کدھر ہیں آپ مولانا جو تھے بالفضل اولانا

بجھائی آکر اس بت نے جفاکاری کی چپیسی
لو اس پہ ہم سے کہنا ہے وفاداری کی پولانا

بہایا کفر کو جس نے خس و خاشاک کی صورت
اسی دریا کی ہاں اے ناخدا پھر ایک رو لانا

حریمِ مصطفےٰ کے بام و در جس سے فروزاں تھے
مرے اجڑے شبستاں میں اسی مشعل کی ضو لانا

صلاح الدین نے فصلِ صلیبی جس سے کاٹی تھی
درانتی اس ہلالِ نو کی ہنگام درو لانا

کہیں میں جاہدوا کے نعرے سے تم کو نہ لرزا دوں
میرا خوں گرم ہے پہلے ہی اور اس کو نہ کھولانا

سنہ ۱۹۰۸ء

Marfat.com

نماز

پڑھتے نہیں ہیں قوم کے لیڈر نماز کیوں
کھویا گیا ہے قوم سے یہ امتیاز کیوں
ہوتی نہیں ہے سجدہ فشاں صبح اور شام
درگاہِ کبریا پہ جبینِ نیاز کیوں
ارشادِ ایزدی سے یہ اعراض کس لئے
فرمودۂ رسولؐ سے یوں احتراز کیوں
آقا سے کیوں غلام نے کی ہے یہ سرکشی
محمود سے ہوا ہے عناں تاب ایاز کیوں
ہم کو خبر سلف کی روایات کی نہیں
ناآشنا ہے شانہ سے زلف دراز کیوں

قران پہ جب عمل ہی مسلمان کا نہ ہو
ہو طاقت آزمائے حقیقت مجاز کیوں

سرسید آج زندہ جو ہوتے تو پوچھتے
مشہور کر رہے ہو مجھے بے نماز کیوں
تم بے نماز ہو تو بلا سے ہوا کرو
لیکن مجھے بناتے ہو وجہ جواز کیوں

بہتر یہی ہے پردہ تمہارا ڈھکا رہے
دیتے ہو مجھ کو زحمت افشائے راز کیوں

Marfat.com

آنکھیں خُدا نے دی ہیں مگر دیکھتے نہیں
ایسوں سے مُنہ نہ پھیر لے میرِ حجاز کیوں

دُنیا گذشتنی ہے تو دولت گذاشتنی
اس ڈھلتی پھرتی چھاؤں پہ اس درجہ ناز کیوں

ساقی شرابِ غرب سرور آفریں نہیں
دیتا نہیں ہے مجھ کو مے خانہ ساز کیوں

۲ر جون ۱۹۱۴ء

سعادت ازلی

اللہ کے جوارِ رضا سے کبھی جُدا
رکھتی نہیں شقی کی معیت سعید کو
شیطان ساتھ ساتھ بشکلِ یزید تھا
لیکن یزید کر نہ سکا بایزید کو!

Marfat.com

ذوقِ معرفت

اگر دل سے خیالِ طاعتِ معبود ہو جائے
تو انساں قدسیوں کا بے گماں مسجود ہو جائے

شہنشاہوں کے سر جھکنے لگیں اُس کی حضوری میں
جبیں گر فقر سے مُسلم کی گرد آلود ہو جائے

غلامِ "احمدِ مرسل" کو سُلطاں کا ملے رتبہ
ایاز اِس امتحاں میں بالیقیں محمود ہو جائے

بہار آئی گلستانِ رسالت میں تعجب کیا
ہر اک پتہ اگر اک جنّتِ مخضود ہو جائے

چلے پھر دورِ صہبائے معارف ہند میں یا رب
قبائے زُہدِ مُسلم بھی شراب آلُود ہو جائے

مہاجن اِن کے پہلے قرض تو پُورے کے ہم دے لیں
اجازت شرع دے دے گی کہ دُگنا سُود ہو جائے

---

۱۲ نومبر ۱۹۱۶ء

Marfat.com

اِسلام کا کوکبۂ خسروی

آنکھوں کے سامنے ہیں غلامی کی لعنتیں
ہیں آج لومڑی وہ جو کل تک تھے شیر مرد

لیکن خزاں کے بعد عمل ہے بہار کا
پھر سبز ہو رہے ہیں درختوں کے برگِ زرد

اُٹھا ہے پھر حرارتِ اسلام کا اُبال
اُس دیگ میں پڑی تھی بہت دیر سے جو سرد

اسلامیوں کی دھاک بندھی روزگار میں
اُڑنے کو ہر دیار میں ہے آریوں کی گرد

گر ہے سفر وسیلۂ ظفر کا تو ہم نشیں
گرم سفر ہیں جادۂ یثرب کے رہ نورد

Marfat.com

شرابِ تیز کا ایک جرعہ

اڑے بارود کے مانند خود اور لے اڑے مجھ کو   میرا پیمانہ ساقی اُس شرابِ تیز سے بھر دے
نہ اس سے ڈر کہ ہوگا دُوسرا ساغر خمار آور   اسے اک ورصہبائے جنوں انگیز سے بھر دے
ابھی چھلکا نہیں ہے اور بھی دو چار گھونٹ آئیں   خمستان میری دولت کا خُم انگریز سے بھر دے
اگر خُم خانہ خالی ہو چکا ہے مے سے غالب کا   تو اُٹھ اور ایک کنٹر ٹینی سن کی میز سے بھر دے
اُٹھانا ہے رُخِ دلدار سے پردہ اگر تجھ کو   ملو نی لا کے کچھ شیراز اور تبریز سے بھر دے
پلا کر بادۂ رنگیں مرے سونے شبستاں کو   پری رویان شوخ و شنگ و بے پرہیز سے بھر دے
دلوں پہ سحر چشم نرگسیں کے ڈال کر ڈورے   مشامِ جاں کسی کی زلفِ عنبر بیز سے بھر دے

اگر کرنی ہو گلچینی گلستانِ معانی کی!
تو دامانِ خیال اس خامۂ گلریز سے بھر دے

---

۱۴ / جنوری ۱۹۱۷ء

Marfat.com

قسمت کی شوخی

کبھی بامِ ثریّا سے بھی اونچی جو عمارت تھی
وہ قصرِ سطوتِ کبریٰ کی رفعت سے عبارت تھی

ہوئی حجت خدا کی ختم آخر نوعِ انساں پر
مگر رد کی گئی جس کی زمانہ کو بشارت تھی

نہ ملتا تاج اُسے کیوں رحمۃ للعالمینی کا
کہ اُس کو دی گئی بزمِ نبوت کی صدارت تھی

اِک اُٹھی ایک ٹھوکر سے کرے سو فلسفی پیدا
نہ بوجھا فلسفہ اس کو یہ اک ایسی بجھارت تھی

نمازیں آبِ خنجر سے وضو کر کرکے پڑھتے تھے
اِسی پانی سے مُسلم کی ہُوا کرتی طہارت تھی

وسیلہ اُن کی خوشحالی کا ٹھہری تیغ کی حلّت
جہانداری سے مُسلم کے لئے بڑھ کر تجارت تھی

سمجھ کر وقت کو دولت وہ اِس کو گنواتے تھے
گھڑی اِک بھی نہ اُن کی عُمر کی جاتی اکارت تھی

قبا ہوتی تھی اوپر اور نیچے خرقہ ہوتا تھا
وہ دُنیا دین نہ ہو جس میں ہمیں اس سے حقارت تھی

ہمارا ظاہر و باطن ڈھلا تھا ایک سانچے میں
بصیرت تھی دلوں میں اور آنکھوں میں بصارت تھی

Marfat.com

نہیں ابجد شناس اغیار اب تک ہو سکے اس کے
ہمیں جس علم پر قدرت تھی جس فن میں مہارت تھی

نہ جھکتا تھا ہمارا سر کسی فرعون کے آگے
بدن میں عنفوان تھا اور خون کے اندر حرارت تھی

تجاوز کر نہ سکتے تھے وجادلہم بی احسن سے
کہ حسن خلق کی اوراق قرآں میں اشارت تھی

اگر ہم آج کے دن وہ نہیں ہیں جو کسی دن تھے
تو یہ قسمت کی شوخی تھی مقدر کی شرارت تھی

---

۱۹ مئی ۱۹۱۴ء

Marfat.com

نازِ طبیب سے بے نیازی

اِتنی ہی آرزو ہے مرے دل میں اے خُدا — اِسلام کو زمانہ میں دیکھوں مَیں سربلند

دُنیا میں سرنگوں علمِ مصطفےٰ نہ ہو — ہم خواہ خود ذلیل ہوں اور خواہ ارجمند

میداں ہو قدسیں سے یا رب روا نہ ہو — پھر قطعِ کائنات کو توحید کا سمند

مُسلم خود اپنے درد کی تجویز کر دوا — نازِ طبیب کا نہ کبھی ہو نیاز مند

ضامن ترا ہے نسخۂ تعویذ مصطفےٰ — پہنچائے پھر زمانہ تجھے کس طرح گزند

خواہی کہ خاکِ پائے رسولؐ خدا شوی — دل را بہ باد خوانیٔ طاغوت در مبند

آئی فلک سے کان میں احسنت کی صدا
یہ نظم دل کشا ہے فرشتوں کو بھی پسند

پھر وہی تو اور وہی تیرا شبستاں غم نہ کھا

امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء ویجعلکم خلفاء الارض ءالہ مع اللہ قلیلا ما تذکرون

وہ کون ہے جو مضطربوں کی دُعا قبول کرتا ہے۔ اور بلاؤں کو ٹال دیتا ہے اور تم کو روئے زمین کی خلافت عطا کرتا ہے۔ کیا وہ خدا کے علاوہ کوئی اور خدا ہے۔ تم سوچو تو اِس سوال کا جواب دے سکتے ہو۔ مگر تُم سوچتے ہی کم ہو۔

خُدا سے مَیں نے کل شکوہ کیا تھا
کہ چکر کھا رہی ہے میری تقدیر

سحر خیزی مری جاتی ہے بیکار
دُعائیں ہیں مری خالی ز تاثیر

ابھی یہ شکوہ میں کر ہی رہا تھا
ندا آئی کہ کیوں ہوتا ہے دلگیر

بھروسہ رکھ ہماری مکرمت پر
کئے جا ساتھ ساتھ اپنی بھی تدبیر

---

۲۸ اکتوبر ۱۹۱۸ء

Marfat.com

امّت پر رسولؐ کا احسان

ہم خاک تھے حضورؐ نے اکسیر کر دیا — کتنا بڑا حضورؐ کا احسان ہوگیا
بھر کر دیا وہ جام جہاں میں حضورؐ نے — پی کر گدائے میکدہ سلطان ہوگیا
اسلام کا جو ذکر کیا تو نے ہم نشیں — بجلی گری وہ دل پہ کہ فاران ہوگیا
ہے اک نگار خانۂ حیرت یہ نام بھی — جس کی نظر پڑی وہی حیران ہوگیا

شرق اور غرب منسلک اک سلک میں ہوئے
کتنا دراز رشتۂ قرآن ہوگیا

۱۶؍ دسمبر ۱۹۱۶ء

Marfat.com

انتظارِ سحر

تجھے فکر کیوں ہے اے دل کہ یہ شب بسر بھی ہوگی
ہے ابھی اگر اندھیرا تو کبھی سحر بھی ہوگی

ہے اثر دوا میں پنہاں مگر اس کے ساتھ تجھ کو
اگر اعتقاد ہوگا تو وہ زود اثر بھی ہوگی

یہ سوادِ آفرینش ہے بقدرِ نورِ بینش
تری آنکھ اگر کھلے گی تو جہاں نگر بھی ہوگی

ہو بپا کہیں بھی طوفان وہ یہی گماں کریں گے
کہ ضرور اس میں شامل مری چشمِ تر بھی ہوگی

ہے پھر ابرہہ کی کوشش کہ بنائے کعبہ ڈھا دے
مگر اس میں ہم کو شک ہے کہ مہم یہ سر بھی ہوگی

اگر آج ہم پر آئی شبِ غم پہاڑ بن کر
تو یہ رات یونہی بھاری کبھی آپ پر بھی ہوگی

عرب اور عجم کے ذرے ہوئے آفتاب جس سے
کبھی روز دیکھ لینا وہ نظر ادھر بھی ہوگی

Marfat.com

خروش سروش

اللہ کا جو دم بھرتا ہے وہ گرنے پر بھی ابھرتا ہے
جب آدمی ہمت کرتا ہے ہر بگڑا کام سنورتا ہے
اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

اے مسلم کیوں دلگیر ہے تو کیوں غم کی بنا تصویر ہے تو
اغیار ہیں خاک اکسیر ہے تو تدبیر ہیں وہ تقدیر ہے تو
اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

ہے راہ نما قرآن ترا اسلام پہ ہے ایمان ترا
پیغمبر ہے ذی شان ترا دل جس پہ ہوا قربان ترا
اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

Marfat.com

تو پرتو ملت بیضا ہے! تو سایہ سطوت کبریٰ ہے
تو سُرمۂ دیدۂ دنیا ہے تو غازۂ عارض عقبیٰ ہے
اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خُدا کیا کرتا ہے

تو حامئ شرع پیمبرؐ ہے تو ماحئ شیوۂ آذر ہے
تو غیرت خالق اکبر ہے تو برش تیغ حیدرؓ ہے
اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خُدا کیا کرتا ہے

بکھری ہُوئی قوت تیری ہے سمٹی ہُوئی ہمت تیری ہے
ورنہ یہ حکومت تیری ہے عالم کی خلافت تیری ہے
اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خُدا کیا کرتا ہے

تو علم کی دولت لایا ہے تہذیب سکھانے آیا ہے
تو جب سے جہاں پر چھایا ہے دُنیا کی پلٹ گئی کایا ہے
اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خُدا کیا کرتا ہے

Marfat.com

اُس داغ کا نُور جگر میں ہے　　جو سُورج میں نہ قمر میں ہے
یہ آگ لگی ترے گھر میں ہے　　کس سوچ میں ہے کس ڈر میں ہے
اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خُدا کیا کرتا ہے

گلشن میں بہار ہے آئی ہُوئی　　گردُوں پہ گھٹا ہے چھائی ہُوئی
پھرتی ہے صبا اٹھلائی ہُوئی　　تقدیر ہے پلٹا کھائی ہُوئی
اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خُدا کیا کرتا ہے

نقارہ بجا پھر شوکت کا　　نظارہ دکھا پھر حکمت کا
چھلکا دے پیالہ اُخوت کا　　چمکا دے ستارہ شریعت کا
اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خُدا کیا کرتا ہے

Marfat.com

مومن کی ہمّت بلند

بندہ نواز ہم سے نہیں ہے چھپی ہوئی
پیرِ فلک کی شعبدہ بازی کی بود و ہست

مانا کہ آسمان سے شمس و قمر کی فوج
پیہم اُتر رہی ہے کہ ظلمت کو دے شکست

مانا کہ اُن کو جو نظر آتے ہیں سر بلند
چرخِ ستیزہ کار کرے گا زبون و پست

لیکن نہ قولِ سعدیٔ شیراز بھولیے
چھوٹا نہیں جو ہاتھ سے سر رشتۂ الست

رفتن بہ پائے مردیٔ ہمسایہ در بہشت
حقا کہ با عقوبتِ دوزخ برابر است

---

۲۱ مئی ۱۹۲۰ء

Marfat.com

ایّها المسلم

رسولؐ اللہ پر قربان ہوجا — خود اپنے درد کا درمان ہوجا

حریفِ دولتِ افرنگ بن کر — حلیفِ دولتِ عثمان ہوجا

ضرورت کیا ہے کابل کے سفر کی — یہیں بیٹھا ہوا افغان ہوجا

امان اللہ خاں بن جائے گا تو — پر اول عاملِ قرآن ہوجا

ڈبو کر کشتیٔ کفر آنسوؤں میں — بغل میں نوحؑ کا طوفان ہوجا

غلامی کر محمد مصطفےٰؐ کی — گدائی چھوڑ دے سلطان ہوجا

مرے سانپ اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے — نظام الملک کا فرمان ہوجا

تزلزل میں ہے ایوانِ خلافت
تو اس ایواں کا پشتیبان ہوجا

۱۲ر مئی سنہ ۱۹۲۰ء

Marfat.com

ارغوانی عید

اِس آبِ سُرخ کا ساقی اِدھر بھی ایک کنٹر لا
لنڈھا کر جس کے خم کے خم ہوئے سرشار بونر لا

سمرنا کی مئے گلرنگ اگر تیزی میں کچھ کم ہو
حرم میں جاکے یورپ کے لیے خونِ کبوتر لا

مے آشامانِ مغرب کو اگر ساغر کی حاجت ہو
کسی مُسلم کا مٹی میں ملا اِک کاسۂ سر لا

مری آغوش میں آئے تو اُس بت سے سمجھ لوں میں
کسی حیلے سے اُس کو گھیر کر اک شب مرے گھر لا

حریفوں کو مٹا جس طرح وہ ہم کو مٹاتے ہیں
بحقِ مصطفٰی یارب مرادِ اسلام کی بر لا

مجھے بچوں کو عیدی جاکے دینی ہوگی کابل میں؟
جگر سے مانگ کر کچھ لعل و گوہر دیدۂ تر لا

میرے اشعار لکھنے چاہیئں سونے کے پانی سے
اگر سونا نہیں ملتا کم از کم کاغذِ زر لا

---

۲۹ جون سنہ ۱۹۲۱ء

Marfat.com

سلف صالحین

وہ مسلمان کہاں اگلے زمانے والے
گردنیں قیصر و کسریٰ کی جھکانے والے

امتیاز ابیض و اسود کا مٹانے والے
سبق انساں کو اخوت کا پڑھانے والے

بات کیا تھی کہ نہ رُوما سے نہ ایراں سے دبے
چند بے تربیت اونٹوں کے چرانے والے

بھید کیا تھا جو آپس میں ملے تھے نہ کبھی
ہو گئے مشرق و مغرب کے ملانے والے

جن کو کافور پہ ہوتا تھا نمک کا دھوکا
بن گئے خاک کو اکسیر بنانے والے

پیشوائی کو نکل آئی خدائی ساری
گھر سے نکلے جو محمدؐ کے گھرانے والے

خم و خمخانہ بھی ہے مہر و نشاں بھی ہے وہی
نہیں ملتے ہیں مگر خم کے لنڈھانے والے

وہی نیساں ہے گہر ریز ابھی تک لیکن
نظر آتے نہیں گوہر کے لٹانے والے

کیا سکھاتے ہیں تمدن کی حقیقت ہم کو
آج قرآن کی دولت کو چرانے والے

فیض کس کا ہے یہ اس پر بھی کبھی غور کریں
اپنی تہذیب کا افسانہ سنانے والے

بادشاہی میں فقیری کا چلن رکھتے ہیں
دوش پر بار امانت کا اٹھانے والے

نہ دبے ہیں کبھی باطل سے نہ دب سکتے ہیں
گردن اللہ کے رستے میں کٹانے والے

آشنا ذوق اسیری سے ہو میری مانند
شعر کہتے ہوں اگر وجد میں لانے والے

Marfat.com

خلافت کی بُنیاد

نئی اک وبا کو سلاتے ہوئے — خلافت کی بُنیاد اُکھیڑو گے تم
تو اچھی طرح سے سمجھ لو یہ بات — خود اپنے ہی بخئے ادھیڑو گے تم
عرب اور عجم سے الگ ہی رہو — کہاں تک یہ جھگڑے نبیڑو گے تم
نہ دیں گے تمہیں چین لینے کبھی — ستائے ہوؤں کو جو چھیڑو گے تم

بچا لو گے ہندوستاں کو اگر
ذرا پاؤں اپنے سکیڑو گے تم

۷ر جولائی ۱۹۲۰ء

Marfat.com

فرشتہ و حیوان

آدمی زادہ طرفہ معجون است — از فرشتہ سرشتہ و از حیوان
گر کند میلِ ایں شود بہ از یں — ور کند میلِ آں شود کم از آں"
چو مسلم علمِ دین و زید "فخر الدین رازی" شد — ولے چوں در عمل کوشید "امان اللہ غازی" شد
گہے "طلعت" شد و بر خاک و خوں غلطید در برلن — گہے در "طل" "چو نادر خاں" علم در کیہ تازی شد
بچنگِ ملتِ بیضا گہے زد زخمہ چوں "طرزی" — نوا پیرا بہ بزم اندر بآہنگ حجازی شد
سمر نارا چو یک لک داد آصف جاہِ ہشتم گشت — نوالش رشتۂ اسلام را وجہ درازی شد

چو از یزداں دلش بگرفت و با طاغوتیاں پیوست
گسست از خویش "فیصل" گشت و انگلیسِ مجازی شد

---

۵ اکتوبر ۱۹۲۰ء

Marfat.com

حقائق

دل ہے پہلو میں تو پیدا شیوۂ ترکانہ کر
جورِ ہفت افلاک کے ہوتے رہیں پروانہ کر

غم کو خود آکر بہالے جائے گی موجِ سرور
دیکھتا کیا ہے اُٹھ اور فکرِ مے و پیمانہ کر

دعوئ الفت جتا کر مفت میں رسوا نہ ہو
دار پر چڑھنے سے پہلے رازِ عشق افشا نہ کر

ظرفِ نیساں چاہتی ہے قلزم آشامی تیری
برگِ گل کی طرح شبنم کے لئے ترسا نہ کر

کام ابراہیموں کا ہے کہ کھیلیں آگ سے
کود پڑ شعلوں میں خوفِ انجام کا اصلا نہ کر

لے کے نام اللہ کا طوفاں میں کشتی ڈال دے
خوفِ بے پایانئ دریائے موج افزا نہ کر

خود عمل تیرا ہے صورت گر تری تقدیر کا
شکوہ کرنا ہو تو اپنا کر مقدر کا نہ کر

سایۂ شمشیر میں پوشیدہ جنت ہے مگر
ناکسوں کے سامنے اس بھید کا چرچا نہ کر

Marfat.com

حیاتِ جاوید

رحمتِ باری کم اپنا جوش کر سکتی نہیں
یہ چڑھی ندی قیامت تک اُتر سکتی نہیں

زندہ جاوید ہے اللہ والوں کا گروہ
اُمتِ مرحوم سو سکتی ہے مر سکتی نہیں

سرورِ کونین خود ہوں ناخدا جس کے وہ ناؤ
لطمۂ طوفانِ موج افزا سے ڈر سکتی نہیں

ایشیا کی وہ بساطِ کہنہ اُلٹی جا چکی
بازیٔ اسلام اب دُنیا میں ہر سکتی نہیں

میں نے یہ مانا کہ جس پر ہو عتاب انگریز کا
اُس کی دُنیا ہند میں رہ کر سنور سکتی نہیں

لوٹ لے جب تک نہ سر پر اک نیا کوہِ ستم
ایک بھی رات اُس ستم کش کی گذر سکتی نہیں

لیکن ان ایذاؤں پر شیوہ ہے جس کا صبر و شکر
عاقبت بھی کیا اُس انساں کی سدھر سکتی نہیں

میری حرصِ لذّتِ آزار کا عالم نہ پوچھ
سر جب تک جائے نیت میری بھر سکتی نہیں

منزلِ خوفِ خدا ہے مومنِ قانت کا دِل
ہیبتِ قیدِ فرنگ اُس میں اُتر سکتی نہیں

جرم اتنا ہے کہ کیوں حدِ ادب سے بڑھ کے آہ
لب تک آ جاتی ہے اور دل میں ٹھہر سکتی نہیں

رات ہی ایسی تھی جس کا بھول جانا تھا محال
بات ہی ایسی ہے جو دل سے بسر سکتی نہیں

کفر سے مجھ کو ہے لاگ اور دیں سے ہے مجھ کو لگاؤ
کوئی اور الزام دُنیا مجھ پہ دھر سکتی نہیں

پانچ سیپاروں کی دولت ہے مرے سینے میں جمع
جس کو انگریزی حکومت قرق کر سکتی نہیں

میں حرم سے اُڑ کے جا بیٹھوں گا شاخِ سدرہ پر
میرے پر تثلیث کی قینچی کتر سکتی نہیں

Marfat.com

اتمامِ نور

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن — پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا
کہہ دو انہیں سنا کے لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ — تقدیر کا نشان مٹایا نہ جائے گا
مسلم ہوں میں غلام ہیں شمس و قمر مرے — اپنا یہ درجہ مجھ سے گھٹایا نہ جائے گا
میں گرچہ ناتواں ہوں مگر بارِ کائنات — میرے سوا کسی سے اٹھایا نہ جائے گا
مجھ سے بجز خدا کے کسی کے حضور میں — اپنا سرِ نیاز جھکایا نہ جائے گا
کرتا ہوں وضو لہو سے ہوں اس کے لئے مگر — اپنوں کا خون مجھ سے بہایا نہ جائے گا
کعبہ خدا کے گھر سے صنم خانہ بن گیا — اس بتکدہ میں مجھ سے تو جایا نہ جائے گا
میں جس شرابِ تیز سے سرشار تھا کبھی — کیا مجھ کو پھر وہ بادہ پلایا نہ جائے گا
میں جس نوائے تلخ سے مدہوش تھا کبھی — کیا مجھ کو پھر وہ نغمہ سنایا نہ جائے گا
ہاں اے مرے نصیب ہوئی صبح آنکھ کھول — اب تو تھپک تھپک کے سلایا نہ جائے گا

Marfat.com

سر پہ پہن کے آئے گا تاجِ شہنشہی
تو مصطفےٰ کے گھر جو گدا یا نہ جائے گا

اب بھی عرب میں اور عجم میں ہے گھر ترا
اِس گھر میں اور کوئی بسایا نہ جائے گا

تثلیث کو یہ جا کے سُنا دو کہ آج سے
تگنی کا ناچ ہم کو نچایا نہ جائے گا

اے کفر ہاتھ پاؤں کٹے تیری راہ میں
سر رہ گیا ہے سو وہ کٹایا نہ جائے گا

اقصائے ہند میں علم حق ہُوا بلند
یہ پرچم اب کسی سے گرایا نہ جائے گا

Marfat.com

تُرک

لیُظہِرَہٗ کے وعدے کے وفا ہونے کا وقت آیا
گدائے بے نوا کے بادشاہ ہونے کا وقت آیا

ظہورِ غلبۂ دینِ مبیں کی ساعت آپہنچی!
جہاں میں حق کے باطل سے جُدا ہونے کا وقت آیا

گھر آیا ابرِ رحمت ہر طرف سے بامِ گردوں پر
سروں پر سایۂ لطفِ خُدا ہونے کا وقت آیا

ھُوَ اللہُ اَحَد کے نغمے کو بیتاب ہے گلشن
قفس سے عندلیبوں کے رہا ہونے کا وقت آیا

پسند آیا کشائش کو کسی کا عقدۂ مشکل
رسول اللہ کے مُشکلکشا ہونے کا وقت آیا

شراب جاں ہوئی گلرنگ مینائے شہادت سے
زلال زندگی کے جانفزا ہونے کا وقت آیا

بنی تیغ آزمائی پاسبانِ شب زندہ داری کی!
خلافت کے نئے سر سے عطا ہونے کا وقت آیا

یہ جا کر دُشمنانِ دینِ حق سے برملا کہہ دو
کہ تُم سب کے زبوں ہو کر فنا ہونے کا وقت آیا

ہے اسلام اک سمندر اور ترک اک قطرہ ہے لیکن
اس اک قطرے سے اک طُوفاں بپا ہونے کا وقت آیا

توانائی پہ کیوں کر ناتواں کو غلبہ ملتا ہے
ان آیاتِ مبیں کے رُونما ہونے کا وقت آیا

اکیلا سارے یورپ سے پچھاڑا جا نہیں سکتا
کسی سے تُرک کا لشکر اکھاڑا جا نہیں سکتا

Marfat.com

فرض اور قرض

جو مسلم ہے تو جان ناموسِ ملت پر فدا کر دے
خدا کا فرض اور اس کے نبی کا قرض ادا کر دے

بھری محفل میں لا سکتا نہ ہو گر کفر تاب اس کی
تو زنداں ہی میں جا کر روشن ایماں کا دیا کر دے

شہادت کی تمنا ہو تو انگریزی حکومت پر
کسی مجلس کے اندر نکتہ چینی برملا کر دے

تمہارا قافلہ کچھ لٹ چکا اور کچھ ہے لٹنے کو
رسول اللہ کو اس کی خبر بادِ صبا کر دے

ضرورت ہے اب اس ایجاد کی دانائے مغرب کو
جو اہلِ ہند کے دامن کو چولی سے جدا کر دے

نکل آنے کو ہے سورج کہ مشرق میں اجالا ہو
برس جانے کو ہے بادل کہ گلشن کو ہرا کر دے

قفس کی تیلیوں پر آشیاں کا کاٹ کر چکر
فلک سے گر پڑے بجلی کہ بلبل کو رہا کر دے

یہ ہے پہچان خاصانِ خدا کی ہر زمانے میں
کہ خوش ہو کر خدا ان کو گرفتارِ بلا کر دے

Marfat.com

جگر پارے

وفود بھیج کر اُن سے پیام کر لیں گے ہم آج فیصلۂ روم و شام کر لیں گے
ہمارے خوں کے آنسو ہیں اور دامنِ قوم لہو لگا کے شہیدوں میں نام کر لیں گے
یہ سچ ہے اُس پہ خدا کا چلا نہیں قابو مگر ہم اُس بتِ کافر کو رام کر لیں گے
بجائے کعبہ خدا آج کل ہے لندن میں وہیں پہنچ کے ہم اس سے کلام کر لیں گے
مٹائیں گے بدویت کے تفرقے جا کر اور اس کے واسطے کچھ قرض و ام کر لیں گے
ہمارے مُنہ میں زباں ہے اور اس میں ہے تاثیر اسی کو وجہِ حصولِ مرام کر لیں گے
ہمارے ہاتھ میں ہے اشہبِ قلم کی عناں اسی سمند کو محشر خرام کر لیں گے
رہی مساعدتِ بختِ نارسا سو یہ کام جنابِ حضرتِ خیر الانام کر لیں گے
خلیفہ چاند نبیؐ سورج اور ہم تارے مرتب آپ ہم اپنا نظام کر لیں گے
وہ کام جو نہ ہوا ولیم اور ولسن سے محمدؐ عربی کے غلام کر لیں گے
نسیمِ وادیٔ بطحا جو چل کے ہند میں آئے تو ہم بھی اس سے معطر مشام کر لیں گے
وہ مُہر جو سرِ خُم ہے یہ ٹوٹ جائے تو رند شکستِ توبہ کا آپ اہتمام کر لیں گے
ہزار آپ کے فتوے سہی مگر مسلم حلال چیز کو کیونکر حرام کر لیں گے

Marfat.com

عرب کی خاک اڑی اور عجم ہوا برباد
ہم اب نئے مین کے نیچے مقام کریں گے

وہ خاک جس میں ٹھکانہ ہے غوثِ اعظم کا
سُنا ہے اس میں اجانب قیام کریں گے

خدا کرے کہ وہ اس خاکِ پاک میں نہ رہیں
وگرنہ کام ہم اپنا تمام کریں گے

جو ڈھل کے آگیا خورشیدِ خاوری لبِ بام
تو ہم ستم زدہ بھی سیرِ بام کریں گے

ہمارے دل میں اگر جلوہ گر ہے نورِ خدا
تو سومنات کو بیت الحرام کریں گے

جو مولوی نہ ملے گا تو مالوی ہی سہی
خدا خدا نہ سہی رام رام کریں گے

دکن میں جا نہ سکیں گے تو شہریارِ دکن
یہیں سے تجھ کو بحسرت سلام کریں گے

علی امام نے واپس دلا دیا جو برار
تو پھر انہیں کو ہم اپنا امام کریں گے

کریں جو دین کو رسوا وہ آپ ہوں رسوا
ہم اب دعا میں یہی التزام کریں گے

۱۱ مارچ ۱۹۲۰ء

Marfat.com

نفیرِ اسلام

بحکم اعدوا لہم ما استطعتم — بڑھے جس قدر اپنی طاقت بڑھاؤ
فراہم کرو جنگ کا ساز و ساماں — نصاریٰ پہ ہیبت کا سکہ بٹھاؤ
بتائید حق اپنی ملت کے بل پر — حریفوں کی کثرت کے چھکے چھڑاؤ
کہانت کی بنیاد جس نے ہلا دی — اُس اللہ اکبر کے نعرے لگاؤ
اُٹھاؤ نہ دریا کی لہروں کے احسان — جہازوں کو پھر خشکیوں پر چلاؤ
مٹا دو عجم اور عرب کی رقابت — جہاں میں بساطِ اخوت بچھاؤ
کرو ہوشیاری پہ مستی کو قرباں — خمستان یثرب کے ساغر لنڈھاؤ
حریفوں سے کہہ دو کہ ہم ہیں مسلماں — نہ باطل کی قوت سے ہم کو ڈراؤ
ہمیں آزمایا ہے سو بار تم نے — کسی اور کو جا کے اب آزماؤ
علم ہاتھ میں لے کے دینِ ہدیٰ کا — سرا چیں کا پھر اندلس سے ملاؤ
بجھا دو خرافات کی مشعلوں کو — حرم کا چراغ از سرِ نو جلاؤ

محمدؐ کے جھنڈے کے سایہ کے نیچے
فلک کے ستائے ہوؤ سر چھپاؤ

Marfat.com

موجِ نور

توحید کے ترانہ کی تانیں اڑائے جا
مطرب تمام رات یہی نغمہ گائے جا

ہر نغمہ سے خلا میں ملا کو ملائے جا
ہر زمزمہ سے نور کے دریا بہائے جا

ایک ایک تیری تال پہ سر جھومنے لگیں
ایک ایک سُر سے چوٹ جگر پر لگائے جا

ہر زیر و بم سے کرتہ و بالا دماغ کو
ہر گٹکری سے پیچ دلوں کے گھمائے جا

ناسوتیوں سے چھین کے صبر و قرار و ہوش
لاہوتیوں کو وجد کے عالم میں لائے جا

تڑپا چکیں جنہیں تری رنگیں نوائیاں
ان کو یہ چند شعر مرے بھی سنائے جا

اے رہ نوردِ مرحلۂ ہفت خوانِ عشق!
اس مرحلہ میں ہر قدم آگے بڑھائے جا

خاطر میں لا نہ اس کے نشیب و فراز کو
جو سختیاں بھی راہ میں آئیں اٹھائے جا

رکھتا ہے لاکھ سر بھی اگر اپنے دوش پہ
نام محمدِ عربی پہ کٹائے جا!

وہ زخم چُن لیا ہے جنہیں پشتِ غیر نے
حصے میں تیرے آئیں تو چہرے پہ کھائے جا

کرتا رہ استوار اساسِ حریمِ دیں
اور ساتھ ساتھ کفر کی بنیاد ڈھائے جا

چھلکائے جا پیالہ شرابِ حجاز کا
دو چار گھونٹ اس کے ہمیں بھی پلائے جا

سر پر اگر ہو تاج تو ہو دوش پہ گلیم
دنیا کو شان یثربیوں کی دکھائے جا

رکھ مسندِ رسول کی عزت کو برقرار
عثمانؓ کے ہلال کا پرچم اڑائے جا

Marfat.com

رسمِ ادب

یہ ادب کی شرط تھی بزم میں کہ وہ سر اُٹھا کے گہ صلا
جو کہے الستُ بربکمُ تو میں سر جھکا کے کہوں بلیٰ

پسرِ خلیل کی سیکھ ادا جو ہے ذبح ہونے کی آرزو
کہ چھری رُکے تو رُکے مگر نہ سرکنے پائے ترا گلا

نہ یزید کا وہ ستم رہا نہ زیاد کی وہ جفا رہی
جو رہا تو نام حُسینؑ کا جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

وہ جو سو رہا ہے مدینہ میں کوئی جا کے اُس کو یہ خبر دو
چلی آ رہی ہیں وہ آندھیاں کہ چمن حضور کا اُڑ چلا

لقب اُمّتہً وّسطا دیا جنہیں تیرے فضل نے اے خدا
پس و پیش و راس و چپ آج کیوں وہی سختیوں میں ہیں مبتلا

نگہِ کرم تری کس لئے ہے ستم زدوں سے پھری ہوئی
ہم اُسی کے ہیں ترے لطف نے جسے دی نوید وما قلیٰ

Marfat.com

آموختہ

کیا حکومت نے چند دن کے لئے جو زنداں میں بند تجھ کو
تو شکرِ حق کر کہ راہِ حق میں پہنچ رہا ہے گزند تجھ کو!

تکلیف

جس آزمایش میں پڑنے والے حیاتِ جاوید پا چکے ہیں
اُس امتحان کے لئے کیا ہے ترے خدا نے پسند تجھ کو

جو تجھ کو صیاد چھوڑ دیتا سمجھ کے صیدِ زبوں تو کیا تھا
کشاں کشاں لے گئی حرم تک مگر خود اس کی کمند تجھ کو

حسینؑ کا سر ہے آسماں پر کہ رہ چکا تھا کبھی سناں پر
تو کم سے کم سر بکف تو ہو جا جو سر ہے کرنا بلند تجھ کو

بھرا ہُوا زہر کا پیالہ جو آگے آئے تو اس طرح پی
کہ گھول کر دے رہا ہے گویا حریف ساغر میں قند تجھ کو

زمیں کو لرزا فلک کو چکرا عرب کو گرما عجم کو تڑپا
ملا ہے فطرت کی ارجمندی سے دل اگر درد مند تجھ کو

Marfat.com

وہی ہو انداز بسملی کا جو شیوۂ ترک نیم جاں ہے!
اگر کٹانا پڑے محمدؐ کے نام پر بند بند تجھ کو!

یہ چند نکتے ہیں اس سبق کے جو تو کئی بار پڑھ چکا ہے
وہی سمجھائی ہوئی حقیقت سمجھاؤں پھر نا بچند تجھ کو

Marfat.com

جبر اور صبر

جھک گئی سکھوں کے آگے کس طرح سرکار دیکھ
دیکھتے کیونکر ہیں نیچا زبردست آزار دیکھ

ڈوبتی ہے کس طرح منجدھار میں ظالم کی ناؤ
کس طرح ہوتا ہے مظلوموں کا بیڑا پار دیکھ

تو نے چلتے دیکھ لی ملت فروشوں کی دکان
سرفروشوں کی بھی آکر گرمئ بازار دیکھ

مالوی جی کے پرانے ہتھکنڈے کس کام کے
خالصہ جی کا نرالا شیوۂ پیکار دیکھ

جبر کی تلوار چلتے چلتے آخر گر گئی
صبر کا ہتھیار کام آیا ہے آخرکار دیکھ

اے کہ تھا بالسمع والطاعت کبھی تیرا شعار
ہو گئے غیر اس حقیقت کے علمبردار دیکھ

اے کہ تیری وضع کو کچھ ضد سی ہے تغییر سے
ابلق ایام کی بدلی ہوئی رفتار دیکھ

تو نے دیکھے ہیں شہنشاہوں کے درباروں کے ٹھاٹھ
اب فقیروں کا بھی جنگل میں لگا دربار دیکھ

کٹ مری سکھوں کی قوم اپنے گرو کے نام پر
تو بھی مسلم اپنی جاں اپنے نبی پر وار دیکھ

Marfat.com

سواراج

ہے کل کی ابھی بات کہ تھے ہند کے سرتاج — دیتے تھے تمہیں آ کے سلاطینِ زمن باج
یا رنگ زمانہ نے یہ بدلا ہے کہ تم کو — دُنیا کی ہر ایک قوم سمجھتی ہے ذلیل آج
دامانِ نگہ جس کی فضا کے لئے تھا تنگ — وہ باغ ہوا دیکھتے ہی دیکھتے تاراج
محفل میں ضیا بیز نہ ساقی ہے نہ ساغر — گلشن میں نوا ریز نہ صلصل ہے نہ دراج
سوچو تو ذرا تم کہ تمہارا ہی سفینہ — کیوں ہو گیا بازیچۂ ذخارِ امواج
ہر برق جو کوندی ہے گری ہے وہ تمہیں پر — ہر فتنہ جب اُٹھتا ہے تمہیں بنتے ہو آماج
جب تک رہے تم دستِ نگر اپنے خُدا کے — ہونے نہ دیا اُس نے تمہیں غیر کا محتاج
جس وقت مگر ہاتھ سے سر رشتۂ رضا کا — چھوٹا تو نہ تھا تخت [illegible] تاج
جھک جاؤ گے اب بھی اگر اللہ کے آگے — بن جاؤ گے پھر تاجور و صاحبِ معراج
مٹی بھی اُچھالو گے تو ہو جائے گی سونا — کنکر بھی اُٹھا لو گے تو بن جائے گا پکھراج

Marfat.com

جو ہوگئے اُس کے وہ ہوا اُن کا نگہبان
اُسکی ہے جنہیں شرم ہے اُنکی بھی اُسے لاج

تُرکوں ہی کو دیکھو کہ جب اُس پہ ہوئے قرباں
یورپ کی دھری رہ گئی سب کثرت افواج

داتا کی یہ ہے دین ہیں رنگ اُس کے نیارے
مانگے نہ ملی بھیک نہ مانگا تو ملا راج

اک سجدہ میں حاصل ہوئے جاتے ہیں دو عالم
وہ کیوں نہ کرو بات کہ اک پنتھ ہو دو کاج

مٹ جاؤ مگر حق کو نہ مٹتے ہوئے دیکھو
سیکھو یہ روش گر تمہیں لینا ہے سوراج

Marfat.com

رہتاس

آفتاب اسلام کا آیا ہے سمت الراس پر — ہو گئے چودہ طبق روشن عوام الناس پر

زندگی اسلامیوں کی آنکھ سے مخفی نہیں — ظاہر اُن کی برتری ہے خضر اور الیاس پر

کیا لیے پھرتے ہو اپنی توپ اور تلوار کو — جب نہیں قابو ہمارے قلب کے احساس پر

نغمہ گوئی کو ہے میرے خامۂ رنگیں پہ ناز — جس طرح نازاں علمداری ہوئی عباسؓ پر

جا کے لایا آسماں سے یہ زمینِ سنگلاخ
ہو گئی حل میری مشکل قلعۂ رہتاس پر

قلعہ رہتاس

۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء

Marfat.com

سہسرام

گنبد سے آ رہی ہے صدا شیر شاہ کی
ٹکرا رہی ہے عرشِ معلّیٰ کے بام سے

وہ دن نہیں ہے دُور کہ اسلام کا علَم
ہو گا بلند ہند میں پھر اس مقام سے

کافور کفر ہو گا یہاں سے بھی جس طرح
اُکھڑے قدم شریف کے بیت الحرام سے

دے گی خراج ملّتِ بیضا کو کائنات
نکلے گی ذوالفقارِ علی پھر نیام سے

کوندیں گی جس میں سطوتِ کبریٰ کی بجلیاں
اُٹھے گی ایک دن وہ گھٹا سہسرام سے

سہسرام
۳۰ ستمبر ۱۹۲۵ء

Marfat.com

دستۂ گل

کھلنے کو ہیں پنجاب کے گلشن میں نئے پھول
دینے کو پیام آئی صبا اور ہی کچھ ہے

تکبیر کے نعروں نے ہلایا ہے فلک کو
آج آ رہی گنبد سے صدا اور ہی کچھ ہے

پو پھٹنے نہ پائی کہ ہوئی نور کی بارش
لاہور کی گلیوں کی فضا اور ہی کچھ ہے

شوریدہ سری کا تو ہے الزام ہی الزام
اللہ کے بندوں کی سزا اور ہی کچھ ہے

ہے تاج کی خواہش نہ تمنا ہے نگیں کی!
اسلام کا مقصد بخدا اور ہی کچھ ہے

مغرب میں بھی اچھوں کو بُرا کہتے ہیں لیکن
اس جرم کی مشرق میں سزا اور ہی کچھ ہے

فرعون نے بچوں کو نہ تیغ کیا تھا
پر آپ کا اندازِ جفا اور ہی کچھ ہے

مانا کہ ہیں ٹیگور کے اشعار دل آویز
اقبال کے نغموں میں مزا اور ہی کچھ ہے

یہ سچ ہے کہ اٹلی کے حسیں آفتِ جاں ہیں
بنگالہ کے جادو کی ادا اور ہی کچھ ہے

دیتے ہیں قرار آپ نصاریٰ کو اُولی الامر
فرمودۂ شاہِ دوسرا اور ہی کچھ ہے

توحید کے پرچم کو جھکانے وہ چلے ہیں
پر فیصلۂ کلکِ قضا اور ہی کچھ ہے

ہم سنتے ہیں کچھ اور ہی راوی کی زباں سے
یاروں نے اٹک پار کہا اور ہی کچھ ہے۔

Marfat.com

یہ وہم خدا ہی ہے جو زائل ہو دلوں سے | تنظیم کے پردہ میں چھپا اور ہی کچھ ہے
تلوار کا شکوہ ہے نہ جزیہ کی شکایت | کافر کو مسلماں سے گلہ اور ہی کچھ ہے
تم کہتے ہو ہرگز نہیں مرتد کی سزا قتل | ہم نے تو شریعت سے سُنا اور ہی کچھ ہے
ان آریہ پُرشوں کو خدارا کوئی سمجھائے | خود اُن کے منوجی کی کتھا اور ہی کچھ ہے
ویدوں کی ہیو ستھا ہے ادھرمی کو جلا دو | آج آپ یہ کہتے ہیں کہ "لا" اور ہی کچھ ہے

چرخے سے علاج مرض ہند نہ ہو گا
یہ درد وہ ہے جس کی دوا اور ہی کچھ ہے

Marfat.com

نقشِ عید برنگِ امیّد

یہ عید ہو ہر ایک مسلماں کو مبارک
اور کشورِ اسلام کے سلطاں کو مبارک

نکلی ہوئیں اسلامیوں کے دل سے دعائیں
ناموسِ خلافت کے نگہباں کو مبارک

قفقاز و اناطولیہ سے تا بہ سمرقند
یہ وقت ہو ہر صاحبِ ایماں کو مبارک

ہو خسروِ کابل کے لئے صبح یہ مسعود
اور حضرتِ عثماں علی خاں کو مبارک

یہ عید تو اک زندگیِ نو کی ہے تمہید
وہ زندگیِ نو ہر مسلماں کو مبارک

مستقبلِ اسلام ہے ماضی سے ہویدا
اس آئینہ کی سیر ہو دوراں کو مبارک

آنے کو ہے جو فصلِ بہار اپنے چمن میں
سرو و سمن و سنبل و ریحاں کو مبارک

دنیا کی فضا جس سے ہے اب بھی مترنم
وہ نغمہ ہو مجھ جیسے غزلخواں کو مبارک

میں رہ سپرِ کعبہ ہوا ہوں مگر اے کاش
تلوے ہوں مرے خارِ مغیلاں کو مبارک

اے سیدِ عالی گہر اے فاخرِ مظلوم
ہوں پاؤں ترے حلقۂ جولاں کو مبارک

غافل ہے فَرَقْنَا بِکُمُ الْبَحْرَ سے فرعون
یارب یہ ندا موسیٰ عمراں کو مبارک

ہندی کے لئے شیوہ ظفر کا بھی ہے محمود
طرزی کی اگر طرز ہے افغاں کو مبارک

Marfat.com

لمعات

میانوں سے نکل آئیں تڑپ کر پھر وہ شمشیریں
پلٹ دی ہیں جنہوں نے مشرق و مغرب کی تقدیریں

وہ شمع وہ سمایا پھر نگار آرائے محفل ہے
ہیں پروانے کی خاکستر میں رقصاں حسن کی تنویریں

پڑا ہے زلزلہ دنیا میں پھر لزبن سے پیکن تک
بلند اک ساتھ ہوتی ہیں مسلمانوں کی تکبیریں

جکڑ سکتیں نہیں زندانیانِ حق کو ہتھکڑیاں
عبث ہیں سب یہ ترکیبیں غلط ہیں سب یہ تدبیریں

جنوں جب کارفرما ہو تو کام آتی نہیں اصلا
یہ تادیبیں یہ تہدیدیں یہ تنبیہیں یہ تعزیریں

دھواں اٹھے تو سمجھو شعلہ بھی ہوگا بلند اس سے
نمایاں خود بخود آہوں سے ہو جاتی ہیں تاثیریں

ادھر انگورہ و کابل ادھر بغداد اور دہلی
وہ سب رحمت پیمبر کی یہ سب امت کی تقصیریں

وہاں توحید کی باتیں یہاں تثلیث کی گھاتیں
وہ سب مومن کی میراثیں یہ سب کافر کی جاگیریں

امان اللہ خاں اور مصطفےٰ کو دیکھ لو جا کر
نہ دیکھی ہوں اگر اسلام کی غیرت کی تصویریں

عجب کیا ہے کہ شردھانند بھی اک دن مسلماں ہو
لہو اسلام کا ٹپکے اگر کافر کا دل چیریں

Marfat.com

پنج گنج

(۱)

بتانِ کاشی و لاہور

ہمیں وہ فتنہ کا بانی قرار دیتے ہیں　　مگر خود اپنی روش کو سنوار دیتے ہیں
بتانِ کاشی و لاہور سے خدا کی پناہ　　کہ رنج دیتے ہیں اور بے شمار دیتے ہیں
دروغ کو نہیں حاصل ہُوا فروغ کبھی　　ہم اُن کے جھوٹ کو سچ سے نکھار دیتے ہیں
وہ دھرتے ہیں یہی الزام ہم پہ لے دے کر　　کہ مکّہ لیتے ہیں اور ہر دوار دیتے ہیں!
مدینہ بڑھ کے تمہیں ہے عزیز دہلی سے　　ہمیں وہ طعنہ یہی بار بار دیتے ہیں
دبا ہُوا تھا جو کینے کا جذبہ سینے میں　　یہ کینہ جُو اُسے اُٹھ کر ابھار دیتے ہیں

کبھی رسُولؐ کی توہین شغلہ اُن کا
کبھی خُدا کے خلاف اشتہار دیتے ہیں

Marfat.com

(۲)

نامسلمانوں اور مسلمانوں کا فرق

ہیں ایک وہ کہ ابٹنا لگا کے شُدھی کا
عروسِ کفر کا جوبن نکھار دیتے ہیں

اور ایک ہم ہیں کہ دینِ رسولِ اکرم کا
خود اپنے ہاتھ سے کھو اعتبار دیتے ہیں

حرم کے راہ نوردوں کی خستہ پائی کو
بشارت خلشِ نوکِ خار دیتے ہیں

حریمِ کعبہ میں تثلیث کا اُٹھے پرچم
یہ لکھنؤ سے نصاریٰ کو تار دیتے ہیں

مراد یہ ہے کہ اُلٹے بساطِ ابنِ سعود
ہم آپ جیت کے بازی کو ہار دیتے ہیں

(۳)

استرداد برار

دکن رہے جو سلامت یہی غنیمت ہے
وہ کب نظام کو واپس برار دیتے ہیں

وہاں بڑھی ہوئی جتنی ہو منزلت جس کی
یہاں اسی قدر اس کو فشار دیتے ہیں

(۴)

محمدؐ عربی کا نام سپہر بریں کی لوح پر

خزاں رسیدہ چمن کو طیور زمزمہ سنج
نوید آمدِ فصلِ بہار دیتے ہیں

Marfat.com

زمانہ قید کا برطانیہ کے زندانی
مصیبتوں میں خوشی سے گزار دیتے ہیں
فرشتے ملتِ بیضا کو آسمانوں سے
پیامِ رحمتِ پروردگار دیتے ہیں
خدا نے جس سے محمدؐ کا نام لکھا تھا
ستاروں کو وہ قلم مستعار دیتے ہیں

(۵)

طلوعِ صبحِ اُمید کا انتظار

نبی جہاز سے طوفاں میں اپنی اُمّت کو
کنارے پر بسلامت اُتار دیتے ہیں
خدا کی راہ میں جو ہو کے سر بکف نکلے
اُسی کو مسندِ عزّ و وقار دیتے ہیں
زمین جس کی شہادت کے خوں سے ہو سیراب
اُسی کا نام فلک پر پکار دیتے ہیں
وہ تیغ کفر کے پیکر کو جو دو نیم کرے
اُسی کو مرتبۂ ذوالفقار دیتے ہیں
کب اس کے قبضۂ جوہر نگار پر دیکھیں
ہمارے بازوؤں کو اختیار دیتے ہیں

Marfat.com

غزل مرقص

عجب کیا رب کی اس قدرت پہ گر مسلم کو حال آئے
خلافت پر زوال آئے تو ساتھ اس کے کمال[1] آئے

ستاروں سے بحسرت بدر کامل ہو ادھر رخصت
ادھر پھر اوجِ گردوں پر نظر بن کر ہلال آئے

حکومت کا نشہ اسلامیوں سے جا نہیں سکتا
جو ٹوٹے ساغرِ جم بزم میں جامِ سفال آئے

عروسِ دولتِ کابل کو ہو مشاطہ کی حاجت
تو استنبول سے افشاں کے چننے کو جمال[2] آئے

خدا جانے ہو کیا اس وقت حالت دیں کے اعدا کی
امان اللہ خاں کو بیٹھے بیٹھے گر جلال آئے

خلافت کی کرامت ہے اگر ہندوستاں جاگے
اگر صدیوں کی اس باسی کڑھی میں بھی اُبال آئے

زن و فرزند و جان و مال سب حق ہے خلافت کا
اگر اسلامیوں کو حق شناسی کا خیال آئے

مُسلمانو دُعا پانچوں نمازوں میں یہی مانگو
کہ قسطنطین پر اور اُس کی فوجوں پر وبال آئے

جزا ہند کے احساں کی ہے احساں اور وہ یہ ہے
کرے نیکی مسلماں اور اُسے گنگا میں ڈال آئے

ملی اس کشمکش میں ہم کو آزادی تو سُن لینا
کہ انگریزوں کو ہم بغداد سے جا کر نکال آئے

---

[1] غازی مصطفٰے کمال پاشا [2] غازی جمال پاشا

Marfat.com

تلافی پر جو ہو سرکار کی آمادگی ظاہر
قسم لے لو جو گذری بات کا دل میں ملال آئے

تشدد خود کریں الزام اس کا تھوپ دیں ہم پر
تعجب کیا گر اس منطق پہ ہم کو اشتعال آئے

اسی تہذیب پر کیا اہلِ مغرب ناز کرتے ہیں
یہاں سے کچھ اڑا لائے وہاں سے کچھ چرا لائے

کہیں افیون کی چٹکی کا ڈالا چین کو چسکا
کہیں لے کر مراقش میں شرابِ پرتگال آئے

غرض ہمدردِ انساں بن کے جس اقلیم میں پہنچے
اُسی کو اِس نئی تہذیب کے سانچے میں ڈھال آئے

گُل افشانی مری اس وقت ہوگی سیر کے قابل
خبر جب فتح کی انگورہ سے بادِ صبا لائے

ودیعت تھی مری مژگاں کی خاکِ روضۂ اطہر
کہا جب ہم نشیں نے جا کے تم یثرب سے کیا لائے

ملائک وجد میں آجائیں گر اس نظمِ مرقص کو
سنانے کے لئے خود مسلمِ شیریں مقال آئے

مدینہ منوّرہ

چشمہ اُبل رہا ہے مدینہ میں نُور کا
ہر اس کی موج رقص ہے میرے شعور کا

چھنتا ہے جلوہ اس کی فضائے لطیف سے
صبح ازل کے نورِ سعادت ظہور کا

ایک ایک سنگ ریزہ احد کا مرے لئے
ہم سنگ ہے خدا کی قسم کوہ طور کا

بہتا پگھل پگھل کے ہے آنکھوں کی راہ سے
انجام تھا یہ میرے دلِ ناصبور کا

دہلیز مصطفےٰ سے مرا سر لگا رہے
طالب نہیں میں جنّت و حور و قصور کا

سر خاک پہ ہے اور تصوّر ہے عرش پر
مجھ کو ہوا نصیب مواجہ حضور کا

اے رب کعبہ میری خطا کو معاف کر
نزدیک پر اگر ہے مجھے دھوکا ہو دُور کا

آداب جانتا نہیں شدّ رحال کے
کچھ بھی نہیں سلیقہ مجھے ان امور کا

اس سے مگر نہیں یہ مرا مدعا کہ میں
رکھتا ہوں دل میں شوق طواف قبور کا

ختم رسلؐ پہ بھیج رہا ہوں سلام میں
میرا یہ زمزمہ ہے ترانہ زبور کا

دِل میں جو ہے وہ آ نہیں سکتا زبان پر
خود اعتراف ہے مجھے اپنے قصور کا

Marfat.com

مجلسِ خلافت پنجاب کا اعلان

رسول اللہ کے ناموس پر قربان ہو جاؤ
مسلمانو! بلالؓ و بوذرؓ و سلمانؓ ہو جاؤ

حنینؔ و بدر کا ہندوستان میں کھینچ دو نقشہ
کہ سر ہو کفر کا گیند اور تم چوگان ہو جاؤ

جھکا دو حق کے آگے گردنیں ابنائے باطل کی
نبیؐ کی آن بن جاؤ خدا کی شان ہو جاؤ

یہی راز آج کل ہے ملتِ بیضا کی وحدت کا
کہ ہفتاد و دو قالب ہو کے بھی یکجان ہو جاؤ

عجم کے دل کو چھینا جس کے ایک آہنگِ شیریں نے
اسی چنگِ حجازی کی رسیلی تان ہو جاؤ

تمہاری ہڈیاں اینٹیں ہوں جس کی اور لہو گارا
نہ جس کو ڈھا سکے دنیا وہی نبیان ہو جاؤ بنیان

بنو غازی کی غیرت جس نے رکھ لی لاج امت کی
عدو اللہ کا ہیبت ربا ایمان ہو جاؤ

نصاریٰ کا طعام اسلام کے بیٹوں کو جائز ہے
بڑے گھر جاؤ اور سرکار کے مہمان ہو جاؤ

یہ سب کچھ ہو چکو جب تم تو کہہ دو جا کے منجی سے
کہ اب ہندو سبھا کے شوق سے پردھان ہو جاؤ

Marfat.com

کفر کے دروازہ پر اسلام کی دستک

یاد ایام کہ حق کا نظر آتا تھا جلال
ہر طرف لرزہ براندام تھے باطل کے شعوب

بول بالا تھا زمانے میں مسلمانوں کا
جن کی ہیبت سے سب ابنائے زماں تھے مرعوب

جن کے ہاتھوں کو ملی مشرق و مغرب کی عناں
جن کے قدموں میں گرے آکے شمال اور جنوب

اگر اسلام کے ابرو میں شکن پڑتی تھی
بید کی طرح لرزتے تھے حریفوں کے قلوب

ایک یلغار میں اسلام پہنچ جاتا تھا
دجلہ کی وادیوں سے تا بکنار ڈنیوب

تخت سے قیصر و فغفور اتر آتے تھے
جب یہ سنتے تھے کہ توحید کے آئے مندوب

آفتاب آج اسی امت کے شکوہ و شاں کا
آہ ظلمت کدۂ ہند میں ہے رو بہ غروب

کب ان آنکھوں میں سمایا تھا یہ الٹا منظر
کفر غالب ہو اور اللہ کا دیں ہو مغلوب

مجلس وضع قوانین میں بعجز و الحاح
لاجپت رائے سے کہتے ہیں محمد یعقوب

ترک سے سیکھئے اغیار نوازی کی ادا
لالہ جی اپنے تمدن کے بدلئے اسلوب

Marfat.com

دیجئے ہم کو پرایوں ہی کے نزکانہ حقوق ‌ ‌ ‌ ‌ کہ نہیں ان سے زیادہ ہمیں کچھ بھی مطلوب
یہ کہیں حشر کے آنے کے تو آثار نہیں ‌ ‌ ‌ ‌ کفر کا دست نگر دینِ مبیں ہو کیا خوب
علما ہم سے یہ دن رات کہا کرتے ہیں ‌ ‌ ‌ ‌ کہ ہیں گم راہ نصاریٰ تو یہودی مغضوب
بیگماں دونوں سے اس وقت ہیں کس صف میں کم ‌ ‌ ‌ ‌ ہم جو کہلاتے ہیں محبوبِ خدا کے محبوب

اِمتحاں کے یہی انجام ہُوا کرتے ہیں
جمع ہو جاتے ہیں جب اُن میں خُدائی کے عیوب

---

۱۸ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء

Marfat.com

پیامِ وقت

جو کرنی ہے جہانگیری محمدؐ کی غلامی کر
عرب کا تاج سر پر رکھ خداوندِ عجم ہو جا

ہو سرکش سرو کی مانند اگر باطل اٹھائے سر
اگر حق آگے آئے ماہِ نو کی طرح خم ہو جا

صنم خانہ میں گو کلیوں کی رعنائی سے پھیر آنکھیں
دوئی سے کٹ کے نیرنگیوں کی یکتائی میں ضم ہو جا

چراغِ دیر سے جل کر بھی آخر راکھ اڑنی ہو
تو پھر شمعِ حرم سے لو لگا کر ہی بھسم ہو جا

اگر سورج کو شرمانا ہے اپنی ضوفشانی سے
تو بن ابنِ سعود اور ذرۂ خاکِ حرم ہو جا

امان اللہ خاں کا درد اپنے دل میں پیدا کر
کفِ ساقی میں یہ جامِ جہاں بیں دے کے جم ہو جا

سبق اس انکسارِ نفس کا اب ہم کو ملنا ہے
کہ برکن ہیڈ بڑھے جتنا بھی تو اتنا ہی کم ہو جا

کرانا ہے قلم ہاتھوں کو روداد جنوں لکھ کر
تو اس دورِ ستم پرور میں میرا ہم قلم ہو جا

پشاور

۲۹ نومبر ۱۹۲۷ء

Marfat.com

بچۂ سقا کی پشت پر استعمارِ مغرب کا مشکیزہ

عید الفطر ۱۳۴۷ھ

گجر دم آج مسلم کو یہ جاں پرور نوید آئی
کہ کل شب آسماں پر چاند چمکا اور عید آئی

پیوں گا بادۂ لاتقنطوا کے جام بھر بھر کر
خمستانِ عرب کی میرے ہاتھوں میں کلید آئی

دیا پیغامِ نصرت قدسیوں نے عرشِ اعظم سے
اور اس پیغام کی قندھار سے برقی رسید آئی

سنا ہے سیستاں میں اک نیا رستم ہوا پیدا
بسالت جس کی مرگ آسا سرِ دیو سپید آئی

ہے پشتِ سقہ پر مشکیزہ استعمارِ مغرب کا
یہ ہے وہ ماجرا جس کی شہادت چشم دید آئی

کسی کے حصہ میں انعام انزلنا الحدید آیا
کسی کے حق میں مثواہ جہنم کی وعید آئی

شراب آئی وہ بالائے خلافت بھی پئیں جس کو
مگر ہو کر فرنگستان کی بھٹی سے کشید آئی

پشاور سے امان اللہ خاں کی پیشوائی کو
علی گل خاں کی پیہم سعی سے نصرِ مزید آئی

جب آئی عید کی تقریب اک دنیا پکار اٹھی
کہ ان کے واسطے ساعت یہ آئی اور سعید آئی

Marfat.com

سحرِ حلال

دیا ملّت کا روشن باختر سے قیرواں تک ہے
بلند اب بھی مُسلمانوں کا جھنڈا آسماں تک ہے

یہ عزت نقش جس کا جلوہ گستر ہے جبینوں پر
فقط خاکِ حریمِ سرورِ کون و مکاں تک ہے

ہوئی جاتی ہیں آنکھیں خیرہ یثرب کے تمدن سے
جھلکتا ہے فروغ اُس کا نظر اُٹھتی جہاں تک ہے

غلط سمجھے ہیں مفہومِ اخوت جو یہ کہتے ہیں
کہ اس جذبہ کی گیرائی فقط ہندوستاں تک ہے

اس افسانہ کی رنگینی دلوں کو جس نے تڑپایا
پشاور کے فداکاروں کی نعشِ خونچکاں تک ہے

نصیب اچھے ہیں اُس کے ارمغاں جسکی عقیدت کا
پہنچ جاتا دکن کے خسرو صاحبقراں تک ہے

ہے ناز اسلام کو کابل تری خاکِ مقدس پر
مگر امن و اماں تیرا امان اللہ خاں تک ہے

وہ وقت آنے کو ہے جب دیکھ لے گا ایک بیگ روما
کہ فرشِ دیدہ و دل بچھ گیا دارالاماں تک ہے

ملایا برہمن کو شیخ سے اک بات میں جس نے
وہ جادو داں نوں پنجاب میں میری زباں تک ہے

Marfat.com

سُنّتِ اسلاف

کلکتہ میں ناچی ہیں کراچی کی بلائیں!
معشوقۂ لندن کی یہ ہیں تازہ ادائیں
خیبر کو ملا دیں گی ملیبار سے اک روز
پنجاب سے اُٹھی ہیں جو گھنگھور گھٹائیں
اسلاف کی سُنّت کو کریں تازہ مُسلماں
اور خون شہادت کے سمندر میں نہائیں
زنجیر کی جھنکار سے زنداں کو ہلاکر
اُن کو بھی جو فرزانہ ہیں دیوانہ بنائیں
اسلام اور ایمان کی پہلی ہے یہی شرط
میداں میں کفن سر سے لپیٹے ہوئے آئیں
سر پہلے ہتھیلی پہ ہو پھر نوک سناں پر
نظارہ پھر اک بار یہ دُنیا کو دکھائیں
بیداد کی لعنت سے کریں پاک وطن کو
آفاق سے آثارِ غُلامی کے مٹائیں

ہے جن کے لئے رازِ بقا موت میں مضمر
پرچم وہی آزادیٔ کامل کا اُڑائیں

Marfat.com

خزاں میں بہار

میں طول و عرض کشور میں یہ آج اعلان کر دوں گا
حرم کے ذرّہ ذرّہ پر نچھاور جان کر دوں گا

ہوا اسلام کا اک بال بھی بیکا تو دیکھو گے
ہزار ابنِ سعودِ اسلام پر قربان کر دوں گا

کتاب اللہ متنِ دیں ہے اور سنت ہے شرح اسکی
میں ان دونوں سے ملّت کی دوبالا شان کر دوں گا

چراغِ کعبہ سے جگ میں اُجالا ہونے والا ہے
ہمالہ کو میں اُس کے نور سے فاران کر دوں گا

بہا دوں گا خس و خاشاک کی مانند باطل کو
جہانِ کفر کی سب بستیاں ویران کر دوں گا

ترے رونے سے کچھ بھی بن سکا اب تک اے ناصح
میں جب روؤں گا برپا نوح کا طوفان کر دوں گا

مرے خامہ کی گل ریزی کو موسم کی نہیں حاجت
میں پت جھڑ میں بھی گلشن کو بہارستان کر دوں گا

مسلمانوں کو کیا ڈر اُن کے آقا جب یہ کہتے ہیں
کہ میں اُمت کی ساری مشکلیں آسان کر دوں گا

۱۲؍ مارچ ۱۹۲۳ء

Marfat.com

اٹک پار

سرزمین بے آئیں ہو چلی ہے باآئیں
حق نے سر نکالا ہے پردۂ پشاور سے

بولٹن سے کب دبتا جذبہ اُس اخوت کا
جو ملا ہی دیتا ہے باختر کو خاور سے

پاسِ وضع داری کا اُن کو ہے تو ہم کو بھی
داوری مُسلماں کی ہے خود اپنے داور سے

صدقہ اپنی رحمت کا ایک گھونٹ مجھ کو بھی
ساقی اپنے ساغر کے ظرفِ مستی آور سے

جو نہ نیزنا جانے اے اٹک ڈرا اُس کو
کیوں اُلجھ رہا ہے تو صدیوں کے شناور سے

بھاؤ ہو گیا سستا بائیکاٹ کا اتنا
اب یہ مال ملتا ہے مُفت ہر دساور سے

مغربی سمند اپنی تیزیوں پہ نازاں ہے
شوخیاں ابھی سیکھے مشرقی تگاور سے

حق ہے ہندوؤں کا بھی میری جیبؔ داماں پہ
لُوٹ لیں بچیں جتنے موتی اس نچھاور سے

---

۳۰ نومبر ۱۹۲۷ء

Marfat.com

لاتایسوا مِن رُوح اللہ

اقبال کے زوال کا پیغام آگیا
یہ آفتاب ڈھل کے لبِ بام آگیا

برطانیہ کو مل گئی دولت عراق کی
اور حصۂ فرانس میں بھی شام آگیا

فرطِ ادب سے جھک گئیں یاروں کی گردنیں
سرجان سائمن کا جہاں نام آگیا

رجعت پسند کو نہ ملی جب کوئی دلیل
جھٹ لے کے اک خریطۂ دشنام آگیا

خوش خوش تھے یہ حریف کہ اتنے میں دفعتہً
لاتقنطوا پکار کے اسلام آگیا

۱۶ فروری ۱۹۲۸ء

Marfat.com

اعتماد علی النفس

اے مُسلماں غیر کیوں ہوں تیرے حق کے پاسباں
جب کہ طاقت خود ترے بازوئے فولادی میں ہو

کیا حریفوں کا اُنہیں ڈر جن کو ہو خوفِ خُدا
اور پھر اس پر اکثریت جن کی آبادی میں ہو

توڑ ڈالو ایک جھٹکے میں غلامی کی قیود
شیر مردو! تم پلے آغوشِ آزادی میں ہو

بھیج دو پنجاب اُسے اپنی تشفی کے لئے!
شک جسے اسلامیوں کی نکتہ ایجادی میں ہو

۱۵ر دسمبر ۱۹۲۹ء

Marfat.com

قندھار چلو قندھار چلو

چلتی ہے جدھر تلوار چلو
چلتے ہیں جدھر سب یار چلو
بے مایہ ہو یا زردار چلو
دریائے اٹک کے پار چلو

قندھار چلو قندھار چلو

تقدیر عرب کہتی ہے جہاں
تدبیر عجم رہتی ہے جہاں
بل کھاتی ہوئی بہتی ہے جہاں
دُنیا کے لہو کی دھار چلو

قندھار چلو قندھار چلو

پھر فطرت شور مچاتی ہے
اور سوئے ہوؤں کو جگاتی ہے
ہلمند سے کان میں آتی ہے
تلواروں کی جھنکار چلو!

قندھار چلو قندھار چلو

Marfat.com

جذبہ نہ ہو کم آزادی کا ! بھرتے رہو دم آزادی کا
لہراؤ علم آزادی کا اور کرتے ہوئے یلغار چلو
قندھار چلو قندھار چلو

داڑھی میں چھپا اسلام نہیں ٹوپی سے ڈھکا اسلام نہیں
اس طرح ملا اسلام نہیں دم ہے تو مجاہد وار چلو
قندھار چلو قندھار چلو

۲۸ر جنوری ۱۹۲۹ء

Marfat.com

رب کعبہ سے ایک عاجزانہ التجا

کوڑی کے تین تین بکیں گے یہ مولوی
اُٹھ اُٹھ کے لے رہے ہیں جو تثلیث کے قدم

کس کو اِس ابتلا کی خبر تھی کہ ایک دن
ہم پر بچارے ہی علماء ڈھائیں گے ستم

جس کو اُنھوں نے کافر اکفر دیا قرار
جاتے ہی اُس کے کھُل گیا اسلام کا بھرم

دارالامان کے سر پہ قیامت گذر گئی
قہرِ خدا کے پھٹنے لگے آسماں سے بم

وہ گردنیں جو غیر کے آگے جھُکی نہ تھیں
آج اُس کے آستاں پہ نظر آرہی ہیں خم

اے ربِ کعبہ ہم سے کہاں تک یہ بے رُخی
کیوں ہو گئی تری نگہ التفات کم

آخر ترے رسولؐ کے دامن گرفتہ ہیں
جس کے غلام ہوتے ہیں اسکندر اور جم

کب تک رہیں گے دست و گریباں فرنگ سے
کب تک لڑا کریں گے یہ کشتی قضا سے ہم

قندھار کو وہ زور عطا کر کہ عنقریب
پل بھر میں پھر بلند ہو توحید کا علم

---

۹ فروری ۱۹۲۹ء

Marfat.com

رجز مرقص

شجاعت کے جوہر دکھاتے چلو
حریفوں کے چھکے چھڑاتے چلو

چلے ہو جو کابل کو قندھار سے
تو تیغ دو دم کو چلاتے چلو

پرائے اور اپنے لئے آزما
مقدر کو بھی آزماتے چلو

رہِ حق میں رکھ کر ہتھیلی پہ سر
شہادت کے خوں میں نہاتے چلو

کرو قطع دامانِ صحرا و کوہ
سمندوں کو بگٹٹ اڑاتے چلو

مجاہد ہیں اس وقت خنجر بکف
دل ان غازیوں کے بڑھاتے چلو

زر و سیم کی ہو ضرورت انہیں
تو انبار ان کے لگاتے چلو

جو دیکھو نشاں کفِ پائے شاہ
تو رستہ میں آنکھیں بچھاتے چلو

فرشتے بھی آجائیں گے وجد میں
امان اللّٰہی نغمہ گاتے چلو

جمایا "زمیندار" نے ہے جو رنگ
مری آہ بن کر اڑاتے چلو

Marfat.com

دُرِّ منثور

نامِ کارندہ نہ بن مفت میں بدنام نہ ہو
ظرف ہی جب نہیں عالی تو مے آشام نہ ہو

نہیں سودائے شہادت تو نہ کہلا مُسلم
ہند میں موجبِ رسوائیِ اسلام نہ ہو

اُس سے کافر مرے نزدیک ہے سو بار اچھا
جس مُسلمان کے پیشِ نظر انجام نہ ہو

آپ کہتے ہیں پرایوں نے کیا ہم کو تباہ
بندہ پرور کہیں اپنوں ہی کا یہ کام نہ ہو

مرغِ دانا سنبھل اور دانہ کے لالچ میں نہ آ
اس کے نیچے کہیں ہم رنگِ زمیں دام نہ ہو

یُوں تو ہے شرم پیمبر کی اُنہیں بھی لیکن
جی میں ڈرتے ہیں کہ ناراض کہیں ٹام نہ ہو

نعمتیں خوانِ صحافت کی ہیں ساری بے لطف
گر اس مائدہ میں لذّتِ دشنام نہ ہو

جب خود اللہ بھی لوگوں کی زباں سے نہ بچا
ہم ہیں پھر کون کہ ہم پر کوئی الزام نہ ہو

نام کالوں کا زمانہ سے مٹا دیں گورے
رحمت اللہ کی دُنیا میں اگر عام نہ ہو

نشاۃ الثانیہ کہتے ہیں جسے کابل کی
کہیں سقے کے لئے موت کا پیغام نہ ہو

رُت جو بدلی ہے تو اس طرح خدایا بدلے
صُبح کی فکر نہ ہو دغدغہ شام نہ ہو

عِلم بخشا ہے تو دے ذوقِ عمل بھی یارب
عزم ہی کیا ہے وہ جس کے لئے اقدام نہ ہو

اُستوار اپنے خُدا سے ہو ہمارا رشتہ
تو کبھی بھی گلۂ گردشِ ایام نہ ہو!

۱۱ مئی ۱۹۲۹ء

Marfat.com

کنارِ اٹک پر رندانِ لم یزل کی سر مستیاں

اس نظم میں متعدد تلمیحات ہیں گل مست سے گل مست خاں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور بلبل سے محمد حسین خاں انسپکٹر مراد ہیں جو راقم الحروف اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو اٹک پار اُتر کر صوبہ سرحد میں داخل ہونے سے روکنے کے لیے منجانب حکومت سرحد مامور ہوئے تھے اور جب تک ہم لوگوں کا اٹک کے اس پار دریا خاں میں ساتھ رہا جہاں اہل ڈیرہ اسمٰعیل خاں جلسہ میں شرکت کے لئے آ گئے تھے۔ یہ دونوں افسرانِ پولیس اپنے فرائض نگرانی انجام دیتے رہے۔ نواب سیف اللہ خاں ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے رئیس اعظم ہیں اور مولوی احمد اس علاقہ کے مشہور مکفر مولوی ہیں جنہوں نے شاہ امان اللہ خاں غازی کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا تھا جان بُل سے مراد یہاں سر نارمن بولٹن ہیں۔ جو جان بل کے سرحدی نمائندے ہیں اور جنہیں یہ شرف حاصل ہے کہ جس سے چاہیں دستارِ فضیلت چھین لیں اور جسے چاہیں عالم بنا دیں۔

اٹک کی موج کی مے گونیاں دیکھ ہیں دریا خاں میں بلبل مست و گل مست
چڑھا ہے نشہ سیف اللہ خاں کو ظفر مست و بخاری مست و گل مست

Marfat.com

رہے اک مولوی احمد سوان کو — کرے گا قلقل مینائے مُل مست

نچائیں گے اُسے نگنی کا ھسم ناچ — کرے گا رقص ہوکر جان بُل مست

ہلا دیں گے مسیحیت کی بُنیاد — اگر اس بات پر جائیں گے تُل مست

"آلھی حنانہ انگریز گرجا"

مچائیں گے لب دریا یہ غُل مست

---

۱۰ دسمبر ۱۹۲۹ء

Marfat.com

قسمت

ہند میں بستا ہُوا تیمور کا گھر لٹ گیا
چھین لی انگریز نے دِلی چلو چھٹی ہوئی
ملک کی پھوٹی ہوئی قسمت کو اب کیا روئیے
ایک ٹھوکر میں پھٹی تِلّی چلو چھٹی ہوئی

Marfat.com

ناخنِ مدراس اور عقدۂ بھوپال

کھنڈر اسلام کے مشرق کے ہر ساحل پہ بکھرے ہیں
قیامت بن گیا تثلیث کے بھونچال کا جھٹکا

یہ سمجھے بھی! کہ چھلکے گی وہی گاگر جو ادھ جل ہو
خرد افروز ہے نظارہ کاشی جی کے پنگھٹ کا

سما جائے کلیسا کی پری میری ان آنکھوں میں
مگر دل میں اُترنے کو خدارا یوں نہ لٹ چھٹکا

میں اے شیخِ طریقت تیرے مکروفن سے واقف ہوں
تصوّف کا بتا کر بھاؤ کولے کو نہ یوں مٹکا!

شراب خانہ ساز آئی ہے یثرب کے خمستاں سے
ہے اک حوضِ کوثر قطرہ قطرہ جس کی تلچھٹ کا

دھمک اُس پاؤں کی پھر کان میں پڑنے ہی والی ہے
کمونڈا تھا کبھی شورِ قیامت جس کی آہٹ کا

Marfat.com

وہی تکبیر جو خیبر سے مالا بار تک گونجی!
کراچی سے ملایا چاہتی ہے رشتہ سلہٹ کا
کیا مدراس نے حل عقدۂ بھوپال تنگ آکر
تماشا کب تک آخر دیکھتا آپس کی کھٹ پٹ کا
حیاتِ جاوداں اُس "وقت کے منصور" کا حق ہے
انا الحق کہہ کے جو ہنستا ہوا پھانسی پہ جا لٹکا

۷ر جولائی ۱۹۳۱ء

Marfat.com

مجلس اتحاد و ترقی کوچین کے رضاکاروں کا ترانہ

کوچین میں توحید کا نقارہ بجا دو
اک ضرب میں سوئی ہوئی بستی کو جگا دو

پہنچاؤ ہر اک گوشہ میں اسلام کا پیغام
اور شرک کے اوہام کی بنیاد ہلا دو

اسلاف کے اخلاق کا بن جاؤ نمونہ
گالی تمہیں دے کوئی تو تم اُس کو دعا دو

سب سے یہ بڑا فرض ہے اس وقت تمہارا
جو تفرقے آپس کے ہیں ان سب کو مٹا دو

چھوٹوں میں اطاعت ہو تو شفقت ہو بڑوں میں
اس رشتہ سے ان دونوں کو آپس میں ملا دو

مومن ہو جھکو اک فقط اللہ کے آگے
مُسلم ہو سر اسلام کی عزت پہ کٹا دو

دُنیا کو دکھا دو کہ ہو تم عزم کے پیکر
رستہ میں ہمالا ہو تو ٹھوکر سے ہٹا دو

زینت جو مدارس کی ہے اور اس کو بڑھا کر
رونق جو مساجد میں ہے چاند اس کو لگا دو

میراث میں تہذیب عرب تم کو ملی ہے
آفاق میں دھوم اپنے تمدن کی مچا دو

پھر زندہ کرو شیوہ رسول عربی کا
باطل کے اُبھرتے ہوئے جذبوں کو دبا دو

دل جیت لو دُنیا کا محبت کے عمل سے
سیلاب مساوات و اخوت کا بہا دو

آزاد غلامی سے کرو اپنے وطن کو
اور مرتبہ اقوام میں پھر اس کا بڑھا دو

Marfat.com

جیشِ رضاکاران کوچین

ہم دانش و حکمت کے انبار لگا دیں گے
کوچین کو مشرق کا غرناطہ بنا دیں گے

ہم قوم کے میمن ہیں دولت کے نشیمن ہیں
اللہ کے رستہ میں دولت یہ لٹا دیں گے

توحید کے بیٹے ہیں کس بات میں ہیٹے ہیں
ہم شرک کی رسموں کو بستی سے مٹا دیں گے

ایماں کے حقائق میں شامل ہیں فرائض بھی
ہم طبقۂ نسواں کو حق اس کا دلا دیں گے

اوقاف کو لے آئے جو اپنے تصرف میں
قرآں کی وعید اُن کو مسجد میں سنا دیں گے

اسراف کے شیدائی شیطان کے ہیں بھائی
اللہ سے خود اس کی تصدیق کرا دیں گے

خوشنودیٔ پیغمبرؐ ہر شے سے مقدم ہے
ہم اپنے بزرگوں کو یہ نکتہ سجھا دیں گے

ناموسِ شریعت کا پاس آپ کو گر ہوگا
ہم آپ کے رستہ میں آنکھوں کو بچھا دیں گے

لیکن اگر ہے منظور تحقیر کھلی اس کی
ہم جنگ کی سیٹی بھی فی الفور بجا دیں گے

ہر گھر میں جہاں ہوگا اسلام کا استخفاف
اُٹھیں گے نہ وہ پھر سے ہم جن کو بٹھا دیں گے

ہم حق کے سپاہی ہیں باطل کی تباہی ہیں
اک حملہ میں دشمن کو میدان سے بھگا دیں گے

جسموں میں اگر خوں ہے اور خوں میں حرارت ہے
ہم قیدِ غلامی سے ملت کو چھڑا دیں گے

Marfat.com

تابوتِ استعمار کی آخری میخ

جس مئے گلرنگ سے سرمست تھے احرارِ ہند
اور بھی ساقی کے جادو سے نشیلی ہوگئی

پیچ گاندھی کی لنگوٹی کا چلے تھے کھولنے
کشمکش میں اپنی ہی پتلون ڈھیلی ہوگئی

تھی کمی جس میخ کی تابوتِ استعمار میں
ہم مسلمانوں کی ضربوں سے نکیلی ہوگئی

گھٹ گیا سونے کا نرخ اور بڑھ گیا چاندی کا بھاؤ
گوری گوری اُن کی رنگت آج پیلی ہوگئی

میرے مینا میں جھلکتا ہے مزاجِ زنجبیل
اور مرے ساغر کی فطرت سلسبیلی ہوگئی

جب اُڑائی رَتِّلِ القُرآنَ ترتیلا کی تان
جبرئیلی ساز تھا گت بھی سُریلی ہوگئی

قافیہ تنگ اور زمین سخت اس فضا میں بھی یہ نظم
میرے خامہ کی زباں پر تھی سُریلی ہوگئی

---

۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۳۱ء

Marfat.com

طاقتِ ایمان

وطن کو میں چمنستاں بنا کے چھوڑوں گا
اور اُس کی صبح کو خنداں بنا کے چھوڑوں گا

ہر ایک وقت کے دارا کو اور سکندر کو
میں اپنے قصر کا درباں بنا کے چھوڑوں گا

میں نام لے کے محمدؐ کے زیر دستوں کا
حریف رستم دستاں بنا کے چھوڑوں گا

ادب نماز کے اوقات کا وہ سیکھے گی
میں کانگرس کو مسلماں بنا کے چھوڑوں گا

لہو شہید کا لوں گا اور اس کی سرخی کو
میں غازۂ رخ ایماں بنا کے چھوڑوں گا

وہ مشکلیں جنہیں حل جبر کر نہیں سکتا
بزور صبر انہیں آساں بنا کے چھوڑوں گا

سنٹرل جیل لاہور
۲۸ دسمبر ۱۹۳۱ء

Marfat.com

سالِ نو کا ہنگامہ

سنہ ۱۹۳۲ء

برطانیہ کی چھڑ گئی ہندوستاں سے جنگ — حالانکہ اس سے جنگ ہے سارے جہاں سے جنگ

گیتا سے اور گرنتھ سے زور آزمائیاں — قرآں کی آیتوں کے قشونِ گراں سے جنگ

ارجن کے اور بھیم کے گھر سے مقابلہ — پھر خاندانِ سرورِ کون و مکاں سے جنگ

توحید کے علم کو جھکانے کے حوصلے — جو قدسیوں کے ہاتھ میں ہے اس نشاں سے جنگ

سرحد کے غازیوں کو کچلنے کی نیتیں — بچے سے جنگ بوڑھے سے جنگ اور جواں سے جنگ

صلح و سلام و امن و اماں جس کی ہے متاع — غارتگروں کی ٹھن گئی اس کارواں سے جنگ

برق اور دخاں پہ کیوں نہ ہو ایمان خندہ زن — کرنے چلی ہے آج زمیں آسماں سے جنگ

ہے زیر دستیوں پہ زبردستیوں کی تاخت — موران نیم جان کی ہے پیل دماں سے جنگ

دھاوا سپاہ جبر کا ہے خیلِ صبر پر — توپ اور تفنگ کی ہے قلم اور زباں سے جنگ

ہم ناتواں سہی ہے خدا تو ہمارے ساتھ — اب بھی وہ کرتے ہیں تو کریں ناتواں سے جنگ

ذرہ کے ساتھ جنگ ہے جنگ آفتاب سے
خفاش کی عبث ہے شہ خاوراں سے جنگ

سنٹرل جیل لاہور

Marfat.com

سرحد کی شیرنیاں

سرحد کی مجاہد خاتونو! اللہ کی تم پر رحمت ہو
وہ غیرت حق کی حرکت تھی جس حرکت کی تم برکت ہو

احسان کی تم تصویریں ہو ایمان کی تم تفسیریں ہو
جنت ہے تمہارے پاؤں تلے تم رازِ حیاتِ اُمت ہو

اے پردگیانِ حجلۂ دیں تم کر گئیں پیدا ذوقِ یقیں
برہان حجاب اس دُنیا میں عقبیٰ میں دلیل رویت ہو

اسلام کا نقشہ کھینچ دیا اس نخل کو خوں سے سینچ دیا
جو دہر کے ہر کافر کے لئے اک پھولتی پھلتی آفت ہو

کوہاٹ میں جو کچھ تم نے کیا لاہور میں ہم سے ہو نہ سکا
یُوں کہنے کو دُنیا کہہ دے گی ہم مرد ہیں اور تم عورت ہو

---

۱۲ / جنوری ۱۹۳۲ء

Marfat.com

متصوفین

Marfat.com

انوارِ معرفت

شعرائے ایمانی کا طلوع

اوڑھنی سالوس کی بردِیمانی ہوگئی　　یہ مثل مشہور شعرا کی زبانی ہوگئی
صوفیوں نے شاعروں کو درسِ قرآں دے دیا　　یاد ان کو یتّبعھم کی کہانی ہوگئی

کوزہ بھی ہے کوزہ گر بھی ہے گلِ کوزہ بھی ہے
بس اسی پر ختم اُن کی لن ترانی ہوگئی

---

۴ نومبر ۱۹۱۷ء

Marfat.com

تصوف کی شانِ امامت

مسجد میں تالیاں

آکے مسجد میں طریقت نے بجا دیں تالیاں
اور جب لوٹا کا شریعت نے سنا دیں گالیاں

ڈھونڈتی پھرتی ہے بلبل ڈال ڈال اور پات پات
وہ شجر ہے کس زمیں کا جس کی ہیں یہ ڈالیاں

پھوٹ کر قرآں سے یہ نکلا تھا دریائے صفا
کیوں بہا دیں صوفیوں نے اپنی گدلی نالیاں

کیا ذرا احمر کی تھی کانِ شریعت میں کمی
آپ نے کانوں میں کیوں پہنی ہیں مس کی بالیاں

حشر والے دن جنابِ مصطفیٰ ہوں گے ملول
پیش ہوں گی جب تقشف کی یہ خوش اعمالیاں

منہ چڑاتے آپ ہیں کس واسطے اسلام کا
شرع کو بھاتی نہیں یہ آپ کی نقالیاں

بوڑھے غمزوں میں وہ اب اگلی سی عنائی کہاں
رہ گئیں پیرِ طریقت کے لئے دلالیاں

۷ر نومبر ۱۹۱۷ء

Marfat.com

فلسفۂ فرنگ

قامتِ شرق پر بھی راست آئے تو ایک بات ہے
یوں تو ہے جامہ زیب فلسفۂ فرنگ کا

رشتۂ سوزنِ یقیں در گرو رفو نہیں
علم قلیل ادھیڑ دے بخیہ قبائے تنگ کا

مجھ کو کیا ہے بائیکاٹ صوفیٔ نقشبند نے
کھینچ کے نقشہ رکھ دیا مغربیوں کی جنگ کا

گوہرِ شاہوار کو موج ہزار رنگ سے
گر ہو نکالنے کا شوق خوف نہ کر نہنگ کا

۰ر نومبر ۱۹۱۷ء

Marfat.com

متصوفانہ کنکوے بازی

کر لیا میں نے انتظام ڈور کا اور پتنگ کا
چاہیئے مجھ کو اب فقط ایک پیالہ بنگ کا

حلقہ گردن نیاز بن گئے گیسو دراز
قطع ہوا ہے سلسلہ شرع کے پالھنگ کا

حی علی الفلاح کا حکم ہے مرید کے لئے
پیر کو خود ہے مشغلہ بربط و نائے و چنگ کا

اب نہ وہ "ما صفا" رہا اور نہ وہ "ما کدر" رہا
زمزمیوں کے جام میں رنگ ہے آب بنگ کا

کشور نور پر کیا خیل ظلام نے خروج
ڈال دیا ہے شیشہ سے سنگ نے ڈھنگ جنگ کا

وہم ہوا ہے سرنگوں عقل ہوئی ہے سرفراز
آئینہ کو نہیں رہا وسوسہ کچھ بھی زنگ کا

راہ تو ہے یہ مستقیم ہم ہی نہیں مگر قویم
مرحلۂ نجات کو عذر ہے پائے لنگ کا

۸/ نومبر ۱۹۱۷ء

Marfat.com

پختگی اور خامی

خودکام صوفیوں سے یہ کہہ دو کہ خوش نہ ہوں ‏— دن رات شادکام ہیں ناکامیوں میں ہم
اُمت رسول کی ہیں امانت خدا کی ہیں — ہیں جنّت النعیم کے انعامیوں میں ہم
تم پردۂ جمال میں ننگِ وجود ہو — گر انتخابِ شرع ہیں بدنامیوں میں ہم
بُت خانۂ ممات کے ناقوسیوں میں تم — اور کعبۂ حیات کے احرامیوں میں ہم
سودائے شرع کی سرِ شوریدہ کو نوید — دیکھیں گے پختگی کو انہیں خامیوں میں ہم

اسلام امتیازِ نسب کا حریف ہے — کیا کم ہے یہ شرف کہ ہیں اسلامیوں میں ہم
ہندوستاں عرب کے گھرانے میں ہے شریک — کل آریہ تھے آج ملے سامیوں میں ہم

دُنیا میں ہے بلند ہمارے نبیؐ کا نام — خود گرچہ ہیں مٹے ہوئے گمنامیوں میں ہم
گردش میں جامِ مصطفویؐ حشر تک رہے — کچھ کرکے نام جائیں مے آشامیوں میں ہم

طاغوتیوں سے جنگ تو یزدانیوں سے صلح
ہیں جنگ اور صلح کے پیغامیوں میں ہم

۱۲ر نومبر ۱۹۱۷ء

Marfat.com

ہمہ اوست کی بانسری بجانے والے

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی
جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

آج دہلی کی ڈاک جب آئی! | تو ملا کھولتے ہی مجھ کو خطیب
نگہِ شوق اس پہ جا ٹھہری | کہ یہ تھا نامۂ حبیب لبیب
واحدی پر نثار ہوتا ہوں | کہ میں بیمار ہوں تو وہ ہیں طبیب
"قند آمیختہ بہ گل" لیکن | نہیں مجھ سے مریض کو بھی نصیب
وہ ہے قسمت حسن نظامی کی | کہ وہ میرے حبیب سے ہیں قریب
یوں ہوں دُور اس لئے مجھے دُشنام | جو ملیں تو نہیں یہ بات عجیب
مگر ان گالیوں میں بھی ہے مزہ | "کتنے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب
گالیاں کھا کے بد مزا نہ ہوا"

Marfat.com

دہلوی طریقت

خواجہ سے ایک دزتصوف نے یہ کہا
طامات تا کجا و خرافات تا بہ چند

کیوں واحدی کو درس طریقت دیا گیا
اس سے تو کچھ سوا تھی شریعت ہی سودمند

گفت ایں کرشمۂ نفس مشکبار اوست
پیران پارسا کہ دم از عشق می زنند

آئی فلک سے کان میں احسنت کی صدا
یہ نظم دل کشا ہے فرشتوں کو بھی پسند

Marfat.com

خیال آرائی

نام لیوا شرع کا ہے اور روش آزادہ ہے ۔۔۔ کیوں نہ ہو آغروِلی ہے اور خواہر زادہ ہے
پوچھنا کیا صوفیوں کی بزمِ زنگار رنگ کا ۔۔۔ یہ وہ محفل ہے کہ اس میں سادہ ہے اور بادہ ہے
ہیں تصوف کے زمانے میں یہی اب دو نشاں ۔۔۔ خرقہ رہنِ تاش ہے اور وقفِ مے سجادہ ہے
یہ تصوف بن گیا آکر کہاں سے سنگِ راہ ۔۔۔ رہرووں کو تو فقط اسلام سیدھا جادہ ہے
کتنے پانی میں ہیں صوفی دیکھ لوں گا میں ابھی ۔۔۔ شعر کہنے پر مری طبعِ رواں آمادہ ہے
گیسوؤں والے کی صورت پر مرا دل ہے نثار
آنکھ نرگس ہے دہن شکر ہے لب بیجادہ ہے

Marfat.com

توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر می کنند

ہم کو تاکید ہے تصوف کی — کہ بدنیائے دوں خیال مبند
ہمہ ہیچ است کارِ این دنیا — ہیچ را از برائے خود مپسند
بہت اچھا یہ فلسفہ ہے مگر — صُوفیہ خود بھی اس کے ہیں پابند؟
کیا ہماری ہی گردنوں کے لئے — رہ گئی ہے نجات کی یہ کمند
خود ہی جب اُس سے مس نہ ہوں ناصح — ہے عبث آپ کی نصیحت و پند
منع ہم کو ہے گڑ کی بھیلی بھی — آپ پیتے ہیں گھول گھول کے قند
ہم رہیں جھونپڑوں کے اندر اور — آپ کا قصر ہو رفیع و بلند
آپ "فص" بھی پڑھیں تو ہو وہ "نص" — ہم جو "نص" بھی پڑھیں تو ہو "پاژند"
وہی حضرت ہیں پوت چندے کی — جن کی ہے بات بات میں ناچند
کہہ گئے خوب ہی چچا سعدیؔ — ترکِ دُنیا بہ مُردم آموزند

خویشتن سیم و غلہ اندوزند

۲۲ر نومبر ۱۹۱۷ء

Marfat.com

ہمہ اوست یا ہمہ از وست

جو سوراج کے حامی ہیں — سچے انتریامی ہیں
لاج انہیں سے لوگ کی ہے — دیش بھگت جو سوامی ہیں
رام نے رادھا روپ لیا — بن گئے ایشٹر نامی ہیں
کیوں اس رنگ میں خود بھگوان — کر رہے اپنی غلامی ہیں
دیکھئے اس پر کیا اپدیش
دیتے خواجہ نظامی ہیں

Marfat.com

الجنّۃ تحت ظلال السیوف

کہتے ہیں صوفی کہ ہے فردوس حق اُس کا
جس پہ ہو شکمِ گنج کی دیوار کا سایہ
لیکن ہے پیمبرؐ کا یہ ارشاد کہ جنّت
ملتی ہے اُسے جس پہ ہو تلوار کا سایہ

صوفی ہے وہی جس کو خدا سے ہو سروکار
صوفی وہ نہیں جس پہ ہو سرکار کا سایہ
اے گولڑہ کے پیر نہ ڈر دار و رسن سے
جب خود سرِ منصور پہ ہے دار کا سایہ
اللہ کا سایہ ہے "زمیندار" کے سر پہ
پنجاب کے سر پہ ہے "زمیندار" کا سایہ

---

۲۲ ر اکتوبر ۱۹۲۱ء

Marfat.com

مارا نص باید نہ فص

خیز تا خرقۂ صوفی بہ خرابات بریم

کچھ اے حال والو سمجھتے بھی ہو تم — معمائے راز حیات امم کو
جو قوت ہو بازو میں اور دل میں ایمان — تو ہستی مٹا ڈالے گی نقش عدم کو
سمجھ کر مگر موت کو زندگی تم — تصوّف کی پٹی پڑھاتے ہو ہم کو
بہایا ہے اسلام کا خوں تم نے — پھر اس خوں سے کرتے ہو رنگیں حرم کو
گرایا زمیں پہ ہمیں آسماں سے — بنایا گدا تم نے دارا و جم کو
خدا تم کو شرمائے تم نے بنایا — مرادف الف لام میم اور الم کو
ولایت کو سمجھا رسالت سے افضل — خدا کی جگہ پوجتے ہو صنم کو
طریقت تمہاری شریعت ہماری — مبارک تمہیں نیش اور نوش ہم کو

یہاں آؤ قرآں تم کو پڑھائیں
لئے پھرتے ہو کیا فصوص الحکم کو

Marfat.com

تجاہل عارفانہ

خُدا کیا ہے؟ پوچھا شریعت نے اک دن — تصوّف کڑک کر پُکارا ھُوَ الکُل
وہی باغ ہے اور وہی باغباں ہے — وہ ہے خود ہی گُل اور ہے خُود ہی بُلبُل
مکاں بھی وہی ہے مکیں بھی وہی ہے — صُراحی بھی ہے خود ہی اور خود ہی قلقل
کبھی ہے وہ موسےٰ کبھی سامری ہے — کہیں وہ علی ہے کہیں ہے وہ دُلدُل
ابھی تھا وہ وامق ابھی ہے وہ عذرا — وہ اس کا تضرع یہ اُس کا تجمّل
جل خر بھی ہے خود ہی اور خر بھی خود ہی — وہ اُس کا تذلل یہ اُس کا تحمّل
زمیں بھی وہی ہے زماں بھی وہی ہے — وہ اس کا تکاثف یہ اُس کا تخلخل

شریعت نے لاحول پڑھ کر کہا یوں — یہ جا کر کسی اور کو دیجئے جُل
جہالت کو سمجھی تھی میں صوفیانہ — مگر یہ تو ہے عارفانہ تجاہل

خدا کیسے خالق ہو مخلوق بھی ہو
حقیقت سے ہے دُور دورِ تسلسل

۲ر نومبر ۱۹۱۷ء

Marfat.com

اِسلام کی مُشکلات

پھر شور ہے قبّوں کا اور زور ہے جبّوں کا
طبلہ ہے طریقت کا اور تھاپ ہے افرنجی
"بازم بخروش آور اے ذوق نواسنجی"

جُوتا ہے شریعت کا اسلام کے ہاتھوں میں
اے کُفر تری چندیا پھر ہونے کو ہے گنجی
"بازم بخروش آور اے ذوق نواسنجی"

نجدی نے بچھا دی ہے یثرب کی حویلی میں
سُنّت کی چٹائی پر توحید کی شطرنجی
"بازم بخروش آور اے ذوق نواسنجی"

غیروں کو ہنساتے ہو اپنوں کو رُلاتے ہو
کب تک یہ مُسلمانو! آپس کی شکر رنجی
بازم بخروش آور اے ذوق نواسنجی

---

۱۷ جولائی ۱۹۲۵ء

Marfat.com

بیناشناں

پیر کی اقتدا میں گر قصر ہو عصر کی نماز — کیا عجب اس سے منکشف مجھ پہ بھی حشر کا ہو راز
بادۂ اَمنُو پیوں موت کے بعد میں جیوں — مطلع فجر کی طرح ہو مری زندگی دراز

جھوم کے پی رہا ہوں میں جام مُتِمُّ نُورِہٖ — گھوم رہا ہے جام میں نشۂ بادۂ حجاز
دعوتِ داعِ ہو گئی در گروِ اذَا دَعَان — یا کہ ہے خوابِ ناز میں چشمِ سیاہ نیم باز
دینِ قویم مصطفےٰ رحمتِ عام ہو گیا — آتے ہی اس کے اُٹھ گیا شاہ و گدا میں امتیاز

لعل نگار کی طرح میری حدیث ہے لذیذ — گیسوئے یار کی طرح میرا فسانہ ہے دراز
میرے لئے ھُوَ الَّذِی آپ کے واسطے اَنَا — آپ کو مجھ پہ اعتراض آپ سے مجھ کو احتراز

چاہیئے اہلِ ذوق کو سوز کے ساتھ ساز بھی
نغمہ جو ہو تو جاں نواز نالہ جو ہو تو دل گداز

Marfat.com

تاجوروں کے رشک کو خاکِ درِ نبی ہُوئی — سرمۂ دیدۂ بلالؓ غازۂ چہرۂ معاذ[1]
جس کی تمہیں خبر نہیں شانِ رسُولؐ ہی تو ہے — جس نے زمینِ خشک پے آ کے چلا دیئے جہاز

عالمِ اعتبار ہے سلسلۂ امید و بیم — شرطِ ہبوط ہے صعود وجہ نشیب ہے فراز
مسلم سادہ کا بھی صاد اس پہ ہو گیا ضرور ہے — شوق سے لیجئے نکال کفر کی صُورتِ جواز

علتِ اولین ہے وہ علتِ آخریں ہے یہ
غور جو کیجئے تو ہے ایک بروز او ربراز

---

۷ نومبر ۱۹۱۷ء

[1] تبدیل الذال بالزا بقاعدہ سخنورانِ عجم

Marfat.com

تکمیلِ ایمان

زکوٰۃ اچھی حج اچھا روزہ اچھا اور نماز اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ یثرب کی عزّت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

دل اُن کے خوفِ غیر اللہ سے خالی نہ ہوں جب تک
مسلمانوں کی آزادی کا ساماں ہو نہیں سکتا

وہ ہوگا اور ہی کوئی جو رکھتا ہو لگی لپٹی
میں اپنی صاف گوئی پر پشیماں ہو نہیں سکتا

عتابِ انگریز کا ان سب ہی باتوں کی قیمت ہے
قیامت تک مرا رُخ اس سے ارزاں ہو نہیں سکتا

لگا لیں مجھ پہ فتوے کفر کے یہ پیر سب مل کر
میں اُن کے الٹی میٹم سے ہراساں ہو نہیں سکتا

---

۲۵ مئی ۱۹۲۹ء

Marfat.com

مغربی تہذیب

Marfat.com

مغربی جادو کے ڈورے

جدید وضع کے سانچے میں ڈھلتے جاتے ہیں
ہمارے طور طریقے بدلتے جاتے ہیں!

دکھائی ہے ہمیں تہذیبِ مغربی نے جو راہ
ہم آنکھ بند کئے اُس پہ چلتے جاتے ہیں

بھڑک رہا ہے کچھ اس جوش سے تنورِ فرنگ
کہ دیں کی برف کے تودے پگھلتے جاتے ہیں

دیارِ غرب کی مٹی کچھ ایسی چکنی ہے
بڑے بڑوں کے قدم بھی پھسلتے جاتے ہیں

اُگل رہے ہیں جنہیں ریزہ چینِ خوانِ مسیح
مزے سے ہم وہی لقمے نگلتے جاتے ہیں

حرم کے رستے سے کاٹی ہے شیخ نے کتنی
تو بتکدے سے برہمن نکلتے جاتے ہیں

جب اپنے عہد پہ قائم نہ رہ سکے بندے
خدائے پاک کے وعدے بھی ٹلتے جاتے ہیں

محمدؐ عربی کا یہ معجزہ سمجھو
اگر عرب کے مسلماں سنبھلتے جاتے ہیں

Marfat.com

قانونِ وقت

حق کا نہ کر اظہار کہ قانون یہی ہے
فرماتی ہے سرکار کہ قانون یہی ہے

خود محتسبِ وقت ہے اک رندِ بلا نوش
مے سے نہ کر انکار کہ قانون یہی ہے

ہے جرم یہ جس کا کہ خدا ایک ہے اُس کا
ہوگا وہ گرفتار کہ قانون یہی ہے

ڈھائے جو تیرے سامنے اللہ کے گھر کو
بن نقش بدیوار کہ قانون یہی ہے

پھٹ جائے جو تلی تو نہ ٹھوکر سے گلہ کر
مر کر بھی نہ دم مار کہ قانون یہی ہے

کیڑوں کی طرح پیٹ کے بل رینگ کے ان کو
شکریہ کے دے تار کہ قانون یہی ہے

فتویٰ علما کا ہو کہ گاندھی کی نصیحت
دونوں سے ہو بیزار کہ قانون یہی ہے

ننکانہ کو چل آگ میں جل راکھ کا ہو ڈھیر
رہ پھر بھی وفادار کہ قانون یہی ہے

کرنی ہے تجھے سیر اگر باغِ گرو کی
پٹ جا سرِ بازار کہ قانون یہی ہے

گدی سے اُتر راج کو چھوڑ اور کر اقرار
ہوں میں ہی خطاوار کہ قانون یہی ہے

اس پردہ زنگار میں نغموں کے عوض سن
زنجیر کی جھنکار کہ قانون یہی ہے

Marfat.com

آوازۂ منصور کو کہتے ہوئے لبیک
دوڑے رسن و دار کہ قانون یہی ہے

جینے کی تمنا ہو گر اس عہد میں تجھ کو
مرنے کو ہو تیار کہ قانون یہی ہے

گھر بار لٹانا ہو جسے حق کی طلب میں
بن جائے "زمیندار" کہ قانون یہی ہے

---

۲۹ جولائی ۱۹۲۲ء

Marfat.com

مارشل لا

حکومت جن دنوں پنجاب میں تھی مارشل لا کی
تو قابل دید کے تھی اوڈوائر کی غضب ناکی

جب امرتسر میں ہم پر گولیاں برسیں تو ہم سمجھے
کہ بوندیں ہیں یہ اہل ہند کے خون تمنا کی

خدا کے قہر کی بجلی گرا کرتی ہے ظالم پر
مگر پنجاب میں اس برق کے مظلوم تھے شاکی

مساوات اس کو کہتے ہیں کہ مشق قطع اعضا میں
نہ بوڑھوں ہی کو دیکھا اور نہ بچوں ہی کی پروا کی

جناب اوڈوائر کی بم اندازی کے کیا کہنے
ثریٰ کے بسنے والے سیر کرتے تھے ثریا کی

ہمارے بازوؤں کی دھجیاں اڑتی تھیں گردوں پر
ہماری ٹانگ کے تسمے خبر لاتے تھے جوزا کی

یہ صورت تھی ہماری خواہ مسلم خواہ ہندو تھے
یہ حالت تھی جناب جارج پنجم کی رعایا کی

---

۲۷ مئی سنہ ۱۹۲۰ء

Marfat.com

تہذیب

لاش مہدی کی جلادی واہ کیا تہذیب ہے
پھر ہوا میں راکھ اُڑا دی واہ کیا تہذیب ہے

ضد تو اس کو دیں سے تھی لیکن معین الدینؒ کی
قبر پہ گولی چلادی واہ کیا تہذیب ہے

راہزن تو خود ہے لیکن تہمت اپنے پیشہ کی
اولیاؤں پر جمادی واہ کیا تہذیب ہے

کہتے کہتے وعظِ امن اور دیتے دیتے درسِ صُلح
خُون کی ندی بہادی واہ کیا تہذیب ہے

تاکہ اپنے لمپ میں جو تیل ہے وہ گھٹ نہ جائے
آگ موصل میں لگادی واہ کیا تہذیب ہے

گر کسی اخبار نے لکھ دی کوئی بے لاگ بات
اُس کی جھٹ قُرقی کرادی واہ کیا تہذیب ہے

قابلیت کی جب اک شرط پُوری ہو چکی
قید رنگت کی بڑھادی واہ کیا تہذیب ہے

خاکساروں سے اکڑ کر سرپھروں کے سامنے
عجز سے گردن جُھکادی واہ کیا تہذیب ہے

جس نے پیمانِ وفا باندھا اُسی کم بخت کو
اپنے پیماں کی سزا دی واہ کیا تہذیب ہے

یار سے چھینا برارا اور جب کیا کچھ اُس نے عذر
جنگ کی دھمکی سُنادی واہ کیا تہذیب ہے

دوستی کے پردے میں ہر قوم سے کی دشمنی
ایک عالم کو دغا دی واہ کیا تہذیب ہے

Marfat.com

مغربی تہذیب کے پُتلے

سُنو اچھی طرح اے مغربی تہذیب کے پُتلو
کہ ہم اتنا ہی اُبھریں گے دباؤ گے ہمیں جتنا

سنبھل کر ڈالیے گا ہاتھ صاحب صنفِ نازک پر
کہیں محشر نہ بن جائے یہ عورت ذات کا فِتنہ

کچھ کے ان کی سنگینیں کہاں تک دیں گی سینوں میں
ذرا ہم بھی تو دیکھیں اُن کے بازو میں ہے دم کتنا

وہ چنگیزی یہ انگریزی وہ قہریلی یہ زہریلی
ہلاکو اور ویجوڈبن کی فطرت میں ہے فرق اتنا

جئیں گے کب تک آخر بال میں یہ ناچنے والے
چھڑا ہے قاف سے تا قاف آہنگ اِذَا امتنا

---

۱۰ جولائی ۱۹۳۰ء

Marfat.com

سنٹرل جیل لاہور

یوم کرسمس

آج جن کی یہ خطا ہے کہ ذرا کالے ہیں
پی رہے ہے اُن کا لہو جیل کے رکھوالے ہیں

کبھی کولہو کی مشقّت کبھی چکّی کا عذاب
جس سے ہاتھوں میں بچاروں کے پڑے چھالے ہیں

گوشت اور خون کے پُرزے ہیں جو انگریزوں نے
قیصریت کی مشینوں کے لئے ڈھالے ہیں

قید گورے بھی ہیں جو ری میں مگر اُن کے لئے
جیل سرکار نے گلزار بنا ڈالے ہیں

ہم کسی بات میں کم اُن سے نہیں ہیں لیکن
اِس کو کیا کیجئے وہ گورے ہیں ہم کالے ہیں

رنگ کے فرق پہ موقوف ہے قانونِ فرنگ
یوں نکلتے نئی تہذیب کے دیوالے ہیں

ہو گئے کس لئے نسل کے سب ارکاں خاموش
وہ بھی کیا ان ستم آرائیوں کے آلے ہیں

اے خدا کیوں نہیں مظلوم کی سنتا فریاد
پڑ گئے کیا ترے دربار میں بھی تالے ہیں

سُرخ پوشوں کی زبانوں پہ ہے تکبیر کا شور
اور سینوں میں دبے نیم شبی نالے ہیں

کملی والے تری اُمّت کو نہ کمل بھی ملے
ٹوپی والوں کو اڑھائے گئے دوشالے ہیں

Marfat.com

بڑے دن کا یہی احرار کو انعام ملا
کہ زد و کوب سے جانوں کے پڑے لالے ہیں

ہو گئیں زندہ روایاتِ اُحد زنداں میں
دانت ٹوٹے ہیں اُنہیں کے جو خُدا والے ہیں

یوں ہی ہوتا رہا اسلام تو یہ نکلیں گے
عرش پر چلنے مکافات کے پرنالے ہیں

نشہ ہو جائے گا دولت کا بہت جلد ہرن
کہہ دو اُن سب سے جو اِس نشہ کے متوالے ہیں

سنٹرل جیل لاہور
۲۵ر دسمبر ۱۹۳۰ء

Marfat.com

ترانہ جنگ

اے ملتِ بیضا تیری شوخی ہے نمودار
ہر راہ میں اب تک ترے نقشِ کفِ پا سے

اے سطوتِ کبریٰ تری تلوار کی جھنکار
سنتے ہیں کان اب بھی دو عالم کی فضا سے

آفاق میں اب تک تری تقدیر کا طغرا
آراستہ ہے سرخیٔ خونِ شہدا سے

یہ سچ ہے کہ دنیائے صلیبی کی عداوت
لپٹی ہوئی ہے بن کے بلا تیرے لوا سے

گردش تری قسمت کی ہیں پطرس کے پڑوتے
بجلی ترے خرمن کی ہیں پاپا کے نوا سے

ہر گوشۂ عالم میں کلیسا کے پرستار
اب تک ہیں بدستور ترے خوں کے پیاسے

لیکن علمِ حق نہ جھکا ہے نہ جھکے گا
باطل کی فضاؤں میں پیمبر کی دعا سے

پھر سر سے لپیٹا اس کفنِ نور کو اک بار
لائے تھے جسے بدر کے میداں میں حرا سے

اعدا کی صفوں کو الٹ اس طرح کہ پیدا
ہو غلغلہ احسنت کا ارض و سما سے

مرنا ہے تو مر جادۂ شاہ دو سرا میں
ڈرنا ہے تو ڈر ایک محمدؐ کے خدا سے

Marfat.com

مشہد مقدّس پر روسی گولہ باری

سر ایڈورڈ گرے ناظر صیغۂ خارجیہ برطانیہ سے گلہ

(یہ وہ تاریخی نظم ہے جو راقم الحروف اور روزنامہ "زمیندار" کے عمر بھر کے مصائب و نوایب کی تمہید بن گئی)

(۱)

امام ثامن ضامن حریمش چوں حرم آمن — زمیں از عزم او ساکن سپہر از عزم او پویا

ہزبر بیشۂ امکاں نہنگ لجۂ امیاں — ولّیِ ایزدِ منّان علّیِ عالیِ اعلا

نہالِ باغ علییں بہارِ مرغزارِ دیں — نسیمِ روضۂ لیلیں شمیمِ دوحۂ طٰہٰ

سحابِ عدل او ژالہ ریاضِ شرع را لالہ — خرد بر چہرِ او والہ رواں از مہرِ او شیدا

رُخش مہر فروزندہ لبش یاقوتِ ارزندہ — ازاں جانِ خرد زندہ ازیں نطقِ سخن گویا

زجودش قطرۂ قلزم ز درویش پرتوے انجم — جنابش قبلۂ مردم رواقش کعبۂ دنیا

ستارہ گوے میدانش ہلالِ عید چوگانش — ز نعلِ سمِ یکرانش غبارے تودۂ غبرا

ثمر رنگے ز رخسارش شکر طعمے ز گفتارش — بشر را مہرِ دیدارش نہاں چوں روح در اعضا

Marfat.com

نظامِ عالمِ اکبر قوامِ شرعِ پیغمبر — فروغِ دیدۂ حیدر سرورِ سینۂ زہرا
رضائے او رضائے حق قضائے او قضائے حق — دلش از ماسوائے حق گزیدہ عزلت عنقا
ردائے قدس پوشیدہ بہضم نفس کوشیدہ — ببزمِ اُنس نوشیدہ مے وحدت ز جامِ لا
مے از مینائے لا خوردہ سبق از ماسویٰ بردہ — وزاں پس سر برآوردہ ز جیب خانۂ اِلّا
زدہ در دشتِ لا خرگہ کہ لا معبود اِلا اللہ — ز کاخ نفی جستہ رہ بخلوت گاہ استثنا

ہمیں نوبادۂ آدم ہمیں پیرایۂ عالم
چو خیر المرسلین محرم بخلوت گاہ اَوْ اَدْنیٰ

(۲)

ہُوا جس کی ثنا میں تر زباں اس طرح قاآنی — وہ تھا اپنے زمانہ میں بلاشک شانِ یزدانی
ابھی تک یادگار اُن کی ہے باقی مشہدِ سر میں — مُسلمانوں کو پہنچے اُس سے جو فیضِ روحانی
مزار اُس کا ہے مرکز خلق کے حُسنِ عقیدت کا — پہنچتے ہیں وہاں مازندرانی اور خراسانی
عرب سے اور عجم سے مورچھل لے کر ارادت کا — مُسلماں کر رہے ہیں اُس کے مرقد کی نگہبانی
قسم مامونِ عباسی نے کھائی جس کی حرمت کی — نگہباں جس کی تھی عباس اعظم کی جہانبانی
جہاں جبار و سرکش بانکپن کھوئی ہیں کج کلاہوں کی — ادب سے چومتے ہیں جس کو ایرانی و تورانی
وہ مرقد جس کے گنبد کی طلاکاری سکھاتی ہے — فلک پہ قرصِ خورشید درخشاں کو زرافشانی

Marfat.com

اسی مرقد کو ڈھانے آئے ہیں واحسرتا رُوسی
فنا گستر ہے جن کی توپ کے گولوں کی غلطانی

نکل کر اشقیا کا لشکر آیا ہے جہنم سے
ہے بھرتی سسکیاں ایراں میں مُسلم کی گرانجانی

جوان و پیر و طفل و زن ہوئے سب قتل مشہد میں
کہ گذرا سر سے کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ کا پانی

وہ روضہ جس کے خادم تھے ملائک آہ کل شب تک
سپُرد ابلیس کے ہوتی ہے اُس کی آج دربانی

سر ایڈورڈ آج آتش زیر پا سارے مسلماں ہیں
پریشاں کیوں نہیں کرتی تمہیں اُن کی پریشانی

مُسلماں ایک ہیں اسواسطے غم ایک ہے اُن کا
حقیقت کس لئے اب تک نہیں تم نے یہ پہچانی

لگایا رُوس نے پہلوئے مسلم میں وہاں چرکا
یہاں لاتی ہے رنگ اس زخم کی خونابہ افشانی

ضعیفوں پر نہیں جو رحم کرتا، بر ملا سُن لے
یہ نکتہ جس میں مضمر ہے حقیقت ایک یزدانی

عجب ناداں ہیں جن کو ہے عجب تاج سُلطانی
فلک بال ہما کو پل میں بخشے ہے مگس رانی

سنہ ۱۹۱۲ء

Marfat.com

نئی صلیبی جنگ

مسیحیوں اور مسلموں میں یہ جنگ جس وقت سے ٹھنی ہے
بدن کو دیتی ہے رُوح دھمکی کہ آگیا وقت جانکنی ہے

سمجھ رہے ہیں یہ اہلِ یورپ کہ ہم مسلماں کو لُوٹ لیں گے
کہ اس میں کس بل نہیں ہے کل کا وہ آج کمزور منحنی ہے

ہُوا ہے ایماں جہاں سے رُخصت اُٹھا ہے انصاف کا جنازہ
جہاں میں چھا جائیگا اندھیرا یہی جو یوُرپ کی روشنی ہے

رہی سہی راستی کا جلوہ ہے ایک انگلینڈ میں نمایاں
مصیبتوں کے سیاہ بادل سے اک فقط یہ کرن چھنی ہے

وہی بھروسہ ہے سب سے بہتر جو اپنے اوپر ہو اور خدا پر
نہ دوست سمجھو کسی کو اپنا کہ دوستی اصل دشمنی ہے

بتا رہی ہے دراز دستی اطالیہ کی طرابلس پر
کہ آج کشورکشا وہی ہے جسے ذرا مشقِ رہزنی ہے

Marfat.com

ڈریں حریفانِ کینہ پرور کہ وار کرنے کو ہیں مسلماں
دعا ہے اسلامیون کا نیزہ اثر اسی نیزہ کی انی ہے

خمیدگی تیغ کی جو دیکھی تو مومنوں کو یہ نکتہ سوجا
کہ ہاتھ رہتا ہے اُن کے میدان شعار جن کا فروتنی ہے

اطالوی مِسّ[1] ہوئی مسلماں ملا اُسے حق سے نورِ ایماں
چراغ پا ہیں جناب پاپا عجب تماشا یہ دیدنی ہے

ہماری کشتی کو ڈوبنے سے بچا لیا ہے تری دعا نے
تری توجہ سے یا محمدؐ ہماری بگڑی ہوئی بنی ہے

سنہ ۱۹۱۱ء

[1] یہ وہی مِس صاحبہ ہیں جن کے متعلق اطالوی کونسل متعینہ کلکتہ نے اخبارات میں اعلان کیا تھا۔ کہ مسلمانانِ طرابلس نے ان کو بجبر حلقہ بگوشِ اسلام بنا لیا تھا۔

Marfat.com

ترک اور اطالوی

خدا کا ہو غضب اٹلی پہ نازل — دیا جس نے مسلمانوں کو چرکا
کیا ہے جس نے خونِ بیگناہاں — لیا ہے جس نے ٹھیکہ شور و شر کا
دیئے ترکوں کو جھوٹے جس نے الزام — بنایا ہے کبوتر جس نے پر کا
گھمنڈ اپنے جہازوں پر ہے جس کو — سبق بھولا ہے جو اَینَ المفر کا

دیا اس کو خدا نے طوق زریں — یہ رتبہ ہو گیا عیسیٰ کے خر کا
ہوا پالان میں مجروح ایسا — کہ پھر اسلام کا تازی نہ خر کا
مقدر ہے مرا دھوبی کا کتا — نہ اس کو گھاٹ کا سمجھو نہ گھر کا
یہ دنیا سچ ہے سجن المومنین ہے — یہی ارشاد ہے خیر البشر کا

ہوا اٹلی پہ نازل قہر یزداں — نہیں شکوہ دعا کو اب اثر کا
لگے بھونچال سے کشتوں کے پشتے — نمونہ بن گیا روز مستقر کا
جہاز اک غرق اس کا ہو گیا ہے — یہ پہلا وار ہے دورِ قمر کا

Marfat.com

چٹانیں بھی ہوئیں ہمدرد ٹرکی مزہ ریوٹر نے چکھا اپنی ٹر کا
کیا ہیضے نے اس کا ناک میں دم ادھر کا اب ہوا ٹلی یا ادھر کا
ہوئی معلوم قدر عافیت جب پڑا تھپیڑ قضا کا اور قدر کا
ہوا ہے ناطقہ اے مشرکو بند خدا کے سامنے زور اور زر کا
لڑے گا کیا مسلمانوں سے اٹلی تقابل کیا شغال اور شیر نر کا
اڑانے کو ہے ٹرکی کوئی دم میں پھریرا نصرت و فتح و ظفر کا
فرشتے ہیں مددگاران اسلام یہ لشکر ہے دعا ہائے سحر کا

خدا ترکوں کی فرمائے گا امداد
تصدق احمد مرسل کے سر کا

Marfat.com

کارزارِ طرابلس

چمک اے تیغِ رُوما کا نشاں ہے تو مٹانے کو
گرج اے توپِ اٹلی کے دُھوئیں ہے تو اڑانے کو

چڑھ اے ایماں اُس چوٹی پہ جس پر کفر قابض ہے
بڑھ اے اسلام اور شوکت دکھا اپنی زمانے کو

ابھی تک گونجتی ہے کان میں آوازِ خالدؓ کی
سنیں گے ہم نشیں سے ہم اُسی اگلے فسانے کو

مُسلماں لاکھ بودے ہوں مگر نامِ محمدؐ پر
خوشی سے اب بھی حاضر ہیں وہ اپنے سر کٹانے کو

خبر لیں خرمنِ اٹلی کی اُٹھ کر حضرتِ پاپا
کہ لشکر تُرک کا ہے برقِ مضطر تلملانے کو

یہ چوتھے آسماں پر جاکے عیسیٰ سے کوئی کہہ دے
کہ نکلی آپ کی اُمّت ہے قصرِ امن ڈھانے کو

تری تعلیم نے اُن کو بنایا گرگِ مردم در
تجھے اے پوپ دیں پطرس نے جو بھیڑیں چرانے کو

یہ ڈاکو وہ بھی اُن سے چھیننے پر ہیں تلے بیٹھے
مُسلمانوں کو رُوکھی سُوکھی جو ملتی ہے کھانے کو

نہ مارا چھاپہ کیوں الجیریا پر اہلِ اٹلی نے
یہیں کیا مشعلِ تہذیب باقی تھی جلانے کو

بنایا ہے خدا نے محتسب تجھ کو زمانے کا
اُٹھ اے برطانیہ امن و اماں قائم کرانے کو

ہماری طرح عالم کے مسلماں جان و دل سے
تجھے حاضر ہیں سر پر اور آنکھوں پر بٹھانے کو

مُسلمانوں کے دل کی آرزو اُس وقت پوری ہو
کہ انگریزی میں سُن لیں جارج پنجم اس ترانے کو

Marfat.com

نالۂ صبح گاہی

حد بھی ہے کوئی اس ستم بے حساب کی
کب تک بُتوں کی جان کو رویا کریں گے ہم

کیا یوں ہی جاگتی رہے گی قسمتِ فرنگ
اور یوں ہی اس کے سایہ میں سویا کریں گے ہم

بٹہ لگائے جائیں گے مذہب کے نام پر
ملت کی آبرو کو ڈبویا کریں گے ہم

آنکھیں بچھائے جائیں گے غیروں کی راہ میں
کانٹے خود اپنی راہ میں بویا کریں گے ہم

بنیاد ڈھائے جائیں گے ارکانِ شرع کی
جو پا چکے ہیں اُس کو بھی کھویا کریں گے ہم

دل کو پگھلنے کے لئے ایک عمر چاہیئے
جس سے جبیں کے داغ کو دھویا کریں گے ہم

Marfat.com

آویزش ہلال و صلیب

Marfat.com

جنگِ طرابلس

۱۹۱۲ء

کھیل بچوں کا جسے سمجھا تھا اٹلی نے وہ جنگ
کر رہی ہے قافیہ اس کے جوانمردوں کا تنگ

خاک بن کر اڑ گئی روما کے دل کی آرزو
خون ہو کر بہ گئی پاپا کے پہلو کی امنگ

اینٹ وکٹر کی گری پتھر محمد کا چلا
قول سعدی ہے کلوخ انداز را پاداش سنگ

ہیں ترے بیڑے ہمارے آگے اے اٹلی حباب
ہم ترے ایروپلینوں کو سمجھتے ہیں پتنگ

نعرۂ اللہ اکبر جب زباں پر آئے گا
تیرے ہاتھوں سے چھڑا دیں گے ہم اے دغا تفنگ

جھونک دی اٹلی نے چشمِ روشنِ اہلیں میں خاک
چڑھ گیا آئینۂ انصاف پر یورپ میں زنگ

آسماں سے ابنِ مریم آج اتر آئیں اگر
دیکھ کر اخلاقِ روما بے گماں رہ جائیں گے دنگ

دل میں قارونی ہوا اور حرص کا پوشیدہ چور
سر سے فرعونی نمود اور کبر کی ظاہر ترنگ

مدعا یہ ہے کہ مٹ جائے مسلمانوں کا نام
واسطے اس کے تراشے جا رہے ہیں عذر لنگ

ناتواں وقفِ لگدکوب توانا ہو گئے
چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کو نگلے جاتے ہیں نہنگ

Marfat.com

کیا اسی شائستگی پر ہے مسیحیت کو فخر　　کیا یہی تہذیب ہے سرمایۂ نازِ فرنگ
آج کل یورپ میں قوت اور تعصب کا ہے زور　　بادشہ ڈنٹر پیلتے ہیں پادری پیتے ہیں بھنگ
کیوں پڑھاتا ہے سبق شاگرد کو ایمان کا　　جبکہ خود ایمان سے عاری ہے استادِ فرنگ

بے گناہوں کے لہو کی بہہ رہی ہیں ندیاں!　　خاکِ ایراں خونِ عصمت سے ہوئی ہے لالہ رنگ
آج ایراں ہے تو کل کابل کی باری آئے گی　　گر یہی ہے روسیوں کی چال ڈھال اور رنگ ڈھنگ
آہ! اے انصاف ہم ڈھونڈیں کہاں جا کر تجھے　　سینٹ پیٹرسبرگ جب مضراب اور لندن ہو چنگ
اب بھی سر ایڈورڈ کاش اپنا طریقہ دیں بدل　　ہو گر انگلستاں کا ان کو کچھ بھی پاسِ نام و ننگ

یوں ہی مسلم اور ہندو اس دیس میں مل جائیں گے　　مل گئیں پریاگ میں جس طرح جمنا اور گنگ
اتحاد اس ملک کا مشکل نہیں ہے جس میں ہو　　ایک تہذیب ایک بولی ایک صورت ایک رنگ

ناخنوں سے گوشت ہو سکتا نہیں ہرگز جدا
چھوٹ سکتا ہی نہیں ہے چولی اور دامن کا سنگ

۱۹۱۲ء

Marfat.com

بادل میں بجلی

جنگ طرابلس

ہماری دُعا کا اثر دیکھ لیجے
حریفوں کو زیر و زبر دیکھ لیجے

جہاں ابرِ ظلمت نظر آرہا تھا
وہاں مہر ہے جلوہ گر دیکھ لیجے

خُدا نے جو چاہا تو پاپائیوں کو
مِلے گی نہ راہ مفر دیکھ لیجے

ہلالِ نے کو ہیں آکے اُمت کے سرپر
کوئی دم میں پاپا چنور دیکھ لیجے

خرلنگ رُوما کیا چاہتا ہے
جہنم کا عزم سفر دیکھ لیجے

یہ کہتی ہے اٹنا کی آتش فشانی
سقر میں کسی کا مقر دیکھ لیجے

نہا دیو جی کی تو سُن لی کہانی
اب اللہ کا کرّ و فر دیکھ لیجے

نہ دیکھی کبھی ہو جو بے پر کی اُڑتے
تو ریوٹر کی برقی خبر دیکھ لیجے

نہ ہوں بدگماں آپ ریوٹر سے ہرگز
کہ نائی ہے یہ معتبر دیکھ لیجے

نہ دیکھا ہو انور کو سنّوسیوں میں
تو بجلی کو بادل کے گھر دیکھ لیجے

گرجتے ہوئے رعد کو سُن لیجے
بپھرتا ہوا شیر نر دیکھ لیجے

Marfat.com

کہا ہنس کے پاپا سے اس نازنیں نے　　کہ لونڈی کو بھی اک نظر دیکھ لیجے

اُٹھا سایہ سرکار کا میرے سر سے　　پڑی ہوں میں تیرے کوں کے گھر دیکھ لیجے

جھپٹ کر دبوچا بھی مجھے چاہتا ہے　　کوئی حجت منتظر دیکھ لیجے

کلائی کو دیتا ہے جھٹکا یہ ظالم　　لچکتی ہے میری کمر دیکھ لیجے

میں تم پر تصدق یہ مہر عقیقی

ہے کندہ بنام دگر دیکھ لیجے

Marfat.com

سمندِ انور

کرے گا کیا وہاں جنرل[1] کنیوا — جہاں بگڑا ہو سب آوے کا آوا

پڑھاتے ہیں انہیں پٹی جفا کی — وہ پاپا جو ہیں ان بچوں کے باوا

گلائی[2] نے ٹریپلی پر صد افسوس — کیا شیطان کی شہ پا کے دھاوا

کیا دجال نے اٹلی میں جا کر — دہانِ ظلمت حرص و ہوا وا

چلا نازی سے لڑنے کو خرِ لنگ — قضا نے اُس کو بھیجا ہے بلاوا

پھٹے گا کوئی دم میں کوہ اٹنا — بہا دے گا تمام اٹلی میں لاوا

لڑائی کی خبر سُن کر ہیں بیکل! — مسلمانانِ ہند و چین و جاوا

شکستوں پر شکستیں کھا رہے ہیں — ہیں رویٹر کی یہ سب خبریں بناوا

ہوئی پتلون ڈھیلی آبرزی[3] کی — دیا گھوڑے کو جب انور نے کاوا

غزا کا شوق اور عشق شہادت
مُسلمانوں کو دیتا ہے بڑھاوا

سنہ ۱۹۱۲ء

[1] اطالوی سپہ سالار [2] وزیر اعظم اٹلی [3] اطالوی امیر البحر

Marfat.com

دُنیائے توحید پر دُنیائے تثلیث کی تاخت

ڈالا کسی نے ڈاکہ مارا کسی نے چھاپا
رٹتے ہیں زار و وکٹر درس جناب پاپا

روتی ہے تجھ کو یورپ افریقہ کی یتیمی
اور تجھ کو پیٹتا ہے ایران کا رنڈاپا

انصاف اور ایماں ہم کو نظر نہ آئے
مغرب کو ہم نے چھانا مشرق کو ہم نے ماپا

گاتے ہیں روس و اٹلی مل کر کھرج کی لے میں
پنچم کی لے میں جو راگ ابلیس نے الاپا

ہر تیر اس کماں کا جوشن گذار ہوگا
لائق نہیں ہنسی کے اسلام کا بڑھاپا

جو چاہے درج کر دے کیا ڈر ہے پائنیر کو
اپنے ہی گھر کی بجلی اپنے ہی گھر کا چھاپہ

مذہب وفا ہمارا مسلک جفا تمہارا
ہم نے تمہیں سراہا تم نے ہمیں سراپا

ہندوستاں کی قومیں کچھ سوکنیں نہیں ہیں
کس واسطے پھر ان کو آپس میں ہو جلاپا

ہیں مسلم اور ہندو ہندوستاں کا زیور
وہ مخلصی سراسر یہ آشتی سراپا

Marfat.com

سر اڈورڈ گرے

وزیر صیغہ خارجہ برطانیہ

خوب جی بھر کے سر اڈورڈ گرے دیکھ چکے — ہم غریبوں کے سیہ خانے کا ویراں ہونا
اپنے شیرازۂ ہستی کا بکھر جانا — اپنی جمعیت قومی کا پریشاں ہونا
برق تثلیث کا توحید کے گھر پر گرنا — ظلمت کفر میں ایمان کا پنہاں ہونا
ترک کے طرۂ طرار کا جھک جانا — چاک داماں عرب تا بگریباں ہونا
خاک کا درنہ و طبروق کے سر پہ اُڑنا — خون میں مشہد و تبریز کا غلطاں ہونا
مصر کے سینۂ صد چاک کے پرزے اُڑنا — ہند کے دیدۂ نمناک کا طوفاں ہونا
صفِ ماتم اِدھر ایران کے اندر بچھنا — اور مراقش میں اُدھر حشر کا ساماں ہونا
ستم ایجادئ بلقان کی لکھتے ہوئے شرح — بید کی طرح مرے خامہ کا لرزاں ہونا
یہ مسلماں ہیں، اس جرم میں کر دو انہیں قتل — دست بلقان میں یورپ کا یہ فرماں ہونا
خانماں سوختہ مسلم کی تمناؤں کا — دشت غربت میں سراسیمہ و حیراں ہونا

Marfat.com

خانقاہوں سے مشائخ کا گھسیٹا جانا — اور مساجد میں صلیبوں کا نمایاں ہونا
کبھی جن پردہ نشینوں کا نہ اُٹھا تھا نقاب — اُن کے ناموس کا بازار میں عریاں ہونا
یوں تبہ کر کے ہمیں آپ کو اب ہے منظور — جنگ کو روکنا اور صلح کا خواہاں ہونا

"کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اُس زود پشیماں کا پشیماں ہونا"

قسطنطنیہ ۱۹۱۳ء

Marfat.com

سیاسیاتِ عالیہ

بسکہ تھا تثلیث عنوانِ دینِ قسطنطین کا
پڑھ گیا آ کر سبق انگورہ میں والتین کا

یک بیک انگورہ کے انگور کھٹے ہو گئے
لومڑی سے رشتہ ہے دیرینہ قسطنطین کا

کہہ دو آغا خاں سے اب لاٹھی ہی کچھ کام آئے گی
بھینس کے آگے ہے بے مصرف بجانا بین کا

وائے ناکامی کہ چشمے تیل کے سوکھے تمام
لے کے لا ئیڈ جارج جب دوڑے کنستر ٹین کا

نام حسرت سے لیا کرتے ہیں کرزن ان دنوں
مرو کا شیراز کا تبریز کا قزوین کا

صوبہ سرحد کہ بے آئین کہتے ہیں اُسے
بن گیا آئینہ دار اسلام کے آئین کا

"وہ تھی ایٹر جس میں "ایکٹر ہوا امان اللہ خاں"
کیوں نہ لطف آئے مسلمانوں کو اس کے "سین" کا

جوش میں غیرتِ رسولِ ہاشمی کی آ گئی
مشرق و مغرب میں اب ڈنکا بجے گا دین کا

جب دُعا مانگی یہ مسلم نے کہ ہو ترکوں کی فتح
مچ گیا غل عرش پر چاروں طرف آمین کا

Marfat.com

مرکزی خلافت کمیٹی

نقشہ کھینچا جب سے میں نے شوکتِ اسلام کا — گرد میرے سامنے بہزاد اور مانی ہوئے

کی رسول اللہ پر قربان اپنی جان جب — زینتِ اورنگ قسطنطنیہ عثمانی ہوئے

ہے خلافت سے ارادت مایۂ نازش جنہیں — صاحبِ ایماں بروئے نصِ قرآنی ہوئے

اڑ کے آؤ اے ابابیلو! کہ بیت اللہ میں — ابرہہ کے جانشیں وقفِ ستم رانی ہوئے

کیا قیامت ہے کہ خود یثرب میں فرزندانِ کفر — ملتِ بیضا کے آئینہ کی حیرانی ہوئے

برق بن کر اپنے خرمن کو دیا خود ہم نے پھونک — آپ ہم اپنے لئے اسبابِ ویرانی ہوئے

جن کو کہتے ہو شریف اس سے تو اچھے ہیں رذیل — دوست سمجھا تھا جنہیں وہ دشمنِ جانی ہوئے

کفر کی ظلمت میں نورِ اسلام کا مسلم نہ ڈھونڈ — وسوسے تیرے تجھے وجہِ پریشانی ہوئے

ہے تمنا موت کی اسلام میں معیارِ صدق — دہر میں باقی وہی رہتے ہیں جو فانی ہوئے

زندگی کی بھاپ کے بننے میں اب کیا دیر ہے — جب ہمارے دیدہ و دل آگ اور پانی ہوئے

ساحلِ ہندوستان پر کچھ غلامانِ رسولؐ — خاک بوسِ عتبۂ ایوانِ سلطانی ہوئے

Marfat.com

چند مُسلم جن کے دل میں ہے تڑپ اسلام کی
بمبئی میں اس مبارک کام کے بانی ہوئے

بن گئے مخدومِ ملت خدمتِ اسلام سے
اس میں سیٹھ احمدؐ ہوئے یا سیٹھ چھوٹانی ہوئے

چند نکتے ہیں یہ حاضر ورنہ مجھ پہ منکشف
لکھتے لکھتے بے شمار اسرارِ حقانی ہوئے

اور بھی کچھ شعر ہو جاتے مگر آکر مخل
عالمِ اشراق میں آزادؔ سبحانی ہوئے

Marfat.com

صلائے خاص

ایک انگریز کی صلائے عام کے جواب میں

کام جلسوں سے چلے گا نہ ریزولیوشن سے
ہم نشیں کاٹ ہے آہن کی فقط آہن سے

ہم نے آندھی کبھی چلتی نہیں دیکھی اب تک
خواہ کتنی ہی ہوا دی گئی ہو دامن سے

بو نہ کرمکِ شب تاب کو آتش سمجھا
کیا یہی آگ ہے جو لائے ہو تم گلخن سے

جلوۂ یار کے مشتاق ہیں عشاق مگر
جھلکتے ہیں اسے زنبور بھری ونّن سے

ہفتخواں ہے یہ بلا خیز غنیمت جانو
دولت اسلام کی بچ جائے اگر رہزن سے

غلغلہ گنبدِ افلاک میں ڈالو تم بھی
بلبل آئی ہے یہ پیغام لئے گلشن سے

درخورِ ہمتِ مسلم ہے خدا کی تائید
لازم امداد ہے اسلام کی تن من دھن سے

چاہیے رستے ہوئے زخم کو پھاہا بھی ضرور
مرہمِ لطف لگا دے یہ کہو رگ زن سے

جارجِ پنجم کی دہائی ہے کہ ڈائر نہ رہے
آپ بے وجہ بگڑتے ہیں مرے شیون سے

فقط اللہ کے بندے ہیں مسلمان تمام
کس لئے ضد ہے اک انگریز کو اس قدغن سے

کیا نہیں آپ کی ملت بھی عیال اس کی
خوشہ چیں کیا نہیں انگریز بھی اس خرمن کے

Marfat.com

جارج کو تاج ونگیں کس کی نوازش نے دیا — پوچھئے جا کر یہ نکتہ لبشپ لندن سے

آپ کو اپنی حکومت کی بقا ہے مطلوب — ہم ہیں وابستہ خلافت کے مگر دامن سے

چال وہ چلئے کہ دونوں کو ہو دنیا میں قیام — ہم اتاریں نہ کبھی طوقِ وفا گردن سے

ہند میں آپ سلامت صدسی سال رہیں — خوف ہو آپ کی سطوت کو نہ کچھ لینن سے

مانٹیگو کو یہ پیغام مرا پہنچا دیں — با ادب عرض یہ ہے حضرت میکلیگن سے

کاتبوں کے قلم اس وقت ہیں ہڑتال کی نذر
کام انگیٹھی کا لیا جائے اسی ایندھن سے

۱۲ر فروری ۱۹۲۰ء

Marfat.com

نالۂ شبگیر

خلافت پر فدا ہونے کو سب دیندار بیٹھے ہیں
گئے زنداں میں فاخر ماجد اب تیار بیٹھے ہیں

وہ ہم پر جبر کرتے ہیں ہم اُس پر صبر کرتے ہیں
وہ گر باکار ہیں ہم بھی نہیں بے کار بیٹھے ہیں

خوشی سے کاٹ لیجے شوق سے زیب سناں کیجے
لئے سر ہاتھ میں دیں کے علمبردار بیٹھے ہیں

یہ مانا ہم کبھی جس بزم کی مسند کی زینت تھے
اب اس پر ڈٹ کے با صد کر و فر اغیار بیٹھے ہیں

مگر اسلام ہارے یہ نہ ممکن تھا نہ ممکن ہے
غلط سمجھا ہے یورپ ہم یہ بازی ہار بیٹھے ہیں

ہمارا دردِ دل کس طرح پہنچے جارج پنجم تک
کہ وہ قصرِ بکنگھم میں سمندر پار بیٹھے ہیں

شہنشہ کیوں نہیں اپنی رعایا کی خبر لیتے
کہ سب اپنے وطن کی خاک سے بیزار بیٹھے ہیں

۲۲ مئی ۱۹۲۰ء

Marfat.com

مُسلمانانِ ہند کی آہِ شرربار

ساعت وہ آرہی ہے کہ اسلامیانِ ہند
یورُپ کو اپنی آہ سے زیر و زبر کریں

گردن جھکی ہوئی ہو خدا کے حضور میں
ناموسِ دیں کے واسطے سینہ سپر کریں

بن جائیں خاکِ پاکِ حریمِ رسولؐ کی
اِس کیمیا گری سے خزف کو گہر کریں

اِسلام کو جو لعل و گہر کی ہو احتیاج
آنکھوں کو ناودانِ گدازِ جگر کریں

پہلے تو مُستعین ہوں بالصّبرِ والصّلوٰۃ
اس سے چلے نہ کام تو جاں کو بدر کریں

دُنیا کو پھر دکھائیں چمک ذو الفقار کی
خیبر کو اس کے بل پہ نئے سر سے سر کریں

آئی ہیں آسمان سے چل کر وہ قوتیں
جو مُسلم اور ہنود کو شیر و شکر کریں

تُم بھی اگر مدینہ میں ہم کو اماں نہ دو
پھر یا نبیؐ بتاؤ کہ رُخ ہم کدھر کریں

کس سرزمیں میں جائیں سر اپنا کہاں چھپائیں
ہندوستاں کی خاک سے ہجرت اگر کریں

وہ تاج جو حضورؐ نے بخشا تھا چھن چلا
اب کون سی کلاہ کو ہم زیبِ سر کریں

ہوتی نہیں ہے ظلم کی بنیاد استوار
اہلِ جفا خود اپنی روش سے حذر کریں

مٹ جائیں گے وہ خود نہ خلافت اگر رہی
یہ لوگ کاش غور اس اک نکتہ پر کریں

Marfat.com

خروشِ مُسلم

ہے سودا جب سے لیلائے خلافت کا مرے سر کو
جنوں نے حشر کا میداں بنایا ہے مرے گھر کو

مجھے اس وقت دھوکا سا زمیں پر آسماں کا ہے
ستمگاروں نے ڈالا جب سے زنداں میں ہے اختر کو

حرم میں بھی جب اُس کا آشیاں ہو جائے خاکستر
گلہ بجلی سے کیا پھر ہند میں ہوگا کبوتر کو

زمیں تھرا گئی آوازۂ اللہ اکبر سے
خروشِ مُسلمِ شوریدہ شرماتا ہے تندر کو

جلایا اس نے مُردوں کو باذن اللہ قم کہہ کر
جگایا اس نے اک آواز میں ہندوستاں بھر کو

لگا دی سب کے دل میں ایک ساتھ اس نے لگن اُٹھ کر
ملایا اس نے مالابار کی سرحد سے خیبر کو

مسیحیت مُسلمانی سے ٹکرائی تو ہے لیکن
کسی نے آج تک شیشے سے توڑا بھی ہے پتھر کو

میرے دل میں جو دولت ہے وہ اُن کو مل نہیں سکتی
وہ اس عزت سے عاری ہیں جو حاصل ہے مرے سر کو

یہ سر وہ سر ہے جس پر تاج ہے دینِ محمدؐ کا
یہ دل وہ دل ہے جس پر ناز [illegible]

ڈراوے دے رہے ہیں کیا وہ ہم کو طوقِ بلال کا
پہنتا ہے خوشی سے مومن اس ایماں کے زیور کو

Marfat.com

صدر جمہوریہ امریکہ

صدر جمہوریہ امریکہ ولسن ہو گیا
ہم جسے رہبر سمجھتے تھے وہ رہزن ہو گیا

کوئی پوچھے آپ کی چودہ شرائط کیا ہوئیں
سینۂ تہذیب کیا ان سب کا مدفن ہو گیا

نغمۂ نواز جس چمن میں قمریاں اسلام کی
اک ہوا ایسی چلی جنگل وہ گلشن ہو گیا

مدعی کے ہاتھ میں ہے رشتۂ زلف دراز
اے جنوں خوش ہو گریباں آج دامن ہو گیا

برق بن کر آہِ مسلم عرش تک جانے لگی
مصطفٰے کی شمع کا فانوس روشن ہو گیا

تختِ مسلم جب ہوا نیلام بولی کے لئے
کوئی چرچل بن گیا اور کوئی کرزن ہو گیا

اُن کو کیا بغداد کی حاجت جب اے ہندوستاں
وقف ان کے واسطے تیرا اہاابن ہو گیا

کھینچتی ہے یوں ہی مسلم کو خلافت کی کشش
جذبِ مقناطیس میں جس طرح آہن ہو گیا

ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم کو دال بھی ملتی نہیں
وہ یہ کہتے ہیں کہ مہنگا توس مکھن ہو گیا

ہفت خواں ہے اقتصادِ مغرب اور دیو سفید
اس بلا انگیز وادی کا بٹاون ہو گیا

—— ۱۱ر فروری ۱۹۲۰ء

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

کچھ اس کی بھی خبر ہے تجھ کو اے مسلم کہ آ پہنچی
وہ ساعت جو نہ بھولے سے بھی لے گی نام ٹلنے کا

بھڑک اُٹھی وہ آگ اسلام پہ جس کی خبر دی تھی
کیا ہے کفر نے ساماں ترے خرمن کے جلنے کا

جمی ہیں پپڑیاں تیرے غبار آلودہ ہونٹوں پر
تماشا دیکھ لے حسرت سے زمزم کے اُبلنے کا

تجھے تہذیب مغرب سبز باغ اپنا دکھاتی ہے
یہ ساماں ہو رہا ہے تیری نیّت کے پھسلنے کا

ترا اخراج قسطنطنیہ سے شاید نشاں ہوگا
امام مہدی برحق کے میداں میں نکلنے کا

اگر قرآں کے وعدے سچ ہیں اور کچھ شک نہیں سچ ہیں
تو وقت آ ہی گیا ہے کفر کے سورج کے ڈھلنے کا

رسول اللہ خود گرتے ہوؤں کو تھام لیتے ہیں
تجھے اے بے خبر ہر وقت موقع ہے سنبھلنے کا

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

---

۲۲ اپریل ۱۹۲۰ء

Marfat.com

کربلا الہ آباد میں

سید عالی گہر حق پر فدا ہو ہی گیا
اے الہ آباد تو بھی کربلا ہو ہی گیا

جرم اتنا تھا کہ کیوں اسلام کی تلقین کی
پا بہ زنجیر اس پہ یہ مردِ خدا ہو ہی گیا

تو ہے اے فاخر حسینؓ ابنِ علیؓ کی یادگار
درد تیرا اب تری ملّت کی دوا ہو ہی گیا

روزہ رکھ اور قید کاٹ اور ساتھ ہی چکّی بھی پیس
فرض اس انداز سے تیرا ادا ہو ہی گیا

تیشۂ یورپ سے جڑ انصاف کی کٹ ہی گئی!
انقطاعِ رشتۂ مہر و وفا ہو ہی گیا

خوش ہو اے یورپ بر آئی تیری صدیوں کی امید
مکّہ قسطنطنیہ سے آخر جدا ہو ہی گیا

تختۂ مشقِ جفا توحید والے کیوں نہ ہوں
غلبہ شرق و غرب میں تثلیث کا ہو ہی گیا

کفر نے اسلام کا بیڑا کیا ہے گرچہ غرق
ساتھ ہی اس کا بھی لیکن فیصلہ ہو ہی گیا

موت دیتی ہے مسلماں کو پیامِ زندگی
منکشف اسلام پہ رازِ بقا ہو ہی گیا

خونِ مسلم صرفِ تعمیرِ [illegible] ہونے کو ہے
اک نئی دنیا کا ساماں برملا ہو ہی گیا

اے مسلمانو کرو دار الاماں کا عزم تم
ہم کو حکمِ خواجۂ ہر دو سرا ہو ہی گیا

۲۲ رمئی ۱۹۲۰ء

لاتخف انک انت الاعلیٰ

نکلا ہے پھر نیام سے خنجر ہلال کا
چمکا ہے صاعقہ غضبِ ذو الجلال کا

میدان میں جب ہے تیغ بکف مصطفیٰ کمال
اندیشہ کیوں ہے دینِ مبیں کو زوال کا

اسلام کو ہوئی ہے نہ ہوگی کبھی شکست
ناحق انہیں تہیہ ہے امرِ محال کا

ہے لاتخف کہیں تو ہے لاتحزنوا کہیں
قرآن خود جواب ہے میرے سوال کا

چربہ اتار لائے ہیں سید علی امام
شملہ پہ جا کے چرخِ کوکب کی چال کا

شرعِ نبی سے جب اولی الامر ہو خجل
شرمندہ امر کس لئے ہو امتثال کا

آئی ہوئی بلا مرے خامہ نے ٹال دی
یہ اک کرشمہ تھا مرے سحرِ حلال کا

کہدو یہ لاٹ پادریوں سے کہ اب لوگ
بھولے ہوئے ہیں فلسفہ مدت گال کا

اسلامیوں کو عید کی کیا خاک ہو خوشی
باعث بنی ہوئی ہے خلافت ملال کا

Marfat.com

مدارج ارتقا

مصائب میں گرفتار اہل ایماں ہوتے جاتے ہیں
مسلمانوں کی بیداری کے ساماں ہوتے جاتے ہیں

سکھایا جا رہا ہے نکتہ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِی کا
حق آگاہانِ اُمت پا بجولاں ہوتے جاتے ہیں

علم تیغِ دو دم اُن کی سرِ تسلیم خم اپنا!
وہ حیواں بنتے جاتے ہیں ہم انساں ہوتے جاتے ہیں

ستم کش کو خدا نے استقامت کا شرف بخشا،
ستم گار اپنی سختی پر پشیماں ہوتے جاتے ہیں

خدا نے غیب سے ساماں پیدا کر دیئے ایسے
کہ وہ عقدے جو لاینحل تھے آساں ہوتے جاتے ہیں

نئی شمعیں فروزاں ہو رہی ہیں بزم گیتی میں
نئے انجم فلک پر جلوہ افشاں ہوتے جاتے ہیں

Marfat.com

نئے محمود پیدا ہو رہے ہیں خاکِ غزنی سے!
نئے طغرل سریر آرائے ایراں ہوتے جاتے ہیں
نہیں تخصیص عہد اس میں محمدؐ کے غلام اب بھی
سکندر بنتے جاتے ہیں سلیماں ہوتے جاتے ہیں
خلافت کے علم داروں کی چتون میں یہ ہیبت ہے
کہ دُنیا بھر کے سرکش خس بدنداں ہوتے جاتے ہیں

Marfat.com

تاجِ سلیمانؑ

شکستِ اہلِ یوناں اگر کھا رہے ہیں
تو اپنے کیے کی سزا پا رہے ہیں

سنبھل جائیں جنگ آزمایانِ یورپ
کہ ترکانِ احرار گرما رہے ہیں

وہ گرزِ گراں جس سے البرز لرزے
سرِ کفر پہ ترک برسا رہے ہیں

خود اپنے حریفوں کے ہاتھوں سے لرزاں
حلیفوں کا تختہ الٹوا رہے ہیں

ہُوا مصطفےٰ کا جلال آشکارا
حنین اور بدر آج یاد آرہے ہیں

فرشتوں کے جھنڈ آسماں سے اُتر کر
خلافت کو امداد پہنچا رہے ہیں

یہ غارت گری ہے کہ افسوں گری ہے
مرا گھر مجھی سے وہ لٹوا رہے ہیں

کہیں ضبط فتوےٰ کہیں بند جلسے
تشدد کی آگ آپ بھڑکا رہے ہیں

مگر لطف یہ ہے کہ خود ہو کے ملزم
سب الزام گاندھی پہ چپکا رہے ہیں

قشقائی جسے اپنے چرخے سے کاتا
وہی سوت شوکت سے بٹوا رہے ہیں

وہ ململ کی ٹوپی ہے تاجِ سلیمانؑ
محمد علی کو جو پہنا رہے ہیں

یہ مہدی کی آمد کے ساماں ہیں سارے
پیمبرؐ کے وعدے قریب آرہے ہیں

Marfat.com

سنتِ سجاد

زندان کے ہر اک گوشہ کو آباد کریں گے
ہم پیروئ سنتِ سجاد کریں گے

دار و رسن و قید کا ڈر اُٹھ گیا دل سے
اب کیا ستمِ تازہ وہ ایجاد کریں گے

یوں ہندو و مُسلم کی کریں گے جو وہ تذلیل
اور اُن پہ اسی ڈھنگ سے بیداد کریں گے

مٹی میں ملائیں گے وہ توقیر خود اپنی
آپ اپنی حکومت کو وہ برباد کریں گے

ہو جائیں گے ترکی و عرب خود بخود آزاد
جس روز کہ ہم ہند کو آزاد کریں گے

دہلی ہی نکلنے کو ہے جب ہاتھ سے ان کے
کیا لے کے وہ پھر بصرہ و بغداد کریں گے

انگورہ بھی ترکوں سے نہ جب چھین سکا تو
برطانیہ ہم بھی تجھے کیا یاد کریں گے

سُنتے ہیں کہ کرزن کے اشارے پہ سر آغا
آئے ہیں کہ ترکوں کی کچھ امداد کریں گے

وہ لیگ بس بھر میں بدلتی ہے جو کروٹ
اس مرتبہ آپ اس میں کچھ ارشاد کریں گے

خسرو سے چھُڑائیں گے اُدھر دامنِ شیریں
شیریں کو اِدھر مائلِ فرہاد کریں گے

لے جائیں گے اسلامیوں کا ایک نیا وفد
اس کے لئے چرچل سے طلب داد کریں گے

منوائیں گے پھر اس سے بصد منت و الحاح
جو فیصلہ بھی آپ کے اُستاد کریں گے

Marfat.com

کہہ دو یہ سر آغا سے کہ توحید کے فرزند
خود اپنے خدا سے طلب امداد کریں گے

ہرگز نہ گدائی کے لئے جائیں گے لندن
ترک آج سے یہ شیوہ معتاد کریں گے

تھرائے گا عرش اور لرز جائے گی کرسی
مظلوم جب اللہ سے فریاد کریں گے

اسلام کے دربار سے جو فیصلہ ہوگا
انگریز اسی فیصلہ پر صاد کریں گے

Marfat.com

عہد نامہ سیوری

قدیم وضع پہ اندازۂ جہاں نہ رہا
مکیں رہے مگر اُن کا کہیں مکاں نہ رہا

زمین پاؤں تلے سے نکلتی جاتی ہے
سروں پہ سایہ فگن تھا جو آسماں نہ رہا

ہوا اک ایسی یکایک چلی زمانے میں
کہ جس کے ہم تھے عنادل وہ گلستاں نہ رہا

وہ رونقیں نظر آتی نہیں خیاباں پر
فضا وہ پہلی سی اگلا سا وہ سماں نہ رہا

وہ بوئے نسترن و یاسمین و گل نہ رہی
وہ رنگ لالہ و نسرین و ارغواں نہ رہا

خموش ہے چمنستاں کہ شاخساروں میں
خروشِ نالۂ مرغانِ صبح خواں نہ رہا

یہ کہہ رہے ہیں نصاریٰ کہ آج دنیا میں
کہیں بھی سطوتِ اسلام کا نشاں نہ رہا

بچا حرم بھی نہ صید افگنوں کے ہاتھوں سے
سلامت ایک بھی طائر کا آشیاں نہ رہا

بھٹک رہے ہیں اندھیرے میں قافلے والے
کہ رہبری کے لئے میرِ کارواں نہ رہا

دلِ شکستہ کو امیدِ عافیت نہ رہی
زبان بستہ کو یارائے الاماں نہ رہا

کبھی زمانہ میں ڈالا تھا غلغلہ جس نے
وہ نام زینتِ عنوانِ داستاں نہ رہا

زوالِ دولتِ عثماں پہ خوش نہ کیوں ہو رقیب
کہ اک حجاب جو حائل تھا درمیاں نہ رہا

Marfat.com

ہزار سال وہ سر پھوڑتا رہا جس سے — ہزار حیف وہی سنگِ آستاں نہ رہا
گلہ ہے بخت کی نیرنگیوں سے لاحاصل — عبث ہے شکوہ کہ گنبد پہ گردگاں نہ رہا
گئی جو خاتمِ جم ہاتھ سے تو غم کیا ہے — خدا تو سر پہ رہا گر خدائیگاں نہ رہا
فلک نے بادہ کشوں کا اُلٹ دیا ساغر — تو کیا حجاز کا ساقی بھی مہرباں نہ رہا

بیا کہ قاعدہ آسماں بگردانیم
قضا بگردشِ رطلِ گراں بگردانیم

Marfat.com

صلیب و ہلال

جو کشمکش ہے آج صلیب و ہلال میں — گذری نہ تھی کبھی میرے وہم و خیال میں
حق پا بگل ہے باسفرس کے کنارے پر — باطل ہے سربلند درِ دانیال میں
لہرا رہا ہے بام حرم پر لوائے کفر — لپٹا ہوا ہے کعبہ گلیم ضلال میں
اقصائے شرق و غرب میں اک حشر ہے بپا — پھیلا ہوا ہے فتنہ جنوب و شمال میں
وہ زخم دل کشا نئے سر سے ہرے ہوئے — آنے نہ پائے تھے جو ابھی اندمال میں
مسلم کے خوں سے مشرق و مغرب ہیں لالہ زار — گذرے ہیں سات سال جدال و قتال میں
شرعِ نبیؐ ہے دستخوش صولت فرنگ — سب فرق مٹ گیا ہے حرام و حلال میں
یزدانیوں کے صبر و رضا کا ہے امتحان — طاغوتیوں کی درس گہ اشتغال میں
یہ حال اپنے دوست کی اُمت کا دیکھ کر — بل پڑ گیا خدا کی جبینِ جلال میں

پہلے تھی ہم سے کفر کی اب ہے خدا سے جنگ
کچھ شک نہیں رہا ہے اب اس کے زوال میں

Marfat.com

آیۃ اللیل

تباہی ٹھان کر اسلامیوں کی
بڑھا ہر سمت سے کفار کا خیل

قدم گاہ رسول مجتبےٰ پر
مسلط ہو گئے یورپ کے جرنیل

شب کفر اپنی حد سے بڑھ کے اس طرح
گئی جب مطلع اسلام پر پھیل

مجھے یاد آئی قرآں کی عبارت
پڑھا میں نے محونا آیۃ اللیل

کسی دن سرحد دین مبیں سے
یونہی پھر جائیں گے کفار بے نیل

خس و خاشاک کی مانند سب کو
بہالے جائے گی اسلام کی سیل!

Marfat.com

بزم و رزم

سیل کی طرح جو نکلے تھے بیابانوں سے
آب جو بن گئے گذرے جو خیابانوں سے

تھا جو اپنوں سے وہی لطف تھا بیگانوں سے
گردنیں دب گئیں اسلام کے احسانوں سے

وہ خود امّی تھے مگر کون و مکاں کے اسرار
حکما سیکھ گئے اُن کے دبستانوں سے

اب جو آئی ہوئی ہے گلشنِ گیتی میں بہار
رنگ اُڑا لائی ہے اُن کے ہی گلستانوں سے

اس کے پینے کے لئے چاہیئے ظرفِ عالی
یہ شراب آئی ہے توحید کے خمخانوں سے

ہم رہِ سست عناں منزلِ سلمیٰ کی خبر
پوچھنا کیوں نہیں یثرب کے حُدی خوانوں سے

پھر وہی غلغلہ آفاق میں ہوتا ہے بلند
شیر کی گونج پھر اُٹھی ہے نیستانوں سے

ہم نے دیکھا ہے ان آنکھوں سے ادھر طارقؒ کو
نعرۂ خالدؓ کا سنا ہے ادھر ان کانوں سے

لوئے تیغ آتی ہے پہلوئے فلسطیں سے ہنوز
جوئے خوں بہنے کو ہے قدس کے میدانوں سے

سونپ دیں پرچمِ تثلیث کو بغداد و دمشق
نہیں اُمید یہ کعبہ کے نگہبانوں سے

گھورتی ہوئی آتی ہے حریفوں کی نظر
اک طرف ترکوں سے اور اک طرف افغانوں سے

مصر بے تاب ہو یا ہند ہو آتش بجگر
ہے یہ سب گرمیِ ہنگامہ مسلمانوں سے

Marfat.com

نشاۃ الثانیہ

گر چشم جہاں بیں ہے تو نیرنگِ جہاں دیکھ
آفاق میں اللہ کی قدرت کے نشاں دیکھ

کس قطع سے دامانِ شبِ تار ہُوا چاک
کس وضع سے خورشید ہُوا جلوہ فشاں دیکھ

کس طرح ہری ہوگئیں سُوکھی ہُوئی شاخیں
رخصت ہُوئی کیونکر چمنستاں سے خزاں دیکھ

چڑھتی ہے کس انداز سے اُتری ہُوئی ندی
کس شان سے ہر جزر میں اک مدّ ہے نہاں دیکھ

پھر پاٹ میں پھیلاؤ وہی ہے جو کبھی تھا
توحید کے دریا کو کراں تا بکراں دیکھ

پھر پرچمِ اسلام ہے عالم میں سرفراز
پھر دینِ ہدیٰ کی وہی شوکت وہی شان دیکھ

پھر زمزمۂ نغمہ سرایانِ حرم سُن
پھر قافلۂ یثرب و بطحا کو رواں دیکھ

اللہ کی رحمت کے کرشموں پہ نظر کر
ڈوبے ہُوئے بیڑے کے اُچھلنے کا سماں دیکھ

تفسیر سمجھنی ہو اگر کُن فیکوں کی
تاثیرِ دعا ہائے شہِ کون و مکاں دیکھ

جو تخت پہ تھے تختہ ہے اُلٹا ہُوا ان کا
جو تھے سپر انداز چڑھی اُن کی کماں دیکھ

اِک حملہ میں تُرکوں نے لیا جا کے سمرنا
اِک جست میں پہنچے ہیں کہاں سے وہ کہاں دیکھ

اے نالۂ مظلوم کی تاثیر کے منکر
آتش زدہ یورپ سے جو اُٹھتا ہے دھواں دیکھ

Marfat.com

وہ قصر جو اسلام کے کھنڈروں پہ بنا تھا
اب جاپڑے ہی ہے اُسے شعلوں کی زباں دیکھ
پھر گرم ہے بازار رسُولِ عربی کا
اور جل کے ہُوئی راکھ حریفوں کی دُکان دیکھ

جاروب کشانِ حرمِ مُصطفویؐ کا
اللہ نے کس طرح کیا پلّہ گراں دیکھ

Marfat.com

مرضِ ماضی

کچھ آج اپنی مصیبت کا ماجرا کہیے / مگر جو کہیے وہ سچ کہیے اور بجا کہیے
ہر اک جفا کی حقیقت الگ الگ لکھیے / ہر ایک ظلم کا قصہ جدا جدا کہیے
کبھی خود اپنے چلن کی برائیاں گنیے / اور اس کو اپنی خرابی کی ابتدا کہیے
درازئ شب فرقت کی داستاں ہیں اگر / کمی رہی ہو تو کوتاہئ قضا کہیے
عرب کی خاک اڑی ہو گیا عجم پامال / ستم ہوئے ہیں وہ اسلام پہ کہ کیا کہیے
یہ کیا غضب ہے کہ گھر کو لگا کے آپ ہی آگ / پھر اس کو شومئ تقدیر نارسا کہیے
کیا ہے حملہ خود اپنی ہی فوج پر ہم نے / ستم ہے اس کو بھی دشمن کی گر خطا کہیے
ہماری تیغ ہمارے ہی خون میں تیر گئی / اسے بھی شوق سے قاتل کی اک ادا کہیے
جھکا ہوا علم اب سربلند ہے تو اسے / حضور خواجۂ کونین کی دعا کہیے
رگ حرم سے بہا ہے جو خون ناب اس کو / عروس بخت کی رنگینئ حنا کہیے
عجم کی خاک ہے گلرنگ خون مسلم سے / اسے قبا تو اسے تکمۂ قبا کہیے
دل عرب کبھی ترکوں سے مل نہ سکتا تھا / ملا تو اس کو خلافت کا خوں بہا کہیے

Marfat.com

برغمِ عیسیٰ مریم لِمَا سَبَقْتَانِیْ
نہ کہئے بلکہ جو کہئے تو مَا قَلیٰ کہئے

برسم مومن وقانت شب بلا سر سے
جو ٹل گئی تو مضیٰ کہہ کے ما مضیٰ کہئے

نہیں رہا ہے در اندازیٔ رقیب کا خوف
اب اُٹھ کے بزم میں جو کہئے برملا کہئے

بقول غالب اگر پار اُتر گئی کشتی
"خدا سے کیا ستم و جورِ ناخدا کہئے"

Marfat.com

مسٹر لائڈ جارج
صدرِ اعظم برطانیہ کے استعفیٰ کی تاریخ

گلیڈسٹون اور سالسبری کی سب عنایت ہے
وگرنہ اس طرح برطانیہ بدنام کیوں ہوتا

جو کہلاتے ہیں لبرل گر حقیقت میں یہی ہوتے
تو گھر گھر ایشیا میں یوں مچا کہرام کیوں ہوتا

اگر تہذیب انسانی انہیں چھو بھی گئی ہوتی
سمرنا میں مسلمانوں کا قتلِ عام کیوں ہوتا

مسیحیت اُڑاتی خاکِ گلستانِ لطجا کیوں
مسیحی کا گریباں گیرِ خونِ شام کیوں ہوتا

ادھر دہلی کے سر پر اک قیامت کیوں گذر جاتی
اُدھر کابل میں آتش زیرپا اسلام کیوں ہوتا

سکھاتی گر نہ لائڈ جارج کی تلوار خونریزی
تو خنجر مصطفیٰ کا آج خوں آشام کیوں ہوتا

ملوکیت کی زد میں گر نہ استنبول آجاتا
تو پھر انگورہ اُس کی موت کا پیغام کیوں ہوتا

نکلتا گھر سے قسطنطین کیوں بے آبرو ہوکر
وِنیزیلاس خائب خاسر اور ناکام کیوں ہوتا

صلیب آلودۂ خاکِ مذلت کیوں نظر آتی
ہلال آسودۂ گردونِ نیلی فام کیوں ہوتا

سلیقہ گر قدح خواری کا ہوتا کچھ بھی رندوں کو
تو خود ساقی کے ہاتھوں واژگوں یہ جام کیوں ہوتا

نہ ہوتا ابتدا ہی سے اگر اسلام کا دشمن — تو لائڈ جارج کا ایسا بُرا انجام کیوں ہوتا

نہ ضد اس بانیٔ بیداد کو ہوتی خلافت سے — تو مستعفی بصد حسرت یہ نا فرجام کیوں ہوتا

صفت بیداد کی [۲۱] ہوتی نہ گر اس نام میں شامل

تو قول ہاتف اترا شحنۂ [۱۳۲۱] مردک نام کیوں ہوتا

سنہ ۱۳۴۲ھ

Marfat.com

شانِ اسداللّٰہی

ہو دیکھنی جس کو اسد اللہ کی تصویر
شیرانِ مرافش کو بپھرتا ہُوا دیکھے

بگڑی ہوئی تقدیر کے بننے کا تماشا
افریقہ کے صحرا سے گذرتا ہُوا دیکھے

جس جذبہ سے دب جاتی تھیں باطل کی اُمنگیں
پہلو میں پھر آج اُس کو اُبھرتا ہُوا دیکھے

چڑھتی ہوئی توحید کی ندی کے مقابل
تثلیث کے دریا کو اُترتا ہُوا دیکھے

جو مندمل ہنیپ سے عیسےٰ نہیں ہوتا
اس رستے ہُوئے زخم کو بھرتا ہُوا دیکھے

مشاطۂ مغرب کے اُبٹنے کے اثر سے
اِسلام کی رنگت کو نکھرتا ہُوا دیکھے

جاتا ہوا دیکھے چمنستاں سے خزاں کو
گلشن کو بہاراں میں سنورتا ہُوا دیکھے

سرو و سمن و لالہ کے جنگل میں صبا کو
ہر شاخ پہ اٹکھیلیاں کرتا ہُوا دیکھے

۸ر اگست ۱۹۲۵ء

Marfat.com

اہلِ حدیث اور فتنہ فرنگ

سنتا ہوں میں کہ مشرقِ وسطیٰ میں آج کل
برقِ فرنگ تاک رہی ہے حجاز کو

خطرہ ہے شرقِ اردن و طرفِ عراق سے
ابنِ سعود شاہ شریعت نواز کو

یہ اس لئے کہ نجد میں اُس نے کیا ہے فاش
دینِ مبیں کے سیزدہ صد سالہ راز کو

اسلام کو عرب میں جو قرنوں سے ہے نصیب
کھونا وہ چاہتا نہیں اُس امتیاز کو

شیدائیانِ کعبہ نے افسوس رکھ دیا
لندن کی آستاں پہ جبینِ نیاز کو

مل کر برادرانِ علی پوجنے لگے
برطانیہ کی حکمتِ باطل طراز کو

دہلی میں جا کے چھوڑ چکے ساقیانِ ہند
یثرب کے خم کدے کی مئے خانہ ساز کو

تھی ورنہ کب صلیب پرستوں کی یہ مجال
کرتے دراز یوں رسنِ حرص و آز کو

لیکن یہ کیا کہ پی گئے اہلِ حدیث بھی
نصرانیوں کی اس عربی ترکتاز کو

ان کا تو رشتہ ہے وہی دربارِ نجد سے
جو غزنوی سے جوڑ گیا تھا ایاز کو

بے شک پڑھیں نماز بپابندیٔ سنن
رفع یدین شرط ہے جس کے جواز کو

آمین بھی بعد فاتحہ ہو اس قدر بلند
فوراً ہی کان ہوں فلکِ حقہ باز کو

لیکن جو کام آئے نہ ابنِ سعود کے
چاٹیں لگا کے شہد ہم ایسی نماز کو

۱۰ جنوری ۱۹۲۵ء

Marfat.com

سلاطین اسلام

Marfat.com

لا اله الا الله محمد رسول الله

بنظرِ انور ملازمان صدر صفۂ شهریاری و مهر سپهر تاجداری خاقان ابن الخاقان سلطان بن سلطان
شهنشاه بحر و بر خادم الحرمین الشریفین امیر المومنین خلیفة المسلمین اعلیٰ حضرت سکندر شوکت
سلیمان حشمت محمد خان خامس مدظله العالی خلد الله ملکه و افاض علی العالمین برّه و احسانه

بسلطان از غلامانش همین یک التجا باشد — که ما در پایۂ او مانیم و او در چشم ما باشد
خلافت مدعا جوید که ما از آنِ سلطانیم — اخوت بر ملا گوید که او از آنِ ما باشد
مسلمانانِ عالم را مثال اختران دانیم — محمد خامس اندر اختران بدر الدجیٰ باشد

ز دستت رفت اگر رومیلیا دل بد مکن شاها — بدست آوردهٔ ملکے که با جنش آسیا باشد
مسخر کشورِ دل را نمود اقبالِ سلطانی — همی نازیم جانها را که در راهت فدا باشد
بیک جنبش گر ابرویت اشارت می کند ما را — ز مشرق تا بہ مغرب صد قیامت رونما باشد

هلال ار بدر شد کاهیدنش لازم بود اما — خوش آں کاهش که صد افزونیش اندر قفا باشد

Marfat.com

حذر اے دشمنانِ ملتِ بیضا ازاں ساعت
کہ در دستِ امیر مالوائے مصطفےٰ باشد
حدیث انتم الاعلون از یادم نخواہد رفت
محال است ایں کہ مغلوب امتِ خیرالوری باشد
اگر خونش حیاتِ تازہ بخشد جسمِ مذہب را
بخون غلطیدنِ ملت بکیشِ ما روا باشد
پیامِ الفت از دہلی بہ استنبول آوردم
مثالِ بوئے گل ہستم کہ بر دوشِ صبا باشد

قسطنطنیہ
۲۴ رجب۔ ۱۳۳۱ھ

Marfat.com

ہز امپیریل میجسٹی اور میجسٹی ہز بی

اے شہنشاہ آفتاب رکاب
اے جہاندار آسماں درگاہ

آصف مدظلہ العالے
جس پہ نازاں ہے مسند او رکلاہ

جو کہ چشم و چراغ مشرق ہے
جس پہ دُنیا کی پڑ رہی ہے نگاہ

وہ تجھے وجہ قوت بازو
تو اُسے موجب فزونی جاہ

ایک سُورج تو دوسرا ہے چاند
چرخ دولت کے تم ہو مہر اور ماہ

ہے یہ تیری دلیل رفعت شاں
کہ شہنشاہ تو ہو وہ ہو شاہ

چال وہ چل شہنشاہ - کہ بڑھے
یُورپ اور ایشیا میں رسم و راہ

چُوم لے ایشیا قدم تیرے
دیں تجھے ہم دُعائیں شام و پگاہ

تو ہز امپیریل میجسٹی ہے
ہز میجسٹی نہ کیوں ہو آصف جاہ

---

۲۴ ستمبر ۱۹۱۱ء

Marfat.com

آصف جاہ ہفتم کی مسند نشینی کی تاریخ

عروس بہاراں کی ہے آمد آمد
بصد دل ربائی بصد نازنینی

کھلے ہیں ریاحین اقبال و دولت
یہ خوشبو نہیں کی تو ہے بھینی بھینی

مسرت نے وہ رنگ بدلا جہاں کا
کہ زاہد بھی بھولا ہے خلوت گزینی

چھلکنے لگا ہے بلوریں پیالہ
چھلکنے لگی ہے صراحی چینی

لبھانے لگی نکتہ سنجوں کے دل کو
عروس معانی کی ناز آفرینی

اشارہ ہے جس کی رسیلی نظر کا
یہ صہبائے گلگوں تمہیں ہوگی پینی

اُدھر ہے شہنشاہ کی تاجپوشی
اِدھر ہے شہا تیری مسند نشینی

یہ ساعت جسے کہئے جانِ سعادت
زمانہ سے اقبال نے میرے چھینی

سکھائی ہے تاج دکن کو مقدر
ترے سر نے شاہا غرور آفرینی

قسم ہے مجھے تیری ظل الٰہی کی
ہے فخر سلاطیں تری ہم نشینی

ترے عہد دولت میں ہم کو میسر
ہوئیں برکتیں دنیوی اور دینی

ہوئی مردم چشم دولت کو حاصل
ترے سرمۂ عدل سے دوربینی

Marfat.com

جلالت کا مظہر ترا فرّشاہی — عقیدت کی پتلی مری کمتری
جلوس نظام اور تاریخ میری — کرے گا کوئی اس پہ کیا نکتہ چینی
دکن بلکہ ہندوستاں کی طرف سے
مبارک ہو تم کو یہ مسند نشینی

۱۳۲۹ھ

لاہور ۲۴ ستمبر ۱۹۱۱ء

Marfat.com

حضور نظام کی مساوات پسندی

شب معراج وہ شب ہے کہ کھولے رب اکبر نے
رسول اللہ پہ اسرار خلوۃ گاہ اَو اَدنیٰ

یہ وہ شب ہے کہ پیغمبر کے سر پہ اپنے ہاتھوں سے
خدا نے فخر سے رکھا ہے تاج سطوت کبریٰ

یہ وہ شب ہے کہ روشن کر دیے چودہ طبق اس نے
تجلی بن گئی اُس کی فروغ دیدۂ بینا

یہ وہ شب ہے کہ مسلم کو ملی دُنیا بھی اور دیں بھی
وہ تعبیر فترضیٰ اور یہ تفسیر من الاُولےٰ

یہ وہ شب ہے کہ اس کی روشنی سے جگمگا اُٹھے
در و بام و رواق و طاقِ قصر ملت بیضا

اسی دن مکہ مسجد میں جب اگلے دن نظام آئے
تو قدوسی پکار اُٹھے کہ سُبحان الذی اسریٰ

فضا کو چیرتی نکلی جب ان کی برق پا موٹر
تو نقشہ کھنچ گیا اسلام کے سیلاب اعظم کا

غبار راہ کیا تھا کہکشاں کی جلوہ ریزی تھی
گلی کوچوں پہ ہوتا تھا گمان سینۂ سینا

نظام الملک آصف جاہ مسجد میں ہوئے داخل
تو جھرمٹ میں ستاروں کے نظر لوگوں کو چاند آیا

ندیموں نے رعایت تھی جنہیں آداب شاہی کی
کمر میں باندھنا چاہا ادب کی راہ سے پٹکا

وہ رمز آموز دیں جو حامئ شرع پیمبر ہے
کلام اللہ کی آیات کا ست کھینچ کر بولا

Marfat.com

یہ گھر اللہ کا ہے جس میں ہم تم سب برابر ہیں یہ وہ دربار ہے جس میں گدا ہے شاہ کا ہمتا

کسی کو گر کسی پر کچھ فضیلت ہے تو اتنی ہے کہ عِندَ اللہِ اکرم ہیں وہی جو ہم میں ہیں اتقےٰ

اُسی معبودِ برحق کو یہاں تعظیم کا حق ہے خداوندانِ عالم کا یہاں سکہ نہیں چلتا

سُنا جب ان حقائق کو تو مسلم وجد میں آئے

وَصَلَّی اللہُ عَلٰی نُورٍ کزو شد نورہا پیدا

رجب ۱۳۳۶ھ

اعلیحضرت میر عثمان علیخاں کی شریعت نوازی

میں زمیں سے اُڑتے اُڑتے آسماں پر آگیا
حضرت شاہ دکن کے آستاں پر آگیا

ماہ نو کرتا ہے جھک کر جن کو گردوں سے سلام
جن سے قائم ہے مسلمانوں کی دولت کا نظام

دل مسخر کر لیے ہیں جن کے لطف عام نے
گردنیں سب کی جھکی جاتی ہیں جن کے سامنے

جادہ نشناسوں کی تادیب اُن کے دم ہی سے تو ہے
ملّت بیضا کا نقش ان کے قدم ہی سے تو ہے

کس قدر ہم پہ ہے حق اس شاہ حق آگاہ کا
جو سبق ہم کو پڑھائے واسجدوا للہ کا

رجب ۱۳۳۶ھ

Marfat.com

آموں کا شکریہ

بھیجے ہیں مجھ کو آم جلالت مآب نے ‎ ‎ ذرّے کو سرفراز کیا آفتاب نے

ساقی ہے بادشاہ گدا ہے قدح بدست ‎ ‎ کچھ آج ہی تو لطف دیا ہے شراب نے

غالب سے میں نے عالم اشراق میں کہا ‎ ‎ تعریف کی ہے آم کی اچھی جناب نے

کثرت ہو اور مٹھاس ہی گر وصف آم کا ‎ ‎ اس صف میں تو نام اچھالا ہے راب نے

پھر کیوں نہ شیرہ بھیجیے اور رس ہی کھائیے ‎ ‎ جس کے منوں بہائے ہیں کولھو کی داب نے

کہنے لگے سمجھتے ہیں کیا آپ آم اسے ‎ ‎ ترکیب جس کو دی ہو نبات اور گلاب نے

میں نے کہا ہے آم وہی جو لطیف ہوں ‎ ‎ چھانٹا ہو ان کو پھر نظر انتخاب نے

اور انتخاب بھی ہو حضور نظام کا ‎ ‎ شرما دیا ہے چاند کو جن کی رکاب نے

کھائی ہیں میں نے قاشیں ان آموں کی کاٹ کر ‎ ‎ پالا تھا شہد ناب کو کوثر کی آب نے

یہ آم وہ ہیں جن کی لطافت مذاق میں ‎ ‎ گھولی ہے حور عین کے دہن کے لعاب نے

حسرت سے میرزا نے یہ میرا بیاں سنا

خاموش کر دیا انہیں میرے جواب نے

۱۷ جون ۱۹۲۰ء

Marfat.com

برار

رندوں کو تیری آنکھ کا ساقی اشارہ ہو — پھر کیوں نہ محتسب کی ردا پارہ پارہ ہو
نکلا ہے ڈوب کر جو افق پر بصد فروغ — شاید یہ اے دکن نہ ترا ہی ستارہ ہو
آثار تو یہی ہیں کہ نکلیں اجارہ دار — اور ریک قلم برار کا منسوخ اجارہ ہو
چھینا ہُوا جو حق ہے وہ حقدار کو ملے — کتنا ہی خواہ اس میں کسی کا خسارہ ہو
ہاتھ آئے پھر یہ گم شدہ لولوئے شاہوار — تاج نظام اس سے مکلل دوبارہ ہو

اپنا ہی باغبان جو گلشن کو ہو نصیب
کس درجہ دل فریب پھر اس کا نظارہ ہو

Marfat.com

واپسی برار

کبھی تھا سب سے آگے جرمنی جن کے حریفوں میں
دکن اس وقت تک ہے ان کے تاریخی حلیفوں میں

نظام الملک آصف جاہ اگر ہمت نہ فرماتے
قوی جن کے ہیں بازو وہ جا ملے ہوتے ضعیفوں میں

مگر یا للعجب جب ساعت آئی حق شناسی کی
ہما عنقا بنا منت گذاری کے صحیفوں میں

یکایک ہز مجسٹی بن گئے نیپال کے راجہ
اور اس پر تھیلیاں بھی دی گئیں ان کو وظیفوں میں

نظام اپنا فقط حق مانگتے ہیں حق نوازوں سے
جزا احسان کی احسان ہوتی ہے شریفوں میں

برار اب بھی نہ واپس ہو تو ہم سمجھیں تو کیا سمجھیں
یہ نکتہ آپ کو ہم نے سمجھایا ہے لطیفوں میں

---

۹ ؍فروری ۱۹۲۰ء

Marfat.com

محی الملۃ والدین کی یادِ عزیز میں

مرادِ من بھرا ہے آج یاقوت اور مرجاں سے
نہیں لایا انہیں لیکن میں عماں اور بدخشاں سے

جگر پگھلا دیا ہے کر دیا ہے دل کو خوں میں نے
نکالے جب کہیں ہیں یہ جواہر معدنِ جاں سے

خدائے پاک بے شک نور ہے سات آسمانوں کا
ان آنکھوں نے مگر اس نور کو دیکھا ہے فاراں سے

چمن پیرائے امکاں گر نہ ذاتِ مصطفےٰ ہوتی
مشامِ جاں معنبر ہو نہ سکتا بوئے عرفاں سے

رسول اللہ کی امت ہے زینت ساری دنیا کی
تمدن کی بھری محفل کی رونق ہے مسلماں سے

ضیائے بزمِ گیتی ملتِ بیضا کے دم سے ہے
فروغِ ملتِ بیضا ہے عثمان علیؓ خاں سے

۴ر مئی سنہ ۱۹۲۰ء

Marfat.com

آصف جاہ سابع اور سمرنا

اے کہ اسلامیوں کے درد سے بیتاب ہے تو
جس کی تعبیر مری زیست ہے، وہ خواب ہے تو

بسملی تیری بھی ہے رقص کناں میری طرح
گرچہ میں ذرہ ہوں اور مہرِ جہاں تاب ہے تو

بے کسی قوم کی آخر تجھے تڑپا ہی گئی
کیوں نہ ہو جوش رگِ دودۂ خطاب ہے تو

اے گدازِ جگرِ خستۂ اربابِ نظر
دلِ ملت ہے اگر کعبہ تو میزاب ہے تو

فرض اپنا یونہی عثماں علی خاں پہچان
اے کہ میرے لئے مستغنی از القاب ہے تو

اے سمرنا کی زمیں تجھ پہ خدا کی رحمت
خونِ اسلام کے چھڑکاؤ سے سیراب ہے تو

ارغواں پاش ترے فیض سے ہے دیدۂ تر
ریزشِ اشک کو سرمایۂ عناب ہے تو

عرش تھرائے نہ کیوں فرش لرز جائے نہ کیوں
آہِ تیزاد ہے تو گریۂ بیتاب ہے تو

آلِ عثمان کی عزت کی حفاظت کی طرف
کسی تیمور کی غیرت کی عناں تاب ہے تو

تختۂ یوناں کا الٹ کفر کے بیڑے کو ڈبو
جیسے خود خون کے سیلاب میں غرقاب ہے تو

۲۹ جولائی ۱۹۲۱ء

Marfat.com

میکدۂ دکن

عمر حیات ہوئے یا علی امام ہوئے
سب اُس کی نرگس مستانہ کے غلام ہوئے

علی امام ہیں اور چمپسفرڈ پلا ہیں
دکن کے میکدہ میں یہ سبو وہ جام ہوئے

بہار ہیں چمن مصطفےٰ کی عثمانی
کہ ان کے خون سے گلرنگ روم و شام ہوئے

ہوئے وہ قدس میں چو رنگ جو حرم سے بچے
ہمارے قتل کے کیا کیا نہ اہتمام ہوئے

ہماری آنکھ میں نور آئے کیوں نہ آپ سے آپ
کہ شمع محفل خیر الوریٰ نظام ہوئے

۹؍ جون سنہ ۱۹۲۰ء

Marfat.com

آصف جاہ ہفتم کی یادیں

دھلا نہیں ہے گل و لالہ کا غبار ابھی
برس کچھ اور بھی اے ابرِ نو بہار ابھی

زبانِ حال سے کہتا ہے قصرِ زار ابھی
ہیں عنکبوت کے گھر میں بہت سے تار ابھی

نہ ہمسبرگ ہی باقی رہے نہ رومیناف
مٹیں گے اور بھی یورپ کے نامدار ابھی

کیا جنہوں نے محمد کے نام کو رسوا
وہ ہونے والے ہیں خود بھی ذلیل و خوار ابھی

بدل چکا ہے بدلتا ہے اور بدلے گا
بہت سے رنگ یہ چرخِ ستیزہ کار ابھی

عجب نہیں ہے کہ بیدار ہونے والا ہو
نئی ادا سے کوئی فتنۂ تتار ابھی

نقاب الٹ کے تجلی دکھانے والا ہو
سوادِ مشرقِ وسطیٰ کا شہسوار ابھی

بہار سر پہ ہے اے پنجۂ جنوں پھر کیوں
کیا نہ تو نے گریباں کو تار تار ابھی

نہیں کرشمۂ ساقی کی اس میں کچھ تقصیر
کچھ اہلِ بزم جو بیٹھے ہیں ہوشیار ابھی

نگاہِ ناز سے کیا شکوہ بوالہوس کو اگر
نہیں ہوا ہے یہ ناوک جگر کے پار ابھی

ہے اس پہ حیف جو کہلائے مصطفیٰ کا غلام
مگر نہ تاجِ خلافت پہ ہو نثار ابھی

اگرچہ جنگ سے انگریز جی چراتے ہیں
نہیں ہے صلح کا لیکن کچھ اعتبار ابھی

Marfat.com

کہاں سے امن ہو قائم کہ لارڈ کرزن پر / نہیں ہوئی ہے حقیقت یہ آشکارا ابھی
کہ عبدود کو چمک کر کیا تھا جس نے دو نیم / نہیں گری ہے وہ شمشیرِ آبدار ابھی
کمی نہیں اسداللّٰہیوں کی دنیا میں / اور ان کی تیغ ہے ہم رنگِ ذوالفقار ابھی
زمانہ جس کی تجلی سے جگمگا اٹھا / ہے جلوہ ریز وہ خورشید زرنگار ابھی
محمد عربی کے جلال کا پرتو / ہے شکلِ غازیٔ اعظم سے آشکار ابھی
جناب حضرت عبدالمجید خاں کے لئے / کھنچا ہوا ہے وہ آفت ربا حصار ابھی
جسے محاصرۂ کفر سے چھڑانے کو / پڑا ہے لشکرِ اسلام بے شمار ابھی
خدا بھی زندہ ہے اس کا کلام بھی زندہ / اساس سطوتِ کبریٰ ہے استوار ابھی
حیاتِ دہر شہادت کے ساتھ ملتی ہے / فنا کی رمز بقا کی ہے رازدار ابھی
دکن کے باغ میں چھائی ہوئی تھی خاموشی / سنا ہے میں نے مگر نغمۂ ہزار[۱] ابھی
یہ نغمۂ موسمِ گل کی کہیں نہ ہو تمہید / مرے قفس کی فضا کو ہے جس سے عار ابھی
خدا کا سایہ ترے سر پہ آصفِ ہفتم / کہ تو ہے ہند میں ملت کا افتخار ابھی
چھپا سکی نہ زباں تیری رازِ سوزِ دروں / ہے جس سے سینۂ اسلام داغدار ابھی

---

[۱] "یہ کہہ رہی ہے پلٹ کر نگاہِ یار ابھی / زمانہ اور بھی بدلے گا ایک بار ابھی"
(میر عثمان علی خاں)

Marfat.com

سہے یہ بھی رحمتِ پروردگارِ عالمیاں کہیں زمانہ میں تجھ جیسے تاجدار ابھی

ہیں تر زباں تری تعریف میں فرنگیز دبائے بیٹھے ہیں ظالم مگر برار ابھی

دکن بھی دولت کابل کی طرح ہو آزاد

بڑھے کچھ اور بھی اسلام کا وقار ابھی

Marfat.com

نظام دولت آصفیہ اپنے مرکز پر

خبر آئی ہے کہ دہلی میں نظام آتا ہے
فصل گل کا چمنستاں کو پیام آتا ہے

جس کے اک جرعہ میں جھلکے دو جہاں کی بینش
میکشو مژدہ کہ جسم لے کے وہ جام آتا ہے

مسندِ دولت و اقبال کو خالی کردو
آج محفل میں محمدؐ کا غلام آتا ہے

اُس پہ سو جاں سے مسلمان نہ کیوں ہو قرباں
کہ وہ ہر وقت میں اسلام کے کام آتا ہے

چاند جھکتا ہے بصد عجز سلامی کے لئے
میر عثمان علی خاں کا جو نام آتا ہے

دیکھنا یہ ہے کہ خورشید جہان انگلیس
پیشوائی کے لئے کب لبِ بام آتا ہے

٢/ نومبر ١٩٢٨ء

Marfat.com

ترانۂ تہنیت عید صیام

بملازمان آصف جاہ ہفتم تاجدار دکن

عجم کا فخر تو ہے نازشِ ہندوستاں تو ہے
ہمارے مشرقی خمخانہ کی مہرِ نشاں تو ہے

سریر آرائے دہلی ہے ابھی تک ملتِ بیضا
کہ اب تک یادگارِ دولتِ شاہ جہاں تو ہے

ابھی تک تازہ ہے افسانہ عالمگیرِ اعظم کا
اور اس افسانۂ رنگیں کی سرخیٔ بیگماں تو ہے

ودیعت تیری فطرت میں ہوئی گنجینہ افشانی
گہر خیزی میں دریا ہے تو زر ریزی میں کاں تو ہے

کبھی چھایا فلسطیں پر کبھی برسا سمندر میں
وہ نیسانِ کرم تو ہے وہ ابرِ درفشاں تو ہے

تجھے دیکھا تو گویا دیکھ لی رحمت پیمبرؐ کی
خدا ہو مہرباں تجھ پر کہ ہم پہ مہرباں تو ہے

جزاک اللہ رونق تجھ سے قائم ہے شریعت کی
حماک اللہ ناموسِ نبیؐ کا پاسباں تو ہے

نہ سنگِ راہ کا کھٹکا نہ خوفِ دوریٔ منزل
ہیں بے غم قافلے والے کہ میرِ کارواں تو ہے

مبارک ہو یہ عید اے خسروِ گردوں حشم تجھ کو
مسلماں ہیں اگر انجم تو ماہِ آسماں تو ہے

نگاہیں ڈھونڈتی ہیں تجھ کو اور تیری نوازش کو
خدا وہ دن کرے ہم بھی وہاں پہنچیں جہاں تو ہے

برار آجائے قبضے میں وہاں بھی ہو تری شاہی
دکن کا جس طرح اس وقت عثماں حکمراں تو ہے

Marfat.com

مژدۂ بہار

بہار مژدہ یہ لے کر دکن میں آئی ہے
کہ پھر وہ گھومتی پھرتی چمن میں آئی ہے

گھٹا مدینہ سے پھر اُٹھ رہی ہے رحمت کی
برس برس کے ہمارے وطن میں آئی ہے

وہ شمع حق جو کبھی زینتِ شبستاں تھی
جھلکنے کے لئے پھر انجمن میں آئی ہے

وہ موج لائی ہے موتی جو سات دریا کے
جناب آصف ہفتم کے من میں آئی ہے

زباں پہ نام تمہارا ہی آگیا ہوگا
وگرنہ کیوں یہ حلاوت سخن میں آئی ہے

گرہ پڑی ہے پھر اسلام تیرے ابرو میں
قیامت آج پھر اس کے شکن میں آئی ہے

بلا کشانِ ازل مژدہ ہو کہ گردن حق
پھر آج حصۂ دار و رسن میں آئی ہے

وفا کی شان ہماری روش سے پیدا تھی
جفا کی آن تمہارے چلن میں آئی ہے

جناب مالوی و لاجپت کی شانِ جلال
بدل کے روپ نیا سنگٹھن میں آئی ہے

معاملہ ہے مرے خامہ کو مضامیں سے
صبا حدیقۂ سرو و سمن میں آئی ہے

۵ مارچ ۱۹۲۵ء

Marfat.com

دہلی میں تاجدار دکن کی آمد آمد

کبھی المانیہ تھا جن کے پشتینی حریفوں میں
دکن اس وقت تک ہے اُن کے تاریخی حلیفوں میں

اگر آڑے نہ آتی ہمت آصف جاہ ہفتم کی
قوی جن کے ہیں بازو جا ملے ہوتے ضعیفوں میں

مگر یا للعجب! جب ساعت آئی حق شناسی کی
مٹا حق کا نشاں منت گزاری کے صحیفوں میں

یکایک ہز مجسٹی بن گئے نیپال کے راجہ
اور اس پر تھیلیاں بھی دی گئیں اُن کو وظیفوں میں

دکن نے اپنا حق مانگا تو لندن سے جواب آیا
کہ احساں کی جزا احساں نہیں ہوتی شریفوں میں

مدد دیتا ہے جو انگریز کو مٹی ہے خوار اُس کی
یہ نکتہ آپ کو میں نے سمجھایا ہے لطیفوں میں

نوا سنجانِ دہلی کو صلائے عام دیتا ہوں
کہ داد فکر دیں ان قافیوں میں ان ردیفوں میں

Marfat.com

آصف جاہ ہفتم اور جامعہ اسلامیہ علیگڑھ

پس از سی روزہ عید آمد تعالی اللہ چہ عید ستے — کہ عشرت را کلید ستے و دولت را نوید ستے
ہمانا شاہدے باشد ملیح و چابک و رعنا — کہ در بر عالمش در حالت مستی کشید ستے
غلط نبود اگر نامیدش آں قطرہ شبنم — کہ در ایام گل وقت سحر از گل چکید ستے
بہ مسند میر عثمان علی خان جلوہ آرا شد — جہاں تاب آفتابے در دکن دیگر دمید ستے
نظام الملک آصف جاہ ہفتم سایہ یزداں — کہ لیلش لیلۃ القدر است و روزش روز عید ستے
گہر پاش است و زر پاش است دست او بہ نیل اندر — بعہد جود او رنگ از رخ حاجت پرید ستے

نگاہش گر بہ یونیورسٹی افتد عجب نہ بود
کہ وقت چارہ گیری ز شاہنشہ رسید ستے

Marfat.com

ستم زدگانِ مالابار اور آصف جاہ ہفتم

گر اس کشور میں ہے اسلام کے چہرہ پہ کچھ رونق
تو مالابار تیری سرزمین لالہ گوں سے ہے

عرب کا خون تھا دیوانگی میں جوش کھا اٹھا
حمیت کا یہ جذبہ قرنِ اول کے جنوں سے ہے

ہُوا کیا کٹ گئے گر چند سر ہندوستاں میں بھی
زمیں مشرق کی جب گلرنگ خونِ ترکوں کے خوں سے ہے

لِمَن یُّقتَل کے پھندے میں پھنسا دی اس نے خود گردن
الجھنا کس لیے پھر قاتل اس صید زبوں سے ہے

حکومت سے شکایت ہے، نہ شکوہ اس کی سطوت سے
ہمیں گر شکوہ ہے خود اپنے بختِ واژگوں سے ہے

گر آصف جاہ ہفتم بیکسوں کے چارہ فرما ہیں
تو ہمدردی ان کی دل کے سوزِ اندروں سے ہے

عتابِ انگریز کا جس پہ ہو پھر اس کی مدد کیسی
مگر اس سحر کا رشتہ اخوت کے فسوں سے ہے

Marfat.com

میر عثمان علی خاں رح

ذکر آتا ہے جو عثمان علی خاں تیرا
نام لیتے ہیں محبت سے مسلماں تیرا

ہے یہی رشتہ جسے کہتے ہیں تائید خدا
ہاتھ دولت کا ہے اور گوشہ داماں تیرا

جان سو بار چلی جائے مگر آن نہ جائے
اس قدر پختہ ہے اسلام پہ ایماں تیرا

زندہ یثرب کی روایات تری ذات سے ہیں
بھول سکتی نہیں ملت کبھی احساں تیرا

بادشاہی میں فقیرانہ روش ہے جن کی!
ان کی فہرست کا دیباچہ ہے عنواں تیرا

تیرے خرقہ میں لگے دیکھے ہیں میں نے پیوند
گرچہ جم سے نہیں کم کچھ بھی ہے ساماں تیرا

تیری دہلیز کو پرویز سزاوار نہیں
تجھ کو شایاں ہے کہ انگریز ہو درباں تیرا

پاسباں جب کہ ہے اسلام کے ناموس کا تو
کس لئے پھر نہ ہو اللہ نگہباں تیرا

۲۹۔ اگست سنہ ۱۹۲۹ء

Marfat.com

نذر عقیدت بحضور آصفجاہ ہفتم تاجدار دکن

شاہ اسلام کے دربار میں دس سال کے بعد
لعل لایا ہوں نہ یاقوت و گہر لایا ہوں

لعل و یاقوت و گہر کی نہیں اس گھر میں کمی
نذر کے واسطے میں خونِ جگر لایا ہوں

میر عثمان علی خاں کی محبت والا
ایک دل تھا سو اسی جذبہ سے بھر لایا ہوں

عزتِ ملتِ بیضا کی حفاظت کے لئے
اک اشارہ پہ جو کٹ جائے وہ سر لایا ہوں

خیلِ باطل کے مکاید کی ہزیمت کے لئے
حق پرستوں کی دعاؤں کا اثر لایا ہوں

مرتعش جس سے ہوئے تھے کبھی بدر اور حنین
وہی پیغام میں بے خوف و خطر لایا ہوں

حاجت بال ہما کیا اسے جس کی خاطر
بال جبریل امیں کا میں چنور لایا ہوں

وہ دکن جس پہ ہیں سو جان سے مسلماں قرباں
اس کی آزادیٔ کامل کی خبر لایا ہوں

۱۹۳۱ء

Marfat.com

دکن کا قومی ترانہ

جلی محفل جاں میں شمع شعور	ہُوا جس سے پیدا ارادت کا نُور
دکن بن گیا غیرت اوج طور	ہُوا سایۂ حق کا جس پر ظہور

سلامت رہیں بندگانِ حضور

فلک پایہ ہے آستان حضور	ہے لطف خدا سائبان حضور
سکندر سے ملتی ہے آن حضور	نہیں بلکہ بڑھ کر ہے شان حضور
نوا سنج ہیں مدح خوان حضور	کہ پامال ہوں دشمنان حضور

سلامت رہیں بندگانِ حضور

پڑا شمس کا ماند سارا نظام	ہُوا جلوہ گر جب ہمارا نظام
رعایا کی آنکھوں کا تارا نظام	ہمیں دل سے اور جاں سے پیارا نظام
سکندر نظام اور دارا نظام	غرض خسروی کا سہارا نظام

سلامت رہیں بندگان حضور

Marfat.com

خدا نے دیا ہم کو وہ تاجدار | کرم اور شفقت ہے جس کا شعار
ہوا اُس سے قائم ہمارا وقار | وہ آیا تو آئی چمن میں بہار
رعایا ہے سو جاں سے اُس پہ نثار | نکلتی ہے دل سے دعا بار بار

سلامت رہیں بندگان حضور

یہ ہے حاصل داستان دکن | کہ آصف ہے صاحب قران دکن
ہوئے جب سے تم حکمران دکن | دو بالا ہوئی عز و شان دکن
دکن جسم ہے تم ہو جان دکن | نہیں بلکہ روح و روان دکن

سلامت رہیں بندگان حضور

ترے عدل کی گرم بازاریاں | مٹا دیں گی ساری جفا کاریاں
ترے ہاتھ نے کیں گہرباریاں | تو دامن کو پیش آئیں دشواریاں
کریں گی ہماری وفاداریاں | ترے قصر دولت پہ گل کاریاں

سلامت رہیں بندگان حضور

حقیقت ہے آئینہ دار مجاز | خدا کی طرح تم بھی ہو بے نیاز
مگر بے نیازی پہ ہو کارساز | لقب ہے تمہارا رعایا نواز
ہمیں ہے تمہاری حکومت پہ ناز | اگر تم ہو محمود ہم ہیں ایاز

سلامت رہیں بندگان حضور

Marfat.com

یہ بزم جہاں جب تک آباد ہو
شہا تو ہو اور حیدرآباد ہو

نئی شان اگر کوئی ایجاد ہو
تری شوکت و فر پہ ایزاد ہو

قضا کا ترے حکم پر صاد ہو
بقا تیری دولت کی ہمزاد ہو

سلامت رہیں بندگان حضور

Marfat.com

تقریبِ سی و چہارم سالگرہ

اعلیٰ حضرت آصف جاہ ہفتم تاجدارِ دکن بہ تتبع ذوقؔ دہلوی

مئے عرفان سے جب تک رُوح کا لبریز ساغر ہو
طرازِ صفحۂ توحید تا اللہ اکبر ہو

یم الہام میں کشتیٔ قرآں تا شناور ہو
کفِ ایماں میں جب تک گوہرِ دینِ پیمبر ہو

الٰہی سایۂ آصف جاہ کا ہم سب کے سر پر ہو
وفا پرور رہوں ہم سب بندے اور وہ بندہ پرور ہو

ہے طرۂ تاجِ انگلستاں کا تیری شوکت و حشمت
ہے وجہ افتخار ہند تیری دولت و طاقت

معینِ دینِ پیغمبر ہے تیری صولت و شوکت
نہیں گردن فرازوں کو تری نعمت سے کچھ نسبت

نہ ہووے جا اگر جمشید درباں تیرے در پر ہو
سکندر جس کو کہتے ہیں ترا ادنیٰ سا چاکر ہو

کرے طے دُوربیں بعدِ فضا کا مرحلہ جب تک
ہو ذراتِ جہاں کا خُوردبیں سے تجربہ جب تک

نئے انداز دکھلائے عروسِ تجربہ جب تک
رہے دُنیا میں علم و فن کا باقی مشغلہ جب تک

تری علم و ہُنر کی قدر سے ہر سو فیض گستر ہو
ترا طفلِ دبستاں رشکِ افلاطون و ہومر ہو

Marfat.com

رہے جب تک تجلی سایہ افگن نوع انساں پر　　ہو جب تک لمعہ افگن پر تو تہذیب دوراں پر
فضا جب تک ہے باغ ترقی کے خیاباں پر　　زمیں کے فخر کا ہو پادشا گردونِ گرداں پر
مبارک بادشاہا تجھ کو یہ اورنگ و افسر ہو
دکن تیرے زماں میں خال روے ہفت کشور ہو

ہے جب تک آسماں پر برق خاطف میں درخشانی　　ہے جب تک ابر کا زہرہ گرج سے رعد کے پانی
پہاڑوں میں ہے جب تک زلزلہ اور آتش افشانی　　ہے جب تک بحر میں طوفان اور دریا میں طغیانی
ترا دشمن نہ ان آفات کے صدمہ سے جانبر ہو
بچے ان سے تو اس کا سر تری تیغ دو پیکر ہو

گماں ہو نرگس شہلا پہ جب تک چشم فتاں کا　　مشابہ سنبل رعنا ہو جب تک زلفِ پیچاں کا
حمائل ہو رُخِ دلدار جب تک ماہ تاباں کا　　قدِ جاناں پہ ہو اطلاق جب تک سرو بستاں کا
عروس طبع روشن تیری رشک مہر انور ہو
حسینانِ معانی میں نہ اُس کا کوئی ہمسر ہو

رہے جب تک مرتب چرخ پر بزم مہ و پرویں　　ہوں جب تک غازہ جو رنگ بہاراں سے گل و نسریں
رُخِ دلدار پر بل کھائے جب تک گیسوئے مشکیں　　ہو جب تک دختر رز کے لئے نقدِ خرد کابیں
تری محفل ہو آباد اور ترا گلشن ثمرور ہو
ترا ساقی رہے قائم نہ خالی تیرا ساغر ہو

Marfat.com

ہوں ارماں دل میں جب تک جوش ہو جب تک جوانی میں
تعشق میں نیاز اور ناز ہو نا دلستانی میں

دل و دیدہ کی وہ حالت ہو تا سوز نہانی میں
ہوں جیسے مچھلیاں خشکی میں اور آہو ہوں پانی میں

تمنا ہے تصدق سب سراپا اپنا شہ پہ ہو
فدا ان پہ کہیں دل ہو کہیں جان ہو کہیں سر ہو

گل افشاں باغبان دہر کا جب تک رہے گلشن
رہے گنجینۂ انجم سے پر گردوں کا تا دامن

زمیں میں نقرہ و زر کا رہے موجود تا معدن
در و مرجان کا جب تک بحر میں قائم رہے مخزن

ترے فیض و کرم کا شمہ کان لعل و گوھر ہو
ترے جود و سخا کا قطرۂ قلزم سا سمندر ہو

Marfat.com

سرتاجِ خواتینِ ہند نواب سلطان جہاں بیگم

فرمانروائے بھوپال

(یہ قصیدہ ۱۴۔۱۰ اکتوبر ۱۹۰۰ء کی صبح کو حضور ممدوحہ کے سامنے پڑھا گیا)

جملہ افروز جہاں ہے تری دولت کا جمال
اس جمالِ نظر آرا پہ ہو تا زاں بھوپال

ہفت اقلیم کا چہرہ ہے اگر کشورِ ہند
تو بلا شبہ ہے اس روئے دلآرام کا خال

کہیئے خوبی کو تیری غازۂ روئے مقصود
لکھیئے رونق کو تری سرمۂ چشمِ آمال

دیجے اک گلشنِ جاں بخش سے تشبیہ تجھے
آئی ہوگی نظر آفاق میں کم جس کی مثال

سرو و شمشاد ہیں جس باغ کے علم و دانش
جس چمن کے سمن و لالہ ہیں فضل اور کمال

سبزہ و گل کو جہاں جود و کرم کہتے ہیں
لطف و احساں ہیں جہاں بادِ صبا اور شمال

مدرسے ہیں ترے آباد مساجد معمور
دین و دنیا کی ترقی پہ روش ہے تری دال

یہ تو سب کچھ ہے مگر ہے تجھے اس کی بھی خبر
کس کا شرمندۂ احساں ہے ترا جاہ و جلال

کس کی انگشت کی زینت ہوئی خاتم تیری
کون ہے جس نے جڑا اس میں نگینِ اقبال

کون ہے جس کی بدولت نظر آیا ہم کو
کہ ہوا رشکِ کلکتہ و پیرس بھوپال

Marfat.com

وہ فلک قدر ہے اس بزم کی وجہ رونق — جس کے اقبال کے سورج کو نہیں خوفِ زوال

وہ جہاں صدر چمن بند ہے اس گلشن کا — نہیں پامالِ خزاں جس کے گلستاں کے نہال

کوکبِ اوجِ جہانبانی و عالی نسبی — صاحبِ تاج و نگیں آمرِ امرا ذی بال

عہدِ فرخندۂ سلطان جہاں بیگم میں — ہے سرافراز اگر عیش تو غم ہے پامال

اے ہماری ملکہ سایہ خدا کا تجھ پر — رحمتیں خاص خدا کی ہوں ترے شاملِ حال

ذاتِ اطہر ہے تری مظہرِ شانِ عظمت — نامِ اقدس ہے ترا مصدرِ آنِ اجلال

دانش آموزِ قضا ہے ترا حکمِ محکم — بینش افروزِ خرد ہے تری عقلِ فعال

بسکہ خورشید نشاں ہے تری شان و شوکت — نہیں منت کشِ پرکار کشائی خیال

جی سی ایس آئی کو سمجھیں گے بصیرت والے — تیرے القاب کی تفصیل کا ادنیٰ سا جمال

قدردانی ہے تری شہرۂ اطرافِ جہاں — آستانہ ہے ترا کعبۂ اربابِ کمال

میرا پروازِ سخن ناسخِ نطقِ افضال — تیرا اندازِ کرم ماحیٔ آئینِ سوال!

نکتہ چیں ہوتے ہیں جو ہند کی خاتونوں پر — نہیں رکھتے وہ مگر پیشِ نظر تیری مثال

ملک اور قوم پہ احسان ہیں بے حد تیرے — ہو زباں تیری ثنا گر نہیں اس کی یہ مجال

پرتوِ عقل و خرد سے تری محفل روشن — دولتِ فضل و ہنر سے ترا گھر مالا مال

تو نے تعلیم کی ڈالی ہے بنائے محکم — تجھ کو ہے طبقۂ نسواں کی ترقی کا خیال

مائیں تعلیم کے زیور سے اگر عاری ہوں — تربیت پا نہیں سکتے کبھی اچھی اطفال

Marfat.com

طعنہ زن ہوگا زمانہ کوئی دن جاتا ہے — ایسی ماؤں کا نہیں دودھ بھی بچوں کو حلال

مرد لیکن یہ اگر چاہیں کہ نسواں کو پڑھائیں — ایں خیال است و جنوں است محال است و محال

مسئلہ مشکل و پیچیدہ یہ کچھ ایسا ہے — کہ کرے گی اسے حل تیری ہی عقل حلّال

صد و سی سال رہے ملک پہ سایہ تیرا

ہوں ترے تابع فرماں شب و روز و مہ و سال

Marfat.com

غازی امان اللہ خان

غمِ امت میں ہے چشمِ پیمبر اشکبار اب بھی
گہر بیزی میں ہے مصروف ابرِ نوبہار اب بھی

ہُوا ہے دامن گل چیں ہی کوتہ ورنہ گلشن میں
وہی ہیں لالہ و گل اور وہی اُن کی بہار اب بھی

دلِ وحشی سے اِس پھندے میں اُلجھا ہی نہیں جاتا
ہے برہم ورنہ پہلے کی طرح زلفِ نگار اب بھی

اگر پہلو میں دل ہو اور تڑپ اسلام کی دل میں
برس سکتا ہے ابرِ رحمتِ پروردگار اب بھی

سلیقہ مے کشی کا ہو تو کر سکتی ہے محفل میں
نگاہِ لُطفِ ساقی مفلسی کا اعتبار اب بھی

گر اپنے خوں سے کر سکتا ہو تو اس کی حنا بندی
عروسِ ملک ہو سکتی ہے تجھ سے ہمکنار اب بھی

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اُتر سکتے ہیں گردُوں سے قطار اندر قطار اب بھی

اچھالی جس نے ہر طوفاں میں کشتی اہلِ ایماں کی
مسلمانوں کا بیڑا کر وہی سکتا ہے پار اب بھی

وہی ہے رشتہ جس نے ترک کا افغان سے جوڑا
وہی ہے اُن کے اعدا کو جو کر سکتا ہے خوار اب بھی

وہی ہے جس کے لطفِ خاص کے دیرینہ صدقے میں
اخوت ہے مسلمانانِ عالم کا شعار اب بھی

مسلمانوں کی پھر منظور تھی اس کو سرافرازی
خُدا نے کر دیا پیدا امان اللہ خاں غازی

۱۹۲۳ء

Marfat.com

غازی امان اللہ خاں سے خطاب

بہ تقریب عید اضحیٰ ۱۳۴۷ھ

فرخ آں روزے کہ در جمع اسیرانت شوم
بستۂ فتراک احسان فراوانت شوم

سلطنت دادی و نے دادی دولت ایماں ز دست
اے امان اللہ بلاگردان ایمانت شوم

شہریارا آنکہ بہرش کردۂ دل بد مکن
خود خدا گوید کہ میر ساز و سامانت شوم

اے کہ از پور خلیل آموختی رسم کہن
عید قربان ست دمے خواہم کہ قربانت شوم

خرم آں ساعت کہ کابل را دہی ساز دگر
تو بہ بزم اندر نشینی من غزل خوانت شوم

کوکبت تابندہ باد و دولتت پایندہ باد
تا بمانی بستۂ تارے ز دامانت شوم

۲۲۔ مئی ۱۹۲۹ء

Marfat.com

فتنۂ چکنور

شورِ بازار کی آفت نہ ٹلی تھی سر سے
کہ بپا غلغلۂ فتنۂ چکنور ہوا

آن پہنچے علماء کفر کے فتوے لے کر
دیں سدا پردۂ اوہام میں مستور ہوا

قلم رسم لکھا جب نے زباں تا بہ بناں
تیغۂ عدل چمک اُٹھنے پہ مجبور ہوا

یاد آنے لگی پونے کو روشِ دادا کی
سخت گیری سے جو آفاق میں مشہور ہوا

پڑ گیا گنبدِ افلاک میں قندھار کا غل
خاور و باختر اس شور سے معمور ہوا

چند ہی دن میں یہ سن لو گے کہ مُلّاؤں کے ساتھ
کُفرِ کابل کی مضافات سے کافور ہوا

ٹوٹ ہی جائے گا طاغوت کی ٹولی کا طلسم
غلبۂ حق اگر اللہ کو منظور ہوا !

۲۳۔ مارچ ۱۹۲۹ء

Marfat.com

ہنگامۂ نو

عید الفطر ۱۳۴۷ھ

اگر جاگا جہانِ ایشیا خوابِ گراں سے ہے
چلا اک تیر اگر اس شوخ کی بانکی کماں سے ہے

اگر پھوٹی ہیں خورشیدِ درخشاں سے نئی کرنیں
اگر چھوٹی یہ نور افشاں ہوائے آسماں سے ہے

اگر ٹپکا ہے جوشِ فصلِ گل رگ ہائے بستاں سے
اگر آلودہ دامن لالہ کا خونِ خزاں سے ہے

اگر چھیڑا ہے مظلومی کی فریادوں نے گردوں کو
مگر اک آہ نکلی سینۂ ہندوستاں سے ہے

اگر آئی ہے عید اور لائی ہے پیغامِ آزادی
اگر یہ غلغلہ مشرق میں گلبانگِ افغاں سے ہے

اگر قندھار میں بجتا ہے آج احرار کا ڈنکا
اور اس کی گونج ٹکرانے لگی دارالاماں سے ہے

تو یہ ہنگامہ ہے مخلوقِ فیضِ خواجۂ یثرب
اور اس ہنگامہ کی رونق امان اللہ خاں سے ہے

Marfat.com

حجازی ترانہ افغانی لے میں

امان اللہ خاں اسلام کا پرچم اُڑاتا رہ
محمدزائیوں کے نام کا ڈنکا بجاتا رہ

صلاح الدین ایوبی کو بے خود کر دیا جس نے
اسی صہبائے کیف آور کے خم کے خم لنڈھاتا رہ

تری محفل کو جس کے زمزمے تڑپا دیتے ہیں
اُس آزادی کے نغمے سارے مشرق کو سُناتا رہ

بہالے جا چکی ہے جس کی رو کسریٰ و قیصر کو
نئے ریلے اسی سیلاب میں رہ رہ کے لاتا رہ

تری حکمت کے موتی ہم بھی اک دن رول ہی لیں گے
یہ گوہر ہائے غلطاں دونوں ہاتھوں سے لٹاتا رہ

کئے جا خون استعمار مغرب کی تمنا کا!
مسلمانوں سے یوں ہی ہندوؤں کے دل ملاتا رہ

Marfat.com

ڈبئے جاؤ ڈھیل انہیں ٹھہرا رہے ہیں جو تجھے کافر
قیامت تک سر اُن کا شرم کے مارے جُھکا تارہ

تری تلوار کی تیزی کے ہر میداں میں چرچے ہیں
یہ تیزی سرکشوں کی گردنوں پر آزماتا رہ

ہمارا خون جن محلوں کی گل کاری میں کام آئے
اُن اونچے کنگرے والوں کی بُنیادوں کو ڈھاتا رہ

جواں ہے تیری ہمت اور جواں ہے بخت بھی تیرا
دُعائیں ہند کی لے لے کے عمر اپنی بڑھاتا رہ

Marfat.com

خطاب بہ مسافر اروپا

ترا چوں خلق گوید صاحب تاج و نگیں استی
ہمیں یک حرف برخوانم امیر المسلمیں استی

امان اللہ اسمے بود و تو او را مسمّاے
ہمانا دولت اِنّا عَرَضنا را امیں استی

سرت گردم بکام اندر ترا نوش است و نیشی ہم
سم استی دشمناں را دوستاں را انگبیں استی

نہ تنہا کابل از دارائیت بر خویش مے بالد
کہ فخر جمع اسلام از سر اقدس تا بہ جبیں استی

مراں از گوشۂ خاطر شتر باناں بطحا را
اگر بر پشت قلزم بستہ زینِ آہنیں استی

لاہور - ۱۳ - دسمبر ۱۹۲۷ء

Marfat.com

اعلیٰ حضرت امیر امان اللہ خاں

(امان اللہ خاں برائے دادنِ جاں خود در راہِ اسلام ہمیشہ حاضر است)

خدا ہی دے سکے گا اجر امان اللہ خاں تجھ کو
بنایا جس نے ناموس نبیؐ کا پاسباں تجھ کو

رسولؐ اللہ خود آکر تری عزت بڑھا دیں گے
کہ ذلت ملتِ بیضا کی گزری ہے گراں تجھ کو

دکھا دے چیر کر اسلامیوں کا سینہ یورپ کو
یہ منصب سج رہا ہے کشورِ ہندوستاں تجھ کو

خلافت کی حمایت میں ہمارا نامہ بر ہو جا
بناتے ہیں مسلمانانِ ہند اپنی زباں تجھ کو

نثار اسلام پر ہونے کو تو ہر وقت حاضر ہے
مسلماں دین اور دنیا میں دیکھیں کامراں تجھ کو

Marfat.com

افق پر ہلالِ عید دیکھ کر

غازی امان اللہ خاں کی دُعا

اے کہ تیرا لطف ہے وجہِ نمودِ کائنات
اے کہ شامل رحمتیں تیری ہیں خاص و عام کو

اے کہ تیرے نورِ زنگار رنگ نے روشن کیا
قصرِ گیتی کے در و دیوار و سقف و بام کو

اے کہ خلاقی تری نازاں ہے اُس کی ذات پر
جس نے بطحا سے دیا درسِ حیات اقوام کو

بخش پھر ہم ناتوانوں کو توانائی وہی
جس نے دُنیا میں کیا تھا سربلند اقوام کو

رہ چکا ہے نام عالم میں مسلماں کا بلند
اپنی یکتائی کا صدقہ پھر اچھال اس نام کو

جو چلا آتا ہے یثرب میں ابھی تک سر بمہر
پھر اسی خمخانہ سے بھر دے ہمارے جام کو

عید کا یہ چاند لایا ہے نویدِ فرخی
ٹال اس کی روشنی میں گردشِ ایام کو

کشورِ ہندوستاں کے سر پہ رکھ عزت کا تاج
تاکہ آزادی ملے مصر و عراق و شام کو

ایشیا کو نغمۂ توحید سے معمور کر
تاکہ ہم پہنچائیں یورپ تک ترے پیغام کو

۲۲۔ مارچ ۱۹۲۸ء

Marfat.com

تاجدارِ افغانستان امان اللہ خان غازی سے خطاب

اعلیٰ حضرت کے عزم یورپ کی تقریب پر

اے سایۂ جلالِ خداوند کائنات — ہیں جمع تیری ذات میں اسلام کی صفات

مغرب کے حلقہ حلقہ میں رخشاں ترا فروغ — مشرق کے ذرہ ذرہ میں تیری تجلیات

ہیں زندہ تجھ سے غزنویوں کی روائتیں — اب تک ہے جن سے لرزہ براندام سومنات

کابل میں تیرے طنطنۂ خسروانہ سے — حل ہو رہی ہیں ملت بیضا کی مشکلات

ہندوستان کو بھی تری ہمت بلند — دیتی ہے درس نکتۂ آزادی حیات

یورپ کی سیر کے لئے جا اور خوشی سے جا — اور جاتے جاتے سُن لے ہماری بھی ایک بات

وقت سحر قریب ہے پھٹنے لگی ہے پو — اور ختم ہونے کو ہے سیہ بختیوں کی رات

کر جا کے تُو ہُبُونَ ب ہا کا علم بلند — دیں کا جو ہو حلیف ملا اُس کو اپنے سات

اُس چشم جادوانہ کی افسوں گری سے بچ — اب تک نہ جس سے بابلیوں کو ملی نجات

اسلام رکھ کے ہار دے باقی ہر ایک نرد — پھر تیری جیت ہے زقبیل مسلمات

"شاہا دو رُخ بدہ دل آرام را مدہ
فیل و پیادہ پیش کُن و اسپ کشت مات"

Marfat.com

نغمۂ نورس

خُدا کی شان اک سقّے کا بچّہ
مقابل ہے محمد زائیوں کے

نہیں دیکھے پٹے کے ہاتھ اُس نے
امان اللہ کے شیدائیوں کے

اُسے اسلامیوں سے کیا سروکار
جو ٹکڑوں پر پلے عیسائیوں کے

سُنے جاتے ہیں کابل میں ترانے
ابھی سے غزنوی شہنائیوں کے

نکل جائیں گے تنکے کی طرح بل
کسی دن کابلی بلوائیوں کے

حریفا اس عہد میں پیر و مُلّا
ہوئے اللہ کی یکتائیوں کے

ہوا میں ایک دن اُڑتے پھریں گے
پہاڑ ان ننّھی ننّھی رائیوں کے

جگر میں جس قدر چرکے لگے ہیں
کچوکے ہیں خود اپنے بھائیوں کے

الٰہی ناپنے والے کدھر ہیں
ہمارے زخم کی گہرائیوں کے

ہے فکر جن کی اک دُنیا سے دن رات
وہ مرہیں کچھ نہیں سودائیوں کے

"مدینہ"[1] کی طرح ہم بھی ہیں حقدار
حکومت کی کرم فرمائیوں کے

۲۲ جنوری ۱۹۲۹ء

---

[1] :- مولوی نورالرحمٰن بی اے مدیر مدینہ اس الزام میں گرفتار کئے گئے کہ انہوں نے ۲۰ دسمبر ۱۹۲۸ء کے مدینہ میں افغانستان کے متعلق ایک قابلِ اعتراض شذرہ تحریر کیا تھا۔

Marfat.com

کابل کے گدھے

ہُوا کرتے ہیں پیدا رات دن سقّوں کے گھر بچّے
مگر ہر روز امان اللہ خاں پیدا نہیں ہوتے

بہت سے تاجدار اب بھی نظر آتے ہیں دُنیا میں
مگر اس شان کے صاحب قِراں پیدا نہیں ہوتے

رقیبِ رُو سیہ جس سے سر اپنا رات دن پھوڑے
بآسانی وہ سنگِ آستاں پیدا نہیں ہوتے

وہ جب موجود ہے تم میں تو کس منہ سے یہ کہتے ہو
کہ ناموسِ نبیؐ کے پاسباں پیدا نہیں ہوتے

نشاں اپنا مٹایا آپ اور اس پر یہ شکوہ ہے
مُسلمانوں کی عزت کے نشاں پیدا نہیں ہوتے

گدھوں کی آج کل کابل میں ہے ایسی فراوانی
گماں ہونے لگا انساں یہاں پیدا نہیں ہوتے

۱۸۔ جنوری سنہ ۱۹۲۹ء

Marfat.com

قندھار

یک بیک اسلام کی تقدیر پلٹا کھا گئی — رنگ لے آئی نرالا گردشِ لیل و نہار
ایک سقّہ مسندِ کابل کی زینت بن گیا — دیدنی ہے روزگارِ سفلہ پرور کا مدار
پھر تعصّب اور جہالت کا ہوا بازار گرم — پنجۂ باطل سے ہے حق کا گریباں تار تار
ملّتِ بیضا کی رسوائی کے ساماں ہو گئے — بڑھ گیا پھر حلقۂ مشرق میں پیروں کا وقار
دنیوی باتوں میں ہونے لگ گئے مُلّا دخیل — اور سپرد اُن کے ہُوا سب سلطنت کا کاروبار
ہر طرف رجعت پسندی کی گھٹائیں چھا گئیں — ہو گیا قائم مشائخ کا پُرانا اقتدار
اِن کے ہاتھوں مغربی پھندوں میں پھنس کر رہ گئی — تھی جس آزادی کی ہر جانب سے مشرق میں پکار
ٹل ہی جائیں گی یہ گوناگوں بلائیں ایک دن — آ ہی جائے گا وہ دن جس کا ہمیں ہے انتظار
وقت آتا ہے کہ پھر ہوگا امان اللہ خاں — کامیاب و کام بخش و کامران و کامگار

پل رہی ہیں غیب کے آغوش میں وہ طاقتیں
جن کی عالمگیریوں کا نغمہ داں ہے قندھار

---

۲۱ جنوری سنہ ۱۹۲۹ء

طوفانِ مغرب

بہا کر لے گئی جو موج زنگار رنگ کابل کو
خبر بھی ہے تمہیں اُٹھی وہ کس سیل بلا سے ہے

یہ ہے وہ مغربی طوفان جس کی سہمگیں ٹکر
ہماری ناؤ کے تختوں کی دُشمن ابتدا سے ہے

وہ چنگاری جو شعلہ بن گئی یاروں کے خرمن میں
فروغ اس کا مسیحیت کے دامن کی ہوا سے ہے

شریعت کے نگہباں پیکرِ جہل مرکب ہیں
مصیبت ملتِ بیضا کی اُن کے اقتدا سے ہے

دیا ہے جس پہ فتویٰ کفر کا ان رُوسیاہوں نے
غلامی کی اسے نسبت محمد مصطفےٰ سے ہے

امان اللہ خاں نے زندہ کر دی سطوتِ کبریٰ
بغاوت اس کی دولت سے بغاوت خود خدا سے ہے

وہ قوت جو ودیعت کی گئی ہے اس کے بازو میں
علی مرتضےٰ کے پنجہ زور آزما سے ہے

نہیں اس سر کو جانا تو اب جانیں حریف اس کے
کہ اُس سے قصد آویزش لپٹ جانا قضا سے ہے

نہیں ہندوستاں میں کوئی بھی جو یہ نہ کہتا ہو
کہ آزادی کی امید اُس کی دولت کی بقا سے ہے

یہ چرچے ہو رہے ہیں قدسیوں میں عرشِ اعظم پر
کہ فتحِ اسلام کی پلٹی ہوئی اُس کے لوا سے ہے

۲۹ جنوری ۱۹۲۹ء

Marfat.com

ربّ کعبہ سے ایک عاجزانہ التجا

کوڑی کے تین تین بکیں گے یہ مولوی
اُٹھ اُٹھ کے لے رہے ہیں جو تثلیث کے قدم

کس کو اس ابتلا کی خبر تھی کہ ایک دن
ہم پر ہمارے ہی علما ڈھائیں گے ستم

جس کو انھوں نے کافر اکفر دیا قرار
جاتے ہی اُس کے کُھل گیا اسلام کا بھرم

دارالاماں کے سر پہ قیامت گذر گئی
قہرِ خدا کے پھٹنے لگے آسماں سے بم

وہ گردنیں جو غیر کے آگے جُھکیں نہ تھیں
آج اُس کے آستاں پہ نظر آرہی ہیں خم

اے ربّ کعبہ ہم سے کہاں تک یہ بے رخی
کیوں ہوگئی تمہاری نگہ التفات کم

آخر تیرے رسولؐ کے دامن گرفتہ ہیں
جس کے غلام ہوتے ہیں اسکندر و جم

کب تک رہیں گے دستِ گریباں فرنگ سے
کب تک لڑا کریں گے یہ کشتی قضا سے ہم

قندھار کو وہ زور عطا کر کہ عنقریب
پل بھر میں پھر بلند ہو توحید کا علم

---

۹ فروری سنہ ۱۹۲۹

بچّہ سقّا کی مسند نشینی

چُپ ہوئے پاپا چل دیئے پطرس گُم ہوئے مرقس مٹ گئے لُوقا
جاءَ الحق وزھق الباطل اِنّ الباطل کان زھوقا

پرچمِ حق لہرائی جب اُٹھی ملّتِ بیضا خاکِ حرم سے
چشمِ جہاں بیں کو نظر آیا جلوہ عرب کا صحنِ عجم سے

چین سے لے کر تا بہ افرنگ ہونے لگے اسلام کے چرچے
تھا کبھی جن میں کفر کا غوغا شرک کا شور اصنام کے چرچے

باج جو کل تک لیتی رہی تھی سارے جہاں کے تاجوروں سے
آہ نکالی جانے لگی ہے آج وہ ملّت اپنے گھروں سے

فتنۂ محشر سے نہیں کچھ کم حق میں ہمارے فتنہ یہ حقا
مسندِ کابل پہ متمکن ہونے لگا ہے بچّہ سقّا

تم یہ کہو گے خاکِ وطن کو سقّوں کی یلغار نے روندا
میں یہ کہوں گا دینِ نبیؐ کو لشکرِ استعمار نے روندا

Marfat.com

چشمِ بصیرت دیکھ رہی ہے آج وہی نظارہ منقر میں
حشر کے دن طاغوت کی اُمت دیکھنے والی ہے جو سقر میں
کفر کے فتوے ہاتھ میں لے کر آئے ہیں پیر و صُوفی و ملّا
دینِ مبیں کی عظمت و شوکت ہونے لگی ہے غائب غلّا
اے میرے مولا دُور نہیں ہے اُن سے تری تقدیر کا ڈنڈا
گاڑ دے اُن کی قبر پہ یارب غازی امان اللہ کا جھنڈا

Marfat.com

شورِ بازاری شریعت کے پرستاروں کا اسلام

ایک ڈاکو کو دیا مردِ مجاہد کا خطاب
شور بازاری رذالو کیا یہی اسلام ہے

جھوٹی قسمیں کھانے والے کو بنایا بادشاہ
شرع پر مر مٹنے والو کیا یہی اسلام ہے

اپنے محسن کو ڈسا جس افعیِ خوش رنگ نے
آستیں میں اُس کو پالو کیا یہی اسلام ہے

جس نے روندا پاؤں میں ارشادِ اوفوا بالعقود
اُس کو آنکھوں پہ بٹھالو کیا یہی اسلام ہے

دس برس تک جو تمہاری آنکھ کا تارا رہا
آج آنکھ اُس سے چُرالو کیا یہی اسلام ہے

جس کے ایماں کی قسم جبریل کھاتا ہے اُسے
کفر کے سانچے میں ڈھالو کیا یہی اسلام ہے

جس نے افغانوں کی عزت میں لگائے چار چاند
اُس کو یُوں گھر سے نکالو کیا یہی اسلام ہے

پھیر لیں آنکھیں امان اللہ خاں غازی سے کیوں
گوری رنگت والے کالو کیا یہی اسلام ہے

Marfat.com

بچّہ سقّا کی گرفتاری

دُرّانیوں کی فوج جو میداں میں ڈٹ گئی
سقّے کی مشک ایک ہی ٹھوکر میں پھٹ گئی

ہوتا ہے پھر بلند امان اللّٰہی علم
چوروں کے سرگروہ کی تقدیر اُلٹ گئی

خود کوہ دامنی ہی گرے اُس پہ ٹوٹ کر
اچھّا ہُوا کہ جوتیوں میں دال بٹ گئی

ہر وہ بلا جو عرش سے اُتری تھی فرش پر
دارالامان کے راہ زنوں سے لپٹ گئی

سقّے کا ہاتھ گرچہ بڑا ہاتھ تلا ہوا
قسمت مگر خراب تھی تلوار اچٹ گئی

مانجھا نہ تیز تھا تو لڑایا تھا کیوں پتنگ
پڑتے ہی ایک پیچ کے جھٹ ڈور کٹ گئی

اسلامیوں کا مرتبہ دُنیا میں بڑھ گیا
نصرانیوں کی دہر میں توقیر گھٹ گئی

خوشیوں کی ساعت آ گئی ایام غم گئے
نورِ سحر طلوع ہُوا رات کٹ گئی

---

۱۰ اکتوبر ۱۹۲۹ء

Marfat.com

زخمہ چنگ رودکی

دیدہ وراں متفق ہستند کہ ہیچکس از سخن سرایانِ عجم بہ پایۂ رودکی نہ رسیدہ حنگ نصیرین احمد را اگر آبِ جیحون تا بمیاں آورد۔ ہماں اثرِ ترانہ اش بود۔ کہ تاج الشعرآ امیرِ معزی ہم از نظیرش عاجز گشت۔ من ہندی نژاد کج لج زبان کہ باشم۔ کہ جوابِ رودکی نویسم۔ ایں چند ابیات کہ از کلکِ من فرو چکید۔ پاسخ آن با۔ بد ترانہ ریز نباشد۔ اما نعرہ ایست مستانہ کہ علی سبیل اضطرار از دل دردمند برجست۔

ساقیا برخیز مے در جام کن — فصلِ گل در بوستاں آید ہمی

بادِ نوروزی وزیدا اندر چمن — نغمہ اش عنبر فشاں آید ہمی

مسلم از خوابِ گراں بیدار شد — انقلاب اندر جہاں آید ہمی

زود بینی و قدما از لوندرہ — شاد کام و کامراں آید ہمی

باش تا برقے درخشد از حجاز — غیرتِ حق درمیاں آید ہمی

باش تا موصل برآرد شعلۂ — تابش اندر استخواں آید ہمی

باش تا از پردۂ مشرق بدر — حجتِ اسلامیاں آید ہمی

کفر را غوغا برآید از نہاد — مہدیِ آخر زماں آید ہمی

باش تا از نالۂ ہندوستاں — محشرِ سنانے عیاں آید ہمی!

Marfat.com

نعرهٔ اللہ اکبر مے زنم
ناتوانا را تواں آید ہمی

آنکہ ہجرت کرد بہر مقدمش
خواجۂ کون و مکاں آید ہمی

ناخدا باشد امان اللہ خاں
کشتیِ ما بر کراں آید ہمی

جانبِ کابل قطار اندر قطار
کاروانِ ہندیاں آید ہمی

رودکی چنگ است و کلکم زخمہ اش
یادِ یارِ مہرباں آید ہمی

مسلم آہنگِ بخارا کردہ است
بوے جوئے مولیاں آید ہمی

Marfat.com

جلال آباد

جو کڑک کر گر چکی ہے بارہا بغداد پر
آج ٹوٹی ہے وہی بجلی جلال آباد پر

پابگل کابل میں حق ہے اور ہے باطل سربلند
استوار ارکان دیں ہیں جہل کی بنیاد پر

میرے بچوں کو نہ یوں اے ظالمو کافر بناؤ
دیکھئے اٹھتا ہے کون اسلام کی فریاد پر

برملا بے دیں کہا جس نے امان اللہ کو
آفریں تہذیب اسلامی کے اس استاد پر

ان کی آنکھوں میں کبھی کھٹکا نصاریٰ کا بھی کفر
ہے نظر جن کی امان اللہ کے الحاد پر

میں ہوں آزاد اس لیے کافر بھی ہوں ملحد بھی ہوں
حکمتیں صد ہا نثار اس کے اک اس ارشاد پر

غیب سے تائید ہے اس کی مسلمانوں کی طرح
تل رہے ہیں سارے ہندو بھی اگر امداد پر

لاکھ مومن ہو مگر ترجیح پا سکتا نہیں
شور بازاری غلام اک فاسق آزاد پر

حاملان عرش اعظم کی بلاغت ہے نثار
میری طبع نکتہ رس کی بیشری افتاد پر

۹-مارچ ۱۹۲۹ء

Marfat.com

غازی امان اللہ خاں کے مشکوئے معلی میں

مولود مسعود کا تولد

ایسے مولود ہوا کرتے ہیں کمتر پیدا
جن کی تعظیم کو ہو فتنۂ محشر پیدا

گرچہ معمورۂ قندھار امرکوٹ نہیں
گھر ہمایوں کے ہُوا ہے مگر اکبر پیدا

باپ ہے مہرِ منیر اور ثریّا ماں ہے
کیوں نہ مولود بھی ہو ماہ منوّر پیدا

اس کے اقبال کا نقارہ بجے عالم میں
اُس کی دولت سے ہوں دارا و سکندر پیدا

اُس پہ اللہ کا اور اُس کے نبیؐ کا سایہ
اُس کی تائید کو ہوں غیب سے لشکر پیدا

---

۲۳ جنوری ۱۹۲۹ء

Marfat.com

الوداع

از نہادِ مشرق آہے جستہ مانندِ شرار
برقِ غیرت شد امان اللہ خان نامیدش

تا بہ دہلی از بنارس تاخت بر دلہائے خلق
تاجدارِ کشورِ ہندوستان نامیدش

آمد اندر دل بہ آئینے کہ محشر خواندمش
رفت از پہلو بہ تمکینے کہ جاں نامیدش

از جبینش آشکارا شانِ تسلیم و رضا
کاروانِ سالارِ ابراہیمیاں نامیدش

باش تا بینی کہ تیغش باز گردد بے نیام
منکراں را حجتِ آخر زماں نامیدش

۲۸-مئی ۱۹۲۹ء

Marfat.com

ڈوبے ہوئے بیڑے کے اُچھلنے کی تمنّا

امان اللہ خاں بددل نہ ہو وہ دن بھی آتا ہے
کہ پھر چل کر تری دولت ترے گھر سر کے بل آئے

ترا صبر آسماں سے کھینچ لائے حق کی رحمت کو
اور اس رحمت کا چشمہ تیرے قدموں میں اُبل آئے

پھریرا تیرا پھر لہرائے قندھار اور غزنی پر
ترے قبضہ میں کابل آئے اور ساتھ اُس کے ٹل آئے

بکھیرے اپنے جلوے پھر ترا اقبال مشرق میں
یہ سُورج حسبِ عادت پردۂ شب سے نکل آئے

مقدر کو گوارا ہو نہیں سکتا ترا جانا
نظامِ ایشیا میں جس کے جاتے ہی خلل آئے

بھنور میں ناؤ تیری گھر گئی ہے یک بیک لیکن
عجب کیا ہے یہ بیڑا غرق ہو کر پھر اُچھل آئے

"کہ ہم نے انقلابِ چرخِ گرداں یوں بھی دیکھے ہیں"

۱۰- جون ۱۹۲۹ء

Marfat.com

ترانہ تہنیت فتح کابل

عرش پر پھر فرش پر یہ غل ہوا
فاتح کل فاتح کابل ہوا

فتح نادر خاں کو دی اللہ نے
بچۂ سقا کا آخر قتل ہوا

شمع روشن ہے امان اللہ کی
دشمنوں کا جو دیا تھا گل ہوا

تھا نہ کل تک جس کو کچھ بھی اقتدار
آج پھر مختار جزو و کل ہوا

آ گئی اُجڑے گلستاں میں بہار
نغمہ پیرا شاخ پر بلبل ہوا

۱۹-اکتوبر ۱۹۲۹ء

Marfat.com

عیدی

یہ عیدی آبِ زر سے آج لکھی ہے ملائک نے
جسے سُن کر ہر اک افغان کا بچہ شادماں ہوگا

کہ گلشن میں بہار آنے کے ساماں ہونے جاتے ہیں
وہ سامان گل بداماں جس سے مشرق کا جہاں ہوگا

صبا اٹکھیلیاں کرتی ہوئی پھولوں میں گزرے گی
طیورِ صبح خواں کا قافلہ آتش بجاں ہوگا

شرابِ زندگی خمخانۂ یثرب سے اُبلے گی
ملے گی جن کو یہ صہبا نصیب اُن کا جواں ہوگا

نئے جلوے بکھیرے گا ہلالِ عید گردوں پر
اور اُس کے نور میں ڈوبا ہوا دارالاماں ہوگا

ملے گا پھر محمد زائیوں کو تاجِ آبائی
بہت جلد اپنے بندوں پر خدا پھر مہرباں ہوگا

پھر آجائیں گے اقبال اور دولت اپنے مرکز پر
سریر آرائے کابل پھر امان اللہ خاں ہوگا

وطن کو جس کی دارائی نے بخشی تھی توانائی
علم دار اُس کی سطوت کا وہی صاحبقراں ہوگا

جنھوں نے بیوفائی کی ہے شاہنشاہ غازی سے
اب اُن سب کی وفا کا از سرِ نو امتحاں ہوگا

۲۰۔ مارچ سنہ ۱۹۳۰ء

Marfat.com

نویدِ غیب

اُڑتی سی اک خبر ابھی آئی ہے غیب سے
دار الامان میں ایک نئے انقلاب کی

کابل کی خاک لا نہیں سکتی زیادہ تاب
موجودہ دور کے ستم بے حساب کی

یا رب ہو قطع سلسلہ ظالم کے جبر کا
شام و سحر دُعا ہے ہر اک شیخ و شاب کی

پیاسے جو تھے وہ تا بہ سراب آ گئے
اور جاننے لگے ہیں حقیقت سراب کی

یاد آ رہی ہے پھر دلِ احساں شناس کو
آج اپنے تاجدار ثریا جناب کی

ہوتا ہے پھر بلند امان اللّٰہی علَم
دیتی ہے جس کو بوسہ کرن آفتاب کی

Marfat.com

الپ ارسلانِ وقت

بھری محفل میں پھر اپنی دل آرا داستاں کہیے
پھر اپنے بخت کو اور اپنی دولت کو جواں کہیے

کہاں تک شکوۂ بے مہریِ دورِ فلک کہیے
کہاں تک قصۂ بیدادِ ابنائے زماں کہیے

سپردِ خامہ کیجے ملتِ بیضا کی شوکت کو
اور اس کے زندہ پیکر کو امان اللہ خاں کہیے

جسے لکھے کبھی اورنگ زیب اس دورِ فرخ کا
جسے اپنے زمانہ کا کبھی الپ ارسلاں کہیے

مسلمانانِ مشرق کی امنگیں اس سے قائم ہیں
اُسے ہندوستاں کے بے زبانوں کی زباں کہیے

لگائے چار چاند اسلام کو اُس کی عزیمت نے
اُسے شرعِ نبیؐ کی آبرو کا پاسباں کہیے

سپہرِ علم و حکمت ہے اگر معمورۂ کابل
تو اس کو ماہ کہیے مہر کہیے خاوراں کہیے

مسلماں آج بھی ہیں زندہ جس کا نام لے لے کر
اسے اس سطوتِ کبریٰ کی رفعت کا نشاں کہیے

بہایا کفر کو جس نے خس و خاشاک کی صورت
اسے دینِ حجازی کی وہی سیلِ رواں کہیے

کبھی غرناطہ و غزنی کو جس بجلی نے تڑپایا
وہ چشمک زن ہے خیبر کے سوا اور اب کہاں کہیے

لاہور۔ ۲۵ فروری ۱۹۲۷ء

Marfat.com

سلام کا مہرِ خشاں غازی امان اللہ خاں

امان اللہ خاں فخرِ سلاطینِ زماں تو ہے / کہ ناموسِ رسولِ ہاشمی کا پاسباں تو ہے

تری دہلیز کو آ کر فرشتے چوم لیتے ہیں / کہ خاکِ آستانِ سرورِ کون و مکاں تو ہے

مسلمانوں کی بیتابی اگر ہے نوح کا طوفاں / تو طوفاں میں برنگِ موج گوناگوں رواں تو ہے

ہمارے دردِ دل کی شرح تیرے نطق نے کر دی / ہمیں کیا ڈر ہو جب ہم بے زبانوں کی زباں تو ہے

ترا نور ایشیا کو مطلعِ انوار کر دے گا / چراغِ ایزد افروزِ آسیا امان اللہ خاں تو ہے

حدی خواں چارہ گر ہے آپ محمل کی گرانی کا / نہیں کچھ کارواں کو غم کہ میرِ کارواں تو ہے

نہیں برطانیہ کو خوف کچھ بھی امن کا جب تک
رفیقِ تاجدارِ کشورِ ہندوستاں تو ہے

Marfat.com

امان اللہ خاں غازی ربّ کعبہ کے آستانہ پر

اے کہ از خطۂ روما بحجاز آمدۂ
جاں فدائے تو کہ اسلام نواز آمدۂ

بر در کعبہ خروش است کہ صد قافلہ جاں
ہمہ ہت ہست کہ از بہر نماز آمدۂ

میر ساماں تو شد و رزش ایماں بالغیب
بچہ ساماں بچہ برگ و بچہ ساز آمدۂ

سایۂ رحمت سالار دو عالم بہ سرت
اے کہ بر درگہش از راہ دراز آمدۂ

وقت آنست کہ نازت بکشد خاک وطن
کہ جبیں سودہ بدہلیز نیاز آمدۂ

۲۵-اپریل ۱۹۳۱ء

Marfat.com

نسیمِ حجاز کی شمیم

پھر لا رہا ہوں وجد میں دیوار و در کو میں
پھر کر رہا ہوں یاد میں ابنِ سعود کو

پھر تاکتی ہے گردن آہوئے دشتِ نجد
تارِ کمندِ رحمتِ ربِّ ودود کو

پھر وہ شرارِ مجمرِ جاں سے ہوا بلند
جس نے کیا ہے نعل در آتش خرود کو

گر ہے جزیرۃ العرب اسلام کا محیط
موج اس کی جان لیجئے اس کے وجود کو

ابرو کے اک اشارہ سے اس نے دیا بکھیر ،
باطل کی کارگاہ کے تار اور پود کو

ملّت کے اعتدال کو سانچے میں ڈھال کر
آزادیوں کے ساتھ ملایا قیود کو

جس تاجور سے باج نہ لے شرع مصطفےٰ
بے بود جانتا ہے وہ اس کی نمود کو

سر پہ عقالِ سلطنت اور دوش پہ گلیم
بھولا نہیں وہ عہدِ سلف کے عہود کو

شامل ہو اس کے حال کو اللہ کا کرم
ایفا کیا ہے جس نے نبیؐ کے عقود کو

۲۴- دسمبر ۱۹۲۷ء

Marfat.com

شہسوار نجد

جا کے صبا پیام دے نجد کے شہسوار کو
ہم بھی ہیں تیرے منتظر موڑ ادھر مہار کو

چھائی ہوئی ہے خامشی عالمِ حال و قال میں
حشر بپا ہو ہر طرف زخمہ لگا دو تار کو

قافلۂ بنی تمیم یثربیوں سے آملا
آتے نہیں لگی ہے دیر باغ میں نو بہار کو

ابنِ سعود کو ملا مرتبہ ید اللّٰہی
تازہ بہانہ مل گیا رحمتِ کردگار کو

آذریوں کی بزم میں مہلتِ رقص بھی نہ دی
مصطفوی چراغ نے بولہبی شرار کو

ساقیِ دلنواز نے میکدۂ حجاز سے
دی ہے شراب خانہ ساز ہند کے بادہ خوار کو

کج نگہوں کی گم رہی سے تو گلہ فضول ہے
دیدہ ور دل کو کیا کہیں نور جو سمجھے نار کو

موت کی جستجو اُنہیں مجھ کو تلاش زندگی
دیتا ہوں قبر کے عوض بوسہ میں ذوالفقار کو

۵۔ اکتوبر ۱۹۲۶ء

Marfat.com

امیر المومنین ابنِ سعود

جب اُٹھاتا ہے حجابِ آستینِ ابنِ سعود
آنکھ سے لاتا ہے نذرِ گوہریں ابنِ سعود

اپنے مولا سے کرالیتا ہے نذر اپنی قبول!
کعبہ کی دہلیز پر رکھ کر جبیں ابنِ سعود

جس کو دُنیا میں لُٹایا تھا رسول اللہ نے
ہے اسی گنجِ سعادت کا امیں ابنِ سعود

وقت جب آیا کہ فتنوں سے ہو پاک ارضِ حجاز
بن گیا تقدیرِ ربُ العالمین ابنِ سعود

اِک نہ اِک دن ہو گی تطہیرِ عراق و شام بھی
حل یہ مشکل بھی کرے گا بالیقیں ابنِ سعود

اُس کے قدموں پہ چلے گی ساری دنیا ایک روز
ہے محمدؐ کا غلامِ کمتریں ابنِ سعود

دولت اُس کی ہے کنیز اقبال ہے اُس کا غلام
سلطنت انگشتری ہے اور نگیں ابنِ سعود

ایک صف میں سب کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکتے نماز
گر نہ ہوتا صاحبِ ذوقِ یقیں ابنِ سعود

تاکتی ہے خرمنِ تاتار کو برقِ فرنگ
لیکن اس کی زد میں آسکتا نہیں ابنِ سعود

لرزہ براندام ہے باطل کہ گونجا نجد میں
بیشۂ اسلام سے شیرِ عریں ابنِ سعود

نجد کی لیلےٰ پہ مرجانے لگے مجنوں نئے
ہند کا محمل ہے اور محمل نشیں ابنِ سعود

Marfat.com

ہے لباس کعبہ کا پیوند زریں اُس کی جیب
جیب میں لایا ہے لولوئے ثمیں ابنِ سعود

ہے دلِ ملّت پہ نقشِ اُس کی ارادت ہر طرف
حکمراں ہے از مراقش تا بہ چیں ابنِ سعود

لکھئے اُس کو حارسِ شرعِ مبیں عبدالعزیز
کہئے اُس کو حامئی دینِ مبیں ابنِ سعود

ہم زباں پھر قدسیوں کا ہو کے کہئے برملا
ہے لقب اُس کا امیر المومنیں ابنِ سعود

مکہ مکرمہ ۲۵ مئی سنہ ۱۹۲۸ء

Marfat.com

منصب خلافت

اگر اسلامیوں کا سیزدہ صد سالہ نظام — اب بھی قائم ہے علی رغم نصاریٰ و یہود
اگر انگورہ کے اعلان کے باوصف اب تک — آپ کی رائے میں لازم ہے خلافت کا وجود
ناگزیر اب بھی اگر ہے کوئی مرکز ایسا — جس میں جاری ہوں محمدؐ کی شریعت کی حدود
کہہ سکیں رابطۂ ملتِ بیضا جس کو — جس میں ہو جلوہ نما سطوتِ کبریٰ کی نمود
تو یہ فرمایئے بطحا کے سوا اور کہاں — پائی جاتی ہیں یہ اسلام کی دیرینہ قیود

جب کہ جاروب کشِ صحنِ حرم بھی ہے وہی
کیوں خلیفہ نہ پھر اسلام کا ہو ابنِ سعود

Marfat.com

شعلۂ نافسردہ

اب بھی ہے سلامیوں کے سر میں سودائے جہاد
اس انگیٹھی میں دہکتے ہیں کچھ انگارے ابھی

کہہ دو فیصل سے کہ گرمایا اگر ابنِ سعود
بل نکل جائیں گے تنکے کی طرح سارے ابھی

سبز جھنڈا ہاتھ میں لے کر رسول اللہ کا
ہونے والے ہیں مسلماں عرش کے تارے ابھی

کربلا کو اِک نئے ہنگامہ کا ہے انتظار
اور بھی چھوٹیں گے اس میں خوں کے فوارے ابھی

اے تفرنج تیری خوشیاں ساری قبل از وقت ہیں
زندہ ہیں توحید اور سنت کے گہوارے ابھی

---

۱۳ مارچ ۱۹۲۶ء

Marfat.com

عہد سلف کی رونقیں

جگر اور دل ہی نہیں رہے کہ سموؤں ان کے گداز میں
نہ رہیں وہ پہلی سی لذتیں مری داستانِ دراز میں

نہیں شکوہ مجھ کو نصیب سے گلہ ہے اگر تو نصیب سے
جو چھڑا رہے ہے حبیب سے مگر اُس کی شرح ہے راز میں

کئی سو برس جو دبا رہا نگہ عرب سے چھُپا رہا
پھر اُبھر رہا ہے تتار سے وہی فتنہ رنگ مجاز میں

کوئی ہے جو ترک کو جا کے دے یہ پیام مُسلم ہند کا
کہ وہ لذتیں جو ہیں سوز میں کبھی آسکیں نہیں ساز میں

نہ بچا فریب فرنگ سے کوئی تاجور کوئی باجور
مگر اک حرم کا وہ پاسباں جو ہے سر بسجدہ نماز میں

نہیں فیض ابنِ سعود کا یہ ہے لُطف ربِّ ودود کا
کہ سلف کے عہد کی رونقیں نظر آرہی ہیں حجاز میں

۱۴- اپریل ۱۹۲۸ء

Marfat.com

مستقبلِ حجاز

ممکن ہے مہر و مہ نہ رہیں آسمان پر
ممکن نہیں کہ حق نہ ہو جاری زبان پر

وہ فوج جبرئیلؑ تھے جس کی کمان پر
پہلا پڑاؤ اُس کا پڑا تھا معان پر

پنہاں تھی جس میں دیدۂ ہرقل کی تیرگی
وہ تیغ تھی چڑھی ہوئی یثرب کی سان پر

واحسرتا بلند ہے طاغوت کا علم
اس عہد میں نبیؐ کے قدم کے نشان پر

کس وقت جانے دیکھئے کھنچتا ہے خطِ نسخ
تثلیث کے عروج کی اس داستان پر

کس کو نہیں یہ علم کہ مستقبلِ حجاز
موقوف ہے حجاز کے امن و امان پر

توفیق اس کی دی گئی ابنِ سعود کو
روشن ہے یہ حقیقتِ کبریٰ جہان پر

محمل کو کر رہا تھا سبکسار یہ سرود
میں جا رہا تھا جدّہ کو جب [illegible][1] پر

اور آخری یہ شعر رقم کر رہا ہوں میں
بیٹھا ہوا شریفِ علی کے مکان پر

جدہ یکم جنوری ۱۹۲۶ء

[1] اونٹ کا نام جس پر میں مہر کے ساتھ سوار تھا۔

Marfat.com

ہر مردے و ہر کارے

شتربانوں کو بخشی جا رہی ہے پھر جہانبانی
عرب کی ریت کے ذرّے بنے گردوں کے سیّارے

حجاز اور اُس کی تطہیر آئی حصّے نجد والوں کے
کہا سچ کہنے والے نے کہ ہر مردے و ہر کارے

خُدا کی رحمتیں ابنِ سعود اور اُس کی دولت پر
جسے ڈھب یاد ہیں اقبال کی تسخیر کے سارے

اُلٹ جاتی ہے جب تقدیر کام آتی نہیں طاقت
نہ چل سکتی ہیں بندوقیں نہ اُڑ سکتے ہیں طیّارے

علی اور اس کے اعوان ایک بھی میداں نہیں جیتے
سعود اور اس کے اخوان ایک بھی بازی نہیں ہارے

بداوت کو حضارت سے پڑا پالا تو دیکھو گے
دھرے رہ جائیں گے قانون افرنجی کے پشتارے

سکھا سکتے ہیں تہذیب آج بھی صحرا نشیں اُن کو
جو ہیں اس دور کی شائستگی کے عرش کے تارے

حرم کی طرح جدّہ پر بھی اہلِ نجد قابض ہیں
مخاطب کس سے جا کر ہوں اب اہلِ جدّہ بیچارے

سلامت گنبدِ خضرا کو جا کر جب وہ دیکھیں گے
عجب کیا ہے جھکا لیں اپنی گردن شرم کے مارے

اُبلنے لگ گیا پھر چشمۂ نور ان اماکن سے
جو تھے ایامِ سابق میں سیہ مستی کے گہوارے

حجاز اب ملّتِ بیضا کی رعنائی کا گھر ہوگا
بجیں گے اب یہاں اسلام کی شوکت کے نقارے

۲۶۔ دسمبر ۱۹۲۵ء

Marfat.com

خادم حرمین الشریفین

اے کہ ہے تو زینتِ تاج ونگیں	تجھ سے ہے آرائش دنیا و دیں
تو اس امانت کا ہے گنجینہ دار	چھوڑ گئے جس کو رسولِ امیں
غیب کی تائید ہے حصہ ترا	اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ المُحسِنِین
فتح کی تیرے لئے آئی نوید	اُزلِفَتِ الجَنَّۃُ لِلمُتَّقِین

اَیَّدَکَ اللّٰہُ بِنَصرٍ عَزِیز
وَفَّقَکَ اللّٰہُ بِفَتحٍ مُّبِین

Marfat.com

تطہیرِ یثرب

داخل ہُوا مدینے میں ابنِ سعود آج
پھر جوش پر ہے رحمتِ ربِّ ودود آج

توحید کا عرب میں علَم سر بلند ہے
قائم ہوئی ہیں شرعِ نبیؐ کی حدود آج

ہیں غازیانِ نجد پیمبرؐ کے پاسباں
یثرب میں خیمہ زن ہیں خدا کے جنود آج

آتے ہی مسجدِ نبویؐ میں پڑھی نماز
کیا لطف دے گیا ہے رکوع و سجود آج

منکر بتائے جاتے تھے جس نام پاک کے
اُس پر یہ لوگ بھیج رہے ہیں درود آج

اِس جھوٹ کا کہ گنبدِ خضرا ہُوا شہید
سُلطان نے بکھیر دیا تار و پود آج

ہم کو ہے پاسِ عہد کہ ابنِ سعود کو
کس کو ہیں یادِ ازل کے عہود و عقود آج

کل جس کے نام سے بھی نہ عالم تھا آشنا
ہم اُس کے پاس لے کے چلے ہیں وفود آج

رگ رگ میں موجِ خونِ سلف دوڑنے لگی
مٹنے لگا ہے تفرقۂ ہست و بود آج

قبرص میں ہے حسین تو فیصل عراق میں
نابود ہے حجاز میں ان کا وجود آج

اک رہ گیا علی سو اسے دیکھ دیکھ کر
یاد آ رہی ہے مجھ کو حدیثِ ثمود آج

جدہ سے رہگرائے فلسطین ہی تو ہو
جو بن رہا ہے جائے پناہِ یہود آج

Marfat.com

انگورہ

مصطفےٰ قائم نہ کرتا گر نظامِ انگورہ کا
کام کرزن نے کیا ہی تھا تمام انگورہ کا

جا کے یورپ میں اُڑا آیا ملوکیت کی خاک
اپنی ٹاپوں سے سمندِ تیز گامِ انگورہ کا

اپنے جمہوری اصولوں پر جو نازاں ہیں انہیں
محوِ حیرت کر رہا ہے انتظامِ انگورہ کا

اُٹھ کھڑے ہوں اپنے اپنے پاؤں پر سب حق پرست
ساری دُنیا کو یہ پہنچا ہے پیامِ انگورہ کا

ایشیا کا افتخار اس کو کیا اللہ نے
اس سے بھی اونچا ابھی ہوگا مقامِ انگورہ کا

حشر کے دن تک نہیں ہے جس کو خوفِ انفصام
ہے اسی حبل المتیں سے اعتصامِ انگورہ کا

لرزہ ہو جاتا ہے طاری کفر کے اندام پر
اس کے حلقوں میں جب آ جاتا ہے نامِ انگورہ کا

اُس پہ بس چلتا نہیں پھر کیوں نہ کابل ہی سے لیں
دشمنانِ دین پر حق انتقامِ انگورہ کا

ہے امان اللہ خاں بھی لیکن اُس صہبا سے مست
جس کی فغّاری نے چھلکایا ہے جامِ انگورہ کا

آنے والی ہے وہ ساعت جب کریں گے اتباع
کابل و ہند و عراق و مصر و شامِ انگورہ کا

دیکھ لیں گے اپنی ان آنکھوں سے ہم خود ایک دن
دشمنانِ نوعِ انساں کو غلامِ انگورہ کا

Marfat.com

غازی محمد عبدالکریم قائد مجاہدینِ ریف

اے کہ کھینچے ہوئے اسلام کی صمصام ہے تو
آج کل سب سے بڑا غازیٔ اسلام ہے تو

اپنے اوپر تجھے ہسپانیہ کرتا ہے قیاس
یعنی کہتا ہے کہ خورشید لبِ بام ہے تو

تیری ہیبت سے ہُوا لرزہ براندام فرانس
اس کی سطوت کے لئے موت کا پیغام ہے تو

مصطفےٰ مشرقِ ادنیٰ میں ہے جس پہ نازاں
کر رہا مغربِ اقصیٰ میں وہی کام ہے تو

خالد و طارق و محمود تھے جس سے سرشار
اسی صہبا کا چھلکتا ہُوا اک جام ہے تو

پھر زمانہ کو دکھا شوکتِ اسلاف کا رنگ
اے کہ کھینچے ہوئے اسلام کی صمصام ہے تو

---

۹ مئی ۱۹۲۶ء

Marfat.com

زمیندار

Marfat.com

زمیندار اسٹیم پریس

خود اپنے ہی مطبع میں زمیندار چھپا آج
ہوتا ہے غلامی سے یہ اخبار رہا آج

مطبع کے نہ ہونے سے جو تھے روح کو سوہاں
یہ پرچہ اُن افکار سے آزاد ہُوا آج

اپنی ہی کلیں اپنے ہی انجن سے چلی ہیں
دل اور زباں کیوں نہ کرے شکر خدا آج

جس درد کی مدت سے تھی خود ہم کو شکایت
اُس درد کی پیدا ہوئی صد شکر دوا آج

آتے ہیں وُہ اب اس کے پینپنے کے عزیزو
بیمار کو دی شافی مطلق نے شفا آج

پابندیٔ اوقات کی صورت نکل آئی
تاخیر کا احباب کو شکوہ نہ رہا آج

اغیار کے ناز اس نے اُٹھائے ہیں مہینوں
ہے مایۂ نازش اسے خود اپنی ادا آج

صد جلوۂ پنہاں کے تجمل کی ہے تمہید
ہوتا ہے جس انداز سے یہ چہرہ نما آج

آرائش ہم چشم سے مشاطہ ہے فارغ
نازاں نہ ہو پھر شانہ پہ کیوں زلف رسا آج

احباب نے اس وقت تک امداد جو کی ہے
کچھ اس سے اعانت کی ضرورت ہے سوا آج

۲۲- اکتوبر ۱۹۱۲ء

Marfat.com

زمیندار کی ضبطیِ ضمانت

ہے کھٹکتا نگہِ برق میں خرمن میرا
خواب یہ ہے مگر اب دیکھیے اس کی تعبیر

حوصلے قیس کی دیوانہ سری کے نکلے
نغمہ گوش ہے لیلیٰ کو صدائے زنجیر

آج ہے ناز مجھے اپنی گنہگاری پر
میں کہاں ورنہ کہاں اُن کا خیالِ تعزیر

میں جو وابستۂ فتراک ہوا خوب ہوا
اے خوشا بخت جو کہلاؤں تمہارا نخچیر

کر دیئے قلب کے ٹکڑے یہ کرم تھا اُن کا
اشکِ خوں تھم نہ سکا تھی یہ ہماری تقصیر

فائدہ اس سے اگر ضبط ضمانت کر لی
کاش بتلاتے مجھے ضبطِ فغاں کی تدبیر

---

۲۵ ستمبر ۱۹۱۳ء

Marfat.com

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ

احیاءِ زمیندار

خوش ہو اے مسلم ہوئی آخر دعا تیری قبول
عرش سے فرمانِ احیاءِ زمیندار آگیا

قدسیوں کو بھی ہوئی فکر پیامِ تہنیت
نور کے تڑکے مبارکباد کا تار آگیا

ملّتِ بیضا کی رونق کا نکلنا ہے جلوس
سطوتِ کبریٰ کی شوکت کا علم دار آگیا

جس کو سچی بات کہنے میں نہیں مطلق ہراس
آج میدانِ صحافت میں وہ اخبار آگیا

اوّل اوّل غلغلہ حق کا کیا جس نے بلند
وہ مساوات اور حریت کا سردار آگیا

بادۂ یثرب کے خم کے خم دیئے جس نے لنڈھا
آج پھر محفل میں وہ رندِ قدح خوار آگیا

پھر بہار آئی رسول اللہ کے گلزار میں
فصلِ گل کے ساتھ ہی ساتھ ابرِ آذار آگیا

باغباں سے گل کو تھے جلنے گلے جاتے رہے
نالۂ بلبل قفس میں تا بہ منقار آگیا

کوئی ذلت سے یہ کہہ دے جس سے حضرت تھے خفا
آپ کے لفظوں میں وہ باغی وہ غدار آگیا

Marfat.com

لیکن اس کو کیجیے گا کیا کہ کہتی ہے یہ خلق
قوم کا خادم حکومت کا وفادار آ گیا

دیکھ لی ملت نے اس کے خواب کی تعبیر آج
رشتہ تسبیح بن کر کام زُنّار آ گیا

ہندو مُسلم کی ہم کیشی کی ساعت آ گئی
کیونکہ خاکِ کعبۂ دل کا پرستار آ گیا

۲۱-اپریل ۱۹۲۰ء

Marfat.com

ضبطی

زمیندار مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۲۷ء کے تمام پرچوں کی ضبطی پر جس میں نظم بجائے مقالہ افتتاحیہ شائع ہوا تھا۔

دل ضبط زباں ضبط فغاں ضبط قلم ضبط
دنیا میں ہوئے ہوں گے یہ ساماں کہیں کم ضبط

آنسو مری آنکھوں کے گئے پہلے ہی سے سوکھ
تھے ورنہ وہ اس فکر میں ان کا بھی ہو نم ضبط

پنجاب میں یوں ضبط ہوا آج "زمیندار"
بنگال میں جس طرح ہوا کرتے ہیں بم ضبط

آزادیٔ اسلام کی ضبطی پہ ہے خوش تو
ہو جائے کہیں یوں ہی نہ تیرا بھی دھرم ضبط

برطانیہ کا شیوہ رہا گر یہی کچھ روز
سن لو گے عزیزو کہ ہوئے دیر و حرم ضبط

۱۹۔ نومبر ۱۹۲۷ء

Marfat.com

"زمیندار" کے شہید نمبر اسلام نمبر اور کشمیر نمبر کی ضبطی

دل ضبط جگر ضبط زباں ضبط فغاں ضبط
سب سازِ عیاں ضبط ہے سب سوزِ نہاں ضبط

مظلوم کو فریاد بھی کرنے نہیں دیتے
ڈر ہے کہ نہ ہو جائے یہ سب امن و اماں ضبط

اٹھتی ہے جو سینے سے تو ہو جاتی ہے ضبط آہ
آئے جو دہن پر وہیں ہوتا ہے گماں ضبط

روکیں گے وہ کیونکر مرے مضموں کی روانی
نکلے ہے جبھی موج تو ہے کہیں سیلِ رواں ضبط

وہ ضبط کریں میری دوات اور قلم کو
ہو جائیں گے خود ان کے تفنگ اور سناں ضبط

تم ضبط "زمیندار" کے نمبر نہیں کرتے
کرتے ہو حقیقت میں تمدن کا نشاں ضبط

---

۱۰ دسمبر ۱۹۳۰ء

Marfat.com

"زمیندار" کا نیا دور

اللہ کی قدرت کا تماشا ہے "زمیندار"
مومن کے لئے ہے یہ تماشا نظر افروز

باطل سے دبا تھا نہ دبا ہے نہ دبے گا
تائید خداوند سے حق پر شرف اندوز

کل ایک کی املاک تھا اور آج ہے سب کی
دیروز سے بہتر ہے "زمیندار" کا امروز

سر غیر کے آگے نہ جھکایا کبھی اس نے
ملت کے لئے ہے روش اس کی سبق آموز

سورج نکل آیا ہے سراپردۂ شب سے
پھر خیرہ ہوا دیدۂ خفاش سیہ روز

اے خرمنِ بیداد کہاں تک نہ جلے گا
ہے آہ "زمیندار" کی ایک ایک جہاں سوز

۱۷۔ جون ۱۹۳۲ء

Marfat.com

سیاسیات ہند

Marfat.com

مسلمانانِ ہند کا سیاسی زاویہ نگاہ ۱۹۱۲ء میں

تجھ سے اے ٹرکی ہمارا برقرار اعزاز ہے
تو ہمارے واسطے سرمایۂ صد ناز ہے

ہم اگر بے دست و پا ہیں تو ہے خضرِ دستگیر
ہم اگر شکستہ پر ہیں تو پرِ پرواز ہے

گونجتی تھی محفلِ عالم کبھی جس ساز سے
تو اسی سازِ بلند آہنگ کی آواز ہے

سبز گنبد والے آقا کا ہے تو جاروب کش
جس کی رحمت امتِ مرحوم کی دمساز ہے

نام ہے قائم گر اب تک دہر میں اسلام کا
سرورِ کون و مکاں کا یہ بھی اک اعجاز ہے

آئی ہے اٹلی کی شامت موت ہے سر پر سوار
اس لئے کھولے ہوئے اپنا دہانِ آز ہے

عشق لندن دل میں سودا سر میں استنبول کا
ہم مسلمانوں کی ہستی کا یہ اصلی راز ہے

Marfat.com

ناٹال اور ہندوستان

(راقم نے جس جلسہ میں بمقام لندن یہ نظم پڑھی تھی۔ اس میں گاندھی جی جو جنوبی افریقہ سے آ گئے تھے۔ اپنی بی بی سمیت موجود تھے)

(۱)

سُنا ہے دردِ دل رکھتا ہے اے ہندوستاں تو بھی
جگر کے خوں کو دے سکتا ہے پلکوں کا نشاں تو بھی

جہاں سر پر اُٹھایا بلبلوں نے اپنے نالوں سے
دکھا اندازِ محشر ہو کے سرگرمِ فغاں تو بھی

ستم ناٹال میں جو جو ترے بچوں پہ ٹوٹے ہیں
بہت کچھ سن چکا ہے اُن کی خونیں داستاں تو بھی

مچا رکھا ہے اودھم کیپ کالونی میں گوروں نے
کر اپنی قوتِ بازو کا کچھ تو امتحاں تو بھی

دکھا اپنے جگر کا داغ جو شرمائے سورج کو
بنا مغرب کو مشرق اور زمیں کو آسماں تو بھی

جُھلس دے سوزِ دل سے ٹیمز کی موجوں کے داماں کو
کہانی اپنی دھرا کر کہ ہے آتش بجاں تو بھی

غلط انداز ہیں صید افگنوں کے بے اماں ناوک
نکال اِک تیر ترکش سے کہ رکھتا ہے کماں تو بھی

سُنی ہے ہم نے ٹن ٹن پال کے گرجا کے گھنٹے کی
بجا مندر میں سنکھ اور دے مساجد میں اذاں تو بھی

لگا ہے کون سا سُرخاب کا پر کیپ والوں میں
قبائے سلطنت وہ ہیں تو ہے تاج جہاں تو بھی

اگر شرمندۂ معنی ذرا بھی ہے شہنشاہی
تو ہے برطانیہ پر ہند کی لازم ہوا خواہی

(۲)

یہ کیسا دیس ہے جس دیس کے ہم رہنے والے ہیں
گرفتارِ بلا ہیں اور خطا یہ ہے کہ کالے ہیں

غنیمت تھا قفس میں بال و پر کا پھڑپھڑا لینا
مگر صیاد نے افسوس وہ بھی نوچ ڈالے ہیں

Marfat.com

بنی ناٹاں میں یہ گت ہے ہمارے خانہ بدوشوں کی
نہ چولہا ہے نہ ہنڈیا ہے نہ لڑکے ہیں نہ بالے ہیں
پڑے تھے پاؤں میں گاندھی کے جو صحرائے غربت میں
ہمارے یہ درخشاں داغ ہائے دل وہ چھالے ہیں
نچائیں گے اسے اک روز بوئر ناچ تگنی کا
یہ انگلستان نے اپنی آستیں میں سانپ پالے ہیں
وزیرِ ہند ہی سنتے ہیں اونچا کم نصیبی سے
پہنچ سکتے زحل تک ورنہ ہم لوگوں کے نالے ہیں
یہ نو بر تو تغافل اور یہ پیہم سختیاں کب تک
"یہ ظلم آرائیاں تا کے یہ حشر انگیزیاں کب تک"

لندن۔ فروری ۱۹۱۴ء

Marfat.com

ہندوستان

ناقوس سے غرض ہے نہ مطلب اذاں سے ہے
مجھ کو اگر ہے عشق تو ہندوستاں سے ہے

تہذیب ہند کا نہیں چشمہ اگر ازل
یہ موجِ رنگ پھر آئی کہاں سے ہے

ذرّے میں گر تڑپ ہے تو اس خاکِ پاک سے
سورج میں روشنی ہے تو اس آسماں سے ہے

ہے اس کے دم سے گرمیٔ ہنگامۂ جہاں
مغرب کی ساری رونق اسی اک دکاں سے ہے

انگریز کا غلام مسلماں نہ ہے نہ تھا
یہ نسبت اس کو سرورِ کون و مکاں سے ہے

۸۔ دسمبر ۱۹۱۶ء

Marfat.com

ہندوستان کے مسلمان کا گناہ

اُن کی جبیں میں چین ہے اور ابرو میں ہے شکن
چہرہ ہے خشمناک تو آنکھیں ہیں قہر پاش

دیتے خطاب ہیں کبھی مجھ کو شریر کا
مجھ کو پکارتے ہیں کبھی کہہ کے بدمعاش

میں خود ہی اپنے جرم کا ہوتا ہوں معترف
ناحق وہ کر رہے ہیں مرے جرم کی تلاش

بیشک میں بدمعاش بھی ہوں اور شریر بھی
آنکھوں پہ اور سر پہ یہ القاب جاں خراش

میری خطا یہ ہے کہ نہ کیوں میں نے کر دیا
سنگِ وفا سے شیشۂ ایماں کو پاش پاش

میرا قصور یہ ہے کہ اُن کی گلی میں کیوں
گاڑی نہ میں نے دین رسولِ خدا کی لاش

میرا گناہ یہ ہے کہ کیوں میں نے کر دیا
رازِ غلامی صد و پنجاہ سالہ فاش

Marfat.com

کنیا

وہ جو خود غلام بن کر دیئے جاتے ہیں دہائی — کہ سکھائی جا رہی ہے انہیں بندگی پرائی
جنہیں بندش زباں کا ہے خطر قدم قدم پہ — بقصور حرف گیری بحظائے لب کشائی
یہ ہے جنکی آج عزت کہ خود اپنے گھر کے اندر — کوئی جلسہ کر جو بیٹھے تو پولس کی دوڑ آئی
جنہیں اپنی کونسلوں میں ہے یہ اختیار حاصل — کہ خود اپنے قیدیوں کو نہ دلا سکے رہائی
جنہیں اپنی ہی زمیں پر جنہیں اپنے ہی وطن میں — نہیں مل سکے ہیں اب تک یہ حقوق ابتدائی
کوئی مدعا بھی جن کا نہیں ہو سکا ہے پورا — کوئی آرزو بھی جن کی نہیں آج تک بر آئی
ہے خدا کی شان یہ بھی کہ وہ بت اکڑ اکڑ کر — چلے جا رہے ہیں کنیا کہ وہیں کریں خدائی

بحوالۂ عراقی کوئی جا کے اُن سے پوچھے
"تو درونِ در چہ کردی کہ برونِ خانہ آئی"

Marfat.com

سیوائے ہوٹل مسوری میں طلبہ پر چھاپ

نہرو اور مہرو

(ایک پُرلطف ڈراما)

سی آئی ڈی کی پہلی رُوح

جواہر لال نہرو لکھنؤ سے چل کے آیا ہے — امان اللہ خاں کے نام کچھ پیغام لایا ہے
پٹھانوں اور انگریزوں میں ڈلوانے کو کھنڈت ہے — دبوچا چاہئے اُس کو بڑے ڈھب سے پنڈت ہے
کسی ڈھب سے اُسے سیوائے ہوٹل سے نکلوا دو — نہ نکلے گر تو ٹوپی اس کی ٹیلر سے اچھلوا دو

دوسری رُوح

مگر یہ بھی سمجھ لو اس پہ سب افغان بگڑیں گے — ہمارے ویسرائے کے کابلی مہمان بگڑیں گے

Marfat.com

کہیں گے حضرتِ طرزی یہ اچھی میزبانی ہے — کہ چمچہ بدتمیزی ہے تو کانٹا بدگمانی ہے

تیسری روح:-

سنو دہلی سے ٹیلیفون کی آواز آتی ہے — ہمارے ساتھ یہ بھی شاید اپنا سر ملاتی ہے

چوتھی روح:-

نہیں یہ تو صدا ہے حضرتِ خواجہ نظامی کی — جنہوں نے ہجو لکھی ہے نصاریٰ کی غلامی کی

خواجہ حسن نظامی اپنے حجرہ بن بسیرا سے ٹیلیفون میں:-

اے ہم نفسو! تم کو مبارک ہو مسوری — گر رزم سے اکتائے ہو دل بزم سے بہلاؤ
رقاصی بسمل کا تماشہ جو نہ خوش آئے — محفل میں کسی شوخ پری زاد کو نچواؤ
ملتی نہیں گر کوئی طرح دار پہاڑن — رنڈی کوئی اچھی سی بنارس ہی سے بلواؤ

پہلی روح:-

نہ تھا معلوم خواجہ کو ہم انکی بات سن لیں گے — چمن میں جو پری جائیں گے اور پھول چن لیں گے
اسی حکمت سے ہم عہدہ برآ ہوں گے پٹھانوں سے — لبھانا چاہئے ان کو بنارس کے ترانوں سے
ادھر ہوٹل کے کمروں سے نکالو جا کے نہرو کو — ادھر لے آؤ پچھواڑے سے اک نوخیز مہرو کو

Marfat.com

محفل رقص و سرود

نغمۂ مبارک باد

مسوری میں طرزی کا آنا مبارک — حضوری میں بندی کا گانا مبارک
ترازو ہوا تیر امان اللّٰہی کا — دلِ ہند کو یہ نشانہ مبارک
مسلمان ہندو گلے مل رہے ہیں — وطن کو یہ اچھا زمانہ مبارک
پٹاری اناروں کی کابل سے آئی — جو بیمار ہیں اُن کو کھانا مبارک
جو ہنستا ہے مغرب تو روتا ہے مشرق — ہنسانے سے بڑھ کر رُلانا مبارک
سلامت رہے جارج پنجم کی دولت — اور اس کا دل آرا فسانہ مبارک
دُعا ہے کہ ہوں ایک دہلی و کابل — محبت کی پینگیں بڑھانا مبارک

سب دھیں ملکر منہ بسورتی ہیں:۔

ایک آفت سے تو مر مر کے ہُوا تھا جینا
پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی

۲۶۔ مئی سنہ ۱۹۲۰ء

Marfat.com

نئی نئی ضرورتیں

مجھ کو ہے تعاون نہ تعاول کی ضرورت
میں آپ ہوں دریا مجھے کیا پُل کی ضرورت

اے سایۂ برطانیہ! اُٹھ جا میرے سر سے
اس سر کو ہے اکلیل توکّل کی ضرورت

ژولیدگیٔ گیسوئے مُشکیں کو نہیں ہے
تکلیف گرہ گیریٔ سنبل کی ضرورت

جب اس چمنستاں کی فضا ہی نہیں باقی
مینا کی ضرورت ہے، نہ ہے مل کی ضرورت

کرتی ہے عمل خود تو تشدّد پہ حکومت
اور ہم کو جتاتی ہے تحمّل کی ضرورت

کیا خوب! مرے قتل پہ حیرت بھی ہے اُن کو
عارف کو بھی پیش آئی تجاہل کی ضرورت

میں سوختہ ساماں ہوں مجھے برق سے کیا خوف
بجلی ہی کو پیش آئی تامّل کی ضرورت

کیا وہ بھی نہتا ہے جو ہو صُلح میں تاخیر
دہلی سے مقدم ہوئی کابل کی ضرورت

اس میں نہیں کچھ شک کہ عمل خوب ہے لیکن
ہم کو ہے ابھی اور بھی کچھ غُل کی ضرورت

Marfat.com

خطابہ برطانیہ

نہ سوویٹ سے نہ ایران کے کج کلاہ سے ڈر
مگر ستم زدہ ہندوستاں کی آہ سے ڈر

نہ ڈر فرانس کے نیزوں کی خونفشانی سے
مگر ہماری دُعا ہائے صبح گاہ سے ڈر

نہ ڈر خدا سے اور اُس کے عتاب سے لیکن
نبیؐ کی غصّہ میں ڈوبی ہوئی نگاہ سے ڈر

الگ الگ رہے برسوں ملے ہیں اب آکر
دل اور عقل کی اس تازہ رسم و راہ سے ڈر

جو عقل ہے تو سُن ان مخلصانہ باتوں کو
جو ہوش ہے تو ہمارے اس انتباہ سے ڈر

Marfat.com

فریادِ جرس

کل کہہ رہے تھے ایک محبِّ وطن بزرگ
ہندوستان رہنے کے قابل نہیں رہا

انساں سے چھین لی گئی آزادیٔ ضمیر
لیلیٰ کے ناقہ کے لئے محمل نہیں رہا

تھا دشنۂ حق کا تیز بھی خونریز بھی، مگر
کچھ دن سے درخورِ رگِ باطل نہیں رہا

لندن کی عافیت کبھی جس سے ہوئی تھی تنگ
زنداں میں اب وہ شورِ سلاسل نہیں رہا

سچ اور جھوٹ میں نہیں باقی رہی تمیز
اور امتیاز ناقص و کامل نہیں رہا

ہم آپ اپنی راہ کے سنگِ گراں بنے
رہرو کو فکر دوریٔ منزل نہیں رہا

آزادیٔ حیات کی جس دل میں تھی تڑپ
اب پہلوئے وطن میں وہی دل نہیں رہا

جو کوشش آشتی کی ہوئی رائیگاں گئی
اور کوئی اتحاد کا قائل نہیں رہا

پھر کس لئے یہ شکوہ کہ لطفِ خدائے پاک
ہندوستاں کے حال کو شامل نہیں رہا

ہندو کی آنکھ کاش زمانہ ہی کھول دے
مسلم تو اپنے فرض سے غافل نہیں رہا

Marfat.com

عوارف

میں اپنے دل کے اندر اک جہاں موجود پاتا ہوں
اسی کی سلطنت اچھی اسی پر اختیار اچھا

اگر دیں سے تمسخر کرنے والے ہی مہذب ہیں
تو ان تہذیب کے پتلوں سے مجھ جیسا گنوار اچھا

نکل جاتی ہو سچی بات جس کے منہ سے مستی میں
فقیہ مصلحت بیں سے وہ رند بادہ خوار اچھا

عراق اچھا اور اس کی آرزو اچھی سہی لیکن
وہ پھر بھی نسیہ ہے جس سے کہیں نقد برار اچھا

جسے یورپ کے چوروں نے بھی دیکھا ہو حقارت سے
قبائے زرفشاں سے اس پھٹی کملی کا تار اچھا

حسینانِ فرنگ اچھے ہیں لیکن آفتِ جاں ہیں
نہ رکھنا ان سے بیر اچھا نہ کرنا ان سے پیار اچھا

مری وضع کی قدر اُس نے میری سرکشی پر بھی
خداوندانِ لندن سے مرا پروردگار اچھا

Marfat.com

جستجو

خم خانۂ الست کے خمار ہیں کہاں
عہد سلف کے رند قدح خوار ہیں کہاں

اس بادۂ شبینہ کے سرمست ہیں کدھر
پیمانۂ مدینہ کے سرشار ہیں کہاں

جھکنے لگی ہے غیر کی دہلیز پر جبیں
اے ربّ کعبہ تیرے پرستار ہیں کہاں

دُنیا کی لذّتوں سے تو ہیں بہرہ ور سبھی
عقبیٰ کی عزّتوں کے خریدار ہیں کہاں

اسلامیوں کا شوقِ شہادت کدھر گیا
جو سر تھے زینتِ رسن و دار ہیں کہاں

وہ کشتگانِ خنجرِ تسلیم کیا ہوئے
وہ عاشقانِ احمدِ مختار ہیں کہاں

طوفاں زدوں کو جن کی ضیا تھی دلیلِ راہ
یثرب کی روشنی کے وہ مینار ہیں کہاں

برطانیہ کا کوکبہ ہے دیر سے بلند
ہندوستان کے قافلہ سالار ہیں کہاں

دیکھو جسے اسیرِ طلسمِ فرنگ ہے
توڑیں جو یہ طلسم وہ احرار ہیں کہاں

آپس کی پھوٹ ختم ابھی تک نہیں ہوئی
آزادیٔ وطن کے طلب گار ہیں کہاں

مفقود ہے دلوں سے مدارات و آشتی
جن سے لڑیں گے آپ وہ ہتھیار ہیں کہاں

Marfat.com

پاپ کی ناؤ

تجھے کیا سناؤں میں ہم نشیں مرے غم کا قصّہ طویل ہے
مرے گھر کی لُٹ گئی آبرو ہوا جب سے غیر دخیل ہے

نئے عہد کی ہیں یہ برکتیں کہ ہے بھائی بھائی میں دُشمنی
وطن عزیز اسی لئے تو زمانہ بھر میں ذلیل ہے

ہیں نئی روش کی عدالتیں ہیں نرالے ڈھنگ کے فیصلے
نہ نظیر ہے نہ دلیل ہے نہ وکیل ہے نہ اپیل ہے

ہیں کسی کے پاؤں میں بیڑیاں تو کسی کے گھر کی ہیں قرقیاں
نگہِ عتابِ فرنگ کا جسے دیکھئے وہ قتیل ہے

ابھی وہ دباؤ نہیں پڑا جو ڈبوئے پاپ کی ناؤ کو!
انہیں جا کے کہہ دو اسی لئے تمہیں اتنی دی گئی ڈھیل ہے

Marfat.com

حزب العمال

اُڑتی سی اک خبر ابھی آئی ہے تار پر
سرمایہ دار چل دیئے مزدور آ گئے

جو مطلق العنان تھے جڑ ان کی کٹ گئی
جو کرتے تھے حمایت دستور آ گئے

ہو مژدہ اعتدال پسندانِ ہند کو
تھے اُن کی دوستی میں جو مشہور آ گئے

اِس انقلاب سے مری آنکھوں کے سامنے
جتنے بھی تھے حقائق مستور آ گئے

قیصر پرانی وضع کے گر مٹ گئے تو کیا
اُن کی جگہ نئے نئے فغفور آ گئے

یہ فرقۂ جدید بھی انگریز ہی تو ہے
خونِ رگِ بریدۂ چنگیز ہی تو ہے

Marfat.com

اسیرانِ فرنگ

سرِجانِ میفی کے کُشتگانِ ناز

پیستے ہیں جیل میں چکی اسیرانِ فرنگ — آسیائے گردشِ دوراں ہے زندانِ فرنگ
جو نہ دے ان کو ضمانت قید کاٹے تین سال — کیوں نہ ہو تثلیث ہی ٹھہرا جو ایمانِ فرنگ
پاؤں میں بیڑی گلے میں تختی اور ہاتھوں میں داغ — اُمّتِ مرحوم پہ کیا کیا ہیں احسانِ فرنگ
آسیا کا دستہ حجّت حلقۂ جولاں دلیل — اپنی منطق پر ہیں نازاں نکتہ سنجانِ فرنگ
صبح گو گوبھی کے ڈنٹھل شام کو ابلی مسور — ہم رہے اس شان سے برسوں ہی مہمانِ فرنگ
ہم سیہ بختوں کو روغن بھی ملا ہو کر سیاہ — کیوں کہ ہے روغن کی زردی حصّۂ خوانِ فرنگ
نرخِ گندم نے ہمیں اولادِ آدمؑ کر دیا — ورنہ کھاتے تھے چنے ہم مثلِ گاوانِ فرنگ

چھ چھٹانک آٹے میں مٹھی بھر وہ ہو شملہ کی دھول
ورنہ کیا یاد آئے گا اندازۂ نانِ فرنگ

Marfat.com

ایک دن سرجان میفی سے یہ مُسلم نے کہا
اے کہ اس کشور میں ہے تو مظہر شانِ فرنگ

کچھ خبر اس کی بھی ہے تجھ کو کہ تیرے دور میں
خلق کو ہے شکوۂ جور فراوانِ فرنگ

صوبۂ سرحد کے اندر اک قیامت ہے بپا
غرق اٹک میں ہو گئے سب عہد و پیمانِ فرنگ

لے کے بنوں سے پشاور تک جدھر ڈالی نظر
سب کے سب تھے خستۂ شمشیر و پیکانِ فرنگ

ان کے اندر ہندو و مُسلم ہیں دونوں پائمال
اُن کے خوں سے لالہ گوں ہے سُم یکرانِ فرنگ

تیرے مسلک میں ہے سنگ راہ مغرب کانگرس
تیری نظروں میں خلافت خار دامانِ فرنگ

یہ بھی سوچا تو نے ہوگا اس جفا کا حشر کیا
کب تک آخر یہ خروش و جوش طوفانِ فرنگ

حضرتِ میفی نے جب باتیں یہ مُسلم کی سنیں
اس طرح گرجا یہ فخر ضیغمستانِ فرنگ

"دل" تمہارا بات اچھی طرح ہم نے سن لیا
ہم ہیں استاد اور تم طفلِ دبستانِ فرنگ

تم وکالت جن کی کرتا ہے وہ باغی لوگ ہے
ہے وہ سب کا سب حلیفانِ حریفانِ فرنگ

کانگریس کو اور خلافت کو کرے گا ہم تباہ
گر نہ یہ دونوں رہا ہو کر غلامانِ فرنگ

یہ جواب صاف مُسلم سن کے شملہ چل دیا
جس کی چوٹی پر ہے اونچی سب سے دکانِ فرنگ

لارڈ ریڈنگ اس دکاں میں بیچنے کو آئے ہیں — ہندیوں کے ہاتھ جنسِ عدل و احسانِ فرنگ

دیکھئے مسلم کو کیا سودا یہاں آتا ہے ہاتھ — وزن قائم کس طرح رکھتی ہے میزانِ فرنگ

لاٹ صاحب نے بھی گر سر جان میفی کی طرح — عدل کے چہرہ پہ ڈالا پردۂ آنِ فرنگ

مسلم شوریدہ کا یہ آخری ہوگا پیام — رب اکبر سے کرو خوف اے خدایانِ فرنگ

یوں ہی گر ہوتا رہا سرحد کی آبادی پہ ظلم
سب دھرا رہ جائے گا یہ سازو سامانِ فرنگ

Marfat.com

نغمۂ حریت

جمعیۃ العلمائے ہند کے اجلاس پشاور میں

تازہ انصار کا آئین مواخات کرو — زندہ اسلاف کی دیرینہ روایات کرو

سرنگوں ہونے نہ دو ملتِ بیضا کا علَم — روشن آفاق میں اللہ کی آیات کرو

مسجد و منبر و محراب کا کھینچو نقشہ — محو نقشِ ہبل و نائلہ و لات کرو

لیں اگر نام پیمبر کا ادب سے ہندو — اُن کی دلجوئی کرو اُن سے مواسات کرو

لیکن اس ذاتِ گرامی سے انہیں ہو جو خلش — تو مری طرح انہیں نذرِ زکاہات کرو

صاف کہہ دو نہیں ہم تم سے کسی بات میں کم — کسی انگریز سے جس وقت ملاقات کرو

تم ہو آزاد غلامی نہیں دیتی تمہیں زیب — پارلیمنٹ سے دب کر نہ مولات کرو

آئے لندن سے کمیشن تو اُسے منہ نہ لگاؤ — جس میں اسلام کی عزت ہو وہی بات کرو

مغرب اور اُس کے تمدن پہ مٹے جاتے ہو — دیکھو اپنے عمل اور فکر مکافات کرو

اپنے ہاتھوں سے گلا کاٹ رہے ہو اپنا — دشنۂ غیر کی ناحق نہ شکایات کرو

پاس خیبر بھی ہے اور اس میں علی مسجد بھی — دور کیوں جاتے ہو مرحب سے یہیں بات کرو

دیکھنا چاہتے ہو کفر کو گر سر بسجود
بندگی اپنے خداوند کی دن رات کرو

Marfat.com

سائمن کمیشن کی نوازشات کا تجربہ

کمیشن سے تعاون کرنے والے یہ تو فرمائیں
کہ آخر اس خوشامد کا صلہ اُن کو وہ کیا دے گا

نئی عزت ملے گی کون سی ان کاسہ لیسوں کو
وہ کس سرخاب کے پر ان کی ٹوپی میں لگا دے گا

وفا کی ناک رگڑیں گے اگر یہ اُس کی چوکھٹ پر
تو کیا وہ بیڑیاں ان کی غلامی کی بڑھا دے گا

مسلماں گر اقلیت میں ہیں مدراس کے اندر
تو کیا وہ ہندوؤں کی اکثریت کو گھٹا دے گا

تناسب ہندوؤں کا کشور پنجاب میں کم ہے
تو کیا اسلام کی خاطر وہ مندر اُن کے ڈھا دے گا

یہ سچ ہے لے مریں گے کچھ نہ کچھ ان سے موالاتی
کسی کو سر کرا دے گا کسی کو جج بنا دے گا

مگر یہ وہ چچوڑی ہڈیاں ہیں خوان مغرب کی
جنہیں وہ پھینک کر مشرق کے کتوں کو لڑا دے گا

مسلمانوں! ہے ناموس وطن اس وقت خطرہ میں
بچاؤ گے جو تم اس کو خدا تم کو جزا دے گا

اگر ٹھکرا دیا تم نے کمیشن کو تو سن لینا
تمہارے نام کا ہندوستاں ڈنکا بجا دے گا

تعاون کر کے انگریزوں سے اب تک کیا لیا تو نے
نہ سمجھے ہو تو سمجھو تم کو جو دے گا خدا دے گا

Marfat.com

فحش اشتہار

سرکار کے بجٹ میں ہے کس بات کی کمی　　　خرمہرہ بھی ہے سیم بھی ہے اور طلا بھی ہے
ابواب جلب زر کے جہاں اور ہیں وہاں　　　چکلے بھی ہیں شراب بھی ہے اور جوا بھی ہے
سرکار کے خزانہ میں کچھ حصہ ساتھ ساتھ　　　آزادیٔ ضمیر کے جرمانہ کا بھی ہے
"فحش اشتہار" پہلے بھی چھپتے تھے لیکن آج
ان میں ملامقاطعہ کا فلسفہ بھی ہے

Marfat.com

تخت یا تختہ

نکہتِ گل کے عوض دوشِ صبا پر اب کی بار
بوئے جانِ گلشن میں لائی ہے بہارِ انقلاب

جھومتے آتے ہیں محفل میں وہ رندِ لم یزل
جن کی آنکھوں سے ٹپکتا ہے خمارِ انقلاب

وضعِ عالم میں تغیر کے ہویدا ہیں نشاں
جوش میں ہے جذبۂ بے اختیارِ انقلاب

چھوٹنے والی ہے آزادی کے سورج کی کرن
اٹھ رہا ہے پردۂ شب ہائے تارِ انقلاب

خیرہ ہو جانے کو ہے بینائی استبداد کی
سر پر آ چمکی ہے تیغِ آبدارِ انقلاب

الحذر اے خرمنِ بیدادِ مغرب الحذر
مجمرِ مشرق میں رقصاں ہے شرارِ انقلاب

ہند کے چاکِ گریباں کا ہے کیا اس میں قصور
پنجۂ یورپ ہے خود پروردگارِ انقلاب

سر بکف میداں میں آ پہنچے جوانانِ وطن
جن کی قربانی پہ ہے دار و مدارِ انقلاب

کھیلتے آئے ہیں نل کے وقت سے ہندو جوا
ان کی یہ فطرت ہے اب رہنِ خمارِ انقلاب

گھر سے نکلے ہیں مسلماں بھی کفن باندھے ہوئے
نعرۂ تکبیر ہے مضرابِ تارِ انقلاب

خاک میں مل جائے گا سرمایہ داری کا غرور
گر یہی ہے گردشِ لیل و نہارِ انقلاب

وقت آ پہنچا کہ یا مرجاؤ یا آزاد ہو!
تخت یا تختہ ہے حکمِ تاجدارِ انقلاب

Marfat.com

غلاموں کا مذہب

غیر کے محکوم ہونے سے کہیں اچھی ہے موت
تف ہے ایسی زندگی پر جو غلامی میں کٹے

قدحِ ٹامی شغلِ جلوت ہی سہی لیکن یہ کیا
جتنی خلوت کی ہو مہلت مدحِ ٹامی میں کٹے

تھا بریلی طعنہ زن کل تک تو ہے لاہور آج
دن ہمارے شہرتِ کفرِ دوامی میں کٹے

شوق سے بدنام کرلیں ہم کو یارانِ کہن
یوں ہی شاید اُن کی فرصت نیکنامی میں کٹے

جب تک آزادی نہ ہوگی ہم نہ ہوں گے شاد کام
دیکھئے یہ عمر کب تک تلخ کامی میں کٹے

Marfat.com

شِکوہ

عرض کر حضرتِ اقبال سے جا کر یہ صبا
اے کہ دُنیائے سخن میں تری تمثال نہیں

ماجرا کیا ہے کہ کچھ رونے سے خاموش ہے تو
گرم پرواز ترا فکرِ سبک بال نہیں

بزم کہتی ہے کہ تو جب سے نہیں زمزمہ سنج
کسی آہنگ میں وہ سُر نہیں وہ تال نہیں

باندھنے کے لئے مضموں نہیں ملتے تجھ کو
یا روانی پہ تری طبع ہی فی الحال نہیں

کونسا دن ہے کہ سر پر کوئی بجلی نہ گری
کون سی شب ہے کہ آیا کوئی بھونچال نہیں

کون سا گوشہ ہے ماتم نہیں جس میں برپا
کون سا خطہ ہے جو مضطرب الحال نہیں

شاہزادے سے عقیدت نہیں کس بستی کو
کشورِ ہند کے کس شہر میں ہڑتال نہیں

یہ مباحث ترے نزدیک ہیں فرسودہ اگر
تو خلافت کے مضامین تو پامال نہیں!

ان معارف ہی سے کر آگے جہادِ اکبر
شرع کو تجھ سے تقاضائے زر و مال نہیں

کب جنوں مصلحت اندیش ہوا کرتا ہے
آج کیوں یاد تجھے اپنے ہی اقوال نہیں

تنت کے وقت میں اپنوں سے نہ منہ پھیر کہ تو
دولتِ اسلام کی ہے کفر کا اقبال نہیں!

Marfat.com

انتخابِ جُداگانہ

مذہب کی شرط کیا ہے مسلمان کے لئے
جس کے نہ ماننے سے وہ ہے موردِ عذاب

ایمان غیب پر ہو مگر پختگی کے ساتھ
تھا اس سوال کا یہی قرآن میں جواب

اعلان کر رہے ہیں مگر مفتیانِ ہند
اس باب میں ہے تشنہ خود اللہ کی کتاب

ان محرمانِ سرِ ازل کے خیال میں
اسلام کی ہے شرط جُداگانہ انتخاب

یہ شرط اٹھ گئی تو بس اسلام مٹ گیا
ہندوستاں میں خانۂ ملّت ہوا خراب

ہندو سے لیا اگر اسلامیوں نے ووٹ
تھامے ہوئے چلیں گے وہ الحاد کی رکاب

کافر ہی کافر آئیں گے اس ملک میں نظر
وہ ہوں گے اور اُن کے ستم ہائے بے حساب

فطرت میں جو ہیں شیر وہ بن جائیں لومڑی شغال
اے ربّ کعبہ کیا ہے نرالا یہ انقلاب

کیوں ڈرنے لگ گئے ہیں بتوں سے خدا پرست
عصفور سے لرزنے لگا کس لئے عقاب

باطل کی کیا مجال کہ زک حق کو دے سکے
لائی ہے رات بھی کبھی نورِ سحر کی تاب

مخلوط انتخاب کو منظور تو کرو
ہوتے ہی رائج اس کے سب اُٹھ جائیں گے حجاب

تم ظلمتوں کے وہم سے ہو پیچ و تاب میں
اور سامنے ہے حق کا درخشندہ آفتاب

۱۱- اکتوبر ۱۹۲۸ء

Marfat.com

شہیدانِ حرّیت کی یاد میں

بسکہ سیرِ قدس پر پیکِ خیال آمادہ ہے
کہکشاں کی جلوہ افشانی فروغِ جادہ ہے

میرے مضموں ہیں اچھوتے، میرے نغمے ہیں لطیف
گوشِ معنی پردہ ہائے غیب کا دلدادہ ہے

مَے سے مستغنی ہوں اور معشوق سے ہوں بے نیاز
طبعِ موزوں سادہ ہے اور فکرِ رنگیں بادہ ہے

خاکِ کاکوری میں ہے خونِ شہادت کا یہ رنگ
ذرّہ ذرّہ لعل ہے یاقوت ہے بیجادہ ہے

پھول پھل لانے کو ہے اُگتے ہی آزادی کا بیج
کل وہی استادہ ہوگا آج جو افتادہ ہے

---

۱۷ جنوری ۱۹۲۸ء

Marfat.com

جمعیۃ العلماء کے فتویٰ کی ضبطی

باقی نہ رہا جب کوئی ڈھنگ اور جفا کا
فتویٰ ہی لیا چھین انہوں نے علماء کا

کر دیکھیں دلِ مسلم ناشاد کو بھی ضبط
اس پر بھی وہ ڈالیں اسی انداز سے ڈاکا

فتویٰ تو پھر اک پرزہ کاغذ ہے کہ اس کو
بازیچہ بنا سکتی ہے سرکار صبا کا

قرآن کی آیات کو کاغذ سے مٹا دو
اور چھاپ لو اس پر سبق اقرار وفا کا

یا اس کو بھڑکتے ہوئے شعلوں میں جلا دو
پھر کام لو اس سے خطِ پاشاں کی ضیا کا

لیکن دلِ مسلم نہیں کچھ آپ کی جاگیر
یہ گوشہ نشیمن ہے رسولِ دوسرا کا

تھامے ہوئے رہتے ہیں اسے عرش کے حامل
یہ پایہ ہے تختِ شہِ لولاک لما کا

لوحِ دلِ مسلم پہ ہے منقوش ابد تک
قرآں کہ خلاصہ ہے وہ منشور قضا کا

مٹتا ہے مٹائے سے کہیں نامہ تقدیر
قانون کہیں ضبط ہوا بھی ہے خدا کا

---

۸ ستمبر ۱۹۲۷ء

Marfat.com

سائمن کمیشن کا خیر مقدم

جب آئیں سائمن اس طرح استقبال ہو جائے
کہ پہنچیں جس جگہ نازل وہیں ہڑتال ہو جائے

زوال اسلامیوں کا اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا
کہ جو اُن کا تھا وہ انگریز کا اقبال ہو جائے

ہمارا یہ وطن آزاد ہو چٹکی بجاتے میں
ہر اک ہندو اگر پنڈت جواہر لال ہو جائے

خدا کی شان ہے جو سورۂ زلزال رٹتے ہیں
وہ ہوں خاک اور کاشی کا صنم بھونچال ہو جائے

سنبھالیں چونچ برکن ہیڈ اور اُن کے ہمنواطا
ذرا اگر عندلیب اسلام کی چونچال ہو جائے

خلافت، کانگرس اور لیگ کا ایکا یہ کہتا ہے
کہ اُلٹی آسمان پیر کی ہر چال ہو جائے

اگر ہندوستاں کو نعمت آزادی کی حاصل ہو
تو لکھن توس کا برطانیہ میں کال ہو جائے

---

۲۳ جنوری سنہ ۱۹۲۸ء

Marfat.com

نویدِ امن

لے کر نویدِ امن جب اسلام آگیا ۔۔۔ آزادیٔ حیات کا پیغام آگیا
رندانِ ہند جس کو ترستے تھے دیر سے ۔۔۔ گردش میں پھر وہ رُوح فزا جام آگیا
سرجان سائمن کو ہمارے خروج میں ۔۔۔ اپنے عروج کا نظر انجام آگیا
صیاد پھانسنے ہمیں آیا تھا جال میں ۔۔۔ آتے ہی لیکن آپ تہِ دام آگیا
برطانیہ سے ہم نے موالات ترک کی ۔۔۔ تھا پاس ایک حربہ وہی کام آگیا
پیدا ہوئی وطن میں فضا اتحاد کی ۔۔۔ ہندوستاں بزمرۂ اقوام آگیا

بھُولا جو صبح کا ہو نہ بھُولا کہو اُسے
گر اپنے گھر وہ چل کے سرِ شام آگیا

۱۸- فروری ۱۹۲۸ء

Marfat.com

دو سائے

کبھی ہندوستاں بھی صاحبِ تاج و نگیں ہو گا
سُنیں گے لارڈ برکن ہیڈ ہماری بھی کبھی دھمکی

بدل دے گا الٰہ العٰلمین ذلّت کو عزّت سے
ذلیل اس طرح رہ سکتی نہیں اولادِ آدم کی

علم احرار کا لہرائے گا مینارِ دہلی پر
صفِ استبداد کے حلقوں میں مچ جائے گی ماتم کی

یکایک خیرہ ہوں گی دیوِ استعمار کی آنکھیں
ہماری تیغ جوہر دار عریاں ہو کے جب چمکی

کہاں تک اس کے آگے بند باندھو گے غلامی کا
روانی رُک نہیں سکتی ہے آزادی کے قلزم کی

خوشامد ہو نہیں سکتی محمدؐ کے غلاموں سے
اُن ابن اللّصیوں کی جو ہیں اُمّت ابنِ مریم کی

ہمارے سر پہ دو سائے ہیں، ایک اللہ کا سایہ
اور ایک اس ذاتِ اقدس کا جو رحمت ہے دو عالم کی

۲۵۔ فروری ۱۹۲۸ء

Marfat.com

چگونگی آمد و شد سائمن

نوحۂ وفاکیشانِ اَزَلی

راجہ نرندر ناتھ۔

سائمن آں کہ بدیں شہر و دیار آمد و رفت — دلبرے بود کہ مارا یکبارہ آمد و رفت
باز لاہور از آفاتِ خزاں شد پامال — حیف در گلشنِ پنجاب بہار آمد و رفت

مسٹر منوہر لال۔

بشنو از چاکِ گریباں کہ چیساں در کفِ ما — تارے از زلفِ سمن بوئے نگار آمد و رفت

ترانۂ احرار

صبحِ امید کہ از زاویۂ غیب دمید — خبر آورد کہ عہدِ شبِ تار آمد و رفت
اے عزیزانِ وطن ! ابرِ سرِ گنجِ پنجاب — مژدگانے ! کہ زبرطانیہ مار آمد و رفت

باش تا بشنوی از حلقۂ رندانِ جہاں
کہ دگر بار زبوں آمد و زار آمد و رفت

۲۸-مارچ ۱۹۲۸ء

Marfat.com

مشق ناز

ترا رسد کہ جہانے بہ ترکتازکشی
گہے عراق کشی و گہے حجاز کشی
ہوئی تمام رعایا تباہ اور برباد
کہاں سے سیکھی ہے محمود نے ایاز کشی
یہ کہہ رہے ہیں ملیبار و جلّیاں والہ
"کسے نہ ماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی"

Marfat.com

سرجان سائمن کا دوسرا مقاطعہ

سائمن صاحب کے استقبال کا وقت آگیا — جاگ اے لاہور اپنے فرض کو پہچان کر
ان کے رستے میں کئی آنکھیں بچھائی جاچکیں — تو بھی اے خونِ جگر چھڑکاؤ کا سامان کر
چھین خود لیں گے نہ ان کو لینے دیں گے ایک دم — گھر سے اے پنجابیو نکلو یہ جی میں ٹھان کر
ریل سے اتریں تو کالی جھنڈیاں ہوں سامنے — جن کے اندر تم کھڑے ہو سینہ اپنا تان کر
تجھ کو اے پنجاب اگر کچھ بھی ہے پاس آبرو — اپنی اس عزت پر اپنی جان کو قربان کر
طالب العلموں کے خونِ گرم کے کھولاؤ سے — جوشِ آزادی کا برپا آتشیں طوفان کر
نوجوانوں کو پلا جامِ شرابِ زندگی — مشکلیں رندانِ دُرد آشام کی آسان کر
کٹ کے بیگانوں سے مل جانا یگانوں سے سکھا — لارڈ برکن ہیڈ کو نرگس کی طرح حیران کر

ہر قدم پر ہو کمیشن کا مکمل بائیکاٹ
طول و عرض ملک میں ڈنکے کی چوٹ اعلان کر

۱۶ اکتوبر ۱۹۲۸ء

Marfat.com

پرانی شراب نئی بوتل میں

مسٹر رمزنے میکڈانلڈ رہنمائے حزب العمال کا دورِ حکومت

پہلا دور

کس مپرسی کے دنوں میں تو ہمارے نئے صدر — کرتے رہتے تھے بہت عشوۂ غمخوارئ ہند
کہتے رہتے تھے کہ عمال کا ہوتے ہی عروج — ختم ہو جائیں گے ایام نگونسارئ ہند
بے سبب ہم سے نہ تھی آپ کی یہ ہمدردی — آپ بے وجہ نہ کرتے تھے طرفدارئ ہند
آپ واقف تھے اُن اسباب سے جن کے باعث — بڑھتی جاتی تھی ہر انگریز سے بیزارئ ہند
ہم تو کیا چیز ہیں خود آپ کی یہ حالت تھی — کہ نہ ضبط ہی سے بچی آپ کی "بیدارئ ہند"
آپ کو اچھی طرح تھی یہ حقیقت معلوم — کہ گرفتارئ گاندھی ہے گرفتارئ ہند
اب جو ہاتھ آپ کے آئی ہے حکومت کی عناں — تو اس انداز سے فرماتے ہیں دلدارئ ہند
کہ نہ چھوڑی روش ترک موالات اُس نے — تو یہ مشکل ہے کہ آسان ہو دشوارئ ہند

Marfat.com

اُچھی ہے سلف گورنمنٹ کی خواہش لیکن
ہونے پائے متزلزل نہ وفاداریٔ ہند"

"کوئی انگریز نہ تہدید سے ہو گا مرعوب
اس سے ہلکی کبھی ہو گی نہ گرانباریٔ ہند"

ہے یہ وہ قوم جو کل تک تھی ہماری دمساز
آج کرتی ہے مگر وعظ غلط کاریٔ ہند

دل نوازی میں یہی لوگ تھے کل تک مشہور
آج کرتے ہیں جو اس طرح دل آزاریٔ ہند

تہنیت کے اگر اس پر بھی انہیں جائیں پیام
متقاضی ہے کب اس بات کی خودداریٔ ہند

دُوسرا دَور

اس میں لیبر ہو کہ لبرل ہوں کہ کنسرویٹو
سب کا مقصود ہے ایک اور وہ ہے خواریٔ ہند

باہمی جنگ کا ہے سلسلہ قائم جب تک
علم انگریز کا ہے اور عملداریٔ ہند

ڈیڑھ سو سال کے ہاتھ اور گریباں ہیں گواہ
اسکا کام نہ زور و نہ زر و زاریٔ ہند

جب تک اپنے ہی مسیحانہ معالج ہوں گے
نہیں ممکن کہ کبھی دُور ہو بیماریٔ ہند

۶ر جون ۱۹۲۹ء

Marfat.com

فریاد

ہر دل میں ہے یہ آرزو ہندوستاں آزاد ہو
یہ گھر جو ہے اُجڑا ہؤا اک بار پھر آباد ہو

دنیا میں اس کا مرتبہ ہو ساری قوموں سے بڑا
جو بھی ہو اس کا فیصلہ عالم کا اس پر صاد ہو

سرمایہ داری کا عَلم ہو ایشیا میں سرنگوں
برباد استعمار ہو، نابود استبداد ہو

یہ نور ابھی چھننے لگے بینش اگر ہو آنکھ میں
یہ قصر ابھی بننے لگے اسلام اگر بنیاد ہو

کعبے کی ساری آبرو صرف کلیسا ہو گئی
جب دل ہی پہلو میں نہیں پھر لب پہ کیوں فریاد ہو

۲۵ اکتوبر ۱۹۲۹ء

Marfat.com

روزنامہ مساوات

بدل جاؤ سنو میری اگر بات — کہ ہیں بدلے ہوئے دنیا کے حالات
فلک پر جلوہ افشاں ہے نیا دن — زمیں پر ظلمت آرا ہے نئی رات
ہوئے ہیں بطن گیتی سے ہویدا — اچھوتے اور نرالے انقلابات
علم داران ناموس شریعت — سکھاتے ہیں نصاریٰ سے موالات
نگہداران آئین طریقت — پڑھاتے ہیں ہمیں درس خرافات
شریفوں پر ہوا ہندوستاں تنگ — زمانہ کے ہیں یہ بھی اتفاقات
صحافت آج ان کے ہاتھ میں ہے — بسر ہے گالیوں پر جن کی اوقات
نکل آئے ہیں اپنے بل سے توڑی — کہ آپہنچا ہے وقت انتخابات
کرو پھر تازہ آئین کہن کو — نہیں بھولے اگر اپنی روایات
بھروسہ ہی جو کرنا ہو کسی پر — تو کیا کافی نہیں اللہ کی ذات
غلامی کے سلاسل کاٹ ڈالو — مٹا کر ہندوؤں سے اختلافات
وطن کے واسطے یثرب سے لاؤ — اخوت اور آزادی کے سوغات
یہی پیغام عالم دے رہا ہے — یہی انعام لایا ہے "مساوات"

Marfat.com

ہیکلِ تفریح کے پرستار

اس درجہ نصاریٰ کی وہ تعظیم کریں گے
خود اپنی شریعت ہی میں ترمیم کریں گے

رکھیں گے روا دین کے ناموس کی توہین
انگریز کے آئین کی تکریم کریں گے

کہہ دیں گے جو اغیار کہ اسلام ہے ناقص
بے چون و چرا اس کو وہ تسلیم کریں گے

دنیا کے کسی مسئلہ پر ہو گی اگر بحث
قرباں یہ وہاں دین کی تعلیم کریں گے

پاپائیوں سے بھی جو ابھی تک نہ ہوا تھا
وہ کام یہ فرزندِ براہیمؑ کریں گے

مل جائے گی اُن کو جو تفریح کی خرافات
جب علم کی میراث کو تقسیم کریں گے

جس قوم کی فطرت ہی سے آگاہ نہیں ہیں
کیا خاک یہ اس قوم کی تنظیم کریں گے

۱۹ر اکتوبر ۱۹۲۹ء

Marfat.com

جشنِ آزادیٔ کشمیر

گھر سے نکلے ہو پیمبر کے گھرانے والو
تو سر اللہ کے رستے میں کٹاتے جاؤ

نوعِ انساں کو غلامی سے چھڑانے والو
پرچمِ آزادیٔ کامل کا اڑاتے جاؤ

دوش پر بارِ امانت کے اٹھانے والو
درجۂ آدم سے فرشتوں کا گھٹاتے جاؤ

دونوں دنیاؤں کی رحمت کے خزانے والو
دونوں ہاتھوں سے یہ گنجینہ لٹاتے جاؤ

گردنیں قیصر و کسریٰ کی جھکانے والو
یہی زور آج بھی دنیا کو دکھاتے جاؤ

خانۂ ظلم کی بنیاد کے ڈھانے والو
اینٹ سے اینٹ پھر اس گھر کی بجاتے جاؤ

نغمۂ توحید کا ہر بزم میں گانے والو
ناچ تگنی کا حریفوں کو نچاتے جاؤ

شورِ اِن الحکم کا دنیا میں مچانے والو
اپنی ہر شرط کی تعمیل کراتے جاؤ

باندھ کر سر سے کفن جنگ میں جانے والو
ندیاں خونِ شہادت کی بہاتے جاؤ

خیلِ احرار میں نام اپنا لکھانے والو
اپنی گنتی کو ستاروں سے بڑھاتے جاؤ

رسن و دار کو خاطر میں نہ لانے والو
جشنِ آزادیٔ کشمیر مناتے جاؤ

Marfat.com

انقلابِ ہند

بارہا دیکھا ہے تو نے آسماں کا انقلاب
کھول آنکھ اور دیکھ اب ہندوستاں کا انقلاب

مغرب و مشرق نظر آنے لگے زیر و زبر
انقلابِ ہند ہے سارے جہاں کا انقلاب

کر رہا ہے قصرِ آزادی کی بنیاد استوار
فطرتِ طفل و زن و پیر و جواں کا انقلاب

صبر والے چھا رہے ہیں جبر کی اقلیم پر
ہو گیا فرسودہ شمشیر و سناں کا انقلاب

چٹکلے دو چھوڑ اور چرچل کا قصہ پاک کر
تو نہیں بھولا امان اللہ خاں کا انقلاب

گجرات یکم مئی ۱۹۳۰ء

Marfat.com

فرزندانِ سرحد

ملک الموت کو خاطر میں نہ لانے والے
گولیاں تانے ہوئے سینوں میں کھانے والے

قبر تک صبر کو سہتے ہوئے جانے والے
صبر کا معجزہ دنیا کو دکھانے والے

رنگ اسلام کا محفل میں جمانے والے
اپنے ہی خون شہادت میں نہانے والے

اپنے اقبال کا نقارہ بجانے والے
ناچ طاغوت کو تگنی کا نچانے والے

دل کی بستی کو محبت سے بسانے والے
شیخ کا جوڑ برہمن سے ملانے والے

ہندوؤں کے لئے گھر بار لٹانے والے
شان ایثار زمانہ کو دکھانے والے

کشور ہند کو آزاد کرانے والے
نام مشرق سے غلامی کا مٹانے والے

جانتے بھی ہو کہ کس خاک سے اٹھی ہے یہ قوم
جس کے گن گاتے ہیں اور گائیں گے گانے والے

فخر ہے صوبۂ سرحد کو کہ اس کے ذرّے
ہیں خمیر اس کی شجاعت کا اٹھانے والے

دنگ ہیں دیکھ کے اس قوم کے یہ رنگ ڈھنگ
نارمن بولٹن اور اُس کے گھرانے والے

سجن فرنگ گجرات پنجاب

Marfat.com

پرچم ہند کی اڑان

میری طرح سڑی نہیں لٹھ وہ پولس کے کھائے کیوں
بیٹھ کے دیسراہ کے ساتھ شیخ پیئے نہ چائے کیوں

قیدِ فرنگ و ہند زیست فرق سے بے نیاز ہیں
موت سے پہلے آدمی جیل سے باہر آئے کیوں

ضبطِ فغاں ہے ہم نفس جبرِ فرنگ کا جواب
دعوئ صبر ہو جسے درد سے تلملائے کیوں

بے گنہوں کے خوں کا داغ پیرہنِ فرنگ پر
پردہ انقلاب میں رنگ قضا نہ لائے کیوں

ٹوڈیوں کی ہر اک دلیل جب کہ ہے خس سے بھی ذلیل
بیٹھ کے گول میز پر دینے لگے وہ رائے کیوں

علتِ مفلسی میں جب ووٹ بھی ہم نہ دے سکیں
جیل میں بھیج کر یہ ناچ آپ نے پھر نچائے کیوں

Marfat.com

مستتر اس حجاب میں شرم ہے ہر گناہ کی
ریش دراز کا حجاب چہرہ سے شیخ اٹھائے کیوں

دودھ پلانے کیلئے بیوی ہے گھر میں حب دو دھیل
لالہ جی پھر خرید کر گاؤں سے لائے گائے کیوں

جس کے قدم کی خاک ہو سارے جہاں کی سجدہ گاہ
غیر کے آستانہ پر جا کے وہ سر جھکائے کیوں

برہمن اور شیخ کے دل ہوں اگر ملے ہوئے
تام نئے نئے ستم آئے دن اُن پہ ڈھائے کیوں

ہے رگ جاں کی شرمسار پرچم ہند کی اڑان
جو نہ پلا سکے یہ ڈور وہ یہ پتنگ اڑائے کیوں

ابر مطیر انقلاب سارے جہاں پہ چھا گیا
ہند پہ بھی یہ ابر تر جھوم کے چھا نہ جائے کیوں

گجرات سپیشل جیل
۱۹ دسمبر ۱۹۳۰ء

Marfat.com

کانگریس اور حکومت کی صلح

ہندوستاں غلام تھا آزاد ہو گیا
اجڑا ہوا یہ باغ پھر آباد ہو گیا

بلبل قفس سے اڑ گئی پر تولتی ہوئی
قید اس قفس میں آج سے صیاد ہو گیا

اہل وطن رہا ہوئے قید فرنگ سے
جس نے سنا یہ مژدہ وہ دل شاد ہو گیا

برطانیہ کا جبر گیا جس پہ تھے صبر
ہندوستاں کے امن کی بنیاد ہو گیا

دہلی میں خون ہو گئی لندن کی آرزو
دفتر اس اقتدار کا برباد ہو گیا

چرچل نے جب سنا کہ ہوئی کانگرس کی جیت
گرم فغاں و نالہ و فریاد ہو گیا

گاندھی کہ سرکشوں کے سر اس نے جھکا دیئے
اس فن میں اس زمانہ کا استاد ہو گیا

نقش وفا بنا شہدائے وطن کا خون
اس خوں سے صلح نامہ پہ جب صاد ہو گیا

Marfat.com

آزادی کا بگل

بدلی ہے زمانے کی ہوا تم بھی بدل جاؤ
ہاتھ آ نہیں سکتا ہے گیا وقت سنبھل جاؤ

حدت مگر اس درجہ ہے خوش ہیں کہ موسم
گر برف کے سانچے میں بھی ڈھالے تو پگھل جاؤ

محنت کے بلاخیز سمندر کے نہنگو
سرمایہ کی مچھلی کو سموچا ہی نگل جاؤ

آزادئ کامل کا علم ہاتھ میں لے کر
میداں میں بجاتے ہوئے ایماں کا بگل جاؤ

ہے آٹھ پہر سے نئی تہذیب کی بارش
رستہ میں ہے کیچڑ کہیں اس میں نہ پھسل جاؤ

حیران ہیں مغرب کے کفن چھوڑ کے مردے
چلاتے ہیں قبروں میں کہ مشرق سے نکل جاؤ

برطانیہ کی میز سے کچھ ریزے گریں گے
اے ٹوڈیو چننے تم انہیں پیٹ کے بل جاؤ

یکم جنوری سنہ ۱۹۳۱ء

Marfat.com

شہیدانِ وطن

شہیدانِ وطن کے خونِ ناحق کا جو ست نکلے
تو اس کے ذرّہ ذرّہ سے بھگت سنگھ اور دت نکلے

چڑھا ایران میں منصور انا الحق کہہ کے سولی پر
مزا جب ہے کہ تا رہند سے ایسی ہی گت نکلے

مسلمانوں نے کتنے نوجواں اب تک کیے پیدا
جو آزادی کے گہوارے میں پا کر تربیت نکلے

خدا حافظ مسلمانوں کے اقبال اور دولت کا
خدا کے شیر بھی نکلے تو شیر آغا صفت نکلے

حقوقِ مسلمیں کے کچھ محافظ چل دیئے لندن
مگر وہ بھی پرستارانِ کیشِ عافیت نکلے

نثار اُس رندِ عالم سوز پر سو جاں سے ہے محفل
کہ جس کوچہ میں جا نکلے حریفِ مصلحت نکلے

رسول اللہ کا ہم گاڑ دیں جھنڈا ہمالہ پر
ہمارے بازوؤں میں گر ید اللّٰہی سکت نکلے

۲؍ اپریل ۱۹۲۱ء

Marfat.com

مُغل پُورہ

مسلمانوں کی قربانی کا ثمرہ مل گیا اُن کو
حکومت جھک گئی پنجاب میں اسلام کے آگے

ہوئیں تسلیم بے چون وچرا چپکی بجاتے میں
شرائط ہم نے جتنی پیش کیں حکام کے آگے

کیا وہ کام جب ہم نے خدا خوشنود ہو جس سے
ہوئی دنیا کی گردن خم ہمارے نام کے آگے

سپر انگریز نے ہندوستاں میں ڈال دی آخر
بصد زاری خدا کے آخری پیغام کے آگے

لاہور
۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۳۱ء

Marfat.com

فرمانروائے کشمیر کا اعلانِ عفوِ عمومی

فرمانے لگے ہنس کے مہاراجہ ہری سنگھ
جنبش مرے خامہ کی ہے اس نکتہ کی تفسیر

تقدیرِ فرنگ اور ہے تقدیرِ خدا اور
وہ نقش ہے پانی کا یہ پتھر کی ہے تحریر

تقدیر مو خدا تو ٹلی ہے نہ ٹلے گی
تقدیرِ مقدم پہ ہے غالب مری تدبیر

دیں گے وہی کچھ داد مری بانکی کماں کی
جن کے جگر و دل میں ترازو ہے مرا تیر

خوش مجھ سے ہو گر میری مسلمان رعایا
پھر خطرۂ اغیار سے آزاد ہے کشمیر

۵؍ اکتوبر ۱۹۳۱ء

Marfat.com

خدا کی بے آواز لاٹھی

سدر لینڈ اور اس کا ظلم اگر نابود ہو جائے
تو کشمیری مسلمانوں کا دل خوشنود ہو جائے

مسلماں کو ملا کر خاک میں کیا اس کی خواہش ہے
کہ ذرّہ ذرّہ اس اقلیم کا بارود ہو جائے

کوئی ان ناخدا ترسوں سے پوچھے کیا قیامت ہے
کہ بچپن تک کا پیراہن بھی خون آلود ہو جائے

بخاری کی زباں سے گر حدیثِ قادیاں سن لو
عجب کیا ہے تمہاری عاقبت "محمود" ہو جائے

خدا کی شان ہے اک ریزہ چینِ خوانِ نصاری کا
گدائی کرتے کرتے مہدیٔ موعود ہو جائے

نکالا جائے گر کشمیر سے ہر قادیانی کو
تو بابِ فتنہ اپنے آپ ہی مسدود ہو جائے

شہیدانِ وطن کے خونِ ناحق کے تصدق میں
عجب کیا ہے غلامی کا نشاں مفقود ہو جائے

خداوندا مسلمانوں کے رسوا کرنے والوں میں
کوئی مخذول ہو جائے کوئی مطرود ہو جائے

خدا کے بھولنے والوں کا حشر اس وقت کیا ہو گا
وہ لاٹھی جو ہے بے آواز اگر موجود ہو جائے

لاہور ۲۰ ؍ اکتوبر ۱۹۳۱ء

Marfat.com

احرارِ پنجاب اور نمائندگانِ کشمیر

ہمارے مشوروں کی قدر کیا کشمیر والوں کو
ہمارا حال ہے جن کی نظر میں عبرت ماضی

وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ آپ ہی محتاج درماں ہو
تو کس کام آئے گی کشمیریوں کے اس کی بیاضی

رعایا ہاتھ کیوں پھیلائے اٹھ کر غیر کے آگے
بروئے کار اگر آنے لگے راعی کی فیاضی

خدا کا حکم ہے تم اپنی حالت آپ ہی بدلو
خدا کی جو رضا ہے بندہ اس سے کیوں نہ ہو راضی

ہمارے گھر کا جھگڑا ہے ہم آپ اس کو چکا لیں گے
میاں بی بی ہوں جب راضی تو پھر کیوں دخل دے قاضی

---

۲۹ اکتوبر ۱۹۳۱ء

Marfat.com

قانونِ انتقالِ اراضی

قانونِ انتقالِ اراضی سے آج کل — بے حد خفا ہیں صوبۂ پنجاب کے ہنود
ان کو یہ شکوہ ہے کہ جب اس ملک کے لئے — ہر طرح سے مفید ہمارا ابھی ہے وجود
دن رات اگل رہی ہیں ہماری ہی تھیلیاں — سرکار کے خزانہ میں ہیں جس قدر نقود
پھر کیوں ہمیں خریدنے دیتے نہیں زمیں — کیوں ہو گئے حقوق ہمارے ہی غتربود
آزاد کیوں ہے بیع و شری میں کسان ہی — کل کائنات جس کی ہے افلاس کا نمود
انصاف مقتضی ہے کہ اٹھ جائیں یک قلم
اس سلسلہ میں جتنی ہیں قانون کی قیود

ہر طرح سے بجا ہیں یہ ساری شکائتیں — بے شک زمیں کی ملک کے حقدار ہیں ہنود
لیکن یہ شرط ہے کہ زمیندار کی طرح
خود ہل چلائیں اور غریبوں سے لیں نہ سود

---

۱۷ دسمبر ۱۹۳۱ء

Marfat.com

اِتّحاد بین الہنود والمسلمین

Marfat.com

دُسہرا

کانگرس کی پرارتھنا

ہر ایک پرش ہو بھارت کا دوسرا اٹاگور　　ہر استری کا تخلص سروجنی ہو جائے
ہر ایک شہر میں ہو ودّیا کا دان اتنا　　کہ دیس بھر میں جو کنگال ہے دھنی ہو جائے
کرشن اور یُدھشٹر بنے ہر اک بالک　　ہر ایک کنیّا سیتا و پدمنی ہو جائے
نہ امتیاز رہے ذات پات کا کچھ بھی
ہر ایک شُدر کی لڑکی برہمنی ہو جائے

۸ ردسمبر ۱۹۱۶ء

مُسلمان کی دُعا

نگاہ لُطف ہے یارب تری اگر ہم پر　　تو بخش ہم کو وہ دولت کہ دل غنی ہو جائے
شراب کہنہ سے بھر دے پیالۂ اسلام　　ترے کرم سے پیالہ بہ دہ منی ہو جائے
صنم کدوں میں جھلکنے لگے فروغ حرم　　ہمارے قلب میں پیدا وہ روشنی ہو جائے
تہمتنی کا وقار اس سے گھٹ نہیں جاتا　　اگر شعار ہمارا فروتنی ہو جائے
محمدؐ عربی کے غلام کو کیا ڈر
زمانہ بھر کو اگر اُس سے دُشمنی ہو جائے

۷ر اکتوبر ۱۹۳۲ء

Marfat.com

بین الاقوامی اُلجھنیں

روس زخمی ہے تو المانیہ ہے بے پر و بال ❊ رہا اٹلی سو ہے بیچارے کی اُکھڑی ہوئی سانس
پڑ نہیں سکتی بھتیجے پہ چچا شام کی زد ❊ جس سے اندیشۂ ایذا ہے وہ طاقت ہے فرانس
شیرِ برطانیہ اِن سب کو کچل سکتا ہے ❊ نہ جگر میں ہو جو اٹکی ہوئی اسلام کی پھانس
خیلِ نمرود کو ڈر ہے تو فقط اِتنا ہے ❊ کہ کہیں دجلہ کی دلدل سے نکل آئیں نہ ڈانس

پھرتے ہیں اہلِ فلسطین بھی باندھے ہوئے لٹھ
اور بریلی سے چلے جا رہے ہیں بانس پہ بانس

Marfat.com

گوکل کی بانسری کی گونج

اگر کرشن کی تعلیم عام ہو جائے
تو کام فتنہ گروں کا تمام ہو جائے

بپاس خاطر ہمسایہ ہندوار کی روح
نثار حضرت خیر الانام ہو جائے

مٹائیں برہمن و شیخ تفرقے اپنے
زمانہ دونوں کے گھر کا غلام ہو جائے

بدیسیوں کی برائی کی دھجیاں اڑ جائیں
جہاں یہ تیغ دو دم بے نیام ہو جائے

ہوں رام کرنے کو دہلی کے سورما موجود
سمند لندن اگر بد لگام ہو جائے

وطن کی خاک کے ذروں سے چاند پیدا ہوں
بلند اس قدر اس کا مقام ہو جائے

ملیں لنڈھانے کو توحید کی شراب کے خم
تو ساری بزم ابھی آتش بجام ہو جائے

سلیقہ بادہ کشی کا اگر ہو یاروں کو
شکست توبہ کا بھی اہتمام ہو جائے

ہے اس ترانہ میں گوکل کی بانسری کی گونج
خدا کرے کہ یہ مقبول عام ہو جائے

Marfat.com

ہندوؤں کی تہذیب

سری رام چندر سے خطاب

نہ تو ناقوس سے ہے اور نہ اصنام سے ہے ہند کی گرمیِ ہنگامہ ترے نام سے ہے
میں ترے شیوۂ تسلیم پہ سر دھنتا ہوں کہ یہ اک دُور کی نسبت تجھے اسلام سے ہے
ہو وہ چھوٹوں کی اطاعت کہ بڑوں کی شفقت زندہ دونوں کی حقیقت ترے پیغام سے ہے
تیری تعلیم ہوئی نذرِ خرافاتِ فرنگ برہمن کو یہ گلہ گردشِ ایام سے ہے

نقشِ تہذیبِ ہنود اب بھی نمایاں ہے اگر
تو وہ سیتا سے ہے لچھمن سے ہے اور رام سے ہے

Marfat.com

سر مالکم ہیلی کے ملفوظات

جناب حضرت ہیلی کو یہ غم کھائے جاتا تھا
نہ کر دے سرنگوں مشرق کہیں مغرب کے پرچم کو

چھڑی آزادیٔ ہندوستاں کی بحث کونسل میں
تو ظاہر یوں کیا حضرت نے اپنے اس چھپے غم کو

ہماری بھی وہی غایت ہے جو مقصد تمہارا ہے
خدا وہ دن کرے گردوں کے تارے بن کے تم چمکو

علم بردار ہیں انگریز اس تہذیب کے جس نے
دیا ہے درس آزادی تمام اقوامِ عالم کو

حکومت آج تم کو سونپ کر ہو جائیں ہم رخصت
مگر اندیشہ اس میں ہے فقط اس بات کا ہم کو

ہمارے بعد کون اس ہاتھ کی شوخی کو روکے گا
جو بیکل ہے کہ لا کر ڈال دے گنگا میں زمزم کو

مسلماں ہندوؤں کو ایک حملے میں مٹا دیں گے
اڑا لے جائے گا یہ آفتاب آتے ہی شبنم کو

کسی نے کاش یہ تقریر سن کر کہہ دیا ہوتا
کہ دے سکتے نہیں ہو تم اب ان فقروں سے دم ہم کو

مسلماں بھولے بھالے اور ہندو سیدھے سادے ہوں
نہیں احمق مگر ایسے کہ سمجھیں انگبیں سم کو

نبٹتے آئے ہیں آپس میں اور اب بھی نبٹ لیں گے
اگر تم بن کے ثالث بیچ میں ان کے نہ آدھمکو

Marfat.com

دُسہرہ اور محرم

کریں تیاریاں ہندو مسلماں خیر مقدم کی
ملیں پھر اب کے تقریبیں دسہرے اور محرم کی

اُدھر ہے موجبِ عیش و مسرت قتلِ راون کا
اِدھر ہے ابنِ حیدر کی شہادت وجہ ماتم کی

اُدھر بجتے ہیں پیہم شادیانے کامیابی پر
اِدھر پہنچی ہے ناکامی سے نوبت حسرت و غم کی

اُدھر جمعیتِ خاطر سے نقشہ بند مٹھی کا
اِدھر دل کی پریشانی سے صورت زلفِ برہم کی

کوئی مسرور رہتا ہے کوئی رنجور رہتا ہے
کبھی اک حال میں دیکھی نہیں اولادِ آدم کی

دسہرے اور محرم میں ہے قدرِ مشترک اتنا
عذوبت وہ ہے شکر کی تو شیرینی یہ ہے سم کی

خوشی ہے ہندوؤں کو اس لیے یہ فرض ہے اُن کا
کہ دُنیا کو دکھائیں شان اک دلسوز ہمدم کی

مسلمانوں سے اِس غم میں کریں اظہار ہمدردی
بنیں تصویر اس تقریب پر حسنِ خلق مجسم کی

مسلمانوں کے زخمی قلب کو صدمہ نہ پہنچائیں
جو ممکن ہو کریں اس کے لئے تدبیر مرہم کی

مسلمانوں کے غم میں دخل دینے کی ہے کیا حاجت
کہیں پیدا نہ جنّت میں ہو کیفیت جہنم کی

مسلماں بھی نہ اُن کے عیش و عشرت میں مزاحم ہوں
یہی اک کارگر تدبیر ہے اخلاص باہم کی

مسلماں اور ہندو پیشتر تھے متفق دونوں
یہ ناچاقی کہاں سے بیچ میں کمبخت آدھمکی

Marfat.com

اسی نے امن کا شیرازہ درہم کر دیا یکسر　　اسی نے مجلس عیش و طرب یک لخت برہم کی

فسانہ رام چندر جی کا سب کو یاد ہے از بر　　انہوں نے کس طرح بنیاد حق و صدق محکم کی
شدائد اور مصائب میں رہے وہ مبتلا برسوں　　کسی تکلیف کی اس راہ میں پروا بہت کم کی
شہید کربلا نے جان دی حق کی حمایت میں　　نہیں باطل کے آگے اپنی گردن عجز سے خم کی

رہ حق میں رہیں ثابت قدم ہندو ہوں یا مسلم
یہی تعلیم ہے بس اس دسہرے اور محرّم کی

---

۲۵ اکتوبر ۱۹۱۷ء

Marfat.com

خلافت اور ہنود

قولِ اکبر ہے کہ خونریزی مٹانے کے لئے
حضرت عیسیٰ کو دنیا میں بلانا چاہیئے

امن کے شہزادہ کا لازم ہے گردوں سے نزول
ظالموں پر بس یہی نزلہ گرانا چاہیئے

بندہ کہتا ہے قیامت کی ابھی ساعت ہے دور
ہم کو یہ پہلو ابھی کچھ دن بچانا چاہیئے

ہمتِ مسلم تو ہے چوتھے فلک سے بھی بلند
اس سے بھی اونچا مسلمانوں کو جانا چاہیئے

ضامنِ امن و اماں ہے مصطفیٰ کا نامِ پاک
بس ہمیں اس نام کا ڈنکا بجانا چاہیئے

روضۂ اقدس پہ جا کر ہم کو با صد درد و کرب
حالِ زار اسلام والوں کا سنانا چاہیئے

وہ جو یثرب میں پڑا سوتا ہے میٹھی نیند اسے
مسلمِ بیکس کے نالوں سے جگانا چاہیئے

ایک ڈبکی مارنی لازم ہے گنگا میں ہمیں
ایک غوطہ آبِ زمزم میں لگانا چاہیئے

گلشنِ اسلام میں فصلِ بہار آنے کو ہے
یہ ترانہ قدسیوں کو مل کے گانا چاہیئے

ہندو و مسلم کے گھر میں ہے چراغاں آج کل
جشن دونوں کو خلافت کا منانا چاہیئے

---

۴ فروری سنہ ۱۹۲۰ء

Marfat.com

مینا اور طوطا

ہوئی کیا وہ بہار اے آریہ ورت چمن کی زندگی تھے جس کے انفاس
وہ زنگارنگ پھلواڑی کہاں ہے دماغوں میں ہے اب تک جس کی بو باس
وہ آزادی کدھر ہے جس سے کٹ کر نہ آئی کوئی بھی تجھ کو ہوا راس
قفس میں بند ہوتی تھی جو طوطی تو مینا کو دیا جاتا تھا بن باس

یہ طعنہ بھی سنا تو نے کہ تجھ کو
کبھی بھی تھا نہ آزادی کا احساس

Marfat.com

تہذیبِ ہنود

وہ تہذیب اے ہندوؤ ہو گئی کیا
بجا جس کا ڈنکا تھا دُنیا کے اندر

ہُوئی کیا وہ دولت کہ شوکت تھی اُس کی
چمکنے میں بجلی گرجنے میں تندر

کدھر چل دیا ہے تمہارا وہ کس بل
بنایا تھا ارجن کو جس نے سکندر

کہاں ہے وہ مشعل کسی وقت جس سے
پڑے جگمگاتے تھے کاشی کے مندر

کدھر گم ہوا ساغر اُس وِدّیا کا
بہا جس سے تھا معرفت کا سمندر

تمہارا دھرم بن گیا کھیل اَب تو
ہنومان بندر ہے اور تم قلندر

جو گیتا ہی چشمِ بصیرت سے پڑھ لو
تو نورِ خدا دیکھ لو دل کے اندر

حقیقت شناسی کی گر جستجو ہے
سبق تم کو دیں گے سری اُمچندر

۱۳ر اکتوبر ۱۹۱۷ء

Marfat.com

مقتلِ ننکانہ

خونِ امرت سر کی سُرخی رونقِ ننکانہ ہے
کس قدر رنگین ہماری بزم کا افسانہ ہے

جنسِ آزادی کی ارزانی مسلّم ہے مگر
خونِ ابنائے وطن اس جنس کا بیعانہ ہے

سر کے بل چل کر اکالی آئے مقتل کی طرف
دل میں ہے شوقِ شہادت اور بے تابانہ ہے

جن کے قتلِ عام کا گھر گھر میں ہے ماتم بپا
زندۂ جاوید ان کی ہمتِ مردانہ ہے

بے بصر سمجھے ہیں اک انبارِ خاکستر جسے
اس کے ہر ذرّے میں رقصاں شوکتِ شاہانہ ہے

بُت گری اس عہد میں ہے عقل و دانش کی دلیل
بُت شکن اس دور میں مجنون ہے دیوانہ ہے

گردواروں پہ مہنتوں کا تسلّط ہو گیا
خانۂ نانک نرائن داس کا بُت خانہ ہے

اس کو محفل میں ہے اپنی جلوہ آرائی سے کام
شمع کیا جانے کہ جلنا کس لئے پروانہ ہے

Marfat.com

کیا ہوا اگر ہاتھ پر تم نے لیا ریشم لپیٹ اس کے نیچے تو وہی فولاد کا دستانہ ہے
اک نہ اک دن صورتِ حرفِ غلط مٹ جائے گی
جو حکومت مذہبی قانون سے بیگانہ ہے

اس طرف گاندھی کی ہے شوکت علی سے رسم و راہ اُس طرف شیطان سے سرکار کا یارانہ ہے
مُرغِ دانا اب نہ اِن گھاتوں سے پھانسا جائے گا
راز دارِ حیلۂ دام و فریبِ دانہ ہے

معرفت کا خم مئے حق سے کبھی خالی نہیں لطفِ ساقی اب بھی صرفِ گردشِ پیمانہ ہے
کیا ہُوا بستی ہماری گر اُجڑ کر رہ گئی
کل وہی آباد ہو گا آج جو ویرانہ ہے

Marfat.com

خالصہ کا پیغام

خالصہ کا قول ہے دم میں تو نہال ہو
گر تری زبان پرست سری اکال ہو

کرتے دے انہیں جفا تو مگر نہ ہاتھ اُٹھا
خواہ کیسی ہی قوی وجہ اشتعال ہو

اِک جہاں کے واسطے صدق کی نظیر بن
اک زمانہ کے لئے صبر کی مثال ہو

برچھیوں کے وار کو روکنا اگر پڑے
کینہ سے دُھلا ہُوا سینہ تیری ڈھال ہو

حق کی جلوہ گاہ میں شان کردگار بن
حق کی شاہراہ پر جا کے پائمال ہو

مسلم برشتہ جاں دیکھ تو کہ یہ کہیں
تیری ہی روش نہ ہو تیری ہی نہ چال ہو

ہم تو سر کے بل گئے قتل گاہ عشق میں
تیز ہو چکی چھری تو بھی چل حلال ہو

Marfat.com

شہیدی جتھا

کٹے ہیں جس قدر سر گنگ سر کے گُردوارے میں
ہے درج اُن سب کی قربانی جزا کے گوشوارے میں
نہ گھائل کر سکی تھی جن کو ننکانہ میں آنکھ اُن کی!
اُنہیں بھی اُس نے تڑپا کر ہی چھوڑا اِک اشارے میں
بچے جن کی تفنگوں سے نہ ننھے ننھے بچے بھی
ہے کیا تہذیبِ مغرب کا ارشاد ان کے بارے میں
ابھی دیکھا ہی کیا ہے تُم نے اِس خُونی تماشے کو
بہت سے کھیل باقی ہیں مداری کے پٹارے میں
جفا کی گرمیٔ بازارِ مظلومی کی رونق سے!
رہا کرتی ہے ظالم کی تجارت ہی خسارے میں

Marfat.com

پلٹ کر زیرِ دست آزار کو اِک دن اُلٹ دے گی!
یہی گردش جو ہے اس وقت سکھوں کے ستارے میں

بہائے ہیں جنہوں نے بے کسوں کے خون کے دریا
وہ خود بہ جائیں گے تقدیر کی ندی کے دھارے میں

تمہیں بخشا گیا ہے دیدۂ بینا تو دیکھو گے
ہزاروں راکھ کے ڈھیر ایک نابھ کے شرارے میں

Marfat.com

گیانی کا ترانہ

کل شام کے وقت ایک پھٹے حال گیانی — گلیوں میں بجاتا ہوا پھرتا تھا دو تارا
ہر زخمہ سے لگتی تھی نئی چوٹ جگر پر — ہر نغمہ سے کرتا تھا دلوں کو وہ دو پارا
ہر گت سے ملاتا تھا خلا میں وہ ملا کو — اور چھیڑتا جاتا تھا یہ آہنگ دل آرا
کچھ تم کو خبر بھی ہے کہ برطانیہ نے کیوں — گدّی سے ہمارا جیہ نابھہ کو اُتارا
کیوں خالصہ کی ناؤ پڑی آ کے بھنور میں — کیوں ڈوب گیا پنتھ کی قسمت کا ستارا
اُس کی یہ خطا تھی کہ ہے ملّت سے اُسے عشق — اُس کا یہ گُنہ تھا کہ ہے مذہب اُسے پیارا
اِس جرم کی تعزیر میں ہم قید تھے کل تک — اور آج گرفتار ہے سردار ہمارا
ہے کوئی حق آگاہ جو باطل سے نہ جھجکے — ہے کوئی جو انگریز سے پوچھے یہ خدارا
کیوں فلسفہ اپنا ہی کیا تم نے فراموش — کیوں اپنے ہی مکتب کا سبق تم نے بسارا
کیوں تم سے ہے مخفی یہ حقیقت کہ ہمیشہ — بہتا نہیں اک سمت میں تقدیر کا دھارا
ڈھلتی ہوئی پھرتی ہوئی اک چھاؤں ہے دولت — تم کون ہو جن سے نہ کرے گی یہ کنارا
دُنیا میں نہ یُوناں ہے نہ رُوما ہے نہ ایران — باقی نہ سکندر رہے نہ سیزر ہے نہ دارا

Marfat.com

ہم بھی کبھی اس ملک میں تھے صاحبِ دیہیم — مشہور تھے ہم تا بہ سمرقند و بخارا
لیکن کبھی احساں کی روش ہم نے نہ بدلی — جو قول دیا ہم نے وہ مر کر بھی نہ ہارا
اِک ہم تھے کہ ہم نے جسے پکڑا اُسے چھوڑا — اِک تم ہو کہ تم نے جسے تاکا اُسے مارا
کب تک یہ تشدّد یہ مظالم یہ جفائیں — کس دن کے لئے یہ ستم و جور تمہارا
تم کر نہ سکو گے کبھی اُس جذبہ کو پامال — گرتی ہوئی قوموں کو سدا جس نے اُبھارا
وہ خون جو سکھّوں نے بہایا ہے کسی دن — بن جائے گا پنجاب کی تعمیر کا گارا

چین آ نہیں سکتا ہمیں جب تک بٹھا لیں
گدّی پہ مہاراجہ نابھہ کو دوبارا

Marfat.com

پَند مُول چَند

کل مجھ کو راستے میں ملے رائے مول چند — پہلو میں آپ کے ہے دل اُور وہ بھی دردمند
کہنے لگے کہ گوشِ نصیحت نیوش سے — سُن لیجیے خاکسار کے بھی آج چند پند
مَیں بھی کسی زمانہ میں تھا آگ سر بسر — اور جذبۂ شباب تھا اس آگ کا سپند
اَب تو مگر ہے سُست بڑھاپے میں جوڑ جوڑ — ڈھیلا ہُوا ہے آ کے ضعیفی میں بند بند
لاؤں کہاں سے ولولہ ہائے شباب کو — ممکن نہیں کہ شیر بنے جو ہے گوسفند
ہو پیرِ شصت سالہ میں کیسے نشاطِ عمر — کس طرح تیس سال کی اُلٹی بھرے زقند
چکھا ہے مَیں نے تلخیٔ دوراں کا ذائقہ — کھایا ہے زہر مَیں نے یہ برسوں سمجھ کے قند
ہے میرے تجربے کا بس اِک نکتہ پر مدار — میری طرح جناب بھی ہوں اس پہ کاربند

دِل کا شکار کیجیے لیکن یہ شرط ہے
فتراک انکسار ہو اخلاق ہو کمند

Marfat.com

بلند شہر کا مجسٹریٹ اور مظلوم مہابیر تیاگی

اِک بھرے انگریز نے جب سرِ اجلاس
لگوائے پیادوں سے مہابیر کو چانٹے

اِتنا بھی نہ ہٹلر کی حکومت سے بن آیا
اِس اپنے نمائندۂ انصاف کو ڈانٹے

جس روز بکھیرے گئے اِنصاف کے یہ پھول
برطانیہ کے رستے میں بوئے گئے کانٹے

اِس ظلم پہ اس جور پہ جو پیکرِ بیداد
عدل اور مساوات کا بھی فلسفہ چھانٹے

اچھا ہے کہیں اس سے تو لندن کا وہ اندھا
پھر پھر کے مٹن چاپ جو اپنوں ہی میں بانٹے

۲۲ اکتوبر ۱۹۳۱ء

Marfat.com

تقدیر کے گھڑیال کی ٹن ٹن

خدا اگر عقل دے ہندو سبھا کے رہنماؤں کو
تو رخ اپنا بدل لیں دیکھ کر چلتی ہواؤں کو

فضا میں دھجیاں اک روز ان کی اڑنے والی ہیں
ہمارے خوں سے کر دیکھیں وہ سرخ اپنی قباؤں کو

سلامت بچ نکلنا تھا اگر جاتی کو طوفاں سے
تو کی تھی ناؤ کیوں اس نے سپرد ان ناخداؤں کو

بجز اس کے کہ پھوٹے ان کی تقدیر اور ہماری بھی
ہوا حاصل نہ کچھ بھی سنگھٹن کے دیوتاؤں کو

ٹپکتا ہے زباں سے شہد رستا زہر ہے دل سے
سمجھتے خوب ہیں ہم مالوی جی کی اداؤں کو

انہیں ٹھکرائے گا اب کمیشن آ کے لندن سے
کہ ٹھکرایا انہوں نے کانگریس کی التجاؤں کو

اگر کر لیں مسلمانوں سے مل کر کوئی سمجھوتا
تو اب بھی ٹال سکتا ہے خدا ساری بلاؤں کو

۱۰ر نومبر ۱۹۲۷ء

Marfat.com

نئی زندگی اور نیا پیغام

زندگی بخشے جب اغیار کی بیداد مجھے
لاجپت رائے کی موت آئے نہ کیوں یاد مجھے

میری اک آہ سے جل جائے گا ہر حلقۂ دام
پھانستا اس میں ہے بے فائدہ صیاد مجھے

دل کی بستی کو جو ویراں ہے بس آ کر اس میں
اے خدا ہند میں کرنا ہے جو آباد مجھے

وطن اور اُس کی روایات پہ جس سے حرف آئے
باعثِ ننگ ہے وہ شیوۂ فریاد مجھے

جو کسی سے نہ دبی ہے نہ دبے گی ابداً
ہو مبارک یہ مری فطرت آزاد مجھے

خود وہ مٹ جائے گا جو مجھ کو مٹانا چاہے
دے رہی ہے یہ شہادت مری افتاد مجھے

صبر سے جبر کو میدان میں دوں گا میں شکست
جبر سے یوں نہ ڈرائیں ستم ایجاد مجھے

بیڑیاں میری غلامی کی بڑھیں گی کس وقت
خوب معلوم ہے یہ غیب کی میعاد مجھے

اس میں خود جاج ہوں یا اردن و یکوڈ بن ہوں
دینے والے ہیں مرے عزم کی سب داد مجھے

---

۱۶ ر نومبر ۱۹۲۹ء

Marfat.com

کانگرس کے لئے ایک نیا عقدہ

مس میو کی روح

اک نیا نکتہ گورنمنٹ کو اب سوجھا ہے
جس کو حل میں نے کیا ہے بڑی دشواری سے

پہلے دیتی تھی یہ الزام وہ اخباروں کو
کہ دکاں ان کی چمکتی ہے دل آزاری سے

گالیاں دے کے کماتے ہیں یہ روزی اپنی
رشتہ ان کا ہے پرانا کسی بھٹیاری سے

جس قدر فاصلہ برطانیہ کا ہند سے ہے
دور اتنے ہی یہ مفسد ہیں رواداری سے

جب اس الزام سے حاصل نہ ہوئی دل کی مراد
اک نیا حیلہ تراشا بڑی عیاری سے

سامنے آگئی سرکار کے مس میو کی روح
نکل آیا یہ گزٹ شملہ کی الماری سے

اشتہارات ہیں سب فحش ان اخباروں کے
خطرہ اخلاق کو ہے ان کی خریداری سے

ایسے اخبار ہیں کس طرح نمائندہ ملک
جو نہیں بڑھ کے کسی شاہد بازاری سے

ست بچنئے کہیں رونا یہ کمیشن میں نہ روئیں
ہے توقع تو یہی ان کی وفاداری سے

کیجے اس اٹھتے ہوئے فتنہ کا جلدی سے علاج
بادب عرض یہ ہے ڈاکٹر انصاری سے

Marfat.com

اصلی جرم

وہ اعلان آج میں نے بھی پڑھا جس میں حکومت نے
گنایا ہے رضاکارانِ ملّت کے گناہوں کو

خدایانِ فرنگ اس میں یہ فرماتے ہیں جھلّا کر
کہ ہم دم لیں گے سیدھا کر کے ان گم کردہ راہوں کو

انہوں نے جب سے ٹوپی سر پہ گاندھی کی جمالی ہے
اسی دن سے نہیں خاطر میں لاتے کجکلاہوں کو

برس پڑتے ہیں جلسوں میں ہمارے جاں نثاروں پر
سُنا دیتے ہیں صلواتیں ہمارے خیر خواہوں کو

کبھی میخانے میں پیرِ مغاں کو تنگ کرتے ہیں
ستاتے ہیں کبھی بازار کے جادو نگاہوں کو

ہُوا ہڑتال کا وہ زور ان کی کوچہ گردی سے
گذرنا ہو گیا شہروں میں مشکل بادشاہوں کو

Marfat.com

اگر دو چار ہنٹر محتسب ان کو لگاتا ہے
تو پہنچاتے ہیں چوتھے آسماں پر اپنی آہوں کو

کہا اس پر یہ میں نے ہے گنہ اک اور بھی ان کا
سیاہی جس کی شرماتی ہے ان سارے گناہوں کو

یہ اُن کا جُرم اصلی ہے کہ ان کی چیرہ دستی سے
چھٹی کا دودھ یاد آیا ہے لندن کے جلاہوں کو

Marfat.com

فانوسِ ہند کا شعلہ

زندہ باش اے انقلاب اے شعلۂ فانوسِ ہند
گرمیاں جس کی فروغِ منقلِ جاں ہو گئیں

بستیوں پر چھا رہی تھیں موت کی خاموشیاں
تو نے صور اپنا جو پھونکا محشرستاں ہو گئیں

جن بلاؤں سے گھرے رہتے تھے صبح و شام ہم
تیرے آتے ہی وہ انگریزوں کی درباں ہو گئیں

جتنی بوندیں تھیں شہیدانِ وطن کے خون کی
قصرِ آزادی کی آرائش کا ساماں ہو گئیں

مرحبا اے نو گرفتارانِ بیدادِ فرنگ
جن کی زنجیریں خروش افزائے زنداں ہو گئیں

زندگی اُن کی ہے دین اُن کا ہے دنیا اُن کی ہے
جن کی جانیں قوم کی عزت پہ قرباں ہو گئیں

Marfat.com

جنگِ آزادی میں شامل ہو گیا لاہور بھی

مرد عورت پر اٹھاتا تھا نہ ہاتھ اس دیس میں
آج ان آنکھوں نے دیکھا یہ ستم یہ جور بھی

حجرۂ زنداں کی آرائش ہوں خاتونانِ ہند
آگیا ہندوستاں میں اس جفا کا دور بھی

لاٹھیاں برسیں نہتوں پر تو آ کر جوش میں
چوٹ کی لذت پکار اٹھی کہاں! کچھ اور بھی

جبر دبنے کے لئے ہے صبر ابھرنے کے لئے
اس حقیقت پر کبھی تم نے کیا ہے غور بھی

امن کی تلقیں ہیں اور خود تشدد پر عمل
کیا عجب گر سیکھ جائیں تم سے ہم یہ طور بھی

گرم تھا پنجاب کا خوں کیوں نہ آخر کھولتا
جنگ آزادی میں شامل ہو گیا لاہور بھی

Marfat.com

سیواجی اور شوکت علی

دل جلے دل کی جلن کا ماجرا کہنے لگے
تھیں جو ان کہنی وہ باتیں برملا کہنے لگے

جس پہ کٹتی تھی زباں منہ پر وہ بات آج آگئی
اے خدا اب تجھ کو ہم اپنا خدا کہنے لگے

مصلحت بیں بیٹھ پڑتے ہیں جن کی جان کو
رند عالم سوز انہیں منہ پر برا کہنے لگے

جی حضوری ہو گئے یا ست بچنیے بن گئے
آپ کیا کہہ کر گئے تھے اور کیا کہنے لگے

کانگریس پر جب سے غالب آگئی ہندو سبھا
مالوی جی کو وہ اپنا دیوتا کہنے لگے

اس پریرو کو جو لندن زا ہے کوئی کیا کہے
دیو نازادوں کو جو "احمق گدھا" کہنے لگے

جب سے سیواجی کو اپنانے لگے شوکت علی
ڈاکٹر منجی انہیں اپنا چچا کہنے لگے

---

۲۷ مئی ۱۹۲۷ء

Marfat.com

پٹیل کا پیغام

دے رہا ہے ہمیں زنداں سے یہ پیغام پٹیل
منزلِ آزادیٔ کامل کی ہے اس عہد میں جیل

آئے دن اپنوں میں ہوتی جو نہ دانتا کِل کِل
ہونے پاتے نہ وہ اس طرح پرایوں کے ڈبیل

جان بل برہمن و شیخ سے ہے برسرِ جنگ
ایک ہوگا تو پھر ان دونوں میں ہوگا کب میل

سر ہتھیلی پہ لئے جب نکل آیا پنجاب
تو یہ سمجھو کہ منڈھے چڑھ گئی اس دیس کی بیل

پھیلتی جاتی ہے گاندھی کی لگائی ہوئی آگ
کوئی ارون سے یہ کہہ دو کہ نہ اس آگ سے کھیل

ڈیڑھ سو سال تک انگریز شتربان رہا
اب ہم اس اونٹ کی خود ہاتھ میں تھامیں گے نکیل

Marfat.com

مہاتما گاندھی کا ترانہ

کبھی اپنی آتما سے نہ میں دشمنی کروں گا
نہ بسوں گا جاکے بن میں نہ میں خودکشی کروں گا

مجھے ایسی کیا پڑی ہے کہ ہمالیہ کو جاؤں
یہیں گھر میں بیٹھے بیٹھے میں ہری ہری کروں گا

یہ فرنگیوں سے کہہ دو کہ میں ہوں دھرم کی مورت
جو کریں گے وہ عداوت تو میں آشتی کروں گا

ہے مرا دھرم اہنسا ہے اسی میں سب کی مکتی
مرے پاس ہے جو ہنڈی اسے درشنی کروں گا

مرے من کی کھلبلی ہیں نئی جیوت کی جھلک ہے
نہ ٹھہر سکیں گی آنکھیں میں وہ روشنی کروں گا

کوئی دن میں سبز ہوگا وہ چمن جو جل رہا ہے
میں ان اپنے آنسوؤں سے وہ فسوں گری کروں گا

Marfat.com

پیامِ آزادی

کھول آنکھ اور دیکھ مقدر کا بندوبست
ہیں آج زیردست جو کل تھے دراز دست

حق سرفگندہ تھا مگر اب سربلند ہے
باطل جو تھا بلند نظر آرہا ہے پست

سرجان سائمن کے پجاری ہوئے ذلیل
کھائی اسمبلی میں گورنمنٹ نے شکست

خمخانۂ فرنگ کے رسیا کدھر گئے
محفل پہ چھائے جاتے ہیں مشرق کے مے پرست

جو ہوشیار ہیں انہیں مستی کی دے نوید
اے جرعہ نوش بادۂ خمخانۂ الست

ہندوستاں غلام ہے آزاد کر اسے
تلقین کر رہا ہے یہی ہر وطن پرست

ہیں مالوی بھی میرے شریک اِس پیام میں
"از یک چراغ کعبہ و بُت خانہ روشن است"

---

۲۲ فروری ۱۹۲۸ء

Marfat.com

مغربی بگولا

اُڑانے آئی ہے مغرب کی آندھی
بگولا بن کے مشرق کے چمن کو
ہے پیغام ایک اُس کی شوخیوں کا
ہجوم لالہ و جمع سمن کو
کمیشن تازہ کرنا چاہتا ہے
پھر استبداد کی رسم کہن کو
نہیں لاتے ہیں خاطر میں یہ ٹوڈی
مری تنظیم تیرے سنگٹھن کو
مگر ہو جائے سمجھوتا ہمارا
تو بدلیں آج ہی اپنے چلن کو
اب اس میں ہیں ہا لوی یا مولوی ہو
نبٹنا ان سے آخر ہے مدن کو
خدارا اب تو چھوڑو خانہ جنگی
بچانا ہے جو ناموسِ وطن کو

لاہور، ۲۱ نومبر ۱۹۲۷ء

Marfat.com

مالوی جی کی سیوا میں نوید

حکومت التجاؤں سے کبھی حاصل نہیں ہوتی
کوئی اللہ کا بندہ یہ کہہ دے مالوی جی سے

کبھی بھی سیدھی اُنگلی سے نہ نکلا ہے نہ نکلے گا
یہ چیڑنا چاہتے ہیں اپنے پُھلکے آپ جس گھی سے

رزولیوشن کہاں تک پاس کرتے ہم چلے جائیں
یہ چکّی کانگرس بیٹھی ہوئی کس وقت تک پیسے

نہیں ملتی ہے جلسوں اور تقریروں سے آزادی
جو ملتی ہے تو ملتی ہے پچیتی اور لٹھبتی سے

جبھی تو بول بالا ہے جواہر لال نہرو کا
اور اُن سے آ ملا ہے دیس سارا کٹ کے گاندھی سے

وہ گوکل کا گوالا جو ہے بیٹھی بانسری والا
یہ کہتا ہے کہ بھینس اُس کی جو ہانکے اُس کو لاٹھی سے

۹ر نومبر ۱۹۲۸ء

Marfat.com

لاجپت رائے کی یاد میں

مٹا کرتی ہیں جس عزت پہ قومیں — ہے اُس عزت کا ساماں لاجپت رائے
وطن پر جان دو تم بھی اسی طرح — ہُوا جس طرح قرباں لاجپت رائے
بڑی مشکل سے ملتا ہے یہ رتبہ — نہیں ہونا ہے آساں لاجپت رائے
وہ محفل رو رہی ہے اُس کو جس میں — رہا برسوں غزلخواں لاجپت رائے
ہمیں رہ رہ کے یاد آیا کرے گا — ترا ایک ایک احساں لاجپت رائے

ہمارا نامہ ہے آزادیٔ ہند
اور اس نامہ کا عنواں لاجپت رائے

---

۴ دسمبر ۱۹۲۸ء

Marfat.com

شراب خانہ ساز

آزادیٔ وطن کا پھریرا اُڑائے جا
ہندوستاں کے نام کا ڈنکا بجائے جا
ہندو جو شیر ہوں تو مسلمان ہوں شکر
دونوں میں اتفاق کا رشتہ بڑھائے جا
خاشاک ذلّت صد و پنجاہ سالہ کو
دریائے اتحاد کی رو میں بہائے جا
رُسوائیوں کے داغ سے آلودہ ہے جبیں
عزّت کے چار چاند بھی اس میں لگائے جا
گردش میں لا پیالہ مئے خانہ ساز کا
اور قیمتِ فرنگ کو چکر میں لائے جا

کابل کے تاجدار کو اللہ کی امان
اس بادشہ کی راہ میں آنکھیں بچھائے جا

۹ر فروری ۱۹۲۹ء

Marfat.com

اِنسانیتِ کبریٰ کا مقام

اپنے آبائی شرف کا گر تجھے احساس ہو
شانِ ابراہیمؑ پیدا کر امام الناس ہو

تو مسلماں زادہ ہے پہچان اپنا مرتبہ
خضر کو رستہ دکھا تاجِ سرِ الیاس ہو

دیکھ لے دُنیا تجھے باندھے ہوئے تیغ و کفن
کچھ بھی گر تجھ کو روایاتِ کہن کا پاس ہو

تیرے خنجر کے لئے خونِ دو عالم ہے مباح
گر یہ تیرا قصد ہو اور اس کو اتنی پیاس ہو

بن نہیں سکتا صلاح الدین ایوبی اگر
ہند کی حرمت پہ مرہٹا اور خجند و داس ہو

---

۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۲۹ء

Marfat.com

شیخ و برہمن

اکثریت اگر اسلام کی پنجاب میں ہو
تو وہ کہتے ہیں کہ خطرے میں ہے تہذیبِ ہنود

اُن کے نزدیک ہے پنجاب فلسطیں گویا
آ گھسے جس میں مسلمان ہیں مانندِ یہود

جن کو لازم ہے کہ بن کر رہیں وہ ان کے غلام
یا کہیں بھی نظر آئیں نہ تہِ چرخِ کبود

جو لہو اُن کے پسینے کی جگہ ٹپکائیں
کیا قیامت ہے کہ اُن کو وہ سمجھتے ہیں حسود

وطنیت یہی ان کی ہے تو ہم سمجھیں گے
کہ وہ ہیں عبد اور انگریز ہے ان کا معبود

جن کو توحید سے ہے سیزدہ صد سالہ عناد
جس کے حق میں ہے خطرناک مسلماں کا وجود

اے خدا برہمن و شیخ کے جھگڑے کو چکا
اور اٹھا ہند کی دیرینہ غلامی کی قیود

---

۲۵ ستمبر ۱۹۲۹ء

Marfat.com

گاندھی

بردولی سے پہلے

گاندھی نے آج جنگ کا اعلان کردیا
باطل سے حق کو دست و گریباں کردیا

سر رکھ دیا رضائے خدا کی حریم پر
خنجر کو پھر حوالہ شیطان کردیا

ہندوستاں میں ایک نئی روح پھونک کر
آزادئ حیات کا سامان کردیا

دشمن میں اور دوست میں ہونے لگی تمیز
کتنا بڑا یہ ملک پہ احسان کردیا

دے کر وطن کو ترک موالات کا سبق
ملت کی مشکلات کو آسان کردیا

شیخ اور برہمن میں بڑھایا وہ اتحاد
گویا انہیں دو قالب و یک جان کردیا

اوراق جبر و جور و جفا کو بکھیر کر
شیرازہ سلطنت کا پریشان کردیا

ظلم و ستم کی ناؤ ڈبونے کے واسطے
قطرہ کو آنکھوں آنکھوں میں طوفان کردیا

تن من کیا نثار خلافت کے نام پر
سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کردیا

پروردگار نے کہ وہ ہے منزلت شناس
گاندھی کو بھی یہ مرتبہ پہچان کردیا

Marfat.com

گاندھی

بردولی کے بعد

گاندھی کے اس بسائے ہوئے گھر کو آہ! آہ
دست فلک نے لوٹ کے ویران کر دیا

خود اس فدائے قوم کو چھ سال کے لئے
سرکار ذی وقار کا مہمان کر دیا

قسمت نے ڈال کر اسے قید فرنگ میں
ہندوستاں کے جسم کو بے جان کر دیا

جاتے ہی اُس کے ملک کی صورت بدل گئی
انساں نے اپنے آپ کو حیوان کر دیا

فتنہ کہیں کیا جو ملیبار کا بپا
پیدا کہیں قضیۂ ملتان کر دیا

جاں سنگھٹن سے ہو گئی خطرہ میں مبتلا
شدھی نے بڑھ کے رخنہ در ایمان کر دیا

ایماں نے آ کے شعلۂ غیرت کو دی ہوا
روشن چراغ دودہ عثمان کر دیا

عثمانیوں کے خنجر خارا شگاف نے
یورپ کے کافروں کو مسلمان کر دیا

Marfat.com

دینِ مبیں کے مجد و شرف کے لزوم کو
تمہید عہد نامۂ لوزان کر دیا

مشرق کو زندہ کر نہیں سکتا خدا بھی آج
مغرب کے اس عقیدہ کا بطلان کر دیا

اس فتح نے زمانہ میں جس کی نہیں نظیر
سارے جہاں کی عقل کو حیران کر دیا

پھر ماجرا یہ کیا ہے کہ اپنی ہی فتح نے
اہلِ وطن کو سر بہ گریبان کر دیا

کس سمت سے ہوا یہ چلی جس نے یک بیک
دانشورانِ ہند کو نادان کر دیا

کیا سوچ کر انھوں نے جو تھے مصلحت پسند
ہر مصلحت کو گائے پر قربان کر دیا

اپنے کئے پر آپ پشیمان ہو گئے
اپنے چمن کو آپ بیابان کر دیا

واحسرتا کہ ہند کی آپس کی پھوٹ نے
خالی حریف کے لئے میدان کر دیا

Marfat.com

منیم جی

ہے اس عقیدے پہ ہند قائم کہ رام بھی ہے رحیم بھی ہے
ادھر الف واؤ میم بھی ہے ادھر الف لام میم بھی ہے

بندھا ہوا پیٹ پر ہے پتھر مگر ہمالہ سے سر ہے اونچا
میں ہوں مسلمان وضع میری جدید بھی ہے قدیم بھی ہے

سزا گناہوں کی دے چکا ہے جزا پشیمانیوں کی دے گا
کہ منتقم ہے خدا ہمارا مگر غفور الرحیم بھی ہے

جب آئے ہم جیل میں تو ہم پر کھلا کہ یورپ ازل کے دن سے
دروغ گو بھی ہے حیلہ جو بھی کمینہ بھی ہے لئیم بھی ہے

اگر ہم آزاد ہیں تو جنت غلام اغیار ہیں تو دوزخ
یہ جاں سے پیارا وطن ہمارا بہشت بھی ہے جحیم بھی ہے

چمن میں فصل گل آ رہی ہے خزاں کے ایام جا رہے ہیں
کرشمہ گستر ہیں لالہ و گل تو نکہت افشاں نسیم بھی ہے

وہ پیسہ پیسہ کا چند دن میں فرنگیوں سے حساب لے گا
لنگوٹی والا ہمارا گاندھی مہاتما بھی منیم بھی ہے

یکم اکتوبر سنہ ۱۹۳۰ء — سجن فرنگ گجرات

Marfat.com

نوید امن

دہلی سے نوید امن کی لائی ہے صبا آج ہوتا ہے وطن قید مصیبت سے رہا آج
مضبوط ہوا عدل و مساوات کا رشتہ اور قطع ہوا سلسلۂ جور و جفا آج
ہے ناؤ حکومت کے مظالم کی بھنور میں بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا آج
چرچل کی خرافات کے بکھرے ہوئے پرزے اک پل میں اڑا لے گئی دہلی کی ہوا آج
بیدار ہوئی ہند کی سوئی ہوئی تقدیر کیوں مرتبہ مشرق کا نہ ہو کل سے سوا آج
مظلوم کی فریاد کو بخشی گئی تاثیر اور عرش سے لے آئی اجابت کو دعا آج
برسائے گی پھر دولت و اقبال کے موتی اٹھی ہے پھر اللہ کی رحمت کی گھٹا آج
رندوں کے لئے بادہ سے لبریز ہے ساغر ہر جرعہ ہے اس بادہ کا اندوہ ربا آج
ہر شہر کے ہر کوچہ میں ہے آج چراغاں ہر قریہ کے ہر گھر میں جلا گھی کا دیا آج
گاڑا تھا جسے قوم نے راوی کے کنارے گردوں سے بھی اونچا وہ علم اٹھ کے ہوا آج

آزاد کرو ساری خدائی کو اب اُٹھ کر
اس عہد کی تجدید کریں ما و شما آج

۱۰ مارچ سنہ ۱۹۳۱ء

Marfat.com

ہنوز دہلی دور است

کشمیر ہے کہیں تو کہیں کان پور ہے
پیدا ہر ایک گوشہ سے شورِ نشور ہے

ہے تار تار پیرہنِ امن و عافیت
زخموں سے جسم ہیگنہی چور چور ہے

زینت ہے اس زمانہ میں نسیاں کے طاق کی
وہ مسلک قدیم جو خیرالامور ہے

ہے شیخ کا دماغ توازن سے بے نیاز
اور برہمن کے عقل کے اندر فتور ہے

لٹکی ہوئی ہیں سر پہ غلامی کی لعنتیں
ہے "ست بچن" کہیں تو کہیں "جی حضور" ہے

آپس کی پھوٹ کر کے رہے گی ہمیں تباہ
سمجھیں یہ نکتہ! کب ہمیں اتنا شعور ہے

لندن کی گول میز کو یاروں نے جا لیا
لیکن یہ قافلہ ابھی دہلی سے دور ہے

اس وقت تک اگر نہیں آزاد ہو سکا
ہندوستان خود یہ ترا ہی قصور ہے

---

۲۹ راگست ۱۹۳۱ء

Marfat.com

نوشتہ تقدیر

بھگت سنگھ راج گرو اور سکھ دیو کے حوالہ رسن و دار ہونے پر

تواناؤں کے بس میں ہے سراپائے حقارت سے
کروڑوں ناتوانوں کی تمناؤں کو ٹھکرانا

دبا دینا کسی مظلوم کی آہوں کو سینے میں
کسی بیکس کو ساری عمر آنسو خون کے رلوانا

ہے جن کے دل میں آزادی کی دھن ان نوجوانوں کو
وطن کے عشق کی پاداش میں سولی پہ لٹکانا

بہا دینا کسی کی راکھ کو ستلج کی موجوں میں
کسی کی لاش اٹک کے پار خاک اور خون میں تڑپانا

ملوکیت پرستوں کے لئے یہ سب کچھ آساں ہے
مگر دشوار ہے قانونِ فطرت کا بدل جانا

زوال اس سلطنت کا ٹل نہیں سکتا نہ ٹالے سے
خود اپنی ہی رعایا سے پڑا ہے جس کو ٹکرانا

مکافاتِ عمل سے گر وہ غافل ہیں تو بیشک ہوں
ہمارا کام تھا نیک اور بد کا ان کو سمجھانا!

۲۵ مارچ سنہ ۱۹۳۲

Marfat.com

پریم کا چاؤ

اِک سربریدہ لاش کے مُنہ سے بوقتِ ذبح
پیغام خالصہ کو یہ پہنچا گرنتھ کا
تجھ کو اگر ہے دعوائے الفت تو سر بکف
نکا نہ چل کے آ کہ یہ رستہ ہے پنتھ کا

Marfat.com

خاتم جم

بہ تقریب آل پارٹیز کانفرنس الہ آباد

جس نے سو سال کا ٹوٹا ہوا رشتہ جوڑا
یہ وہ طاقت ہے جو پریاگ سے ہم لے کے چلے

مالوی ہو کہ ہو آزاد اسے چلنا ہے اگر
مادرِ ہند کی عزّت کی قسم لے کے چلے

مل گیا دولتِ گم گشتہ کا سنگم میں سراغ
ہم گدایانِ حرم خاتمِ جم لے کے چلے

ناچ تگنی کا جو چرچل کو نچانے لگ جائے
وہی سُر اور وہی تال اور وہی سم لے کے چلے

خالصہ جی کو یہ شکوہ نہ رہے ساقی سے
کہ ہم اس بزم سے اِک بُوند بھی کم لے کے چلے

ساتھ دینا ہے اس احقر کا اگر منجے کو
تو پھر آزادیٔ کامل کا علم لے کے چلے

۱۷ر نومبر ۱۹۳۲ء

Marfat.com

دعوتِ عمل

اگر تم کو حق سے ہے کچھ بھی لگاؤ
تو باطل کے آگے نہ گردن جھکاؤ

حکومت کو تم نے لیا آزما
اب اپنے مقدّر کو بھی آزماؤ

ہو تم جس کے ذرّے وہ ہے خاکِ ہند
چھُپے ہیں جو اس میں وہ جوہر دکھاؤ

فلک پیچ مہ و مہر پڑ جائیں ماند
زمیں پر اس انداز سے جگمگاؤ

ہمالہ بھی آجائے گر راہ میں
تو ٹھکرا کے آگے سے اُس کو ہٹاؤ

کرے تم سے گنگا بھی گر بے رُخی
پلٹ کر الٹ دو تم اُس کا بہاؤ

زمانہ میں روشن کرو نامِ ہند
ہر اقلیم میں اس کا سکّہ چلاؤ

ہر اک ملک کا ہاتھ میں لے کے دل
ہر اک قوم سے اپنی عزّت کراؤ

پسینہ گرے ہندوؤں کا جہاں
وہاں تم مُسلمان کا خوں بہاؤ

زمیں ہو جب اس خون سے لالہ زار
تو اس پر بساطِ اخوت بچھاؤ

بھریں گے یہ برسوں میں جا کر کہیں
مُسلماں کے پہلو کے گہرے ہیں گھاؤ

پُرانا ہوا دفتری اقتدار
سمجھ لو اب اس کا بھی ہے چل چلاؤ

کسی روز خود غرق ہو جائے گی
بہت بہہ چکی ہے یہ کاغذ کی ناؤ

Marfat.com

سالِ نو کا ہنگامہ

۱۹۳۲ء

برطانیہ کی چھڑ گئی ہندوستاں سے جنگ
حالانکہ اس سے جنگ ہے سارے جہاں سے جنگ

گیتا سے اور گرنتھ سے زور آزمائیاں
قرآن کی آیتوں کے فسونِ گراں سے جنگ

ارجن کے اور بھیم کے گھر سے مقابلہ
پھر خاندانِ سرورِ کون و مکاں سے جنگ

توحید کے علم کو جھکانے کے حوصلے
جو قدسیوں کے ہاتھ میں ہے اس نشاں سے جنگ

سرحد کے غازیوں کو کچلنے کی نیتیں
بچے سے جنگ بوڑھے سے جنگ اور جواں سے جنگ

صلح و سلام و امن و امان جس کی ہے متاع
غارتگروں کی ٹھن گئی اس کارواں سے جنگ

برق اور خاک ہیچ کیوں نہ ہو ایمان خندہ زن
کرنے چلی ہے آج زمیں آسماں سے جنگ

ہے زیر دستیوں پہ زبردستیوں کی تاخت
موران نیم جان کی ہے پیلِ دماں سے جنگ

دھاوا سپاہ جبر کا ہے خیل صبر پر
توپ اور تفنگ کی ہے قلم اور زباں سے جنگ

ہم ناتواں سہی ہے خدا تو ہمارے ساتھ
اب بھی وہ کرتے ہیں تو کریں ناتواں سے جنگ

ذرّہ کے ساتھ جنگ ہے جنگ آفتاب سے
خفاش کی عبث ہے شہ خاوراں سے جنگ

Marfat.com

شُدھی اور سنگھٹن

Marfat.com

شدھی سنگٹھن کے چار رتن (۴)

پوجیہ مالوی جی

سنگھاسن پہ بھارت کے بیٹھا اگر میں
تو گوکل میں گاڑوں گا جھنڈا دھرم کا

گھمائے گا اسلام کے سر پہ مونجی
یہاں سے کٹوا کے ڈنڈا دھرم کا

بنارس کے ڈربے میں شدھی کی مرغی
دیئے جائے گی روز انڈا دھرم کا

حفاظت کرے گا ورن آشرم کی
اچھوتوں کے منتر سے گنڈا دھرم کا

ہمالہ سے لنکا تک اک آگ روشن
کروں گا جلا کر میں ہنڈا دھرم کا

مسلماں جہاں ہوں کچل ڈالے جائیں
یہی ہوگا اس وقت اجنڈا دھرم کا

مری راج دھانی میں تم دیکھ لوگے
نہ ہوگا کبھی جوش ٹھنڈا دھرم کا

مانیہ بپن چندر پال جی

کسی وقت اگر ساری جاتی نے مل کر
کیا مجھ کو تسلیم بھارت کا راجا

Marfat.com

تو سن لے گی دُنیا کہ مسجد کے آگے
بجے گا دھڑلے سے دن رات باجا

دیوتا سروپ بھائی پرمانند جی

مرے تاج کا سنتری بھیل ہوگا
مرے راج کی منتری گائے ہوگی

چلیں گی جب اک ساتھ کو ٹھوں سے اینٹیں
تو ہمراہ اُن کے مری رائے ہوگی

اذاں کی صدا کی جگہ مسجدوں میں
کہیں ہائے ہوگی کہیں وائے ہوگی

بھارت بھوشن شری سوامی شردھانند جی

بنا چکر ورتی مہاراج اگر میں
تو پہلے کروں گا یگانوں کی شدھی

اچھوت اور مسلمان سے ہو کے فارغ
مرا فرض ہوگا پٹھانوں کی شدھی

بڑھاپا مرا ایک دن دیکھ لے گا
عجم کے سجیلے جوانوں کی شدھی

مرے عہد کی آخری یادہوگی
حرم کے نئے پاسبانوں کی شدھی

نہ پھر بھی مرا میں تو یورپ میں جاکر
کروں گا مسیحی گھرانوں کی شدھی

Marfat.com

کھری کھری باتیں

محو ہوئے معاش میں بھول گئے معاد کو
پیش نظر نہ رکھ سکے حشر ثمود و عاد کو

رازِ حیات قوم تھا مستتر اجتماع میں
قوم ذریعۂ نجات سمجھی ہے انفراد کو

محو دلوں سے ہو گئی آیۂ لَا تَفَرَّقُوا
چھوڑ دیا ہے ہاتھ سے رشتۂ اعتضاد کو

حکمتِ نصِ وَلْتَکُنْ پر نہ کیا جنہوں نے غور
بیٹھ کے رو رہے ہیں آج فتنۂ ارتداد کو

کفر ہے دیں کی تاک میں اب تو مٹاؤ تفرقے
حیف ہے اب بھی راہ دو دل میں اگر عناد کو

حکم ہے راجپوت کو سامریانِ ہند کا
گائے کے آگے سر جھکا چھوڑ خدا کی یاد کو

مشعلِ دیں کی سمت میں چل نہ سکی ہزار سال
آج ہے کیوں یہ حوصلہ کفر کی تند باد کو

ہاتھ میں لے کے سنگ و خشت بت شکن اور بت پرست
توڑ رہے ہیں ہند کے شیشۂ اتحاد کو

قوم جو ہو چلی تھی ایک کائی کی طرح پھٹ گئی
آج پہنچ گئے عدو اپنی دلی مراد کو

جلد اگر نہ اس نے کی فتنہ گروں سے باز پرس
کھو کے رہے گی کانگرس ملک کے اعتماد کو

Marfat.com

فتنۂ ارتداد اور علمائے کرام

شکر ہے حجروں سے نکلے ہیں ہمارے پیشوا
تاکہ دُنیا میں بلند اسلام کا جھنڈا کریں

دھوئیں صدہا سال کے چپکے ہوئے داغِ جمود
ملتِ بیضا کا میلا پیرہن اُجلا کریں

کھینچ لایا تھا جسے ذوقِ عمل اجمیر تک
اپنے اندر وہ مقدس جذبہ پھر پیدا کریں

زورِ حق سے قوتِ باطل کو پہنچا کر شکست
دیں کی رکھ لیں آبرو اور کفر کو رسوا کریں

دعوت اور ارشاد سے توڑیں طلسمِ ارتداد
فتنۂ شدھی کا جو اُٹھا ہے اُسے چلتا کریں

سینہ میں قرآں ہو اور ہو آنکھ کے تل میں جہاں
کوزہ کو دریا میں بھر دیں ذرّہ کو صحرا کریں

مَا طَغیٰ کا لائیں کاجل چشمِ بینا کے لیے
وَالضُّحیٰ سے دیدۂ بدبیں کو نابینا کریں

وَلْتَكُن مِّنكُمْ کے اک افسوں سے بدلیں رنگِ ہند
منظر ایسا ہو کہ بیٹھے مدعی دیکھا کریں

ہیں مبارک عالمانِ دیں کی یہ سرگرمیاں
جن سے ہے ملت کی رونق لیکن اس کو کیا کریں

پڑ گئی ہے ہادیوں کے بیچ میں آکر یہ بحث
پہلے ہم رہبر کو یا گمراہ کو سیدھا کریں

مسئلہ یہ ہے کہ پہلے اپنے گھر کی لیں خبر
سب کے سب یا مل کے شردھانند پر دھاوا کریں

Marfat.com

مشرکوں کو جا کے سکھلائیں الوہیت کے بھید
یا شریک[1] خواجۂ یثرب کے راز افشا کریں

ہے مناسب اقلّ اوّل نشرو توزیع فروغ
یا اصولِ اولیں کا اول استقصا کریں

ہو بریلی قایدِ اس تحریک کا یا دیوبند
اُس کو مانیں مقتدا یا اتباع اس کا کریں

عالمانِ دیں ہی جب ہنگامہ آرا ہوں بہم
اے مسلمانو! یہ بتلاؤ کہ اب ہم کیا کریں

---

[1] متنبی غلام احمد آں جہانی متنبی قادیاں

Marfat.com

ہیموں تقال کی فوج

سنگٹھن کے صدر دفتر میں بجا جس وقت سنکھ　　گھس گئے چاروں طرف سے آ کے پانی پت میں جاٹ
جس کو دیکھا تھا وہ اِک موٹا سا لٹھ باندھے ہوئے　　ہم تو یہ سمجھے تھے رکھ کر آئیں گے سر پر وہ کھاٹ
ڈٹ گئے آنکھیں بدل کر تعزیوں کے سامنے　　گرچہ اُن کی منزلِ مقصود تھی جمنا کا گھاٹ
چاہتے یہ تھے کہ دھاوا بول دیں اسلام پر　　کر دیا لیکن پولس نے سب کے سب کا ٹین باٹ
شہر کے بنیوں کو بھی خود اپنی اپنی پڑ گئی　　ان کے کام اس ترنگ کے وقت اپنے ہی آئے نہ باٹ

ریت کے تودے سے بڑھ کر پھسپھسی ثابت ہوئی
مالوی جی جس کو تھے سمجھے ہوئے لوہے کی لاٹ

---

۲۴ اگست ۱۹۲۵ء

Marfat.com

گاندھی اور مالوی

اُدھر گاندھی ہمیں تلقین کرتے ہیں اہنسا کی
کہ مضمر ہے نجات اس مسئلہ میں ساری دُنیا کی

وہ اِٹنا کی طرح گر شعلہ افشاں ہوں تو ہونے دو
مگر تم پیروی چھوڑو نہ خاموشی میں گنگا کی

تشدّد ہو تو دو اُن کو تحمّل سے جواب اس کا
کہ ہیبت یُوں ہی اٹل ہو سکے گی مارشل لاء کی

اسی حربے سے اُلٹا تھا مسیحیت نے رُوما کو
چلن سیزر کا چھوڑو عادتیں سیکھو مسیحا کی

اِدھر سنگھم سے اُٹھ کر مالوی اُپدیش دیتے ہیں
کہ مِٹ جائے گی جاتی گر نہ عامل ہو گی گیتا کی

ابھی تک نسلِ بابر حکمراں اس دیس پر ہوتی
یہ اہنسا ہی کے بل پر زندگی کٹتی جو سانگا کی

تم اِک چانٹے کے بدلے چار چانٹوں کا کرو ساماں
یہی تہذیب ہے، دراصل کاشی اور متھرا کی

کمر میں گوپیاں پستول گھر سے باندھ کر نکلیں
تو اِندر لوک میں خوش آتما ہو گی کنہیّا کی

اگر ہتھیار بے لیسنس مل سکتے نہ ہوں تم کو
تو کر سکتے ہو اینٹوں سے مدارات اپنے اعدا کی

ہر اک چھوٹا بڑا اُس سن کے یہ باتیں ہے دبدھا میں
عجب اس وقت حالت ہو رہی ہے پیر و برنا کی

مقلد مالوی جی کے ہوں یا پیرو ہوں گاندھی کے
سراسر آشتی بن جائیں یا ہوں سر بسر خاکی

Marfat.com

شرارت کی جڑ

سب تیری سمٹی ہوئی دولت ہوئی غارت
بنتے ہی بگڑ کیوں گئی قسمت تیری بھارت

گاندھی کی بسائی ہوئی بستی ہوئی برباد
دو سال کی محنت ہوئی پل بھر میں اکارت

ہم ڈھونڈنے نکلے ہیں کھنڈر اس کے ثرا میں
تھی بام ثریا سے بھی اونچی جو عمارت

گرما گئے تھے جس سے ٹھٹھرتے ہوئے اعضا
باقی نہ رہی جسم کے اندر وہ حرارت

اُس خون کا اک قطرہ بھی دل میں نہیں موجود
جس سے دم شمشیر کی ہوتی تھی طہارت

رہ رو تو بہت ہیں مگر ایسا کوئی رہبر
ملتا نہیں رکھتا ہو جو آنکھوں میں بصارت

دہلیز حکومت پہ سر عجز جھکا کر
لینا بہت آساں ہے قلمدان وزارت

گرتے ہوؤں کو بھی کوئی تھامے یہ ہے دشوار
پیدا نہیں کرتا کوئی اس فن میں مہارت

کیوں ہند کی تقدیر نے کھایا ہے یہ پلٹا
بوجھی گئی اب تک نہ کسی سے یہ بجھارت

مُسلم کی خطا ہے نہ یہودی ہی کی تقصیر
یہ سب ہے فقط ایک برہمن کی شرارت

Marfat.com

مالوی جی کی یاد میں

دیکھ کے حال ملک کا آ گئے یاد مالوی　　روحِ عناد مالوی جانِ فساد مالوی

جن کو لقب دیا گیا پوجیہ پاد مالوی

تفرقہ کی زمین میں بغض کا بیج ڈال کر　　فتنہ کے کھیت کے لیے بن گئے کھاد مالوی

پوجیہ پاد مالوی پوجیہ پاد مالوی

لاد کے اپنی پیٹھ پر حربہ سنگ و خشت کو　　مسلم خستہ سے چلے کرنے جہاد مالوی

پوجیہ پاد مالوی پوجیہ پاد مالوی

کی ہے کھڑی مہا سبھا تاکہ ہو کانگرس تباہ　　مانگ رہے ہیں قوم سے کام کی داد مالوی

پوجیہ پاد مالوی پوجیہ پاد مالوی

دوست ہے دوست سے الگ بھائی ہے بھائی سے جدا　　ملک میں پھوٹ ڈال کر کیوں نہ ہوں شاد مالوی

پوجیہ پاد مالوی پوجیہ پاد مالوی

نہرو دیدہ ور نے گر بات کوئی کھری کہی　　اس پہ وہیں برس پڑے کور سواد مالوی

پوجیہ پاد مالوی پوجیہ پاد مالوی

گائے کی دُم ہلائیے ماش کی دال کھائیے　　ہم بھی کہیں پھر آپ کو پوجیہ پاد مالوی

پوجیہ پاد مالوی پوجیہ پاد مالوی

یکم اکتوبر ۱۹۲۶ء

Marfat.com

مالوی جی کا بھٹہ

حویلی بن چکی جب سنگٹھن کی — تو پہنچا مالوی جی کو بلاوا
کہ آ کر ہندوؤں کی ٹھونکیے پیٹھ — اور اُن کو دیجیے بڑھ کر بڑھاوا
اب اس گھوڑے کی چھل بل دیکھ لیجے — دیا کرتے تھے جس کو آپ کاوا
کوئی تقریر گرما گرم کیجیے — پہنچیے لے کے مندر میں چڑھاوا
کھڑی ہے وہ گھڑی سر پر کہ اک ساتھ — مُسلمانوں پہ بولا جائے دھاوا

ہوئے ڈنڑ پیل کر تیار ہندو
پھری گنگا ہے کسرت کے علاوا

کہا یہ مالوی جی نے کہ پہلے — بناؤ ایک اینٹوں کا پزاوا
بہت ہی سخت اس کی کھوپری ہے — ہے اینٹ اسلام کے سر کا مداوا

بہت سی جمع کر لو گھر میں اینٹیں
چڑھا رکھا ہے مَیں نے بھی اِک آوا

شدّھی کی برات

صنم خانہ میں صدیوں سے پڑا تھا قفل غزنی کا
پکار اُٹھا بنارس شدھی اس تالے کی ہے کنجی

کرم کے نام پر دھوتی سنبھالی مالوی جی نے
دھرم کے نام پر لٹھ لے کے دوڑے ڈاکٹر مُنجی

برات آئی ہے شُدھی کی مگر یہ کیا تماشا ہے
کہ نکٹا ہے سُسر لنگڑا ہے دُولہا اور دُلہن لنجی

Marfat.com

مالوی جی اور ان کے سمدھی

مالوی جی گرچہ شدھی کے علم بردار ہیں
پاسیوں کے اور چماروں کے بڑے غم خوار ہیں

بھنگیوں کے ساتھ بھوجن چکھنے سے جن کو ہو عار
آپ ہو جاتے وہیں اس کے گلے کا ہار ہیں

دے چکے ہیں آپ کو درشن کنھیا اور کپل
آپ کی نظروں میں پرمیشر کے سب اوتار ہیں

آپ کو ان دیوتاؤں نے دیا ہے یہ پیام
خوش ہیں ہم ان سب سے جو کرتے دلت اُدھار ہیں

الغرض اٹھے ہیں لے کر آپ جھنڈا "اودّم" کا
منتظر جن کے حرم کے بھی در و دیوار ہیں

لیکن اپنے کنبہ والوں سے ہے الٹا ہی سلوک
اپنے سمدھی تک سے آپ آتے نظر بیزار ہیں

گوت سے باہر کیا داماد کیوں اُس نے پسند
اس خطا پر اُس کو دکھلانے لگے پیزار ہیں

مرتے دم سمدھن کی صورت تک دیکھی آپ نے
آپ کی آنکھوں میں "کھٹکے" اس کے ابھی تک خار ہیں

اُس کی ارتھی لے کے جو شمشان بھومی تک گیا
برہمن بھی تھا تو اس سے جنگ کو تیار ہیں

کیا یہی وہ سنگٹھن ہے جس کا چپو تھام کر
مالوی کرنے چلے جاتی کا بیڑا پار ہیں

اس دھرم سے کیا ڈریں گی رحمتیں اسلام کی
جس کے گھر میں لعنتوں کے اس قدر انبار ہیں

Marfat.com

لٹھ اور طپنچہ

وہ چھاؤنی چھائی تھی جو اِسلام نے ٹل پر
چھلنے کو ہے اک روز مہا بیروں کے دل پر

اس خطرے سے ہیں لرزہ براندام وہ بچھڑے
جو کودتے ہیں مالوی کے کھونٹے کے بل پر

کہتے ہیں کہ اسلامیوں کو بیس کے رکھ دو
ہو آج ہی یہ کام نہ چھوڑو اسے کل پر

جو بوئیں گے کاٹیں گے نظر کاش وہ ڈالیں
اِس گنبدِ گردوں میں مکافاتِ عمل پر

کہہ دو انہیں اللہ کے گھر والوں کو کیا خوف
اس قوم سے شیدا ہو جو لات اور ہبل پر

لٹھ باندھ کے موںجے نکل آئے ہیں تو ہم بھی
آتے ہیں طپنچہ کو چڑھائے ہوئے کل پر

Marfat.com

خطاب چہارگانہ

۱۔ ملکانوں سے

ترک کر تقلید آبا بن خلیلؑ اور بت کو توڑ — ماسوا کو چھوڑ رب العالمیں سے رشتہ جوڑ
یاد کر بھولا ہوا والرجز فاھجر کا سبق — شرک کی رسموں سے باز آ کفر کی ریتوں کو چھوڑ
اس نبیؐ کا تھام لے دامن جو ہے ختم رسل — جس کی رحمت ہے دو عالم کی سعادت کا نچوڑ
چشمۂ دین محمد خشک ہو سکتا نہیں — اس کنوئیں سے آکے پانی بھر جو ہے پاتال توڑ

(۲) مذبذبین سے

جا رہا ہے خود حرم کو ناقہ منزل شناس — سارباں پڑ کر تذبذب میں مہار اس کی نہ موڑ

(۳) پرستاران موالات سے

ووٹ لے کونسل میں جا کرسی پہ ڈٹ تقریر کر — اور وہی برسوں کی دہرائی ہوئی ہڈی چچوڑ

(۴) سوامی جی سے

یہ چٹان اسلام کی ہے اس سے ٹکراتا ہے کیوں — اپنے سر پر رحم کر پتھر سے اپنا سر نہ پھوڑ
ہند میں توحید کا جھنڈا نہ ہوگا سرنگوں
خواہ تیرا ساتھ دیں بھارت کے بت ستر کروڑ

Marfat.com

لالہ کی مہک

"پرتاپ" کی اس تک بندی کے جواب میں کہ

پنجاب کی ہوا ہی سراسر گئی بدل — کچلو نئے نئے ہیں ظفر خاں نئے نئے

بھارت میں کھل گئے ہیں دبستاں نئے نئے
جن سے نکل رہے ہیں زباں داں نئے نئے

شدھی و سنگٹھن ہیں مضامیں کی سرخیاں
آرائشِ کلام ہیں عنواں نئے نئے

دہلی میں "تیج" ہے تو ہے لاہور میں "ملاپ"
پیدا ہوئے ہیں دشمنِ ایماں نئے نئے

"پرتاپ" کا دماغ ہے اور ناز کا قلم
پھر کیوں تراشے جائیں نہ بہتاں نئے نئے

ہندوستاں کے باغ کے مالی ہیں مالوی
ویرانیٔ چمن کے ہیں ساماں نئے نئے

ہیں لاجپت کہیں تو کہیں لالہ ہردیال
ہیں قصدِ اتحاد کے درباں نئے نئے

"ہندو" ہے اس طرف تو ادھر "بندے ماترم"
ہیں آندھیاں نئی نئی طوفاں نئے نئے

اسلام اپنے کاسۂ سر کی منائے خیر
باندھے ہیں خشت و سنگ نے پیماں نئے نئے

صبحِ وطن میں شامِ غریباں کی ہے نمود
لائی ہے رنگ گردشِ دوراں نئے نئے

تک سے بھی تک ملانے کا جن کو نہیں شعور
شاعر نئے نئے ہیں غزل خواں نئے نئے

Marfat.com

ہاتھی کے دانت

سوامی شردھانند کے قتل نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات میں جو خوفناک کشیدگی پیدا کر دی تھی۔ اُسے دُور کرنے کا دعوےکرتے ہُوئے پنڈت مدن موہن مالوی اور لالہ لاجپت رائے نے ۴ جنوری ۱۹۲۷ء کو اہلِ ہند کے نام حسبِ ذیل پیغام شائع کیا۔

ہم ہندوستان بھر کے اخبارات بالخصوص لاہور اور دہلی کے ہندو اخبار نویسوں کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ سوامی شردھانند جی کے قتل کے متعلق رائے زنی کرنے میں نہایت ضبط اور بردباری سے کام لیں اور چند دن تک اس واقعہ کی سرکاری تفتیش کی نسبت کامل خاموشی اختیار کریں۔

اس ہدایت کی تعمیل "ملاپ" نے اپنی ۶ جنوری کی اشاعت میں یُوں کی :-

آؤ اے ہندو بھائیو! جہاں ہم نے شری سوامی شردھانند جی کا ماتم منایا ہے وہاں ہم اس امر کی کوشش کریں۔ کہ جس سے اُن دشمنوں کے سارے منصوبے خاک میں مل جائیں۔ جنہوں نے شری سوامی شردھانند جی کو شہید کر کے یہ سمجھ لیا ہے کہ اُنہوں نے شدھی اور سنگھٹن کے سرکردہ رہنما کو مار لیا ہے۔ مخالفوں نے ریوالوروں اور پستولوں کے رُوپ میں صاف اور واضح چیلنج دے دیا ہے۔ اب ہمارا فرضِ اولین ہے کہ ہم اس چیلنج کو بے پروائی سے ٹھکراتے ہُوئے مستانہ وار

Marfat.com

آگے بڑھتے جائیں اور اس وقت تک دم نہ لیں جب تک اپنے جملہ گمراہ بھائیوں کو شدھی کا امرت اور آبِ حیات نہ پلالیں۔

لالہ لاجپت رائے کے اخبار "بندے ماترم" میں ۱۶ جنوری والی ہدایت پر یوں عمل کیا گیا۔

کون کہتا ہے سوامی مر گئے ہرگز نہیں!
موت کے پردہ میں مرنا اک بہانہ ہوگیا
ورنہ کرنے کے لئے شدھی گئے افلاک پر
اہل جنّت کی بھی شدھی کا بہانہ ہوگیا
جنّت الفردوس میں شدھی کی لہریں دیکھیو
کھل گیا رستہ ادھر کا آنا جانا ہوگیا
چرخِ ہفتم پر بھی آخر گڑ گئے شدھی کے کیمپ
واں بھی استادہ ہمارا شامیانہ ہوگیا
نت نئی ہو کر مرتب جائے گی شدھی کی فوج
قافلہ سالار پہلے ہی روانہ ہوگیا
عاصی جنّت والے بھی ہندو بنائے جائیں گے
سوامی شردھانند کا واں بھی گھرانہ ہوگیا

اس دل آزار اور جگر خراش خرافات سے متاثر ہوکر اشعار ذیل سپردِ قلم کئے گئے۔

کوئی مالوی جی سے جاکر یہ کہہ دے
ستائے ہوؤں کو اگر تم نے چھیڑا
تو نکلے گا بے اختیار اُن کے منہ سے
کرو غرق گنگا میں شدھی کا بیڑا
انہیں پائیں گے بور کے آپ لڈو
جنہیں آپ سمجھے ہیں متھرا کا پیڑا

Marfat.com

سلاؤ گے جاتی کی چولی کو کس سے
اگر ہم نے ایک ایک ٹانکا ادھیڑا

کدال ایک لائیں گے اچھی سی ہم بھی
گڑا کوئی مردہ جو تم نے اکھیڑا

جہانگیری دینِ برحق کی زد سے
بچے گا نہ بھارت کا کوئی بھی کھیڑا

ہیں ہم تم سے خوش اور ہمارا خدا خوش
اگر چھوڑ دو سنگٹھن کا بکھیڑا

۸ر جنوری ۱۹۲۷ء

Marfat.com

جانُ بُل کا حشر

لگا جب سنکھ بجنے سنگٹھن کا
پھٹے جب کان اس کے شور وغل سے

تو ایوانِ حکومت میں پہنچ کر
کہا بدھو میاں نے جان بل سے

مری اک عرض سن لو بندہ پرور
اگر فرصت ہو تم کو جام مل سے

جسے تم بھیرویں سمجھے ہے دیپک
نہ تم کو بھی کہیں تان اس کی جھلسے

کریں گے مالوی جی تم کو محروم
کسی دن اختیارِ جزو کل سے

پکڑ کر کان شردھانند جی پھر
گزاریں گے تمہیں شدھی کے پل سے

لہکتا دیکھ لو گے لالہ کا باغ
جو پھولے گا تمہاری فصلِ گل سے

ہمیں تو کچھ نہ کچھ پھر بھی ہے امید
نزولِ رحمتِ ختم رسل سے

مگر تم ان مہابیروں کے ہاتھوں
بچو گے کن طرق اور کن سبل سے

Marfat.com

لاہور میں مہارانا نصر اللہ خاں نو مسلم کا ورود مسعود

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَأَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا

کاٹھیاواڑی نسیم آئی گل و نسریں بدوش
رات کو پنجاب کے صحنِ چمن کے سامنے

سجدہ میں سر ہے مسلمانوں کا اس احسان پر
درگہِ پروردگارِ ذوالمنن کے سامنے

بج رہے ہیں شادیانے جآءَ نَصْرُ اللّٰہ کے
صبح سے اسلامیوں کی انجمن کے سامنے

ہاتھ سے جاتا رہا بلوان ناہر سنگھ سا
جائے کیا منہ لے کے شدھی سنگٹھن کے سامنے

ساری "جاتی" آ کے نصر اللہ خاں کو دیکھ لے
آفتاب آیا ہے پروین و پرن کے سامنے

پانچ لاکھ اسلام کے شیدائیوں کی گردنیں
جھک گئیں اسلاف کی رسمِ کہن کے سامنے

آج کے دن راجپوتوں نے کیا ہے سرخرو
ملتِ بیضا کو ہر کالی چرن کے سامنے

وقت آ پہنچا کہ کٹ کر خوفِ قید و بند سے
جا بئیں یزداں کے پرستار اہرمن کے سامنے

وقت آ پہنچا کہ ہوں تکبیر کے نعرے بلند
بت کدوں کی راہ پر دار و رسن کے سامنے

وقت آ پہنچا کہ ہر دل میں ہو رعب اسلام کا
خس بدنداں کفر ہو دینِ حسن کے سامنے

دیکھنا اس روز جاتی کی پریشانی کا حال
بال جب کھولے گی شدھی سنگٹھن کے سامنے

کیا تماشا ہے کہ نکلے گوکلی باشتیے
یثربی دنگل کے گرو بیلتن کے سامنے

Marfat.com

چیز ہی کیا ہیں تبانِ ہردوار و سومنات
غازیوں کے بازوِ خیبر شکن کے سامنے

دیدۂ خفاش باطل کا ٹھہرنا ہے محال
آفتابِ حق کی چمکیلی کرن کے سامنے

اینٹھتے تھے مالوی جی ہاش کے آٹے کی طرح
سب اکڑ فوں گم ہوئی پہنچے جو رن کے سامنے

گائے کی دُم تھام کر تالاب پار اترے تو کیا
لطف جب ہے ہفت قلزم ہوں لگن کے سامنے

"اوم" کا جھنڈا حرم پر گاڑنا آساں نہیں
شہسوار نجد جیسے تیغ زن کے سامنے

لالہ لہکا تھا مگر جمتا کہاں تک اُس کا رنگ
سرخی خونِ شہادت کی پھبن کے سامنے

برہمن کی ہوشیاری کی لنگوٹی کھل گئی
شیخ کے بے تہمدے دیوانہ پن کے سامنے

آ ملے ہم سے اگر دو چار ناہر سنگھ اور
زمزم ابلے گا اسی گنگ و جمن کے سامنے

---

۱۰ اپریل ۱۹۲۷ء

Marfat.com

حُدی را تیز تر برخواں چو محمل را گراں بینی

ناداں ہیں جو کرتے ہیں بھروسا رفقا پر
تکیہ وہی اچھا ہے جو ہو اپنے خدا پر

راضی ہو ہر اک حال میں مولا کی رضا سے
رکھ اپنی نظر شیوۂ شاہِ دوسرا پر

محمل جو گراں ہو تو بڑھا شورِ حُدی کا
ہو نغمہ جو کم ذوق تو دے زور نوا پر

مردہ پہ نہیں آنکھ میں رہتی ہے مروت
باطن ہی نہ ہو صاف تو کیوں جائیں صفا پر

کچھ تو نے سنا بھی ہے کہ کیا ہند میں گزری
اندور کی بستی کے اسیرانِ بلا پر

کل بانگِ اذاں دب گئی ناقوس کی لے میں
اُڑتی سی یہ آئی ہے خبر دوشِ صبا پر

وہ سر جو جھکا تھا کبھی اللہ کے آگے
رکھا ہوا ہے کفر کے نقشِ کفِ پا پر

ناموسِ شریعت کے لہو کی ہیں یہ بوندیں
چو تکمہ نہیں لعل کا شدھی کی قبا پر

بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
چلتا نہیں کچھ زورِ تدبیر نہ قضا پر

مل سکتی تھی جس سے خبرِ منزلِ مقصود
ہے کوئی دھرے کان جو اس بانگِ درا پر

ہے کوئی کلیجے کو جو تھامے ہوئے نکلے
اسلام کے آفت زدہ بچوں کی صدا پر

رحمت کی گھٹا جھوم کے پھر کوئی اِدھر آئے
رہ رہ کے نگہ اُٹھتی ہے یثرب کی فضا پر

۱۰ / اپریل ۱۹۲۷ء

اِسلام کا بے باک بیڑا

کُنبھ کی گنگا جمنی گاگر رنگا رنگی ساگر ہے
ہر نر ناری کے ننگے بدن پر جس کے نژ بیڑے پڑتے ہیں
جانی کے نازک ہاتھ کے صدقے! جس کی حنائی شوخی سے
شیخ کے مُنہ پر دل کے لبھانے والے تھپیڑے پڑتے ہیں
مولویوں کو نانِ جویں بھی کعبہ میں ہو کر مل نہ سکی
مالویوں کے حصّہ میں ہر کی پوڑی کے پیڑے پڑتے ہیں
سنگھٹن اور شُدھی کا جھمیلا یہ نہ سمجھیے ختم ہُوا
اور ابھی اس میں دیکھتے رہیے کتنے بکھیڑے پڑتے ہیں
رات ہے کالی دُور ہے منزل ساتھ ہی یاروں کو ہے یہ خوف
رستہ میں ڈاکے ڈالنے والے بیسیوں کھیڑے پڑتے ہیں
مُطلبی ہمت ہو کھویّا ہاشمی غیرت لنگر ہو
یثربیوں کے یوں ہی نہیں منجدھار میں بیڑے پڑتے ہیں

۲۹ر اپریل ۱۹۲۷ء

کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا

سُنا بھی تم نے اے اسلام والو
کہ حال اس وقت ہے اسلام کا کیا
دباتا جا رہا ہے حق کو باطل
بدلتا آسماں ہے رنگ کیا کیا

جہاں دیکھو وہاں بس ہو رہے ہیں
پجاری کیا اور ان کے دیوتا کیا

خدا کا ڈر ہی دل سے اُٹھ گیا جب
نہیں کہہ دو کہ پھر باقی رہا کیا
حکومت ہے نہ حکمت ہے نہ دولت
پھر ایسی زندگانی کا مزا کیا
ہم اپنے آپ دُشمن ہو رہے ہیں
ہے اس میں مالوی جی کی خطا کیا

جہاں ہوں ہر طرف رہزن ہی رہزن
وہ منزل کیا اور اُس کا قافلہ کیا

بہت ہے ہندوؤں کے ووٹ بڑھ جائیں
سوا اس کے ہے شُدھی میں دھرا کیا
مسلمان ہو گئے دس بیس مرتد
تو اے حق کے پرستارو ہوا کیا
یہ شُدھی کیا اور اُس کی کیا حقیقت
یہ پدی کیا اور اس کا شوربا کیا

Marfat.com

جنہیں جگنو پہ سورج کا گماں ہو　　اُن اوندھی عقل والوں سے گلہ کیا
ادھر سے ہم چلے ڈھیلے ادھر سے　　تمہارے سنگٹھن کا پوچھنا کیا

بروں کی جان کو رویا اگر میں
تو بتلاؤ برا میں نے کیا کیا

ہماری راکھ اب بھی ہے شرر خیز　　کرے دے گی اسے ہندو سبھا کیا
بجھا دیں جس کو کافر مار کر پھونک　　حرم کے طاقچہ کا وہ دیا کیا

ہجوم کفر سے کیا خوف ہم کو
نہیں آقا ہمارے مصطفےٰ کیا؟

---

۲۲ جنوری ۱۹۲۷ء

Marfat.com

اسلام کی بجلی اور شدھی کا خرمن

چڑیں گے کن علف زاروں میں اب اسلام کے گلّے
کہ بھر دیں کفر کے ڈھوروں نے بھارت کی چراگاہیں

اجازت مل گئی ہے آریوں کو مالوی جی سے
کہ حلقہ ڈال دیں شدھی کا جس کے کان میں چاہیں

کسی عورت کو بہکایا کسی بچے کو پھسلایا
دھرم ارتھ اُن کو وظیفے اسی مطلب کی تنخواہیں

کہیں فقر اور ناداری کہیں جہل اور ہوسناکی
حرم کے روزنوں نے بت کدے کی کھول دیں راہیں

ہر اک مسجد پہ جھنڈا اوم کا لہرانے والا ہے
ہر اک مندر میں ہیں گرم ان دنوں ایسی ہی افواہیں

گریں گی بجلیاں اِن سارے منصوبوں کے خرمن پہ
اگر اُبھریں یکایک سینہ سے اسلام کی آہیں

لاہور ۱۴ جنوری ۱۹۲۶ء

Marfat.com

شدھی کی آنکھ اور سنگٹھن کا ہاتھ

ایں شوخیٔ چشمش ببیں واں دستِ بے باکش نگر

صدا کل شب یہ اُٹھی مالوی جی کی حویلی سے
تمہاری آبرو کا بھاؤ پانی سے بھی سستا ہے

دبائی جائے گی دُکھتی ہوئی رگ حق پرستوں کی
بغل میں سنگٹھن دابے ہوئے شدھی کا بستا ہے

ستائش گر ہیں سیواجی کے بابائے خلافت بھی
جسے سمجھے ہیں راہِ کعبہ وہ پوپا کا رستہ ہے

گرو کل مبتدا ہے اور خبر لاہور ہے اس کی
ادھر بجلی چمکتی ہے ادھر بادل برستا ہے

پڑا ہے سنگٹھن سے اور شدھی سے ہمیں پالا
اِدھر اس بھڑنے کاٹا ہے اُدھر وہ ناگ ڈستا ہے

ہماری آبرو کا خون ہے کاشی کی گردن پر
اور اس کے قتل پر پٹنہ کمر رہ رہ کے کستا ہے

---

۱۳ مئی سنہ ۱۹۲۶ء

Marfat.com

شدھی کی قاتلانہ دھمکیاں

اسلام کا جواب

ہو جائے کہیں بھی کوئی مظلوم اگر قتل — سمجھو کہ ہوئی ساتھ ہی سب نوعِ بشر قتل
شدھی کے مہابیر یہ لائے ہیں سندیسہ — اک دن وہ کرے گی مجھے آکر مرے گھر قتل
اے کفر کے خنجر نکل آ اپنی کمیں سے — ہر وقت میں حاضر ہوں مجھے شوق سے کر قتل
میری بھی پیمبرؐ کی طرح ہے یہ تمنا — ہوتا رہوں رہ رہ کے اُدھر زندہ ادھر قتل
دنیا میں مسلمان کی یہی تو ہے نشانی — اللہ کے رستے میں ہو بے خوف و خطر قتل
کٹواتے ہو کیوں سر کو زمین و زر و زن پر — ہونا ہے تو ہو نام خداوندی پر قتل
پیغام دیا ہے یہ حسینؓ ابن علیؓ نے — لاتا ہے نئی زندگی اسلام [illegible] قتل

بھارت کی فضا گونجے گی "اسلام کی جے" سے
جس دن خبر آئی کہ ہوا آج ظفقند قتل

۲۷ مئی سنہ ۱۹۲۷

Marfat.com

سلسبیل کی چند بوندیں

۴ جون ۱۹۲۷ء کی صبح کو میں ڈلہوزی جانے والا تھا۔ رات کے بارہ بجے تک ملاقاتیوں کا تانتا بندھا رہا۔ ملک لال دین قیصر بھی آئے۔ اور چند اشعار کی فرمائش کی جو چند منٹ میں لکھوا دیئے گئے۔ وہ اشعار یہ ہیں :-

مٹی کی جون میں تحویل ہوئی جاتی ہے
جسم کیا روح بھی تحلیل ہوئی جاتی ہے

میر عثمان علی خان نے بجائی تھی جو کھیر
دیکھتے دیکھتے انبیل ہوئی جاتی ہے

بہ زر و زور بہ زاری و بہ زن شدھی بھی
عمر عیار کی زنبیل ہوئی جاتی ہے

منجی و مالوی نے گانٹھے تھے جو منصوبے
اُن کی لاہور میں تکمیل ہوئی جاتی ہے

لاجپت رائے کو ہم نے بہ حقارت دیکھا
آج شہباز وہی چیل ہوئی جاتی ہے

راجپال آج عدالت سے ہوا صاف بری
شرع اسلام کی تذلیل ہوئی جاتی ہے

ابرہہ لکھنؤ والے ہوئے جاتے ہیں اگر
دولت نجد ابابیل ہوئی جاتی ہے

کبھی گوکل میں بجی تھی جو دل آرا مُرلی
وہی اب صور سرافیل ہوئی جاتی ہے

بھائی سے بھائی جدا دست سے ہے دست الگ
فطرت اسلام کی تبدیل ہوئی جاتی ہے

ہونے والا ہے پھر اسلام کا خورشید طلوع
سنگھٹن گل تری قندیل ہوئی جاتی ہے

مجھ سے قیصر نے کہا تھا کہ کہو کچھ اشعار
اُن کے ارشاد کی تعمیل ہوئی جاتی ہے

۳ جون ۱۹۲۷ء

سلہ با اصلاح دکن حیدرآباد کا دلیا

Marfat.com

حریفوں سے(۲) دو دو(۲) باتیں

جن سے مقابلہ ہے وہ ہیں نام کے حریف
میداں میں اب تک آ نہ سکے کام کے حریف

"پرتاپ" اور ملاپ کو ہم کیا جواب دیں
ہم ہیں حریف بذلہ وہ دشنام کے حریف

دشمن ہیں وہ خدا کے اور اس کے رسولؐ کے
اور ہم ہیں ہر دوار کے اصنام کے حریف

کوٹھوں پہ چڑھ کے پھینک لیں اینٹیں تو کیا ہوا
جب ہے مزا کہ رن میں ہوں صمصام کے حریف

وہ اور کوئی ہوں گے جنہیں "بندے ماترم"
تبلا رہا ہے لالہ منی رام کے حریف

تھا بھاؤ ایک ساغرمل کا خراج ہند
اگلے سے اب کہاں وہ مے و جام کے حریف

ہم کو بھی شکوہ ہے کہ مسلمان کیوں ہوئے
شدھی کے آفتاب لبِ بام کے حریف

تاروں کو رکھ کے دیکھ لیں سورج کے سامنے
ہیں برتر از شمار اگر اسلام کے حریف

---

۶ جون ۱۹۲۷ء

Marfat.com

فاعتبروا یا اولی الابصار

نظر آتے ہیں اب تک بھی مسلمانوں کی محفل میں
کہیں شاعر کہیں بھڑوے کہیں بھانڈ اور کہیں رنڈی

حریف گرم رو گوکل سے چڑھ دوڑا مدینے پر
مگر ان کے لئے ہے با "تُتّی" یا سڑک ٹھنڈی

خدا ان کی آنکھیں مولوی احمد علی کھولیں
دکھا دیں سنگھٹن کی اُن کو لہراتی ہوئی جھنڈی

پھر اُن کو لے چلیں شدھی کے بنبو کی دکانوں پر
چلن جن کا ہے سودا تولنا اور مارنا ڈنڈی

شیخین اور خبیثات آج کل ہیں خوب زوروں پر
اگر ہے سنگھٹن سنڈا تو شدھی بھی ہے مشٹنڈی

جنہیں لینی ہو گالی لے لیں "پرتاپ" ایک آنے میں
کہ سستا کر چکی ہے بھاؤ اپنا کفر کی منڈی

خدا محفوظ رکھے ان دیانندی حریفوں سے
قیامت کی ہے چال ان کی ملاکے ہیں یہ پاکھنڈی

ہر اک بھومی کی مٹی ہیں جدا تاثیر ہوتی ہے
ملا ہندو کو کاشی اور ملی سکھوں کو تلونڈی!

۱۰/جون ۱۹۲۷ء

Marfat.com

ناموسِ نبیؐ

عزت کا تاج کفر کے سر سے اتار کر
ناموسِ خواجۂ دوسرا پر نثار کر

کب تک قضائے غیب کی صرصر کا انتظار
اس کفر کے دیئے کو بجھا پھونک مار کر

جب تک نہیں ہے قوتِ بازو پر اعتماد
بھولے سے بھی نہ ناؤ پہ اعتبار کر

کشتی کو تاکتا ہے بھنور ہردوار کا
خود بن کے ناخدا اسے گنگا کے پار کر

عشقِ رسولؐ خوفِ جہاں سے ہے بے نیاز
خاطر میں لا رسن کو نہ پروائے دار کر

قرآں جو سینہ میں تھا سفینہ میں رہ گیا
خود تو نے اپنا کام بگاڑا سنوار کر

کسریٰ کا تخت جس نے پلوں میں الٹ دیا
اٹھ اپنے دل میں پھر وہی جذبہ ابھار کر

اجڑے ہوئے چمن سے خزاں کو نکال دے
سامانِ خیر مقدمِ فصلِ بہار کر

باطل سے تجھ کو لاگ ہو اور حق سے ہو لگاؤ
وضعِ محمدِ عربی اختیار کر

آسان ہونے والی ہیں سب تیری مشکلیں
تھوڑا سا اور صبر دلِ بے قرار کر

تو نے زمین والوں کے احکام سن لئے
اب آسماں کے فیصلہ کا انتظار کر

بخشا گیا کسی کو مٹن اور کسی کو بیعت
دینی ہیں دال [illegible] کو بگھار کر

اسلام کفر سے نہ دبا ہے نہ دب سکے
کہہ دو یہ سنگٹھن کی سبھائیں پکار کر

۵ اگست ۱۹۲۷ء

Marfat.com

سودائے خام

ہوا ہے جذبہ پیدا سنگٹھنیوں میں حکومت کا
مگر سمجھے نہیں اب تک وہ اس جذبہ کی خامی کو

اڑا سکتے نہیں جو ناک پر بیٹھی ہوئی مکھی
نکالیں گے وہ بت کس طرح توپوں والے ٹامی کو

جھکائی جس نے گردن اپنی غیر اللہ کے آگے
مسلط کر دیا اللہ نے اس پر غلامی کو

فقط اتنا ہی آزادی یہ حق ہندو سبھا کا ہے
کہ رو رو کر کرا دے قید دہلی کے نظامی کو

تمام اس ملک میں ہو کر رہے گا نورِ حق اک دن
بہ نو لائے گا حجت میں اپنی ناتمامی کو

مسلمانوں سے پوچھو ہندوؤں سے پوچھتے کیا ہو
مری شیوا بیانی کو مری شیریں کلامی کو

---

۲۷ اگست ۱۹۲۶ء

Marfat.com

تاجدارِ دکن کو سنگھٹن کی دھمکی

اٹھا ہے سنگھٹن کی فضا سے یہ غل نیا
شدھی سے دشمنی ہے حضور نظام کو

حد سے گذر رہا ہے تعصب حضور کا
بٹہ لگا رہے ہیں حکومت کے نام کو

باقی بچا جو ہاتھ سے اورنگ زیب کے
گن گن کے لے رہے ہیں وہ اس انتقام کو

مانا کہ مجتنب ہیں "وہ عجل جنید" سے
خوانِ خلیل میں ہے شرف حسن طعام کو

اور حلقۂ ہنود میں کچھ دیر کے لئے
تسکین ہوگئی جذبات عوام کو

لیکن یہ کیا کہ گوشِ دکن تک ہمارے لوگ
پہنچا سکیں نہ اپنے دھرم کے پیام کو

انصاف کیا یہی ہے کہ خود تو شہ دکن
رغبت دلائیں دین کی ہر خاص و عام کو

دے کر مئے طہور کی ہر شخص کو صلا
کرتے ہوں پیش روضۂ دارالسلام کو

اور ہم کریں کسی کی بھی شدھی اگر تو آپ
بھیجیں یہ حکم اپنے مدارالمہام کو

قارورہ گائے کا نہ پئے کوئی حق پرست
اللہ کا شریک نہ ٹھہرائے رام کو

ہونے نہ پائے کوئی مسلمان آریہ
چھوڑے جو دین تیغ بھی چھوڑے نیام کو

ان سب خرابیوں کا یہی توڑ ہے کہ ہم
پہلے کریں درست خود اپنے قوام کو

Marfat.com

ہو جائے سنگٹھن جو ہمارا تو اس طرح — آقا کبھی نہ گھور سکے گا غلام کو
تھا خامشی جواب اس الزام کا مگر — کب مانتا ہے خامہ مری روک تھام کو
کیوں باغباں کرے نہ حفاظت طیور کی — صیاد لے کے باغ اگر جائے دام کو
جو ہیں خدا پرست ہوں کیوں سامری پرست — کیوں چھوڑ دیں شریعت خیر الانام کو
گوبر ملے دہی کو مسلمان کھائیں کیوں — کیوں کر حلال ہیں وہ ملا دیں حرام کو
کیا حق ہے آریوں کو کہ قارورہ کر کے پیش — اسلامیوں سے چھین لیں کوثر کے جام کو
کیا حق ہے کفر کا کہ خلیع العذار ہو — روکے نہ کوئی اس فرسِ بدلگام کو
یہ ہرزہ خواں گروہ عجب بدتمیز ہے — پہچانتا نہیں ہے ادب کے مقام کو
یہ لوگ آج بادشہوں پر ہیں حرف گیر — کل تک نہ پوچھتے تھے جنہیں ہم چدام کو
بے سود ہیں یہ سنگٹھنی بھبکیاں تمام — اس سے کوئی ڈرا نہیں سکتا نظام کو

ہرگز کبھی پہنچ نہیں سکتا کوئی گزند!
غوغائے سگ سے جلوۂ ماہِ تمام کو

Marfat.com

موتمر شملہ کی گفت و شنید کا انجام

سنگھٹن نے فیصلہ کر ہی کے اٹھے جنگ کا
چل گیا شملہ میں جادو ڈاکٹر نارنگ کا

گائے اور باجے پہ ہے موقوف اس کی صلح و جنگ
پوچھنا کیا ہند کی تقدیر نگار رنگ کا

بھر دیئے جاتی کے گھر میں ڈاکٹر منجی نے لٹھ
مالوی جی نے لگایا ڈھیر خشت و سنگ کا

اس کے غل اور شور میں دب جائے گلبانگ اذاں
ہے یہ مقصد کفر کے ساز بلند آہنگ کا

بانبیوں سے جھٹ نکل آئے سبھی ست کوڑیئے
بین کی جھنکار سے گونجا جو ساحل گنگ کا

پرش سارے ہوں بجپیتے اور اُن کی استریاں لٹھیت
دیس ہو گا جب کہیں ہندو سبھا کے ڈھنگ کا

آریوں کی طرح اپنوں سے بھی رکھنی ہو جو ضد
ہم نشیں تو بھی چڑھا جا اک پیالہ بھنگ کا

ناچتے ہیں جو مسلماں ہندوؤں کے تال پر
دل خراش و جاں ستاں ہے نغمہ ان کے چنگ کا

لالہ جی یورپ گئے اور لیتے آئے ارمغاں
افترا ہائے صریح اور عذر ہائے لنگ کا

نخوت گلچھر اگر لندن کو ارزانی ہوئی
یاد ہے کاشی کو بھی ڈھب لاٹ اورنگ کا

ہم بھی دے سکتے تھے میٹھی اور سلونی گالیاں
پاس اگر ہم کو نہ ہوتا اپنے نام و ننگ کا

صفحہ صفحہ میں ہیں مانی کی نگار آرائیاں
نقطہ نقطہ میرے خامہ کا ہے نقش ارژنگ کا

۴ نومبر ۱۹۳۲ء

Marfat.com

اِسلام کا کوکبۂ خسروی

آنکھوں کے سامنے ہیں غلامی کی لعنتیں
ہیں آج لومڑی وہ جو کل تک تھے شیر مرد

لیکن خزاں کے بعد عمل ہے بہار کا
پھر سبز ہو رہے ہیں درختوں کے برگ زرد

اٹھا ہے پھر حرارت اسلام کا اُبال
اُس دیگ میں پڑی تھی بہت دیر سے جو سرد

بندھنے کو روزگار میں ہے سامیوں کی دھاک
اڑنے کو ہر دوار میں ہے آریوں کی گرد

گر ہے سفر وسیلہ ظفر کا تو ہم نشیں
گرم سفر ہیں جادۂ یثرب کے رہ نورد

Marfat.com

اِختلاف

Marfat.com

پردہ داران پردہ در

دین کی شوکت گھٹانا کوئی ہم سے سیکھ جائے
کفر کی عزت بڑھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

دیتے ہیں ترجیح ہم قرآں پہ ڑنداوست کو
اپنی ہستی کو مٹانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

آنریبلؔ ہو کر اور سرکار سے لے کر خطاب
منہ شریعت کا چڑانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

مغربی لے میں نوا آموزی ابلیس سے
مشرقی پٹے کا گانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

تار و پود اسلام کا ہم نے بکھیرا آپ ہی
اپنے ہاتھوں گھر لٹانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

---

۷ جولائی سنہ ۱۹۱۲ء

لے مرزا عباس علی بیگ ممبر انڈیا کونسل

Marfat.com

آئیں بائیں شائیں

پیسہ اخبار مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۱۲ء کے جواب میں

بلقانیوں کا شور ہے کوؤں کی کائیں کائیں
خبریں ہیں اُن کی فتح کی سب آئیں بائیں شائیں

ہوتا ہے کوئی دم میں جلالِ حق آشکار
یہ کشتگانِ غمزۂ ابلیس رہ تو جائیں

ڈالا زمیں میں ظلم سے یورپ نے زلزلہ
مسلم دعا سے پایۂ عرشِ بریں ہلائیں

ریوٹر نے اہلِ یاس کا ایماں لیا خرید
ہم کس لئے نہ سکۂ لَاتَقْنَطُوْا چلائیں

ہیں بند سب کے سب قفسِ احتساب میں
خبریں کہاں سے نامہ نگارانِ جنگ لائیں

اس پر بھی تُنک سے تُنک وہ ملّا تنے ہیں اگر
ہم آرہ انتقاد کا اُن پر نہ کیوں چلائیں

نہلائے گا غنیم کی فوجوں کو خون میں
بلغاریہ نے ترک کی دیکھی نہیں ادائیں

اک ہم قلم کو غصہ ہے اس بات پر بہت
سوجھیں نہ جو انہیں ہمیں باتیں وہ سوجھ جائیں

اصرار ہے انہیں کہ ہو دے "ڈیلی ٹلغراف"
وہ گالیاں ضرور ہی ہم ان کی طرح کھائیں

ریوٹر بھی فتح ترک کی دے گر کوئی خبر
ہم اس خبر کی شان کو ان کی طرح گھٹائیں

قاصر ہیں گر اس سے تو ڈر ہے انہیں کہ ہم
تیورا کے بام قصرِ ثقاہت سے گر نہ جائیں

زمیندار ۲ نومبر ۱۹۱۲ء

Marfat.com

امامِ تسبیح

وہ صبح صبح نہیں ہے وہ شام شام نہیں
بلائے تازہ کا جو لا رہی پیام نہیں

کھنچی ہوئی ہے ملیبار میں مہینوں سے
وہ تیغ اب بھی جو شرمندۂ نیام نہیں

کسی کو دار پہ کھینچا کسی کو ذبح کیا
یہ اور کیا ہے ہمارا جو قتلِ عام نہیں

بوقتِ ذبح وہ بسمل سے کہتے جاتے ہیں
یہ انتظامِ حکومت ہے انتقام نہیں

گریز ابھی سے کہاں ہوا ابھی تو ہے تشبیب
قصیدہ اُن کی جفا کا ہوا تمام نہیں

وہ کون ہے جو نہیں آج کل اسیرِ فرنگ
سی آر داس نہیں یا ابو الکلام نہیں

تمام ملک ہے جکڑا ہوا شکنجے میں
پھر اس پہ کہتے ہیں ہندوستاں غلام نہیں

بحسرت اس پہ کہا ایک دوست نے مجھ سے
کہ اس گروہ میں شامل حسن امام نہیں

کسی سے جب کہے وہ رندی میں کم نہیں ہیں تو کیوں
شکستہ توبہ ہیں سرگرمِ اہتمام نہیں

وکیل بھی ہیں تو ننکانہ کے مہنت کے ہیں
یہ اُن کے واسطے کیا شرم کا مقام نہیں

اگر حرام موالات مجھ غریب پہ ہے
تو ایسے چوٹی کے لیڈر پہ کیوں حرام نہیں

کہا یہ دوست سے میں نے وہ مرغِ دانا ہیں
حریصِ دانہ ہیں لیکن حریصِ دام نہیں

نہیں یہ قاید قوم اپنی قید کا قائل
شمار دانۂ تسبیح میں امام نہیں

Marfat.com

شیعی اور بریلوی

شیعہ بریلوی سے گلے مل رہا ہے آج — اور لکھنؤ میں دونوں کا قارورہ مل گیا
کندھا دیا جنازۂ ملت کو ایک نے — اور لے کے ایک قبر پہ پتھر کی سل گیا
کھوئی گئی کتاب مقدس کی آبرو — اور سنّت مُطہّرہ کا پایہ ہل گیا
آب و ہوا حجاز کی جس کو نہ آئی راس — ہندوستان میں وہ نیا گل بھی کھل گیا
جمنے لگا تھا قوم کے جس زخم پر کھرنڈ — واحسرتا ہمارے ہی ناخن سے چھل گیا

مجلس کے رکن دیکھتے ہی بلبلا اُٹھے!
جس وقت ان کے پاس خلافت کا بل گیا

۱۸ر اکتوبر ۱۹۲۶ء

Marfat.com

بابائے خلافت

پوچھی گئی لکھنؤ میں جب رائے خلافت
لٹھ لے کے چلے ہاتھ میں بابائے خلافت
اے وائے خلافت

کہتے ہیں کہ پنجاب کی ٹولی نے بہایا
نہرو کے لئے خون تمنّائے خلافت
اے وائے خلافت

دل میں یہ ہوس ہے کہ نشستوں کی ہو تخصیص
سر میں ہے مگر آپ کے سودائے خلافت
اے وائے خلافت

ہندو سے رہے جنگ بپا حشر کے دن تک
کیا ہے یہی اس ملک میں منشائے خلافت
اے وائے خلافت

انگریز کی ڈھیلی نہ پکڑ ہو کبھی ہم پر
کیا ہے سب اسی کے لئے غوغائے خلافت
اے وائے خلافت

کیا پیٹ پہ ہم ہی رہیں باندھے ہوئے پتھر
اور بمبئی میں چندہ اڑا جائے خلافت
اے وائے خلافت

چندے کا یہ دھندا ہے کہ اسلام کا پھندا
اب تک نہ کھلا ہم پہ معمائے خلافت
اے وائے خلافت

Marfat.com

علمائے امت مولانا محمد علی کی نظر میں

الم نشرح حقیقت عالمانِ دیں کی ہے مجھ پر
یہ ذرّے خاک کے ہیں ماہ و پرویں ہو نہیں سکتے

قدوری اور بخاری چاٹ لینے سے ہے کیا حاصل
کتابوں کے یہ کیڑے عالمِ دیں ہو نہیں سکتے

ہر استفتا پہ فتوے اپنے ڈھب کے جب کہو لے لوں
مرے قانون کی ضد اُن کے آئیں ہو نہیں سکتے

نہ ہمت بارہا دی ہے اُنہیں میری عزیمت نے
مری مانند یہ عصفور شاہیں ہو نہیں سکتے

دبانا جانتا ہوں اُن کی دُکھتی رگ کو اے "جوہر"
یہ مفتی مجھ سے ہرگز برسرِ کیں ہو نہیں سکتے

پہنچ سکتے ہیں کب مجھ کو ٹکے گز کی ہے چال اُن کی
پیادے اپنی ان چالوں سے فرزیں ہو نہیں سکتے

پڑے گا ہند میں گھمسان کا رن جب تو دیکھو گے
حریفِ رستمِ دستاں یہ گرگیں ہو نہیں سکتے

میں جب چاہوں گا حج کے التوا کا حکم دیدوں گا
کہ ہرگز بے اثر میرے فرامیں ہو نہیں سکتے

یہ حج تو چیز ہی کیا ہے کتاب اللہ و سنت بھی
عروس کوچہ چیلاں کے کابیں ہو نہیں سکتے

۸ر نومبر ۱۹۲۶ء

Marfat.com

فسانۂ اسلام کی ایک عبرت انگیز فصل

یاد ہیں ہم کو وہ دن بھی کہ رئیس الاحرار
پا بزنجیر نظر آتے تھے زندانوں میں

اُن کو آنکھوں پہ بٹھاتا تھا جہانِ توحید
جانتا تھا کہ ہیں اسلام کے دیوانوں میں

بس کہ تھی اُن کو نصاریٰ کی موالات سے ضد
دھوم تھی اُن کی شجاعت کی مسلمانوں میں

آج یہ دن ہے کہ ہم دیکھ رہے ہیں اُن کو
نائب السلطنت ہند کے ایوانوں میں

بختِ برگشتۂ ملت انہیں لے ہی پہنچا
لارڈ ارون کی حکومت کے ثنا خوانوں میں

وہی ملبل ہے کبھی اور جگہ زمزمہ سنج
جو چہکتا تھا ہمارے چمنستانوں میں

چائے کی ایک پیالی پہ وہ بیچیں ہم کو
یہ بھی اک فصل ہے اسلام کے افسانوں میں

Marfat.com

سلام کا جواب ککڑوں کوں

چوب نقارۂ باطل پہ پڑی دہلی میں
پردۂ گوش سے ٹکرائی ہے اک ڈوں ڈوں

میں نے لکھا تھا "زمیندار" میں اک تازہ "سلام"
جس سے رہ رہ کے ٹپکتا تھا مرا سوزِ دروں

اس پہ "ہمدرد" کے علامۂ فہامہ مدیر
پا در آتش ہوئے اس درجہ کہ کیا عرض کروں

گالیوں پہ اتر آئے کہ بغیر از ہفوات
کبھی آتا نہیں حضرت کی طبیعت میں سکوں

لکھنؤ کی کسی بھٹیاری نے بھی آج تلک
نہ کیا ہوگا شرافت کا اس انداز سے خوں!

صبح کے وقت دعا مانگی تھی میں نے اک دن
کہ مری دولتِ ایماں ہو الٰہی افزوں

آپ کو سوجھی ہے اس پر یہ اچھوتی پھبتی
کہ میں مرغوں کی طرح بانگ دیا کرتا ہوں

گر صحافت میں ہے تہذیب کا معیار یہی
کہ دعا کو بھی کوئی کہنے لگے "ککڑوں کوں"

تو عجب کیا ہے کہ سن لیں کبھی دہلی والے
آدمی زاد کو کرتے ہوئے ڈھینچوں ڈھینچوں

---

۲۸ نومبر ۱۹۲۶ء

Marfat.com

فتنہ کے درخت کی ڈھنیاں (۲)

دونوں نے مل کے ڈالی ہے اسلامیوں میں پھوٹ
ہے صلح و آشتی سے علی بھائیوں کو ضد

بنگالیوں کا تختہ اُلٹنے کو پیش پیش
پنجابیوں کی ناؤ ڈبونے کو مستعد

ان کے حریف گنبدِ خضرا کے پاسباں
ان کے حلیف گومتی والوں کے مجتہد

قوت تباہ نجد کی ہو اس پہ ہیں مصر
فتنہ بپا حجاز میں ہو اس پہ ہیں بجد

جس طرح لاشریک لئے ہے خدا کی ذات
"ہمدرد" کے مدیر بھی ہیں ماورائے ند

ان کا قلم ہے لغو نگاری میں بے مثال
ان کی زباں ہے بیہدہ گوئی میں منفرد

جھولے میں ہے وہ اینٹ کہ ہر سر ہو پاش پاش
ترکش میں ہے وہ تیر کہ ہر سینہ جائے چھد

منڈلا رہے ہیں آج خلافت کی لاش پر
دہلی کے اور بمبئی کے موٹے موٹے گِد

---

۱۰ دسمبر ۱۹۲۶ء

Marfat.com

اپنا ہی سینہ اور اپنے ہی تیر

اچھلوایا گیا اخیار پر اشرار سے کیچڑ
برسوائے گئے احرار پر پتھر لفنگوں سے

ضرورت کیا کہ ترکش سے نکالے غیر تیر اپنا
ہمارا سینہ چھلنی ہو جب اپنے ہی خدنگوں سے

وہ خوں رنگیں ہوا دامن ہمارا جس سے ٹپکا ہے
جنابِ شیخ کے دل کی کلیسائی امنگوں سے

مسلمانوں کو ہندو سے لڑا کر آپ کیا لیں گے
نہیں مل سکتی آزادی فسادوں اور دنگوں سے

خدا کا سایہ جب سر پر ہو پھر خوف و خطر کیسا
خلافت کے عقابوں کو حکومت کے کلنگوں سے

نہ الجھیں رہ نمایانِ وطن سے مہر اور سالک
اگر دریا میں رہنا ہے نہ ٹکرائیں نہنگوں سے

"زمیندار" ایک آپ اتنے مگر اوجِ سیاست پر
یہ اک ٹکل لڑے گا آپ کے سارے پتنگوں سے

---

۲۷ ستمبر ۱۹۲۸ء

Marfat.com

آل انڈیا مسلم لیگ سے سر محمد شفیع کی بغاوت

سر محمد شفیع لاہوری اپنی ٹولی الگ بنانے لگے
لیگ کے اقتدار کی بنیاد اپنے ہاتھوں سے آپ ڈھانے لگے
آپ اپنے ستون قوت کو مرکز ثقل سے ہٹانے لگے
ڈال کر افتراق ملت میں زور اسلام کا گھٹانے لگے
آبرو جو رہی سہی تھی اُسے شملہ کی خاک میں ملانے لگے
ناچ نگنی کا خود تو ناچے تھے ہم کو بھی ساتھ ہی نچانے لگے

ایسے دیوانہ کا علاج ہی کیا
خرمن اپنا جو خود جلانے لگے

---

۲۸ دسمبر ۱۹۲۷ء

آزادئ ضمیر

بُت خانۂ فرنگ کی چوکھٹ کی خاک سے
آلودہ جب سے سر ہے محمد شفیع کا

کوشش یہ ہو رہی کہ جلوہ نظر نہ آئے
آزادئ ضمیر کی بامِ رفیع کا

تکبیر سے ہے لاگ تو تصفیق سے لگاؤ
تہذیب نام ہے اسی فعل شنیع کا

قدوسیانِ شملہ سے پوچھو کہ کیا ہے راز
اس تیز پا سمند کی سیر سریع کا

لیکن نہ مل سکے گا اُسے حشر تک سراغ
سر منزلِ حرم کے مقامِ منیع کا

قول اور فعل میں نہیں جن کے مطابقت
کیا رنگ اُڑائیں گے مری طرزِ بدیع کا

۱۰ر جنوری سنہ ۱۹۲۹ء

Marfat.com

انقلاب

انقلابِ زمانہ دیکھیے گا
کل جو تھے دوست آج ہیں دشمن

قطع رشتے ہوئے اُخوت کے
بھائیوں کا بگڑ رہا ہے چلن

جُھک گئی تھی جو بارِ احساں سے
ہے اب اکڑی ہوئی وہی گردن

میرے دامن نے دی پناہ جنہیں
ہاتھ اُن کا ہے اور مرا دامن

مُجھ پہ چلنے لگی مری ہی سناں
اب وہ ہیں گرو اور میں ہوں پشن

ہوتی آئی ہے یوں ہی دُنیا میں
رسم ہے روزگار کی یہ کہن!

خوب فرما گئے چچا سعدیؒ
"کس نیاموخت علم تیر از من

کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد"

——— ۱۴ جنوری ۱۹۲۸ء

Marfat.com

ہاجی ظفر علی خاں ہندوزئی نہرانی

لقب "ہاجی" بھی ہے "ہندوزئی" بھی "نہرانی" بھی
مرے ایماں کو آخر چاہیئے تھی اک نشانی بھی

مرقع میں مری تصویر سالک نے وہ کھینچی ہے
کہ دنگ ارژنگ ہے اور پیکر حیرت ہے مانی بھی

صلہ میری وفاؤں کا دیا پیہم جفاؤں سے
اور اس پر مستزاد اُس شوخ کی ہے بدزبانی بھی

خدا آباد رکھے مہر و سالک کی صحافت کو
کہ اس کے صدقے میں ہوتی ہے میری قدردانی بھی

ہے اس کی نثر و نظم آئینہ جوہرہائے ذاتی کا
مگر اس میں جھلکتی ہے شرافت خاندانی بھی

۹ر نومبر ۱۹۲۸ء

Marfat.com

وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھ

گھر بھرا انگریز کا لندن میں دیکھ آیا ہے تو
چل کے دہلی میں ہماری خانہ ویرانی بھی دیکھ

"تیج" کے صفحوں پہ کر گیتا کی پھلواڑی کی سیر
"الاماں" میں مظہرالدین کی گل افشانی بھی دیکھ

اس سے سن لے طعنہ ہائے دل فگار و جاں خراش
اور پھر اس کی گالیوں کی شان عریانی بھی دیکھ

ہندو مسلم کے جوہر کھل گئے پیتے ہی چائے
اس کی دانائی تو دیکھی اس کی نادانی بھی دیکھ

تو نے دیکھا ہے کہ تھا بے حد گراں ایماں کا بھاؤ
ہمنشیں آج اس کی بے اندازہ ارزانی بھی دیکھ

بھائی پرمانند جی کی لس بھری چوٹی کے ساتھ
قادیاں کے میرزا جی کی مسلمانی بھی دیکھ

ہندوؤں میں ہے "ملاپ" اسلامیوں میں "انقلاب"
ان کی جمعیت بھی دیکھ ان کی پریشانی بھی دیکھ

سن لیا تو نے کنول کا خندۂ بستاں فروز
لالہ زار ہند میں نرگس کی حیرانی بھی دیکھ

اے کہ تو نے دیکھ لی ہے بچۂ سقہ کی مشک
آنکھ کھول اور اس میں استعمار کا پانی بھی دیکھ

اینٹ سے اینٹ آج بجتی دیکھ لے قندھار کی
قتل اور غارت کی کابل میں فراوانی بھی دیکھ

شور بازاری شریعت کے صنم خانے میں جا
شانِ یزدانی تو دیکھی آن شیطانی بھی دیکھ

دیکھ لیں اپنے تمدن کی نگار آرائیاں
آدمیت سوزئ تہذیب نصرانی بھی دیکھ

Marfat.com

لاہور مسلم لیگ

کون کہتا ہے کہ بے کار ہے لاہور کی لیگ
ملک سے پر سرِ پیکار ہے لاہور کی لیگ

جس سے پنجاب میں انگریز کا جلتا ہے دیا
آج اُسی تیل کی اک دھار ہے لاہور کی لیگ

جتنے اس خطّہ کے ٹوڈی ہیں مبارک ہو نہیں
کہ غلامی کی طلب گار ہے لاہور کی لیگ

سائمن اس کا خداوند یہ اُس کی لونڈی
غازۂ عارضِ سرکار ہے لاہور کی لیگ

فتنہ پردازی اگر مستحقِ مدحت ہو
تو ستائش کی سزاوار ہے لاہور کی لیگ

جنسِ دشنام ہے بازارِ ادب میں ارزاں
پھر وساکک کی خریدار ہے لاہور کی لیگ

اگر احرار میں شامل ہیں سر آغا خاں بھی
تو نمائندۂ احرار ہے لاہور کی لیگ

آپ فرزانہ ہیں کہہ لیں اسے دیوانہ مگر
اپنے ہر کام میں ہشیار ہے لاہور کی لیگ

جان اور دل سے ہے قربان مسلمانوں پہ
فقط اسلام سے بیزار ہے لاہور کی لیگ

مفتیٔ لندن کا اگر آئے توقبل از مغرب
روزہ کھلوانے کو تیار ہے لاہور کی لیگ

صلہ کیا کم ہے یہی قوم کے غداروں کو
کہ حکومت کی وفادار ہے لاہور کی لیگ

Marfat.com

قرولِ باغی فتنہ

فرماتے ہیں امام شریعت بہار کے — تقلید شیوۂ حسنِ مجتبےٰ کرو
مانا اُنہوں نے کوفہ کا جس طرح اقتدار — تم بھی قرولِ باغیوں کی اقتدا کرو
شرعاً اگر روا تھی امامت یزید کی — پھر کیوں نہ آج بھی وہی سنّت ادا کرو
اُمت کو افتراق سے جس نے بچالیا — اس اسوۂ حسن کا وظیفہ پڑھا کرو
جب جاہلوں سے عہدہ برا تم نہ ہو سکے — پھر مصلحت یہ ہے کہ انہیں کا کہا کرو
ان سب کے رہنما کی قیادت کرو قبول — اس وقت کے امام کا جھنڈا اٹھا کرو
اس ملک کی نجات محمدؐ علی سے ہے — جو راہ وہ دکھائے اسُی پر چلا کرو
از بسکہ تم ہو فنِ سیاست سے نابلد — درس اس کے سب نکات کا اس سے لیا کرو
اردن کے آستانہ پر لے جائے گر نہیں — اس کا طواف شوق سے بے شک کیا کرو
گر عالمانِ دین کو سنائے وہ ٹیڑھیاں — ان پر گمانِ خُلقِ رسولِ خدا کرو
القصہ عافیت ہے اسی میں کہ آج کل — جو کچھ کہے یہ جاہلِ عالم نما کرو
حق میں نہیں ہے تاب کہ ہو خنجر آزما — باطل کا حکم ہے کہ مجھی سے دبا کرو

Marfat.com

نقاش کی ہے حضرت سجاد سے یہ عرض
للہ یاد واقعہ کربلا کرو

سہمے ہوئے ہو کیوں سفہا کی پکار سے
آزادئ ضمیر کا غوغا بپا کرو

ان کا علم گڑا ہے اگر کان پور میں
دہلی میں سربلند تم اپنا لوا کرو

سر سے کفن لپیٹ لو اور اپنی جان کو
ناموس شرع مصطفوی پر فدا کرو

جب پڑ رہی ہے زد علماء کے وقار پر
لازم نہ تھا مظاہرہ اس عجز کا کرو

کچھ بھی نہیں ہے فائدہ اس شور و شین سے
نسبت تمہیں حسن سے ہے ہم کو حسین سے

Marfat.com

کلکتہ

کلکتہ کا جو ذکر کیا تو نے ہم نشیں
اک تیر ایسا سینہ میں مارا کہ ہائے ہائے

انگشت رام پور کا پنجاب کی طرف
ہگلی کے گھاٹ پر وہ اشارا کہ ہائے ہائے

عبرت کی آنکھ کھول کے آپس کی پھوٹ کا
دیکھا وہ جانخراش نظارا کہ ہائے ہائے

آزادیٔ وطن کی تڑپ نے ہنود میں
وہ دل نواز جذبہ ابھارا کہ ہائے ہائے

ان میں وہ اتفاق کی طاقت کہ واہ وا
ہم میں وہ اختلاف کا یارا کہ ہائے ہائے

ملت کی آبرو سے علی بھائیوں کی ضد
لانے لگی وہ رنگ خود آرا کہ ہائے ہائے

بنگالہ کے افق میں کچھ ایسا ہوا غروب
ان دونوں بھائیوں کا ستارا کہ ہائے ہائے

ہندوستاں کے صدر کی عزت کو دیکھ کر
ہر سائمن پرست پکارا کہ ہائے ہائے

---

۲۵ دسمبر ۱۹۲۸ء

Marfat.com

مولانا شوکت علی اور احرارِ پنجاب

اسلام کے احرار بکے ہندوؤں کے ہات | بابائے خلافت کی یہ ہے تازہ خرافات
اس جھوٹ کا بدلہ انہیں مل جائے گا اِک دن | دُنیا میں ہے جاری اگر آئینِ مکافات
گڑ کھاتے ہیں اور گلگلوں سے کرتے ہیں پرہیز | ظاہر ہوئیں لاہور میں یہ آپ کی عادات
انگریز کی صورت سے بھی بیزار ہیں لیکن | انگریز کے اقبال سے کرتے ہیں موالات
گاتے ہیں شب و روز شفیع اُن کے مناقب | تھا جن کے مناقب کا کبھی مشغلہ دن رات
اُٹھے گا پسینہ کی کمائی سے وہ تا چند | چندوں پہ بسر ہوتی ہو جس شخص کی اوقات
بدنام ہوئے مفت میں سادات بچارے | بابائے خلافت ہی سے ہیں سارے فسادات
بھولے سے بھی اس خطہ کا رُخ اب کریں آپ | بدلے ہوئے ہیں کشورِ پنجاب کے حالات
کام آئیں گے نون اور نہ قہر اور نہ سالک | محفل میں بخاری نے کہیں کی جو مدارات

اور یُوں تو تواضع کو ہیں پہلے ہی سے موجود
بابائے خلافت کے لئے میرے نکات

---

۳۰ نومبر ۱۹۲۸ء

Marfat.com

پاپائے خلافت

توحید کی تثلیث سے ہوتی ہے موالات
بابائے خلافت ہوئے پاپائے خلافت

لاہور میں ہوتی ہے حریفوں کی بغل گرم
یہ بھی ہے شتر غمزہ لیلائے خلافت

بابائے خلافت ہوں اگر قافلہ سالار
پھر کیوں نہ لُٹے راہ میں کالائے خلافت

آئینہ امروز میں ہم دیکھ رہے ہیں
تصویر زبوں حالیٔ فردائے خلافت

ڈر ہے کہیں اس نام سے ہو جائے نہ بیزار
پنجاب جو اب تک بھی ہے شیدائے خلافت

شوکت سے یہ کہہ دو کہ خلافت سے نکل جائے
ہے ورنہ یہی ڈر کہ نہ مٹ جائے خلافت

۱۴ر نومبر ۱۹۲۸ء

Marfat.com

ڈھگے اور گاؤدی

اگر ملا ہوں مولوی احمد سعید سے — یہ دن مرے لئے نہیں کم روزِ عید سے

سرگرمی اُن کی دیکھ کے عقدہ یہ حل ہوا — کھلتا ہے بابِ علم و عمل کی کلید سے

مستغفرانہ رنگ کی تصویر کھینچ دی — مستعدانہ رنگ کی گفت و شنید سے

لیکن اس اجتہاد میں مجھکو کلام ہے — عنبر کا رشتہ آپ نے گانٹھا ہے لید سے

مانا کہ لیگ کرتی ہے ڈھگوں کی پرورش — پنجابیوں کی لابہ گری کی خرید سے

پیدا ہوئے ہیں دہلی میں بھی تو یہ گاؤدی — پروردگار شملہ کے لطفِ مزید سے

جن کا عقیدہ ہے کہ لیا جان بل نے چھین — وہ قرب جو خدا کو ہے حبل الورید سے

جو قفل اُن سے کھل نہ سکا خود بخود کھلا — پنجاب کے خلافتیوں کی کلید سے

دکھلا دیا مقاطعہ کا نقشہ کھینچ کر — سرکار نامدار کے خوانِ امید سے

اس طرح سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکنا — جائز ہے کس اصول قدیم و جدید سے

کس وقت سے ہوا نظری لا تنابزوا

دہلی کی محفلوں کے کلام جدید سے

Marfat.com

علی برادران اور ابوالکلام آزاد

برادرانِ علی کا سنو یہ تازہ کلام
کہ ہیں شراب کے رسیا ابوالکلام آزاد

پلا پلا کے شراب اُن کو نہرو و برلا
کرا رہے ہیں ہمیں اُن کے ہاتھ سے برباد

نہیں خیال اُنہیں رہتا یہ جوشِ مستی میں
کہ دین ہو نہیں سکتا ہے کفر کا منقاد

جنابِ حضرتِ نقاش نے سنا جس وقت
یہ طعنہ جس سے ٹپکتا تھا زہرِ بغض عناد

تو ہنس کے کہنے لگے یہ بھی شانِ باری ہے
ابوالکلام پہ یوں برسے چندہ کی اولاد

اگر وہ بھول گئے ہوں تو ہم نہیں بھولے
جنابِ سیٹھ چھٹانی کی تھیلیوں کی یاد

وہ کان کھول کے سن لے یہ قول حافظ کا
فقیہ مدرسہ دی مست بود و فتویٰ داد

کہ مے حرام ولے بہ ز مالِ اوقاف است

۱۲ر جنوری ۱۹۲۹ء

Marfat.com

بابائے خلافت اور کامریڈ شوکت عثمانی

اک طرف جلوہ نما شوکت نصرانی ہے
اک طرف چہرہ کشا شوکت عثمانی ہے

اک طرف کیک کی اک قاش ہے اور چائے کا دور
اک طرف لخت دل اور آنسوؤں کا پانی ہے

اک طرف روح میں خوشنودی تثلیث کا ذوق
اک طرف قید نصاریٰ کی گرانجانی ہے

اشتراکیت اور اسلام کے اس معرکہ میں
دیکھئے کس کے حلیفوں کی فراوانی ہے

بمبئی سے کہیں لے جائے نہ بازی میرٹھ
سائمن کے لئے اتنی ہی پریشانی ہے

---

۲۸ مئی ۱۹۲۹ء

Marfat.com

اِنقلاب اے اِنقلاب

زمیں ہے برسرِ کیں آسماں ہے برسرِ جنگ
کرے مقابلہ اسلام کس کس آفت کا

اب اس کے نام سے لوئے فساد آتی ہے
وہ دین جو کبھی سرچشمہ تھا لطافت کا

رذیل چھین رہے ہیں جگہ شریفوں کی
جنازہ اُٹھ گیا آفاق سے شرافت کا

معاش کی ہوئی سفلوں کو فکر دامن گیر
تو اختیار کیا مشغلہ صحافت کا

ادب مراد ہے اس سے کہ گالیاں دے کر
کسی کو دیجئے پھر نام اُسے ظرافت کا

اگر ہے رُوح خرافات "انقلاب" کا رنگ
مغلظات کا ست ڈھنگ ہے "خلافت" کا

مگر وہ پھر بھی مہذب ہیں جن کی مجلس میں
ہمیں کو طعنہ دیا جائے گا سخافت کا!

Marfat.com

قصور کی ملیٹھی کابل کے سہرے

ازبر تھی جب تک کنز اور قدوری — اور اُن کی رمزیں بین السطوری
ہر شرطِ ایمان ہوتی تھی پوری — اب بھی ہوں مومن لیکن قبوری
یا شیخ عبدالقادر قصوری

مجھ کو جب اپنا بیمار سمجھا — عیسیٰ مرض کے اسرار سمجھا
تیمار میرا دینار سمجھا — تم دے رہے ہو شربت بزوری
یا شیخ عبدالقادر قصوری

ہے لاٹ صاحب کا یہ اشارا — کٹ جائے رشتہ میرا تمہارا
بس کر چکا میں تم سے کنارا — تم "نہر والی" ہیں "جی حضوری"
یا شیخ عبدالقادر قصوری

Marfat.com

میری کمائی ہندو نے کھائی — حق میرے چھینے لٹس مچائی
نگریزی میں دوں گا دہائی — جو خود ہی جج ہے اور خود جیوری

یا شیخ عبدالقادر قصوری

نادر پرستی ہے میرا آئیں، — وہ شیر بالیں میں شیر قالیں
گر میں نہ گاؤں گن اُس کے رنگیں — رہ جائے گی یہ دھرپت ادھوری

یا شیخ عبدالقادر قصوری

Marfat.com

اخبار "ٹوڈی" کی آمد آمد

حق کی تلوار کو کھینچے ہوئے اسلام آیا
خیل باطل کے لئے موت کا پیغام آیا

سالک و مہر و حبیب ایک ہیں جن کا مذہب
نت نئی اُن کو سکھاتا ہوا دشنام آیا

مہر صاحب جو مقطع ہیں تو سالک ہیں ہنسوڑ
میل ان دولوں کا برطانیہ کے کام آیا

صلہ بابائے خلافت کو ملا "سائل" کا
زکریا کا مرے حصہ میں انعام آیا

افق ہند کے ڈوبے ہوئے تارو! نکلو
کہ وہ خورشید جو رخشاں تھا لب بام آیا

بزم احرار میں ہے دھوم کہ آیا ٹوڈی
کاسہ لیسوں کے لئے زہر بھرا جام آیا

---

۱۲ مئی ۱۹۲۹ء

Marfat.com

فن لابہ گری کے امام

اسلام سرنگوں نہ ہو کیوں اُن کے سامنے
تھامے ہوئے ہوں جن کا علم سر عمر حیات

ملتی رہی ہے جس کو ہمارے لہو کی بھینٹ
ہیں اُس صنم کدہ کے صنم سر عمر حیات

کعبہ سے جب سوا ہے کلیسائے سینٹ پال
پھر کیوں کریں طواف حرم سر عمر حیات

انگریز ہی کے غم سے نہ جب مل سکے نجات
کیا کھائیں اپنی قوم کا غم سر عمر حیات

لندن میں پھر رہے ہیں کہ رکھ لیں کسی طرح
سر جان سائمن کا بھرم سر عمر حیات

اردن کو فخر کیوں ہے ہری سنگھ گوڑ پر
کیا اُن سے کچھ وفا میں ہیں کم سر عمر حیات

گر شیوہ اس ذلیل خوشامد کا چھوڑ دیں
ہم پر کریں بڑا ہی کرم سر عمر حیات

اس سے ہزار بار ہے بہتر کہ دت کی طرح
جھولی میں ڈال لیں کوئی بم سر عمر حیات

۱۶ر مئی ۱۹۲۹ء

Marfat.com

نونیوں کی جناب میں چند بے تکلفانہ گزارشات

ملک فیروز خاں کی آستاں کا سجدہ اچھا ہے
بھرے رہنے لگے ہیں لوٹڈیوں کے نونوی کیسے

مسلمانوں کے قتلِ عام کا افسانہ سُننا ہو
تو سنیئے "انقلاب" اور اُس کے شہر آشوب راوی سے

گماں ہونے لگا روباہ پر شیرِ نیستاں کا
جنابِ حضرتِ سالک کی شانِ بذلہ سنجی سے

کبھی تھی جس پہ کل ہی "مستعار اذہان" کی پھبتی
ہے تجدید مراسم آج اُس جاہل بخاری سے

ہیں آقائے قصوری دشمنِ دیں پھر بھی قبلہ ہیں
کہ لے لیتے ہیں دیں کے دوستوں کے نقد چوری سے

عَبُوسًا قمطریرا جس کو کہہ کر کوستے آئے
اب اس سے بھی نہیں کم ہے فقط شد نہروانی سے

سراہا آج انہیں کل شام تک جن کو سراپا تھا
یہ سب باتیں ہیں ممکن آپ ہی کی کاسہ لیسی سے

Marfat.com

علی بابا کی لٹس

اس نظم کے پہلے شعر میں دو تلمیحات ہیں۔ ایک علی بابا جو الف لیلہ کے تھے۔ اس نظم کے علی بابا مولانا محمد علی ہیں۔ مرجینا الف لیلہ کے علی بابا کی وفادار لونڈی تھی۔ جس نے چالیس چوروں کا کام کپّوں کے اندر تمام کیا تھا۔ یہاں یہ وفادار کنیز مولانا محمد علی کی ہوس قیادت عمومی ہے جو تمام مسلمانانِ ہند کو استعمار کے کپّوں میں بند کر کے افتراق کا تیل ان کے سر پر ڈال کر ان کو بھون دینا چاہتی ہے۔ دوسرے شعر کا قافیہ مسٹر محمد علی جینا ہیں۔ اور احرار سے مراد احرار پنجاب ہیں جن کو مولانا محمد علی اور ان کے رفقا نے روشن تھیٹر دہلی میں زک دینے کی ناکام کوشش کی ۔

گدھے پر لادلائے بے خطر الور کے کنجڑے
محافظ ہے علی بابا کی اس لٹس کی مرجینا

پتنگ احرار کا جا کر خبر لاتا ثریا کی
نہ کٹتی کاٹتے روشن تھیٹر میں اگر جینا

سبق پنجاب کی ٹولی سے لوائے چنڈو کی پوٹو
اگر لاہور میں منظور ہو بے مال و زر جینا

انہیں کو شور چھپن فی صدی کا زیب دیتا ہے
جنہیں آتا ہو لے کر ہاتھ میں سر دار پر جینا

کفن سر سے لپیٹیں قتل ہوں اور زندہ ہو جائیں
انہیں کے حق میں آیا ہے ادھر مرنا ادھر جینا

مسلمانو تمہیں کیا ہو گیا تم کو تو آتا تھا
نہنگوں کی طرح موجوں میں بے خوف و خطر جینا

۱۳ ار دسمبر ۱۹۲۹ء

Marfat.com

سر عبداللہ ماموں السہروردی کی شانِ میمونی

الہ دین کے چراغ کی لو اور ریمزے میکڈانلڈ کے برقی قمقمہ کی ضو

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ

خدا نے دولتِ کونین ہم کو
بقدرِ رحمتِ خیر البشر دی

الہ آباد میں ملّت کی منقل
حیاتِ نو کے انگاروں سے بھر دی

سکھائی ہم کو آزادی کی ترکیب
بتایا فرق نامردی و مردی

بنایا ہم کو جزو و کل کا مختار
ہمیں توفیقِ شرحِ خشک و تر دی

یہ سب کچھ قوم کو مل ہی چکا تھا
مگر آتے نہ اس میں سُہروردی

اور اُن کے ہم نوا جن پر قضا نے
اجانب کی غلامی ختم کر دی

اُتروا کر ہمارے سر سے وہ تاج
رسول اللہ نے جس کی خبر دی

وہ پہنانا ہمیں بھی چاہتے ہیں
کسی چرچل کے چپراسی کی وردی

الہ آباد —— ۲۰ دسمبر ۱۹۳۲ء

Marfat.com

بد عہدی کا آسمانی خمیازہ

پرستارانِ باطل اس لئے مجھ پر بگڑتے ہیں ۔۔۔ کہ سچی بات کیوں میں نے بلاخوف و خطر کہہ دی
گنائے میں نے کیوں احسان امان اللہ غازی کے ۔۔۔ جتائی میں نے کیوں دنیا کو بدعہدوں کی بدعہدی
مسلمانو تم ان شطرنج کی چالوں کو کیا جانو ۔۔۔ بڑھایا مہرہ سر آغا نے برکن ہیڈ نے جب شہ دی

یہ سب کچھ ہو چکا لیکن ندا رُوما سے آتی ہے
کہ شرح کان مسئولا ہے اپنے عہد کا عہدی

---

۲۰ / دسمبر ۱۹۲۹ء

Marfat.com

حق اور باطل کی آویزش

بسکہ ہے دینِ مبیں کو سُست پیمانوں سے خند
عالمِ اسلام بدعہدوں سے بدظن ہوگیا

اُس کی گیرائی سے تھا سرتابِ کال تک تیغہ ہار
منحرف آج اُس کی دارائی سے قطعن ہوگیا

کوہ داماں سے بھڑک اُٹھی ہے غزنی تک وہ آگ
جس سے جل کر خاکِ بدعہدی کا خرمن ہوگیا

وہ شکار افگن فرنگ آویز تھی جس کی کمند
کشتۂ نازِ مسانِ سامری فن ہوگیا

جگمگانے کو ہے پھر دار الاماں میں وہ چراغ
جس سے روما غیرتِ اقصائے ایمن ہوگیا

رو رہے ہیں جیکر و سپیر و کہ قصرِ سینٹ جیمز
اُن کی رنگا رنگ اُمیدوں کا مدفن ہوگیا

اب کہاں وہ عندلیبوں کی نوا آرائیاں
شاخِ گل کا سایۂ افعیٔ نشیمن ہوگیا

دل لُبھانے کا نہ سیکھا جان بل نے ایک ڈھنگ
لٹھ گھمانے [illegible] ہوگیا

قیمت اُس اک قطرۂ خوں کی ہے ساری کائنات
جس سے ظلوم کا پیراہن مزین ہوگیا

اک بنارس کے برہمن نے لئے موتی وہ رول
جس سے خالی شیخ مہرولی کا دامن ہوگیا

Marfat.com

پردہ در ہو کر بنے ملت کے رہبر سر شفیع
اور امان اللہ خاں ایماں کا رہزن ہو گیا

کیا چھپے نظروں میں سورج جب اجالے کے لئے
ہند کی ست ونتیوں کا نام روشن ہو گیا

وہ وفا کی پتلیاں جن کی شجاعت دیکھ کر
دنگ چرچل رہ گیا حیران ارون ہو گیا

آج باطل سرنگوں ہے اور حق ہے سربلند
فتح ستیا کی ہوئی مغلوب راون ہو گیا

گجرات سپیشل جیل
۱۷ر دسمبر ۱۹۳۰ء

Marfat.com

قادیانی خرافات

Marfat.com

قادیانی خرافات

آسماں پر یوسف نجار کا بیٹا کہاں — کیا دھرا اس نیلے نیلے گنبد بے در میں ہے
آ بسا تھا بھاگ کر کنعاں سے وہ کشمیر میں — آخری اس کا ٹھکانا بھی اسی کشور میں ہے

عیسیٰ مریم کی اس توہین کا سودائے خام — ایک مدت سے سمایا قادیاں کے سر میں ہے
چھپ رہے ہیں جس کے اندر محشرستاں سینکڑوں — اے مسلمانو وہ فتنہ خود تمہارے گھر میں ہے
جس کی زد میں آچکا ہے خرمن دین مبیں — وہ صلیب افروز چنگاری اسی مجمر میں ہے
آج انصاف اس ستم کا جو ہوا اسلام پر — دست رب کعبہ میں یا دست پیغمبر میں ہے
جن بچاپن الماریوں پر تھا غلام احمد کو ناز — حشر ان کا کاتب تقدیر کے دفتر میں ہے
"انقلاب" "الفضل" کی ڈھولک بجائے شوق سے — خیبر کی رونق کا ساماں ہی ہجوم شر میں ہے
ہم کو ان آتش زنوں ہیزم کشوں سے ڈر نہیں — نور ابراہیم چمکا شعلہ آذر میں ہے

رک نہیں سکتی مرے خامہ کی لاہوتی اڑان
طاقت جبریل جب تک اس کے بال و پر میں ہے

Marfat.com

دفتر قادیاں

بنام آنکہ نامش احمدؐ آمد	بنام آنکہ جامش کوثر ستے
بنام آنکہ نقش اقتباسش	نگار آرائے امرِ و "انجم" ستے
بنام آنکہ نسلِ دشمنانش	ہوا لاقطع بر مزا ابتر ستے
بنام آنکہ نعلین شریفش	کلاہ صد ہزار اسکندر ستے
بنام آنکہ چینے از جنبش	رگ طاغوتیاں را خنجر ستے
بنام آنکہ ما اسلامیاں را	بذاتش ناز و فخر بے مر ستے
بگفتم صبحگاہاں موسیو را	بتر از قادیاں یک دفتر ستے
ہماں پارینہ تقویمش شمارم	کہ بارش زینت پشت خر ستے
بگوش مار سد صوت حمیرت	کہ بابائے تو شان داور ستے
رسولؐ اللہ پیکر ہست داو روح	بدلیاں را و نبی را مظہر ستے
ظہور او شود ثابت ز قرآن	غلام احمد آب کوثر ستے

Marfat.com

تو خود انصاف فرما این چہ سود است | کہ اہلِ قادیاں را در سر ستے
نہالے کاشتی در گلشن ما | کہ شاخش چوں صنوبر لے بر ستے
تمتع یافتیم از نص قرآں | کہ مارا فارقِ خیر و شر ستے

رسالت ختم شد بر مصطفائے
کہ مارا آخریں پیغمبر ستے

Marfat.com

"الفضل" قادیاں

"مولویت ظفر علی خاں کی" سُرخی "الفضل" کی ہے یہ بانکی

حضرت میرزا بشیر الدین جو ہیں تصویر شانِ یزداں کی

جن سے ہونا گناہ کا ہے محال کہ ہے تخصیص یہ تو انساں کی

ہم قلم "الصباح" کے ہو کر بن گئے شکل رعد و طوفاں کی

طعنہ دیتے ہیں سہو کا ہم کو ہجو لکھ کر ہمارے نسیاں کی

کہ کہا ہم نے "بعض" کو کیوں "بعد" مسخ کیوں ہم نے شکل قرآں کی

بات یہ ہے کہ آپ کے گھر سے ہم کو نسبت ہے سُنّ و اماں کی

ہم کو مشاطگی ازل سے ملی آپ کے کاکلِ پریشاں کی

گالیاں ہم کو اور دیں آپ جس سے رونق ہو تازہ دکاں کی

قادیاں کی بجائے ہم کو پناہ ملی یثرب کے میر ساماں کی

فخر اپنے گناہ پہ ہے ہمیں کہ ہے رحمت حجاب عصیاں کی

کل رفو ہوگا آپ کے دامن

آج جو شکل ہے گریباں کی

۱۲ ستمبر ۱۹۱۷ء

Marfat.com

قادیانی اینٹ کا جواب بوقبیسی پتھر

"الفضل" قادیاں مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۳۱ء میں ایک شاعر نے مجھے یوں مخاطب کیا:

بُری طرح قادیاں کے پیچھے پڑے ہُوئے ہیں ظفر علی خاں
سمجھ یہ کیوں پڑ گئے ہیں پتھر یہ کیسا فتنہ اُٹھا رہے ہیں

جنابِ محمود کو بُرا کہہ کے کیا ملے گا سوائے ذلّت
یہی نا، جو کچھ رہی تھی عزّت اُسے بھی دل سے گنوا رہے ہیں

وہ اپنی مسجد الگ چنیں گے ہزار دنیا بنے مخالف
انہیں یہ ضد ہے کہ کیوں مسلمان ایک مرکز پہ آ رہے ہیں

نفاق کی آندھیوں سے اِک دن مٹا کے رکھ دیں گے قصرِ مُسلم
کسی کو ملحد بنا رہے ہیں کسی کو کافر بنا رہے ہیں

وہ کانگرس پہ فدا کریں گے رسولِ مقبول کی شریعت
وہ اپنے کاندھوں پہ آج اسلام کا جنازہ اُٹھا رہے ہیں

Marfat.com

وہ کانگرس جس کا مقصدِ اوّلیں مٹانا ہے نام مسلم
اسی کی حرمت پہ کٹ رہے ہیں اسی کی عزت بڑھا رہے ہیں
بڑے بڑے کانگرس کے ہندو ہیں آج مسلم کے خوں کے پیاسے
یہ گیت ہندو کا گا رہے ہیں یہ الٹی گنگا بہا رہے ہیں

اس کا جواب ذیل میں دیا گیا :-

یہ فتنہ پرداز قادیانی نئے نئے گل کھلا رہے ہیں!
ادھر رقیبوں سے مل رہے ہیں ادھر ہمارے گھر آ رہے ہیں
منافقوں کی یہ ہے نشانی زباں پہ دیں ہو تو کفر دل میں
اسی نشانی سے قادیانی تعارف اپنا کرا رہے ہیں
یہ ہم سے "سیرۃ النبیؐ" کے یہ زمزمے عشق مصطفیٰؐ کے
جنہیں سمجھتے ہیں دل سے کافر انہیں کو گھر گھر سنا رہے ہیں
رسولِ مقبول کی شریعت کے نام پر دیں ہمیں نہ دھوکا
اسی شریعت کی آڑ لے کر وہ سب کو الو بنا رہے ہیں
پڑا ہے چندے کا جب سے پھندا گلے میں ان قادیانیوں کے
ہمارے ہی گھر سے بھیک لے کر ہمیں کو آنکھیں دکھا رہے ہیں

Marfat.com

خبر پیمبرؑ نے جس کی دی تھی وہ فتنہ اُٹھا ہے قادیاں سے
خلیفہ محمود قادیانی اسے قیامت بنا رہے ہیں
ظفر علی خاں کی آبرو پر نہ حرف آیا نہ آ سکے گا
خُدا نے دی ہے جب اس کو عزّت تو آپ کیوں تلملا رہے ہیں
وہ کانگرس کا ہے گرچہ حامی خُدا نہیں لیکن اُس کا نامی
یہ وہ خُدا ہے کہ قادیانی گُن اس کے دن رات گا رہے ہیں

---

۲۰ نومبر ۱۹۳۱ء

Marfat.com

متنبّی قادیاں اور زارِ رُوس

قادیاں کے ایک الہامی قصیدے میں کبھی
بندھ گیا تھا قافیے کی بندشوں میں نامِ زار

زار کی لفظی رعایت نے سجھایا تھا یہ قول
"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار"

اس گھڑی کا تھا یہ مطلب خود بقولِ میرزا
اور اس مطلب کی ہے تفسیر ان کا اشتہار

آئے گا اک زلزلہ کانپے گی جس سے کائنات
جس کے ہچکولوں سے گھر گھر میں پڑے گا خلفشار

لیکن اس بھونچال کے آنے کی یہ بھی شرط تھی
سرگرمِ شش ہو اس سے خود ملہم کی چشمِ انتظار

ان کے جیتے جی تو یہ بجلی نہ گردوں سے گری
پھونکتی جو آدمی کا خرمنِ صبر و قرار

بعدِ مردن اتفاقاً چھڑ گئی جنگِ فرنگ
رنگ لائی مدتوں میں گردشِ لیل و نہار

زار سے چھنوا دیا قسمت نے اس کا تخت و تاج
کیونکہ قسمت کا نہیں دنیا میں کچھ بھی اعتبار

ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے دولت کسی کی ہے یہ کب
صبح کو وہ ہیں گدا جو شام تک تھے تاجدار

ہوتی آئی ہے کہ جو راجا تھے پرجا بن گئے
سنتے آئے ہیں کہ آقا ہو گئے خدمت گذار

حال اسی کو غیب کے اسرار کا معلوم ہے
بادشاہی اور گدائی پر ہے جس کا اختیار

لیکن ان باتوں سے مطلب قادیاں والوں کو کیا
جن کی منطق نے کیا دامانِ دانش تار تار

Marfat.com

موسیو محمود کہتے ہیں کہ زارِ روس پہ — اُن کے والد کے قصیدے کی پڑی ہے آ کے مار

کوئی ان حضرت سے پوچھے ہے گر ایسا ہی تو کیوں — آپ ولیم کو نہیں دیتے ہیں گدّی سے اُتار

فرڈنینڈ اس وقت تک کیوں صوفیا میں ہے مقیم — آپ کیوں ڈھاتے نہیں اس کا بھی قصرِ زرنگار

زار کی تو آپ نے پہلے ہی دے دی تھی خبر — بلجیم کا قادیاں نے کیوں نہ بانٹا اشتہار

مانٹی نگرو کی نسبت کیا ہے ارشاد آپ کا — غیب دانی آپ کی اس کی ہوئی کیوں پردہ دار

اب بھی اس ہذیاں سے للّٰہ دستکش ہو جایئے
ورنہ کھو بیٹھیں گے سب آپ اپنا جاہ و وقار

۴؍ اکتوبر ۱۹۱۷ء

Marfat.com

ذٰلِکَ مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْم

دیا گیا ہمیں پیرایۂ ظرافت ہے — ملا جناب کو سرمایۂ سخافت ہے
ہے آپ کے لئے مسند مجددیت کی — مگر ہمارے لئے کرسی صحافت ہے
مضاف الیہ جو امروہہ ہے تو آپ مضاف — بزیر چرخ بریں قادیاں اضافت ہے
"اگر پیالہ ہے کبریٰ تو ہے صبوِ صغریٰ" — وہ کہہ رہے ہیں کہ تجدید ہی خلافت ہے

"پیام صلح" ادھر ہے تو ہے ادھر "تشحیذ"
نبی کی شرع کے حق میں ہر ایک آفت ہے

Marfat.com

تھوہر کے دودھ کی کھیر ارتقا کی ہنڈیا میں

"میرا انکار انبیاء کا انکار ہے"

طے کئے ہیں میں نے استدراج کے سب مرحلے
چھوڑ کر جسم اب میں جانِ ارتقا ہو جاؤں گا

صبح کاذب نے خلافت دی نبوت سے بدل
دوپہر ڈھلتے ہی میں پورا خدا ہو جاؤں گا

میرے باوا جان تھے تمہید عرض مدعا
مدعا بن کر میں اُن کا بھی چچا ہو جاؤں گا

میں نے پیدا حال میں کی شانِ استقبال کی
موسویت کی میں شرحِ انتہا ہو جاؤں گا

بھول سکتی ہے مجھے کیوں کر حدیث "خاتمین"
جلد ہی میں اس خبر کا مبتدا ہو جاؤں گا

(۲)

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ

یعنی لَیْسَ کَمِثْلِہٖ آپ ہیں
یعنی آپ اللہ میاں کے باپ ہیں

Marfat.com

عرش کو جس نے کیا ہے بے سپر — آپ اُسی گھوڑے کی برقی ٹاپ ہیں
جو سبق طاغوت دیتا ہے انہیں — موسیو محمود دیتے چھاپ ہیں
قادیاں ہے چشمۂ آب حمیم — باپ پانی تھے تو بیٹے بھاپ ہیں

دیکھئے ملتی ہے کب ان سے نجات
اور کب کٹتے ہمارے پاپ ہیں

---

۳۰ نومبر ۱۹۱۷ء

Marfat.com

قادیاں کا تھیٹر

قول فیصل

اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ۝ فَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝

ترجمہ:- اگر تم ہمارا مضحکہ اڑاتے ہو۔ تو ہم تمہاری تضحیک تم پر لوٹ دیتے ہیں تمہیں جلد معلوم ہو جائیگا۔ کہ رسوا کرنے والا ہمیشہ قائم رہنے والا عذاب کس پر نازل ہوتا ہے۔ ہم پر یا تم پر

اے طبع رسا آج ترا رنگ جما دوں — اور شوخیٔ تحریر کا اعجاز دکھا دوں
پہلے سبق حق تجھے قرآں سے پڑھا دوں — تنہا تجھے پھر لشکرِ باطل سے لڑا دوں
جو حیلہ نہ سوجھا ہو کبھی تجھ کو سجھا دوں — جو چال نہ چلنی تجھے آتی ہو سکھا دوں
ایماں کی بازی پہ اگر جان لگا دوں — شطرنج میں طاغوت پرستوں کو ہرا دوں
گر مردِ رہِ طیش سے غیرت کو ہوا دوں — اک پھونک میں طامات کی مشعل کو بجھا دوں
گر برقِ حمیت کو تڑپ کر میں گرا دوں — اک آگ خرافات کے خرمن میں لگا دوں
اسلام کے انعام یہیں سارے گنا دوں — دیں کے لئے کیوں عقد ثریا کو صلا دوں

Marfat.com

مجھ میں جو یہ قدرت ہے کہ سوتوں کو ہنسا دوں
کوشش نہ کروں کیوں یہ کہ سوتوں کو جگا دوں

دامانِ طلب کی نظر آجائے جو وسعت
گنجینۂ توحید سرِ راہ لٹا دوں

ماروں اگر اک نعرہ ھو اللہ احد کا
ہر بتکدۂ شرک کے گنبد کو ہلا دوں

اک گرز کی قوت ہے مرے خامہ کے اندر
اِس گرز سے البرز کو بھی سرمہ بنا دوں

مسلم ہوں میں طاقت ہے یہ میرے سراپا میں
رستے میں ہمالہ ہو تو ٹھوکر سے ہٹا دوں

میرے نفسِ گرم کے پھف میں ہے یہ تاثیر
گنگا بھی مجھے روکے تو اُسے دم میں سکھا دوں

سوئے ہوئے فتنوں کو جگایا ہے جنہوں نے
آغوشِ عدم میں اُنہیں سیلی سے سلا دوں

جس ہاتھ نے "الفیل" کو "ماالفیل" بنایا
طوطے اڑیں اس کے جو ابابیل اڑا دوں

اِسلام کی محفل میں اگر کفر ہو داخل
رستہ اُسے دروازہ کا انگلی سے بتا دوں

خاطر میں نہ لائے اِس اشارے کو اگر وہ
مَیں کان پکڑ کر اُسے مجلس سے اٹھا دوں

اس پر بھی وہ اکڑے تو اڑنگے ہی پہ لا کر
دوں پٹخنی ایسی کہ ثریا ہی دکھا دوں

ہے جن کو محمد کی مساوات کا دعویٰ
مثواہ جہنم کی وعید اُن کو سنا دوں

گل اُن کے چراغ آج ہوں گر جی بھی ہو غائب
اتنی ہی فقط دیر ہے چٹکی میں بجا دوں

میرے لئے تفضیل تو اُن کے لئے تاویل
خود کھاؤں میں ثمار انہیں زقوم کھلا دوں

میں قائلِ الہام تو وہ مائلِ ایہام
کوثر میں پئیں آبِ تسنیم اُن کو پلا دوں

ہے میمنہ و مشئمہ میں فرقِ مراتب
اللہ کے لفظوں میں یہ فرق اُن کو جتا دوں

Marfat.com

اَکمَلتُ لکم پڑھ کے زبانِ عربی میں ۔۔۔ ظلّی و بروزی کی نبوّت کو مٹا دوں

کچھ فرق بروز اور تناسخ میں نہیں ہے ۔۔۔ انکار ہو جن کو اُنہیں اقرار کرا دوں

جن کو نہ ہو کچھ پاس پیمبر کے ادب کا ۔۔۔ چن چن کے میں اُس قوم کو مٹی میں ملا دوں

اسلام سے جس قوم کو ہے کچھ بھی محبت ۔۔۔ میں اس کے لئے راہ میں آنکھوں کو بچھا دوں

غصہ جو اُسے آئے تو آجائے مجھے پیار ۔۔۔ دشنام وہ دے مجھ کو تو اُس کو میں دعا دوں

لیکن جنہیں اسلام کی تضحیک ہے منظور ۔۔۔ کس طرح میں اُس قوم کی باتوں کو بھلا دوں

پھر کس لئے دریائے معانی نہ رواں ہو ۔۔۔ جس میں اُنہیں مثل خس و خاشاک بہا دوں

انگشتِ شہادت ہے قضالات و ہبل کی
منہ کے بل اُنہیں ایک اشارے سے گرا دوں

یکم نومبر ۱۹۱۷ء

Marfat.com

سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور اُن کے دیرینہ منظوم نظر

کس ناز سے فرماتے ہیں "الفضل" میں محمود
اسلام کا دشمن ہے یہ کمبخت بخاری
بھیجا یہ بخاری نے "زمیندار" کو پیغام
معشوق جو پیارا ہے تو گالی بھی ہے پیاری

---

۲۴ ستمبر ۱۹۳۱ء

Marfat.com

عروسِ آسمانی

خدا شرمائے اس ظالم ثناء اللہ کو جس نے
نہ چھوڑا قبر میں بھی قادیانیت کے بانی کو

خدا نے عقد خود باندھا تھا جس کا اپنے باوا سے
اڑا کر لے گئے غیر اس عروسِ آسمانی کو

نشاط افروزیاں رود بیاس اور اس کے ساحل کی
دوبالا آئے دن کرتی ہیں لطف زندگانی کو

دبستانوں میں درس مشی فی النوم آج ملتا ہے
شبستانوں میں دہراتے ہیں اس رنگیں کہانی کو

بخاری نے جسے تاکا تھا دورِ جاہلیت میں
وہ شان کودکی پہنچی ہے اب اپنی جوانی کو

وفاداری بشرط استواری اصل ایماں ہے
مرے گر کعبہ میں لندن میں گاڑو قادیانی کو

مری تخییل کی جولانیاں بھی دیکھتے جانا
اگر دیکھا تو کیا دیکھا سمندر کی روانی کو

۱۵ر جولائی سنہ ۱۹۳۱ء

---

(۱) انا منک وانت منی بمنزلۃ ولدی
(مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام)

(۲) محمدی بیگم

Marfat.com

قادیاں لندن میں

عناد اور بغض کی تصویر بن کر
گئے لندن بشیر الدین محمود

یہ مقصد آپ کا ہے اس سفر سے
کہ سرحد پہ بچھا دی جائے بارود

دکھائے یورپ آکر اس کو بتی
جہنم کی لپیٹ جس میں ہو موجود

یہ ساری سرزمیں بھڑ بھک سے اڑ جائے
اور افغانوں کی جمعیت ہو نابود

کوئی اس دین کے دشمن کو سمجھائے
کہ ساری کوششیں تیری ہیں بے سود

بھلا برطانیہ کو کیا پڑی ہے
کہ دوزخ میں تیری خاطر پڑے کود

ہے تو بھی کیا کسی کرنیل کی میم
بھگا کر لے گئے ہوں جس کو مسعود

Marfat.com

دورِ جاہلیّت کی یاد

زنداں کی تنہائی میں سید عطاء اللہ بخاری کی پرانی گنہگاری اس طرح گنگناتی ہوئی سُنی گئی۔

بگڑتا اس لئے ہے آج مجھ سے اتقا اُن کا ۔۔۔ کہ دورِ جاہلیت میں مرا دل اُن پہ مائل تھا
زکوٰۃِ حسن دینے میں ذرا وہ بخل کرتے تھے ۔۔۔ مگر میں بے لئے ٹلتا نہ تھا ایسا ہی سائل تھا
مرے ہونٹ آشنا تھے اُن کے لبہائے عقیقی سے ۔۔۔ مرا ہاتھ اُن کی نورافروز گردن میں حمائل تھا
پیمبر زادگی اُن کی مرے آڑے نہ آتی تھی ۔۔۔ مگر میں اس نبوت کا نہ قائل ہوں نہ قائل تھا
میں زندلم یزل ہوں اس کی کچھ پروا نہ تھی مجھ کو ۔۔۔ کہ اُن کے اور میرے درمیاں اسلام حائل تھا

مُسلماں ہو کے انگریزوں کے ناوک سے ہُوا زخمی
مرا یہ دل جو اُن کے خنجرِ مژگاں کا گھائل تھا

Marfat.com

فحاشِ زماں میر قاسم علی قادیانی

یہ چند اشعار فحاشِ زماں سبابِ دوراں میر قاسم علی قادیانی کے نام نامی اسم گرامی سے معنون کئے جاتے ہیں

محمد غوث کی مسجد میں کل شب ۔۔۔ اِدھر میں پڑھ رہا تھا سورۃ الناس
اُدھر اپنے بہشتی مقبرے میں ۔۔۔ یہ سازش کر رہے تھے چند خناس
کہ جس کو قادیاں سے دشمنی ہو ۔۔۔ کرو سب مل کے اس کا ستیاناس
ہمارے ہاتھ سے بچنے نہ پائے ۔۔۔ کوئی "نقاش" ہو یا کوئی "عکاس"
مغلظ گالیاں وہ وہ انہیں دو ۔۔۔ کہ بھولیں اپنی نستعلیق بکواس
جب ان سودائیوں کو میں نے دیکھا ۔۔۔ لگا کر حکمتِ یثرب کی کمپاس
تو بھیجا اُن کے پاپا کو یہ پیغام ۔۔۔ علاج اس خلط کا بھی ہے مرے پاس

کھلاؤں گا تمہیں پہلے میں گلقند
پلاؤں گا تمہیں پھر میں اماناس

---

۱۰ ستمبر ۱۹۳۲ء

Marfat.com

شیرِ کشمیر

تنگ جب آئے شیخ عبداللہ
میرے چبھتے ہوئے سوالوں سے

تو کہا مجھ کو اختلاف نہیں
میرِ واعظ کے ہم خیالوں سے

مَیں بھی پیتا ہوں اُن کی طرح شراب
رات دن نیری پیالوں سے

مذہباً قادیاں سے ہوں بیزار
خوب واقف ہوں اُس کی چالوں سے

ہوں سیاست میں لیکن اُس کا مرید
اور یہ رشتہ ہے چند سالوں سے

مَیں کلیسا سے لڑ نہیں سکتا
ضد ہے مجھ کو فقط شوالوں سے

"شیر کشمیر" بن گیا ہوں میں
فقط "الفضل" کے مقالوں سے

آہ کیا انقلاب ہے کہ شریف
گلے ملنے لگے رذالوں سے
اتفاقات ہیں زمانے کے
شیر دبنے لگے شغالوں سے

---

۱۱ ستمبر ۱۹۳۲ء

Marfat.com

عُلمائے اُمّت سے شکوہ

خُدارا کھول آنکھ اور دیکھ تو اے ملّتِ بیضا
کہ تیری کیا روش ہے اور ہے کیا رفتارِ دُنیا کی

ادھر دنیا و مَا فِیہا ہے تو اس وقت تک غافل
ادھر اسلام پر برسوں سے پیہم یورشِ اعدا کی

کھلانا چاہتے ہیں دشمنِ کعبہ مسعٰی ہیں
جو لبرل کو کبھی پولو تو لوری کو کبھی ہاکی!

بشیر الدین محمود اُٹھ کے پھیلاتا ہے بے کھٹکے
فرنگستان کے سایہ میں خرافات اپنے باوا کی

چھپے ہوں سو حسین ابنِ علی جس کے گریباں میں
رسائی جس کے منبر تک نہ ہوتی ہو مسیحا کی

تمسخر رب اکبر سے تلعب دینِ برحق ہے!
کہاں تک بڑھ گئی اس دشمنِ ایمان کی بے باکی

Marfat.com

محمدؐ سے خطا ممکن مگر بے عیب ذات اُس کی
خدایا تُو کہاں ہے کیا ہُوئی تیری غضب ناکی
کبھی حج ہو گیا ساقط کبھی قیدِ جہاد اُٹھی
شریعت قادیاں کی ہے رضا جوئی نصاریٰ کی
قیامت بن چلا یہ فتنہ اور خاموش بیٹھے ہو
نہیں اے عالمانِ دیں ہیں تم سے بے سبب شاکی

۱۴-اکتوبر ۱۹۳۱ء

Marfat.com

حدیث قادیاں

رواہ بخاری

حقیقت قادیاں کی پوچھ لیجے ابن جوزی سے
نکوکاری کے پردے میں سیہ کاری کا حیلا ہے

یہ وہ تلبیس ہے ابلیس کو خود ناز ہے جس پر
مسلمانوں کو اس رندے نے اچھی طرح چھیلا ہے

پلی ہے مغربی تہذیب کے آغوش عشرت میں
نبوت بھی رسیلی ہے پیمبر بھی رسیلا ہے

نصاریٰ کی رضا جوئی ہے مقصد اس نبوت کا
اور ابطال جہاد انجاح مقصد کا وسیلا ہے

بیاس اور اس کی موجیں آئے دن کرتی ہیں غمازی
کہ پوتا قادیاں کے رب اکبر کا رنگیلا ہے

کیا صاد اس پہ اک گل پیرہن کی آپ بیتی نے
بخاری کی یہی اب تک روایت تھی کہ ڈھیلا ہے

Marfat.com

قادیانی پروپگینڈا

اپنی جیبوں سے رہیں سارے مسلمان ہشیار
کچھ یہود آتے ہیں ۲؍ جون کو چندے کے لئے

شاہ برطانیہ کی سالگرہ ہے اس دن
یہ اشارہ ہے ہر اللہ کے بندے کے لئے

گردنِ ملّتِ مرحوم کو پھر تاکا ہے
نام توحید پہ تثلیث کے پھندے کے لئے

قادیاں کو غرض اسلام کی تبلیغ سے کیا
یہ تگ و دو ہے فقط پیٹ کے دھندے کے لئے

اب بھی کیا دیجئے گا چندہ بشیرالدیں کو
شیرمال اور کباب اور لپسندے کے لئے

Marfat.com

الحذر

تم اپنے جبر پہ نازاں ہو وقت سے پہلے — ہمارے صبر کی افتادِ ناگہاں سے بچو
بچا لیا تمہیں توپوں نے اور تفنگوں نے — مزا تو جب ہے کہ مظلوم کی فغاں سے بچو
خدا نے تم کو بصیرت اگر عطا کی ہے — تو قادیانیوں کے تیرِ بے کماں سے بچو
دشمنیوں سے خطرناک تر ہیں اندلسی — گر ان کی اِیں سے بچو ہو تو ان کی آں سے بچو
جو بات بات میں تم کو "حرامزادہ" کہے: — ہر ایسے سفلۂ بداصل و بدزباں سے بچو
بچو فرنگ کے حیلوں کی بے پناہی سے — اسی طریق سے جس طرح قادیاں سے بچو
نہیں پسند غلامی اگر نصاریٰ کی — تو "انقلاب" اور "الفضل" و "الاماں" سے بچو
نہ لاؤ دل میں وہ ظن جس سے شرع منع کرے — گناہ جس سے ہو پوشیدہ اس گماں سے بچو
اگر عزیز ہے آزادیٔ وطن تم کو — تو سر شفیع کے گمراہ کن گماں سے بچو
پیام دے کوئی احباب کو یہ جا کے مرا — کہ جس میں پوچھے نہ آتر واس امتحاں سے بچو
نہیں ہے خونِ شہید اس لئے کہ مفت بہے — خدا کے واسطے ایثارِ رائیگاں سے بچو
بچو خدا کے غضب سے تو ایک بات بھی ہے — یہ کیا کہ خطرۂ خشمِ خدائیگاں سے بچو
نبیؐ کی غصہ میں ڈوبی ہوئی نگہ سے ڈرو — عتابِ حضرتِ آقائے دو جہاں سے بچو

حذر ہیں اور بھی واجب مگر کہاں تک ہیں
بتائے جاؤں یہ تم کو فلاں فلاں سے بچو

۱۰ دسمبر ۱۹۳۱ء

Marfat.com

زمیندار بزبانِ انگریزی

نکل آیا زمیندار آج انگریزی زباں میں بھی !
یہ جنسِ بیشبہا پہنچی ہے مغرب کی دکاں میں بھی

پڑا ہے اک نئی آفت سے استعمار کو پالا
پڑی ہے کھلبلی آتے ہی جس کے قادیاں میں بھی

نہ سمجھا ہو تو اب سمجھے گا انگریز اس حقیقت کو
کہ زورِ اسلام کا ٹوٹا نہیں ہندوستاں میں بھی

کیا تھا جس کی گیرائی نے تسخیر اک عالم کو
وہ قدرت ہے مرے اس خامۂ معجز بیاں میں بھی

سنا ہے تم نے میری مشرقی فریاد کو برسوں
یہی جادو ہے میری مغربی طرزِ فغاں میں بھی

مذاقِ فتنہ میں ہر حرف میرا جاگزیں ہو گا
وہ فتنہ جو نہیں اغیار کے وہم و گماں میں بھی

ترا فضل و کرم شامل رہا ہر آزمائش میں
الٰہی مجھ کو کر دے کامیاب اس امتحاں میں بھی

۲۵ ستمبر ۱۹۳۲ء

Marfat.com

مداری کی پٹاری

قسم ہے قادیاں کے گلرخوں کی گلعذاری کی
غلام احمد کی الماری پٹاری ہے مداری کی

پرستاں کو نہ شرمائے بھلا قصرِ خلافت کیوں
کہ فصلِ گل ہے اور آمد ہے ابرِ نو بہاری کی

بشیر الدین، اور کشمیر کی ہمدردیاں چھوڑے
نظر نخچیر سے تم پھیرتے ہو اک شکاری کی

جوابِ "الفضل" کا ترکی بہ ترکی دے تو دیں ہم بھی
اتاریں کیسے لیکن نقل اصواتِ حماری کی

مرے ہر شعر کی زد کاسۂ سر ہی پہ پڑتی ہے
نہ لائے گا کبھی محمود تاب اس ضربِ کاری کی

یہ مانا بھول جائے قادیاں میرے تحائف کو
مگر کیا بھول سکتا ہے وہ سوغاتیں بخاری کی

۱۵۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء

Marfat.com

قادیانی بھٹیاری

اے کہ ہے اپنی رواداری پہ تجھ کو فخر و ناز
قادیاں میں کافروں کی مومن آزاری بھی دیکھ

خواجہ اجمیر کی درگاہ دیکھ آیا ہے تو!
اب بہشتی مقبرہ کی چار دیواری بھی دیکھ

ترمذی کو اور بخاری کو رٹا تو کیا ہوا
قادیاں جا اور غلام احمد کی الماری بھی دیکھ

تو نے اپنی فوج کی دیکھی قواعد مدتوں
اب نصاریٰ کے رضاکاروں کی تیاری بھی دیکھ

کاٹنا مقصود ہے اسلام کا جس سے شجر
قادیاں کے لندنی ہاتھوں میں وہ آری بھی دیکھ

مشئی فی النوم اور اُس کے فلسفہ پر کر نظر
قادیاں کی نازنینوں کی طرح داری بھی دیکھ

سن لے اپنے کان سے "الفضل" کی گالی گلوچ
لکھنؤ شرما گیا جس سے وہ بھٹیاری بھی دیکھ

آج آتا ہے نظر گر تجھ کو باطل سربلند
اپنی آنکھوں سے کل اُس کی ذلت و خواری بھی دیکھ

۲۱ ستمبر ۱۹۳۲

Marfat.com

فتنۂ آخر زماں

ہلا دیں زلزلے نے مشرق و مغرب کی بنیادیں
اُدھر برطانیہ کانپا اِدھر ہندوستاں لرزا

ہر اک کشور کے ہر گوشہ میں ہیبت چھا گئی اُس کی
فضائے باختر لرزی سوادِ قیرواں لرزا

گرفت اُس کی جہاں پیما فشار اُس کا جہاں افگن
جہاں کیا چیز ہے کون و مکاں کا ہر رُواں لرزا

کرن سورج کی تھرّانے لگی گردونِ گرداں پہ
حرم کے کنگروں پر طائروں کا آشیاں لرزا

نئی دُنیا کا سقفِ زر نگار آیا تزلزل میں!
نئی تہذیب کے ایواں کا برقی نردباں لرزا

زمین و آسماں لرزے نشانِ حجّتِ حق سے
لرزنا آدمی کے دل کو تھا لیکن کہاں لرزا

۲ر فروری سنہ ۱۹۳۴ء

Marfat.com

سطوتِ کبریٰ کے حریفوں کا انجام

قادیاں خوش ہو کہ بر آئی تیرے دل کی مُراد
آخر آ ہی گئی کشمیر میں فوجِ انگریز

اگر انگریز ہے دُولہا تو ہے تُو اُس کی دُلہن
مِل گیا تجھ کو ہری سنگھ کی دَولت کا جہیز

کیوں نہ اب اُڑنے لگے تیری نبوّت کا سمند
چھیڑتی ہے جسے یورپ کی صلیبی مہمیز

خوانِ اسلام سے چندہ کا نہ کر لُقمہ طلب
جبکہ چُن دی گئی ہے تیرے لئے کفر کی میز

چاک کر شوق سے ایماں کا گریباں کہ ہُوا
بالکل آزاد ترا دستِ گریباں آویز

دھجیاں نامۂ سالارِ دو عالم کی اُڑا
اے کہ تجھ کو نہ رہا یادِ مآلِ پرویز!!

ہر وہ قوت جو ہوئی سطوتِ کبریٰ کی حریف
اُس کو میدانِ وغا سے نہ ملی راہِ گریز

آج تک خاک میں ملتی ہی چلی آئی ہے
ہر وُہ طاقت جو مسلماں سے ہوئی گرمِ ستیز

۶ر دسمبر ۱۹۱۳ء

Marfat.com

پیغمبرِ قادیاں کا ترانہ

تکمیل عمر بھر مرے القاب کی نہ ہو
ان پر اگر اضافہ سی۔ آئی۔ ڈی نہ ہو

بغداد کے سقوط کا قصہ ہے ناتمام
جب تک کہ اس میں درج مری ڈائری نہ ہو

ہنستا ہے میرے حال پر ظالم ابوالوفاء
ڈرتا ہوں میں کہیں یہ قضا کی ہنسی نہ ہو

مارا کسی نے شملہ میں میرے جگر میں تیر
لاہور کا کہیں یہ محمد علی نہ ہو

میری بلا سے مکہ لٹے کربلا لٹے
چندے سے ہے غرض مجھے اس میں کمی نہ ہو

یہ کس کتاب میں ہے کہ خیر البشر کے بعد
ہرگز کسی کو دعوئ پیغمبری نہ ہو

کیا مصطفٰے کے بعد نہ آیا مسیلمہ
پھر قادیاں میں کس لئے مجھ سا نبی نہ ہو

اس اخرجوا الیہود کا قائل نہیں ہوں میں
برطانیہ سے جس کی سند مل سکی نہ ہو

پیش نظر اگر ہے خلافت کی کانٹ چھانٹ
پھر قادیاں ہی کس لئے کنٹری نہ ہو

جس کے ثمر مرے لئے اس درجہ تلخ ہوں
اسلام کی وہ شاخ خدایا ہری نہ ہو

Marfat.com

حضرت پاپائے قادیاں کے حضور میں

مسرت کی تانیں اڑائے چلا جا
محبت کی پینگیں بڑھائے چلا جا

غنیمت سمجھ فرصت عاشقی کو
حسینوں سے آنکھیں لڑائے چلا جا

تری بات پر گر نہ ایمان لائے
مسلماں کو کافر بنائے چلا جا

سنا جاہلوں کو نبوت کی باتیں
پیمبر کا رتبہ گھٹائے چلا جا

بھلائے چلا جا خدا کے غضب کو
شریعت کی بنیاد ڈھائے چلا جا

ترے مقبرے کے بہشتی بھی سن لیں
میرے شعر چمٹے پہ گائے چلا جا

Marfat.com

قادیاں کی نبوّت

بروزی ہے نبوّت قادیاں کی
برازی ہے خلافت قادیاں کی

عداوت حق سے باطل سے محبت
ہے اتنی ہی حقیقت قادیاں کی

ہیں احمق جس قدر ہندوستاں میں
ہے آباد ان سے جنّت قادیاں کی

نصاریٰ کی پرستش کے سب اسرار
سکھاتی ہے شریعت قادیاں کی

دمشق اور اندلس کے بھاگ جاگے
بٹی جس وقت لعنت قادیاں کی

مُسلمانوں کی آزادی ہو نابُود
الم نشرح ہے نیت قادیاں کی

لگے رونے بشیر الدین محمود
بنائی میں نے وہ گت قادیاں کی

Marfat.com

بارِیش بابا ہم بازی

شایگاں گنجے کہ عمرِ رایگاں را حاصل است قطرۂ خونِ امیداستے کہ ہنگامش دل است

در حقِ من ہرچہ "افضل" از رہِ تعریض گفت باطل اندر باطل اندر باطل اندر باطل است

دستِ گستاخش نگر بر ریشِ بابا ہم رسید طفلکِ نادان ز بازیہائے بابا غافل است

دیدۂ مینارہ بر سرزمینِ قادیاں آنکہ بنیادش ز خشتِ اولینِ بابل است

باش تا بینی کہ خاکش در جہاں بر باد رفت
قادیاں دنیائے سفلی ہست و خاکش سافل است

---

۲۰ ستمبر ۱۹۲۸ء

Marfat.com

علمی اور اخلاقی نظمیں

Marfat.com

پیغامِ سحر

اسلام کی شوکت کا افسانہ سناتا ہوں
کیا اصل حقیقت ہے دارا و سکندر کی

مسلم کی وہ طینت ہے کہ جو ساقیٔ یثرب نے
وحدت سے معنبر کی ایماں سے مخمر کی

پیغامِ سحر لایا پھر صبح کا سیارہ
خورشید کے چہرے سے پھر چادرِ شب سرکی

Marfat.com

غزل

بڑھا ہے آگے کو روزِ روشن ہٹی ہے پیچھے کو رات کالی
بچھڑ گیا آسماں کا میلہ ہوئی ستاروں سے بزم خالی

ہنسا کے بجلی کو ابر رویا جگا کے سورج کو چاند سویا
یہ نقش ہستی ہے اِعتباری کہیں جلالی کہیں جمالی

کسی کی چلتی نہیں یہاں کچھ پکارتے سب ہیں ماعرفنا
وہ فخر رازی ہوں یا فلاطون جلال رومی ہوں یا غزالی

کیا ہے ایجاد دماغ و دل نے نئے نئے گل لگے ہیں کھلنے
کسی نے برقع اتار پھینکا کسی نے چلمن ہی توڑ ڈالی

جدا ہے مقسوم اپنا اپنا الگ ہے تقدیر اپنی اپنی
دیا ہے اُس شوخ دلستاں نے کسی کو بوسہ کسی کو گالی

عطا کیا طبع نکتہ رس نے مرے قلم کو سخنوری میں
خیال انوکھا بیاں اچھوتا زباں نئی اور روش نرالی

۱۸۹۶ء

Marfat.com

غزل

ہے مری کل کائنات اک دل امیدوار
اس پہ بھی لیکن نہیں آہ مجھے اختیار

زندۂ جاوید اُسے کہتے ہیں اہل نظر
سر میں سمایا ہوا جس کے ہو سودائے یار

کیا ہے بجز صبر و شکر چارۂ دردِ فراق
یا بجز امید و بیم حاصلِ عشقِ نگار

حاصل عمر عزیز ہے فقط اتنا کہ ہوں
میں نظرِ دوست میں منفعل و شرمسار

کوہِ الم سر پہ ٹوٹ تیرِ ستم دل کو چھید
ہے سر و سینہ مرا وقفِ جفائے نگار

عشق سے کرتے ہو منع بات تو کہتے ہو سچ
حضرتِ ناصح مگر دل پہ کسے اختیار

سینہ میں دل غرق خون آنکھ میں دنیا سیاہ
کیوں نہ ہوں منت کش لعل لب و زلف یار

لازم و ملزوم ہیں راحت و رنج جہاں
کیفِ مئے خوشگوار کا ہے نتیجہ خمار

ہیچ میرزی میری کام مرے آگئی
خاکِ درِ یار ہوں گرچہ ہوں مشت غبار

ہے علم افراز عشق ہے نظر افروز حسن
برق تجلی گری طور ہوا بے قرار

عمر گنوادی یونہیں کرکے تمہارا کہا
اے سرِ بیہودہ گرا اے دل بیہودہ کار

سنہ ۱۸۹۶ء

Marfat.com

غزل

وہ کافر آج دل کا لینے کو امتحان ہے
تنتے ہوئے ہیں ابرو چڑھتی ہوئی کماں ہے

کس کام کی وہ الفت جو جاں ہی لے کے چھوڑے
ہم تو ہیں اس کے قائل ہے جان تو جہاں ہے

اُس نازنیں کے دل پر نالہ کا کب اثر ہو
بام وصال اونچی اور پست نردباں ہے

میرے جلے ہوئے دل کی لو ہے راکھ میں بھی
بجلی گری ہے جس پر میرا ہی آشیاں ہے

ہے میرے دودِ سودا کا ایک یہ کرشمہ
لوگوں نے جس کو سمجھا بھولے سے آسماں ہے

مجھ کو کسی طرح کی اس سے نہیں شکایت
آنکھوں سے وہ نہاں ہے دل میں مگر عیاں ہے

دیکھو تو شوخ چشمی یادِ عدو نے آکر
میرے ہی دل میں ڈھونڈا اُس شوخ کا نشاں ہے

داغِ جگر کے لالے لہکیں گے عمر بھر تک
میری بہار وہ ہے جس کی نہیں خزاں ہے

Marfat.com

شہر آشوب

آج جو رسوا ہیں کل ہوگا انہیں کا احترام

(حکیم ناصر خسرو علوی خراسانی کی ایک نظم بلباس اردو)

اے صبا جا کر مدینے کو مرا پہنچا سلام — وہ مدینہ جس میں ہے ارباب حکمت کا مقام
پھر بتا مجھکو کہ سب احباب ہیں کس رنگ میں — دے چکے جس وقت جا کر اُن کو یہ میرا پیام
عہد و پیماں پر زمانہ کے نہ بھولو دوستو — نقض عہد اس کی ہے عادت بے وفا ہے اس کا نام
اس دیار علم ہی کی پائمالی دیکھ لو — آسماں نے جس سے رہ رہ کر لیا ہے انتقام
غرہ دنیا کی حکومت پر تو کرتے ہو مگر — یاد ہے اسلام کا تم کو جلال و احتشام
کانپتے تھے جس کی ہیبت سے فریغونی امیر — جس کی صولت نے بنایا تھا ہزاروں کو غلام
خاک ختلاں روند ڈالی جس کے پیل مست نے — ہند تک پہنچا تھا جس کا توسن محشر خرام
تم خوشامد سے کہا کرتے تھے اُس کے سامنے — دے خدائے پاک سلطاں کو حیات مستدام
گر چبانا چاہتا تھا کوئی لوہے کے چنے — شاہ کے اقبال سے مکھن وہ بنتے تھے تمام

Marfat.com

ذکر کل کا ہے کہ ہم بھی قبلۂ حاجات تھے | اہلِ ایماں کے لئے ہو جس طرح بیت الحرام
اب کہاں ہے اُس کی سطوت اور کہاں اُس کا شکوہ | برج سرطاں سے بھی اونچا تھا کبھی جس کا مقام
رہ گیا زابلستانی ٹھاٹھ سب یونہی دھرا | جب اجل نے کوچ کا آ کر دیا اُس کو پیام
خوف دشواری عناں گیر ہر آسانی ہوا | اس لئے جمعیتِ خاطر ہے اک امیدِ خام
آسماں نے اختیارِ قیصر و فغفور سے | دولت و اقبال کی پل بھر میں چھینی ہے زمام
آسماں بچ نہیں سکتے گہن کے داغ سے | اس درخشانی پہ مہر انور و ماہ تمام
ایک دن تقدیر گھوڑے کی بھی جاتی ہے پلٹ | آج جو رسوا ہے کل ہوگا اسی کا احترام
چاند سے سیکھو کہ ہے اوساطہا خیر الامور | بدر کیوں گھٹتا اگر پہلے ہی رہتا ناتمام
بادۂ پندار سے گر اہلِ عالم مست ہیں | دُور ہی سے تجھ کو لازم ہے انہیں کرنا سلام
بسکہ ہیں طاؤس کے پر دیدہ زیب اور دل فریب | کام کرتا ہے شکاری اس لئے اس کا تمام
جسم ہے زنجیر اور دُنیا ہے زنداں کی مثال | چند دن اس قید خانہ میں ہے انساں کا قیام
علم اور طاعت سے ہے عاری تری جانِ حزیں | اکتسابِ علم و طاعت سے کر اس کو شاد کام
ہے زمیں دنیا عمل بیج اور دہقاں جاں تری | چاہئے دہقاں کو کھیتی میں بہت ہی اہتمام

خوشہ چینی آج کل کر لے کہ ہے فصلِ ربیع
تا کہ جاڑے کے دنوں میں آئے یہ سرمایہ کام

سنہ ۱۸۹۹ء

Marfat.com

صد نقش بہ یک پردہ

"انگلستان کے مشہور فسانہ نویس کے ناول "پیپل آف دی مسٹ" کا ترجمہ میں نے اردو زبان میں "سیر ظلمات" کے نام سے بزمانہ قیام حیدرآباد دکن کیا تھا۔ کتاب بہت مقبول ہوئی اور اس کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اسوقت یہ کتاب نایاب ہے۔ کیونکہ طبع ثانی کی فرصت کثرت کار نے نہیں دی نظم ذیل "سیر ظلمات" کا دیباچہ ہے:-

خواستم گفتن از اعجاز نگارش سرّے ۔۔۔ منکہ صد نقش بہ یک پردہ ہویدا کردم
رہنمونم خضرے گشت کہ از نایدش ۔۔۔ در ظلمات بہ افسون قلم وا کردم
آمد از جانب لندن چو عروس معنے ۔۔۔ من بہ پیرایہ دہلیش محلّا کردم
گیسوئے خامۂ من مشک فشاں گشت ہمی ۔۔۔ رشک صد تبت و تاتار و روپا کردم
آمدم از در تہذیب و تمدّن گاہے ۔۔۔ گہ تماشائے کہ و وادی و صحرا کردم
پردہ بر داشتم از چہرۂ فطرت گاہے ۔۔۔ قوت و اہمہ را گاہ تجزی کردم

کاشتم سنبل فکرت بہ زمین انشا
کشت خود روش گلگشت مصلا کردم

جون سنہ ۱۹۰۰ء

Marfat.com

کُتّے سے پڑھو سبق وفا کا

(ایک انگریزی نظم کا ترجمہ)

اپنے ریوڑ کو ایک چرواہا — دامنِ کوہ میں چراتا تھا
کہ ہُوا ناگہاں بلند اک غل — اُس نے کچھ دُور ایک شور سُنا
لومڑی جیسے چیختی ہو کوئی — بھونکتا یا ہو جس طرح کُتّا
رُک کے کہسار میں گڈریے نے — آنکھ اُٹھا کر اِدھر اُدھر دیکھا
اور گھنی جھاڑیوں کے پتّوں میں — ایک کُتّا اُسے نظر آیا
اس علاقہ کے سارے کُتّوں سے — نسل اُس کی جدا تھی ذات جدا
ہر قدم پر ذرا سے کھٹکے سے — چونکتا تھا وہ اور جھجکتا تھا
اس کی آواز سے بھی وضع سے بھی — درد اور اضطراب تھا پیدا
پیش و پس اس وچیپ فراز و زیر — متنفّس نہ تھا کوئی اس جا
نہ سُنی کوئی گونج سیٹی کی — نہ کسی کے پُکارنے کی صدا

Marfat.com

ہوئی چوپاں کو تب تو حیرانی — کہ یہ کُتّا یہاں سے کرتا کیا
غار تھا اِک یہاں وسیع و فراخ — جس میں یخ موسمِ دسمبر کا
جمع رہتا تھا جون تک پیہم — گرمی آتی نہ تھی یہاں گویا
اس کے نیچے تھی جھیل اک گہری — اُس کے اوپر تھا اک پہاڑ اونچا
جھیل ہیلولن کے بیچوں بیچ! — یہ خطرناک غار واقع تھا
نہ یہاں پر تھی کوئی آبادی — نہ کہیں آدمی کا نقشِ پا
مچھلیاں جھیل پہ یہاں لیکن — بھرتی تھیں گاہ گاہ فرّاٹا
کوّے کرتے تھے کائیں کائیں کبھی — اور اسے ٹیکرا تھا دہراتا
کبھی قوسِ قزح یہاں آئی — کبھی ابرِ سیہ یہاں چھایا
آ کے تانا یہاں کہرے نے کبھی — تیرہ اور تار سائبان اپنا
کبھی خورشید کی شعاعوں نے — آ کے اپنا یہاں علم گاڑا
لوٹ آتی تھی گونج کر آواز — ایسا مشکل گذار تھا یہ درہ
دیکھی حالت یہ جب گڈریئے نے — اُس کے دل میں معاً ہوا کھٹکا
جلدی جلدی قدم بڑھائے ہوئے — ٹیلوں اور ٹیکروں کو طے کرتا
اُس کڑاڑے پہ چڑھ گیا وہ جہاں — بھونکتا تھا کھڑا ہوا کُتّا
نہ گیا تھا ابھی زیادہ دور — کہ پڑا اُس نے راہ میں پایا

Marfat.com

لاشہ اک آدمی کا بوسیدہ — رہ گیا تھا فقط ڈھچر جس کا

دیکھ کر واقعہ یہ ہیبت ناک — خوف دل پر شبان کے چھایا

نیچے اُوپر نگاہ دوڑا کر — اُس نے اپنا قیاس دوڑایا

کہ یہ کس آدمی کا لاشہ ہے — اور مرا کس طرح یہ بے چارا

سامنے پُرخطر چٹان تھی جو — اس سے یہ شخص تھا پھسل کے گرا

اب حقیقت کھلی گڈریئے پر — اب وہ سارا یہ ماجرا سمجھا

یک بیک یاد آگیا اُس کو — اک مُسافر کا نام اور پتا

جو کہ اس راہ سے فلانے روز — ایک کُتّے کے ساتھ تھا گذرا

طرفہ ایک ماجرا سنو لیکن — میں نے جس کے لئے یہ قصہ لکھا

لوحِ جاں پر گر آبِ زر سے اسے — کھینچئے نقش تو نہ ہو بے جا

ابھی تک بے قرار ہو ہو کر — تھا وہ کُتّا کھڑا ہی بھونک رہا

ہو گئے تھے اُسے مہینے تین — رہتے رہتے یہاں صباح و مسا

یہی کہسار اس کا مسکن تھا — یہی ویرانہ اُس کا ملجا

اس میں کچھ شک نہ تھا کہ جس دن سے — گر کے یہ بدنصیب شخص مرا

سگِ اصحابِ کہف کے مانند — اس جگہ سے یہ باوفا کُتّا

نہ ہلا ایک دم بھی اور کہیں — اس کے لاشہ کو چھوڑ کر نہ گیا

Marfat.com

پہرہ دیتا رہا وہیں شب و روز　　اپنے آقا کو جان کر سوتا
گر یہ پوچھو کہ اتنی مدت تک　　اس بیاباں میں اس نے کیا کھایا
کیفیت اس کی مجھ کو کیا معلوم　　جانے اس سرگذشت کو وہ خدا
جس نے الفت دلوں میں پیدا کی　　جس نے کتے کو کی وفا وہ عطا
کہ نہیں ممکن آدمی کے لئے
ہو سکے اس کے حق سے عہدہ برا

۵۔ اگست سنہ ۱۹۰۰

Marfat.com

اپنا نظم

(محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ مدراس کے اجلاس سوم میں پڑھی گئی)

کیوں نہ ہو آج کی محفل کا نرالا انداز　　اس کا ساماں ہے نوی شوق ہے اس کا پرواز
اس کے ہاتھوں پہ حنا بند ہے اس جوش کا رنگ　　جس سے اسلام کا عالم میں ہوا تھا آغاز
قالب علم میں اس بزم نے پھونکی ہے وہ روح　　جس پہ دہلی کو تھا فخر اور تھا بغداد کو ناز
ان کمالات و فضائل کے یہاں چرچے ہیں　　اندلس کے جو کسی وقت میں تھے چہرہ طراز
جلوہ آرا وہ حقیقت ہے یہاں آج کے دن　　دے گیا جس کی خبر عہد گذشتہ کا مجاز
شکر صد شکر کہ ہم خواب گراں سے جاگے　　للہ الحمد کہ ترقی کا کھلا ہم پر راز
گئے وہ دن کہ تھے ہم مست شراب غفلت　　گئے وہ دن کہ جہالت تھی ہماری دمساز
گزرا وہ عہد کہ تھے پر وہ در اپنے اوہام　　گیا وہ دور کہ ادبار تھا اپنا غماز
بخت خوابیدہ نے اسلامیوں کے کروٹ لی　　آئی ناگاہ علی گڈھ کی طرف سے آواز

Marfat.com

جاگ اے قوم حزیں نیند یہ آخر کب تک — محوِ آرام ہے تو غیر ہیں صرفِ تگ و تاز

ایک وہ دن تھا کہ شیوہ تھا ترا ناز و غرور — ایک یہ دن ہے کہ آئیں ہے ترا عجز و نیاز

کل تھی شہباز تو اور دوسری قومیں عصفور — آج عصفور ہے تو دوسری قومیں شہباز

گر حکومت تیرے ہاتھوں میں نہیں ہے نہ سہی — نہیں زنہار کسی کی یہ عروسِ طنّاز

دولت حکمت و دینداری و ہمت لیکن — چھین سکتا نہیں تجھ سے فلکِ عربدہ باز

تھا عجب طرح کا پنہاں اثر ان باتوں میں — اس صدا سے مترشح تھا عجب سوز و گداز

سنتے ہی درد ہر اک شخص کے دل میں اٹھا — اور شکستہ پروں کو ہوا شوقِ پرواز

ہم پہ ہیں سیدِ مرحوم کے بے حد احسان — جس کا ممکن نہیں انجام یہ ہے وہ آغاز

کس طرح شکر ادا اس کی عنایات کا ہو — وقت ہے مختصر اور اپنی حکایت ہے دراز

اس کی تقریر ہوئی غازۂ رخسارۂ سحر — اس کی تحریر بنی سرمۂ چشمِ اعجاز

اس نے سمجھایا ہمیں کسبِ فضائل کا لزوم — اس نے جتلایا ہمیں درکِ معارف کا جواز

اس نے ثابت کیا ہم پر کہ بغیر از تعلیم — نہ کبھی ہند میں ہوگا ہمیں حاصل اعزاز

یہ اسی شخص کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ یہاں — آج یہ بزم مرتب ہے بدیں زینت و ساز

اے خوشا بخت کہ در اس میں اسلام پہ آج — پرچمِ فضل ہے ہر مروحہ جنباں ہے بہ ناز

غلغلہ آج ہے برپا اس اخوت کا یہاں — تھا کبھی جس کے لیے شہرۂ آفاق حجاز

ایسے عالم میں نہ بیجا ہو باہنگ دعا — اگر اس طرح میں بے ساختہ ہوں نغمہ طراز

Marfat.com

اے خدائے دوجہاں کاشفِ اسرارِ غیوب
جس سے مخفی نہیں انسان کے دل کا کوئی راز

قوت اگلی سی عطا کر تو مسلمانوں کو
اور کر بارِ دگر ان پہ درِ حکمت باز

علم آئینہ اگر ہو تو سکندر ہوں ہم
ہوں مسلمان جو محمود تو ہو علم ایاز

۱۹۰۱ء

Marfat.com

انجمن اصلاح تمدّن حیدرآباد دکن

اکتوبر ۱۹۰۳ء

عندلیبِ زار کو تسکینِ گلبن چاہیے
قوم کو تائیدِ اصلاحِ تمدّن چاہیے

نغمۂ دوشینہ آرامِ دلِ وارستہ تھا
چھیڑنی اب ہم کو شور افگن کوئی دھن چاہیے

اے فلک قومِ حزیں پر سنگ باری کے لیے
تجھ کو ہر روز اک نیا سنگِ فلاخن چاہیے

چاہیے یورپ کو شورِ بوق و کوسِ علم و فضل
ہم کو سارنگی کی رُوں رُوں اور تن تن چاہیے

چاہیے غیروں کو ہمت اور ہمیں دوں ہمتی!
استقامت اُن کو اور ہم کو تلوّن چاہیے

گھر میں کھانے کو نہ ہو شادی بیاہوں میں مگر
قرض ہی لے لے کے برسانا ہمیں دھن چاہیے

کچھ نہ ہم سمجھے کہ کیا ہیں معنیٔ لا تسرفوا
سرورق اپنی حکایت کا تغابن چاہیے

ہم کو نکبت میں بگڑ رکھتا کہاں تک آسماں
آخر اس کی کوئی تو حدِّ تہاون چاہیے

عزم کر بیٹھے مصمم چند وا سنجانِ وقت
قوم کو اک بزمِ اصلاحِ تمدّن چاہیے

اس نے ٹھیرایا ہے مقصد اپنا اصلاحِ رسوم
عقدۂ رسمیں ہیں تو کھلنا اس کو ناخن چاہیے

Marfat.com

سرپرست اس انجمن کے کرنل افسر جنگ ہیں
تجھ کو بھی اے بخت اب مشق تعاون چاہیئے

وقت آپہنچا کہ ہو مسدود باب اختلاط
جڑ میں لگ جانا بری رسموں کی اب گھن چاہیئے

شکر میں اس نعمت عظمیٰ کے ہم کو چومنا
نعل اسپ شہسوار عرصۂ کن چاہیئے

قوم میں پیدا ہو جس سے جوہر مردانگی
ہم کو تفریح ایسی اور ایسا تفنن چاہیئے

قوم وہ اچھی ہے رسمیں جس کی ہوں اچھی تمام
ہر مہذب قوم میں ہونا یہی گن چاہیئے

Marfat.com

غریب الوطن شاعر کا خطاب اپنی بی بی سے جو وطن میں ہے

(ایک انگریزی نظم کا ترجمہ)

بزمِ دل میں جس کے روشن شمعِ یادِ یار ہو
ہے اُسے سب ایک ویرانہ ہو یا گلزار ہو

کس لقب سے یاد تجھ کو اے مری بی بی کروں
مونس و ہمدم کہوں دلبر کہوں جاناں کہوں

تیری عصمت کی قسم تیری محبت کی قسم
لوحِ دل پر ہے ترے احساں کا نقشہ مرتسم

غم کدہ میرا ترے ہونے سے عشرت خانہ ہے
تیری پیاری پیاری صورت زینتِ کاشانہ ہے

تو چراغِ منزلِ اُمید ہے میرے لئے
تو خدائے پاک کی تائید ہے میرے لئے

دیکھ کر دل میں تری تصویرِ روح آسا کو میں
بھول جاتا ہوں غمِ دُنیا وَمَافِیہا کو میں

ہے جھلک تیرے رُخِ انور کی اس میں جلوہ گر
جو دلارا ہے تیرا اور ہے مرا لختِ جگر

اس کی آنکھوں میں چمکتی ہے وہ نورانی کرن
تیری چشمِ نرگسیں جس کا ہوا پہلا وطن

یہ کرن اُن بادلوں کو بھی ہے چمکائے ہوئے
میری پیشانی پہ ہیں جو آج کل چھائے ہوئے

ولولہ اُلفت کا جب ہوتا ہے دل میں جوش زن
آدمی کے لب پہ آجاتا ہے نامِ طفل و زن

جس طرح اپریل کی گرمی میں مرجھاتے ہیں پھول
گرتے ہی شبنم کے لیکن تازہ ہو جاتے ہیں پھول

ویسے ہی وہ دل کیا غم نے جسے تاراج ہے
صبر کا تسکین کا اُمید کا محتاج ہے

Marfat.com

رحمت اُس کی رُوح پر جس کا ہے یہ قولِ مبیں — ہے صدائے بازگشت آوازِ ارواحِ بریں
ہے ندا جن کی جواب ان خاکیوں کی بات کا — جن سے تھا ان کو تعلق اس جگہ دن رات کا
اے مری پیاری گراں ہے تجھ پہ گریہ خاک داں — اور ہے تجھ کو تمنائے حیاتِ جاوداں
اس سے پہلے جبکہ میرا طائرِ رُوحِ حزیں — اِس قفس کو چھوڑ کر تجھ سے ملے آ کر وہیں
میں یہی الفاظ دُہراتا رہوں گا بار بار — جانِ من جانانِ من سو دل سے ہوں تجھ پر نثار
تا کہ اوپر سے اُٹھا دے تو نقابِ راز کو
اور تسکین پاؤں میں سُن کر تری آواز کو

جون ۱۹۰۵ء

انجمن حمایت اسلام

اے ساکنانِ بلدۂ لاہور آج شام
میں آپ کو سناؤں گا باتیں کھری کھری

میری یہ داستاں ہے مرے درد کا نچوڑ
دل سے نکل رہی ہے کہانی یہ دکھ بھری

پینتیس سال گذرے کہ کچھ اہلِ دل بزرگ
اُٹھے کہ اپنی قوم کی فرمائیں رہبری

ڈالی اک انجمن کی بنا اپنے ہاتھ سے
اسلام کے لئے ہوئی جو وجہِ برتری

اس انجمن کے واسطے اپنی تمام عمر
کرتے رہے یہ دین کے خادم گداگری

تا آنکہ آگئی چمنِ علم میں بہار
اور شاخِ دینِ مصطفوی ہوگئی ہری

لاہور نورِ علم سے رخشندہ ہوگیا
شرمندہ جس سے ہوگیا خورشیدِ خاوری

پھر یک بیک ہوا گئی پنجاب کی پلٹ
گردش میں آخر آہی گیا چرخِ چنبری

رجعت پسند ہوگئے ملت کے سنگ راہ
اسلام کی اُجڑ گئی کھیتی ہری بھری

باطل کا غلغلہ ہوا افلاک تک بلند
قرآں میں بند ہوگئی حق کی نواگری

چاندی سمجھ رہے تھے جسے ہوگئی خزف
ہیرا جو تھا وہ بن گیا پل بھر میں کنکری

Marfat.com

سر جھک گیا حمایت اسلام کا وہاں جھکتا جہاں تھا کفر کا اکلیلِ سروری

اس وقت ہم کو کوئی سلیماں چاہیئے

باطل اگر ہے دیو تو ہے انجمن پری

اے قوم مژدہ ہو کہ سلیماں بھی آ گیا باطل ہُوا اجنہ کا دعوئ خودسری

جبروتیوں نے دین کا ڈنکا بجا دیا طاغوتیوں کی اب نہ چلے گی فسوں گری

وقت آ گیا کہ ہو علم اسلام کا بلند اقبال اس انجمن کے بنے ہیں سکرٹری

نواب ذوالفقار علی خاں ہیں اس کے صدر کیوں جلوہ ریز اس میں نہ ہو شانِ حیدری

چشمہ اُبل رہا ہے محمد کے نور کا

اب ہم ہیں اور اس میں ہماری شناوری

Marfat.com

اسلامی یونیورسٹی

مسلمانو! یہ جو سید احمد خاں کے احساں ہیں
کہ نقشِ فی الحجر سرمایۂ لوحِ دل و جاں ہیں

اسی کی عمر بھر کی کوششوں کا ماحصل سمجھو
اثر جس عام بیداری کے ملت میں نمایاں ہیں

اسی کی پرہنر شیرازہ بندی کے تصدق میں
مجزا نسخۂ ملت کے اوراقِ پریشاں ہیں

عضو سرورِ کون و مکاں سے اس کو ترکے میں
ملا وہ دردِ مضمر قوم کے سب جس میں درماں ہیں

جگایا اس نے ہم سوتے ہوؤں کو خوابِ غفلت سے
وہ غفلت بستیاں جس سے ہوئیں قوموں کی ویراں ہیں

ہر اک دل میں لگا دی اک نئی ایسی لگن اس نے
کہ آتش زیرِ پا اس وقت تک اس سے مسلماں ہیں

ریاضِ قوم کو از بسکہ سینچا اس کے اشکوں نے
بہاریں اس کی رشکِ رونقِ گلزارِ رضواں ہیں

وہ خود تو خلد میں ہے کارنامے اس کے سب لیکن
مہ و خورشید کے مانند تاباں اور درخشاں ہیں

علی گڑھ میں کیا قائم وہ دارالعلم سید نے
ثنا خواں ہیں پرائے جس کے اپنے جس پہ نازاں ہیں

یہ دارالعلم اب بھی گرچہ ہے اسلام کا مرکز
فضائل جس سے پیدا اور معارف جس میں پنہاں ہیں

وہ جانِ سرو چمن اس وقت بھی گویا دبستاں ہے
عرب کی اور عجم کی بلبلیں جس میں غزلخواں ہیں

مگر پروازِ شہبازِ تمنا ہے بلند اس سے
ہماری ہمتیں پا کوبِ سقفِ چرخِ گرداں ہیں

Marfat.com

بنانا ہے ہمیں ملّت کی یونیورسٹی اس کو
بٹھانا ہے ہمیں اوجِ ثریا پر ابھی اس کو

یہ "دار العلم" سدِّ راہِ آسیبِ زماں ہوگا — اسی چشمے سے دیکھو گے کہ اک دریا رواں ہوگا
حدیث "شاعری جزویست از پیغمبری" سچ ہے — یہ مطلع اس حقیقت کا مصدق بے گماں ہوگا
کہی جو بات برسوں اب سے پہلے خواجہ حالی نے — زمانہ کوئی دن جاتا ہے اس کا ترجماں ہوگا
قدومِ میمنت آثار سے اپنے شہنشہ کے — شرف اندوز جس دن کشورِ ہندوستاں ہوگا
علی گڈھ کو لگیں گے چار چاند اور اُن کی کرنوں سے — منور ایشیا کے علم و فن کا آسماں ہوگا
عطا فرمائیں گے قیصر وہ شاہی چارٹر اس کو — مسلمانوں کی یونیورسٹی کا جو نشاں ہوگا
مسلمانوں پہ ہوگی نازل اُس دن رحمتِ باری — مسلمانانِ عالم کا نصیب اُس دن جواں ہوگا
مسیحیت چکا دے گی تمام اسلام کا قرضہ — وہ قرضہ جانتا جس کو یقیناً اک جہاں ہوگا
سمجھ کر اپنے قیصر کو مثیلِ سایۂ احساں — دلِ احساں پذیر اس دن رہینِ امتناں ہوگا
ملے گا ہم کو اُس دن خلعتِ حریتِ عقلی — علی گڈھ علم کا اُس دن حقیقی پاسباں ہوگا
سمیٹیں گے متاعِ دین و دنیا اپنے دامن میں — یہ اسلوبِ مناسب اتحادِ جسم و جاں ہوگا
ہم آغوش آ کے ہوں گے علم اور مذہب علیگڈھ میں — فقیہ و فلسفی ہر اک یہاں کا نکتہ داں ہوگا
علومِ مغربی کا فیض ہوگا اک طرف جاری — علومِ مشرقی کا اک طرف دریا رواں ہوگا

Marfat.com

بجھے گی پیاس ہر کشور کے پیاسوں کی یہاں آکر — علی گڑھ منبعِ رودِ حیاتِ جاوداں ہوگا
مٹا دے گا علی گڑھ اندلس کی یاد کو دل سے — اگر بغداد ہوگا زندہ تو آکر یہاں ہوگا

یہ مژدہ ہیں وقار الملک و آغا خاں سنانے کو
کہ ہے فصلِ بہار اسلام کے گلشن میں آنے کو

مسلمانو! بس اٹھ بیٹھو کہ وقتِ امتحاں آیا — ہماری راہ پر اک عمر کے بعد آسماں آیا
کروگے اس سے بڑھ کر فخر تم کس بات پر یارو — کہ خود چل کر تمہارے گھر شہِ ہندوستاں آیا
الٹ جائے گی قسمت ہی نہ اب بھی گوہرِ مقصود — تمہارے ہاتھ اگر اے معشرِ اسلامیاں آیا
سمجھ لو لَن تَنَالُوا البِرَّ حَتّٰى تُنفِقُوا کو تم! — کہ یہ ارشاد ہے قرآں کے اندر بے گماں آیا
خدا کا شکر ہے ملت کے جو مخدوم ہیں ان کو — خیالِ دست گیریِ گروہِ بے کساں آیا
بنے قومی گدا اور لے کے کاسہ ہاتھ میں نکلے — وہ کاسہ ہاتھ جس سے حاصلِ صد بحر و کاں آیا
نہ روکا اس سے ہرگز ان کو آسائش نے دولت کی — نہ ان کو مطلقاً مانع خیالِ عز و شاں آیا
لیے کشکول آغا خاں کو جب دیکھا گدائی کا — نظر الفقر فخری کا ہمیں دلکش سماں آیا
پھری تصویر ایثارِ نبی ہاشمی کی آنکھوں میں — زباں پر جب ہمارے نامِ سلطانِ جہاں آیا
جب اعیان و اکابر کی یہ بیداری کی حالت ہے — رہے گی قوم محوِ لذتِ خوابِ گراں آیا؟
پیادے اٹھ کے دوڑیں ساتھ ساتھ اشتر سواروں کے — کہ منزل کے قریب الحمد للہ کارواں آیا

Marfat.com

فقط دس لاکھ میں مقصد کی اب تکمیل ہوتی ہے
سمجھ سکتے نہیں ہم کس لئے پھر ڈھیل ہوتی ہے

یقیں ہے پل میں حل یہ عقدہ دشوار ہو جائے
ذرا ساقی کی چشم مست اگر ہشیار ہو جائے

کرے گر قوم مل کر عرض آصف جاہ سادس سے
ادھر بھی اک نظر اے قوم کے سردار ہو جائے

بنایا خاک کو ہے کیمیا تیری نگاہوں نے
خذف جس کے اثر سے گوہر شہوار ہو جائے

سرور انگیز تیرا بادۂ ایثار و احساں ہے
پلا اتنا کہ محفل مست اور سرشار ہو جائے

ترا وابستۂ دامانِ دولت جب علی گڑھ ہے
نہ استمداد کو طیار کیوں ہر بار ہو جائے

اگر جنبش میں آ جائے کفِ گوہر فشاں تیری
مسلمانوں کی یونیورسٹی تیار ہو جائے

اگر یہ عرض پہنچے میر محبوب علی خاں تک
بلا وقت مسلمانوں کا بیڑا پار ہو جائے

خدا چاہے تو ہوں گی مشکلیں سب قوم کی آساں
علی گڑھ علم کا بن جائے گا خورشید نور افشاں

Marfat.com

عید رمضان

۱۳۲۸ھ

بدلا ہے عجب رنگ مسرت نے جہاں کا
ہر پیر یہ ہوتا ہے گماں آج جواں کا

اک لہر تھی برقی کہ گئی دوڑ رگوں میں
گردوں سے مہ یکشبہ جب شام کو جھانکا

جیتے تھے اس امید پہ مشتاق مہ عید
حاجب نہ ہو با دل کوئی چشم نگراں کا

ہر رنج ہے دنیا میں باندازۂ راحت
ہر سوز نہاں بدرقہ ہے ساز عیاں کا

انعام طرب لائی ہے شوال کی پہلی
گذرا یہ صد آلام مہینہ رمضاں کا

توپوں کی شلک سے گرج اٹھا ہے زمانہ
کھولا ہے مگر رعد نے قفل اپنے دہاں کا

بچے ہیں نہا دھو کے سویرے ہی سے طیار
بدلے ہوئے جوڑا نئے انداز سے بانکا

آنکھوں میں ہے سرمہ تو لبوں پر ہے تبسم
قدرت کا یہ جلوہ ہے کرشمہ وہ ہے ماں کا

ہیں سرد دمن گوش بہ گلبانگ عنادل
یا سن رہے ہیں شور مسلمان اذاں کا

یہ طنطنہ ہے دین کی شوکت کا ترانہ
یہ غلغلہ پیغام ہے عید رمضاں کا

آرائش بام و در اسلام ہے اس سے
یہ عید اک انعام ہے اللہ میاں کا

Marfat.com

میری بھی طبیعت میں ہے آج ایک نیا جوش   پھونکوں گا فسوں نظم میں آج اپنی زباں کا

دریائے معانی بہ فراوانیٔ امواج   شرمندۂ احساں ہے مری طبعِ رواں کا

دیکھی نہیں تصویرِ فصاحت کی جنہوں نے   وہ دیکھ لیں انداز مرے حسنِ بیاں کا

امڈی چلی آتی ہیں مضامیں کی گھٹائیں
برسیں یہ قلم پائے اشارہ جو بناں کا

تھی عیدگہ اک آئینہ جس میں نظر آیا   جلوہ مجھے اسلامیوں کی شوکت و شاں کا

ہر شاخِ دلِ ایمان کے پھولوں سے لدی تھی   اس باغ میں ڈر تھا نہ بہاراں کو خزاں کا

چرچے تھے اخوت کے زبان کہ و مہ پر   تھی لب لباب آج مساوات یہاں کا

بیٹھے تھے امیر اور فقیر ایک ہی صف میں   ٹوٹا تھا طلسم آج فلاں ابن فلاں کا

اس بزمِ دل افروز میں ہوتا نہ گذر کیوں
مجھ بیکس و بے مایہ و گم نام و نشاں کا

جیسے ہی دوگانہ سے فراغت ہوئی مجھ کو   چہرہ نظر آیا مجھے اس جانِ جہاں کا

بجلی سی گئی کوند مری آنکھ کے آگے   غارت ہوا سرمایہ مری تاب و تواں کا

توڑا سپرِ ضبط کو اور دل کے ہوئی پار   چشمِ غلط انداز میں تھا زور سناں کا

تھا غمزۂ جفاکیش لبِ لعل وفا کوش   وہ امن کا دشمن تو یہ ضامن تھا اماں کا

اک آہ جگر سوز نکل ہی گئی دل سے   دعویٰ تھا بڑا اگرچہ مجھے ضبطِ فغاں کا

Marfat.com

سوچا یہ مگر ساتھ ہی، کس طرح ہے ممکن — نظارہ حرم میں نگہ نازبتاں کا
کیا ہوگئی مسجد بھی کلیسا کے برابر — دیتی ہیں جہاں کام مسیں حور جناں کا
کانوں میں ترنم کسی غارتگر دیں کا — آنکھوں میں تصور کسی آفت گر جاں کا
مسجد میں غرض شرم سے آب آب ہوئی میں — اور دامن غیرت سے وہیں چہرہ کو ڈھانکا
اس سے یہ کہا میں نے کہ اے خالِ رخ حسن — دربار ہے یہ بادشہ کون و مکاں کا
وہ خود ہے جمیل اس لئے آنکھوں سے نہاں ہے — بے پردہ جو تم ہو یہ سلیقہ ہے کہاں کا
اس قید سے آزاد ہوئیں آپ یہ کیوں کر — بی بی کو اشارہ یہ ہوا کب سے میاں کا
مسجد میں جو تم آئی ہو بے برقع و چادر — کیا تم کو یہی حکم ہے اللہ میاں کا

ہے خانہ بر اندازِ حیا یہ نئی تہذیب
اس نے تمہیں رکھا نہ یہاں کا نہ وہاں کا

سن کر مری باتیں یہ کہا اس نے بگڑ کر — سب بی بیاں آزاد ہیں اب پردہ کہاں کا
تم کون ہو پردہ کا جو دو مشورہ مجھ کو — کیا تم کو بھی منصب ہے کسی شیخ زماں کا
معنی یہ ہی تم سمجھے ہو کیا غض بصر کے — آنچل سے جمال رخ پرنور کو ڈھانکا
عارض پہ جسے بار ہو دامانِ نگہ تک — کیوں کر متحمل ہو وہ اس بار گراں کا
میں پھرتی ہوں اور پھرتی رہوں گی کھلے بندوں — کچھ اس میں اجارہ نہیں یہاں و فلاں کا
میں جانتی ہوں تجھ کو کہ پہلے ہی سے میرے — دل پر ہے اثر تیری جراحات لساں کا

Marfat.com

مشہور ہے تو شہر میں شیطان کی مانند — ہے ذکر ترا مشغلہ ہر خرد و کلاں کا

محفل نہیں اس شہر میں ایسی کوئی جس میں — چرچا نہ ہوا تیری درازیٔ زباں کا

پردہ کی حمایت میں جو کھولے گا زباں تو — ہو جائے گا رہنا تجھے دشوار یہاں کا

میں ایک اشارہ میں نکلوا تجھے دوں گی — رہ جائے گا سب ٹھاٹھ دھرا یوں ہی یہاں کا

رکتی ہے کہیں روکے سے آزادیٔ نسواں — باطل ہے فسوں تیری چنیں اور چناں کا

کچھ تجھ کو خبر بھی ہے کہ کعبہ کے مقابل
کیا حشر ہوا ابرہہ کے پیل دماں کا

اس وقت مرا ناطقہ تھا سر بہ گریباں — افسوں نہ چلا کچھ بھی مرے زور بیاں کا

اک مشت خس خشک بنی اور ہوئی طعمہ — منطق مری اس کی نگہ شعلہ فشاں کا

تھا تیز تر از خنجر خونریز مرا نطق — کام اس سے مگر اس نے لیا سنگ فساں کا

یوں کھا کے شکست الغرض اس شوخ سے میں نے — مسجد سے نکل رستہ لیا اپنے مکاں کا

اور دل میں یہ ٹھانی کہ نہ ٹوکوں گا پھر ان کو — جو کام لیا کرتے ہیں ابرو سے کماں کا

ایک ایک نظر جن کی دلوں کو کرے بسمل — ایک ایک ادا جن کی پڑھے مرثیہ جاں کا

کیوں اپنے کمالات کے جوہر میں دکھاؤں — کس واسطے افسانہ بنوں بزم جہاں کا

کیا مجھ کو یہ معلوم نہیں ہے کہ ہنرمند — آماجگہ کینہ ہے ابنائے زماں کا

اعلائے فضیلت ہے صلائے حسد و بغض — اظہار جہالت ہے نشاں امن و اماں کا

Marfat.com

جاہل ہے سرافراز تو عالم ہے نگوں سار
واللہ عجب بھاؤ ہے قسمت کی دکاں کا

گالی ہو بھری منہ میں مگر لب پہ دعا ہو
یہ نکتہ سمجھ لو سبق سود و زیاں کا

کڑوی ہو کسیلی ہو چڑھا جا نہ کر انکار
فرمان یہ تسلیم کر و پیر مغاں کا

جلوت مری ہو جائے گی خلوت میں مبدل
ہو گی جو ذریعہ مرے نام اور نشاں کا

اک گوشہ میں بیٹھا ہوا دنیا سے الگ میں
سیکھوں گا سبق عافیت دامن داماں کا

Marfat.com

عید اضحیٰ

سنہ ۱۳۴۹ھ

عید اضحیٰ آئی ہے لے کر اخوّت کا پیام
دوحۂ بطحا میں لہرائی مُحبّت کی شمیم

تازہ پھر ہوتی ہے سُنت آج ابراہیمؑ کی
ہو رہا ہے آج پھر حل عقدۂ ذبحِ عظیم

رولتے ہیں آج وہ موتی گدایانِ حرم
جن کو آیا تھا لُٹانے ایک مکّہ کا یتیم

ہند میں ایثار و سربازی کا ہے آج امتحاں
اے مُسلمانو! تمہارا تو یہ مسلک ہے قدیم

Marfat.com

لندن

لیلیٰ شب نے مانگ سنواری
آدھی عمر اسی میں گذاری

بجتے ہیں پہلے بارہ ٹن ٹن
پھر بجتا ہے گجر کا ارگن

چاند کی پیلی پیلی کرنیں
پیاری چھیل چھبیلی کرنیں

سقف فلک پر ناچیں چھم چھم
صحن زمیں پہ اتریں جھم جھم

دیتی ہیں تاروں کو ہچکولے
نور کے لٹکاتی ہیں ہنڈولے

پگھلی ہوئی چاندی کا سمندر
بہنے لگا باہر اور اندر

جس نے ملمع اپنا چڑھایا
اور پلٹی اُس شہر کی کایا

جو کہ ہے غداری میں بابل
کہتے ہیں سب ملکوں کا جسے دل

یعنی عروس دنیا لندن
شاہد دل کش و زیبا لندن

قلۂ کوہ و دشت و بیاباں
ہاموں، دریا، وادی، میداں

سب پہ تری آبادی پھیلی
ہو نہیں سکتی جس کی گنتی

Marfat.com

تیرے عرصۂ دل کے اوپر　　تیرے حجلۂ جاں کے اندر
کیسے کیسے جذبے ہیں پوشیاں
کیسے کیسے بھرے ہیں ارماں

اے دُنیا کے شہروں کے افسر　　سب سے افضل سب سے برتر
حشمت والے شوکت والے　　نشۂ دولت کے متوالے
صنعت اور تجارت والے　　دولت اور حکومت والے
دانش والے حکمت والے　　فلسفہ والے ہیئت والے
ہُنڈیوں والے نوٹوں والے　　فانڈوں والے ٹوٹوں والے
برجوں اور میناروں والے　　باغوں اور بہاروں والے
ہالوں والے پارکوں والے　　لائنوں والے بارکوں والے
ریلوں والے تاروں والے　　برقی موٹر کاروں والے
قصروں اور ایوانوں والے　　ہوٹلوں اور میخانوں والے
وِسکی والے اکشا والے　　لیمنڈ والے سوڈا والے
مرغیوں والے انڈوں والے　　ریزنوں[1] اور آمنڈوں[2] والے
توپوں اور بندوقوں والے　　عاشقوں اور معشوقوں والے
تِنکے چننے والوں والے　　سر کے دھننے والوں والے

۱؎ کشمش ۲؎ بادام

Marfat.com

گورے گورے گالوں والے بھورے بھورے بالوں والے
پیاری پیاری جبینوں والے اُبھرے اُبھرے سینوں والے
چوری کرنے والوں والے جیب کترنے والوں والے
لفنگوں والے لچوں والے شہدوں اور اُچکوں والے

کیسے کیسے گُن اور بدیاں
ہیں ترے دل کے اندر پنہاں

دیکھنا ہو گر تم کو تماشا اچھی طرح سے کبھی لندن کا
واٹرلو کے پل سے دیکھو وقت پہ صُبح صادق کا ہو
پہلی شعاعیں سورج کی جب چاک ہوں کرتی دامانِ شب
وہ دامن کہ ٹکے ہیں یکسر جس میں کروڑوں کوکبِ اختر
گیسو جبکہ نگارِ سحر کے شبنم کے قطروں سے ہوں بھیگے
گزرو اگر اس پل پہ قضارا دیکھ لو لندن کا نظارا
سیر کا اصلی وقت یہی ہے یہ وہ گھڑی ہے جس میں چھپی ہے
مستی عہدِ شباب لندن ناز و ادا و حجابِ لندن
یہ وہ ساعت حسن افزا ہے جوبن اس کا پھٹا پڑتا ہے
صبح کو ہے یہ عروس نکھرتی ندی پر آ کر پانی ہے بھرتی

Marfat.com

جیسے کوئی دلبر خنداں — کرتا نقاب سے ہوا چہلیاں
ویسے ہی لندن نو کے تڑکے — اپنی جبیں نور فشاں سے
بادل مست اور جھومنے والے — پیشانی کے چومنے والے
ایک طرف کو ادا سے ہٹا کر — ناز سے شرما کر اٹھلا کر

چہرہ کی تاب دکھا دیتا ہے
سورج جس کو جلا دیتا ہے

ایسے میں دیکھے کوئی لندن — اس کے قصر و بام و برزن
گرجا دیکھے مندر دیکھے — دریا دیکھے بندر دیکھے
دیکھے دریا کی موجوں کو — دیکھے بارکوں میں فوجوں کو
کشتیوں کے مستولوں کو دیکھے — شاخوں پہ پھل اور پھولوں کو دیکھے
رونق دیکھے بازاروں کی — کثرت دیکھے لشکاروں کی
پردۂ عبرت پر پھر کھینچے — اپنے تصور کے رنگوں سے
اگلوں کے آثار کا نقشہ — پچھلوں کے دربار کا نقشہ
منعم کے اقبال کی صورت — مفلس کے جنجال کی صورت
دل کی فراخی و تنگی دیکھے — بخت کی رنگا رنگی دیکھے
دیکھے غرض یہ سب تصویریں — شان خداوندی کی تجلی

Marfat.com

لندن کا آوازۂ عظمت ‏ ‏ سنتی کب سے آئی ہے خلقت
اس نے ایک زمانہ دیکھا ‏ ‏ صدیوں کا آنا جانا دیکھا
سیلِ حیات بہے جاتی ہے ‏ ‏ امڈی موج چلی آتی ہے
صبح کو جب سورج ہے نکلتا ‏ ‏ نور کا اک چشمہ ہے ابلتا
دیکھو پھر وہی شکلِ مثالی ‏ ‏ اور وہی فانوسِ خیالی
دل کی لگی سینہ میں دکاں ہے ‏ ‏ درد کا جس میں بھرا ساماں ہے
بیم و رجا و حسرت و ارماں ‏ ‏ سازِ عیاں و سوزشِ پنہاں

ہے کہیں فقر کہیں ہے تنعم
قسمت کا برپا ہے تلاطم

Marfat.com

سنگم

پریاگ میں ملی ہے جمنا سے آ کے گنگا
پگھلا ہُوا یہ نیلم بہتا ہوا وہ ہیرا
اُن کی جُدائیوں نے کھینچا ہے نقش جوڑا
ان کی روانیاں ہیں شانِ خدائے یکتا
سنگم کی سیڑھیوں پر موتی لڑھک رہا ہے

Marfat.com

مبارکباد عید صیام بہ معاونین زمیندار

عید جو ہے روزہ داروں کی مسرت کا نچوڑ
ہو مبارک قدر دانانِ "زمیندار" آپ کو

آپ کے گھر عید جن خوشیوں کو لے کر آئی ہے
سال بھر خوشیاں یہی دکھلائے دادار آپ کو

رکھے آتی عید تک ساقیٔ دوراں کا کرم
کامیابی کی مئے گلگوں سے سرشار آپ کو

دوست ہو جو آپ کا ہو سربلند و ارجمند
اور معاند آپ کا آئے نظر خوار آپ کو

کوکب بخت آپ کا ہو نقطۂ وسط السما
طالع حاسد نظر آئے نگوں سار آپ کو

آپ کے پہلو میں دل ہو اور ہو اس دل میں درد
دیکھوں ان آنکھوں سے میں ملت کا غمخوار آپ کو

اس عنایت سے جو مجھ پر صرف ہے پروردگار
رکھے اس اخبار کا برسوں خریدار آپ کو

اس کا ہر مضموں ہو گلزار اور قلم بلبل مرا
اور ہو دل میں اشتیاق سیر گلزار آپ کو

نکتہ داں گر قدر فرماتے ہیں اس اخبار کی
فخر ہے اس قدر دانی کا سزاوار آپ کو

رات دن ہے یہ جریدہ خدمتِ ملی میں وقف
اس حقیقت سے نہ ہوگا شاید انکار آپ کو

ہے تعلق آپ کا اور اس کا ربط جسم و جاں
آپ سے ہے اس کو پیار اور اس سے ہے پیار آپ کو

کیجئے اس کو بلند آواز ہے یہ آپ کی
آپ کی خاطر ہی میں لکھتا ہوں ہر بار آپ کو

"دوڑ ملا کی ہے مسجد تک" مثل مشہور ہے
کیوں نہ میں تکلیف دوں پھر چار و ناچار آپ کو

Marfat.com

زمینداری

زمیندارو تمہیں گر کچھ بھی آتی ہو زمینداری — تو مہماں چند دن کی ہند میں رہ جائے ناداری

تمہیں گر ڈھنگ آتا ہو زمیں سے کام لینے کا — تو ہو جائے یقیناً خاکِ ہند اکسیر پر بھاری

تمہارا ملک اب بھی ڈھیر کندن کے اگلتا ہے — رسائی سے تمہاری طبع بالکل گرچہ ہے عاری

تمہارا ہل وہی چرسا وہی رول وُل وہی اُسکی — کلوں کا مدتوں سے فیض گو دنیا میں ہے جاری

فلاحت کا پھریرا اڑ رہا ہے اوجِ رفعت پر — مگر باقی تمہاری ہے وہی اب تک نگوں ساری

ہیں خوشحال آج سب طبقے پہ تم لوگوں کے حصّے میں — وہی روٹی ہے جو کی اور وہی بینگن کی ترکاری

صدی ہونے کو آئی بیسویں اور پاگل ہو تم — تمہاری عادتیں ہیں عہدِ دقیانوس کی ساری

زمانے کا بہت سخت امتحاں ہے کامیاب اس میں — وہی ہوتے ہیں جو کرتے ہیں پوری جم کے تیاری

تمہاری جو کی اور گیہوں کی کھیتی لہلہائے تھی — تو کس کس کی کرو گے اس میں آخر نازبرداری

کھلاؤ گے زن و فرزند کو یا دو گے بنئے کو — کرو گے یا ادا پنجاہ فیصد ٹکس سرکاری

اگر رہنا ہے دنیا میں تمہیں آرام و عزت سے — اگر تم چاہتے ہو دُور ہو یہ ذلت و خواری

تو وہ نکتے زراعت کے جو یورپ میں مروّج ہیں
کرو ازبر کہ ہو آساں تم لوگوں کی دشواری

Marfat.com

حافظ کے دو⁽²⁾ اشعار کی تضمین

بعد مدت میں نے کی تجدیدِ پیمانِ الست
چھوڑ کر دنیا پرستی بن گیا ہوں دیں پرست

پھر کے پہنچا یار کی محفل میں الٹی ایک جست
نشہ ٹپکاتی گئی ساغر میں اُس کی چشمِ مست

جس نے یکساں کر دیئے آگے مرے بالا و پست
بندہ پیرِ خراباتم کہ لطفش دائم است

ورنہ لطفِ شیخ و زاہد گاہ ہست و گاہ نیست

بن رہے ہیں آج کل سرکار کے جو معتمد
ہاتھ میں جن کے ہماری قوم کا ہے نیک و بد

کوئی بھی درخواست کی جاتی نہیں ہے جن کی رد
جو وفاداری کے لے آئے ہیں کونسل سے سند

خواجہ اس نکتہ سے فرماتے ہیں ایسوں کی مدد
بر درِ میخانہ رفتن کارِ یکرنگاں بود

خود فروشاں را بکوئے مے فروشاں راہ نیست

۲۵- جنوری ۱۹۱۲ء

Marfat.com

چند حسرت آفریں حقیقتیں

جب سے ہم میں "آزیبل" اور "سر" پیدا ہوئے — سوئے فتنے جاگ اٹھے اور شر پیدا ہوئے
طاقِ نسیاں پر اُسے اسلامیوں نے رکھ دیا — جس غرض سے حضرت خیر البشر پیدا ہوئے
وَانکِحُوا مَا طَابَ سے کرتے ہیں جو مسلم ابا — کیوں نہ وہ پیٹر کے یا ولیم کے گھر پیدا ہوئے
کیوں نہ سیکھیں عورتیں آنکھوں میں آنکھیں ڈالنا — مرد جن کے منکرِ غضِ بصر پیدا ہوئے
سُرمۂ چشمِ حسیناں بن گئی تہذیبِ غرب — دل لبھانے کو نئے جادو نظر پیدا ہوئے
آنکھ ہو گی لذت اندوزِ جمالِ بے حجاب — خرمنِ غیرت کے گھر برقِ شرر پیدا ہوئے
پردہ دارِ خانۂ مسلم نہ کیوں ہو عنکبوت — انڈیا کونسل کے اندر پردہ در پیدا ہوئے
شرع میں بھی ٹانگ اڑانے سے نہیں ڈرتے ذرا — ہم میں ایسے ایسے گستاخ اور نڈر پیدا ہوئے
وا دریغا فطرتِ مسلم ہوئی جاتی ہے مسخ — بن رہے ہیں لومڑی جو شیرِ نر پیدا ہوئے
کوڑیوں کے بھاؤ بکتے پھرتے ہیں بازار میں — مسند آرائی کے لائق جو گہر پیدا ہوئے
پاسِ ناموسِ شریعت شرع والوں کو نہیں — حامیِ دینِ مبیں سب نیم تر پیدا ہوئے

Marfat.com

دیکھنا تھا ہم کو ان آنکھوں سے یہ بھی انقلاب　　آدمی سب ہو گئے گم اور خر پیدا ہوئے
دیکھنے کی اور سننے کی توقع ان سے کیا　　پیٹ ہی سے ماں کے جو کور اور کر پیدا ہوئے
انتخاب ہفت کشور خطہ پنجاب ہے　　اس میں کیا کیا نکتہ سنج اور نکتہ ور پیدا ہوئے

حاسدانِ تیرہ باطن کے جلانے کے لئے
تجھ میں اے پنجاب اقبال و ظفر پیدا ہوئے

۱۰ جولائی ۱۹۱۲ء

Marfat.com

حالی کے چند ابیات کی تخمیس

قرآں ہمارے قفل تمنا کی ہے کلید — نصرت کی جس نے دی ہے ہزیمت میں بھی نوید
لاتقنطوا کے بادہ کی جس سے ہوئی کشید — حرماں میں ہاتھ سے نہ دیا رشتۂ اُمید
اب تک تو ہم جہاں میں بہت شادماں رہے

مشرق میں ٹھیکہ ایک نے تبریز کا لیا — مغرب میں دوسرے نے مراقش کو کھا لیا
جو ہم نے گم کیا تھا وہ یورپ نے پا لیا — یارانِ تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے

دیتے ہیں چلکے ہم کو سر ایڈورڈ واہ واہ — ظاہر میں آپ بنتے ہیں سلطاں کے خیر خواہ
در پردہ آپ رکھتے ہیں پاپا سے رسم و راہ — کل کی خبر غلط ہو تو جھوٹے کا رو سیاہ
تم مدعی کے گھر گئے اور میہماں رہے

ان کو اطالیہ میں ہوس رانیوں سے کام — ہم کو طرابلس میں پریشانیوں سے کام
دونوں کو اپنی اپنی خود افشانیوں سے کام — دریا کو اپنی موج کی طغیانیوں سے کام
کشتی کسی کی پار ہو یا درمیاں رہے

۱۵ فروری ۱۹۱۲ء

Marfat.com

ستارۂ صبح

بنا ہی دائرہ ہم نے لیا معارف کا — محال ہے کہ ہمارا کوئی ادارہ نہ ہو
کہاں سے لاؤں مضامین غیب کی سرخی — علی الصباح اگر چار کا غرارہ نہ ہو
نہ کھل سکے گی زباں عندلیب شیدا کی — بہار کا اسے جس وقت تک اشارہ نہ ہو
بلند ہے تری ہمت تو باز بن کے دکھا — مگر کبھی بھی کلاغ طفیل خوارہ نہ ہو
منگاؤ پرچہ مگر چندہ ہضم کر جاؤ — یہ کار خیر ہے اس میں تو استخارہ نہ ہو
کمال ماہ بھی ہے اور جلال مہر بھی ہے — ستارہ ہی نہیں جو صبح کا ستارہ نہ ہو

خدا ہو ساتھ تو طوفاں زدوں کو کیا ڈر ہے
نظر کے سامنے دریا کا گر کنارہ نہ ہو

یکم جنوری ۱۹۱۷ء

Marfat.com

صورت و سیرت

تمہیں صورت پہ غرہ ہے مجھے سیرت پہ نازش ہے
تمہیں پروا ہے دنیا کی مجھے ہے فکر عقبیٰ کی

کسی کے کام آنے کی اگر توفیق ہے مجھ کو
ہے تخصیص اس سعادت میں نہ آبا کی نہ آقا کی

یہ دین اسلام کی ہے کیا اجارہ آپ کا اس میں
یہ برکت ہے رسول اللہؐ کے دین مزکیٰ کی

دلوں کو بندہ پرور دیکھئے کالے ہیں یا گورے
کہ یوں تو آپ بھی خاکی ہیں اور بندہ بھی ہے خاکی

---

۸ جنوری ۱۹۱۷ء

Marfat.com

ابدی زندگانی کا راز

اک مجتہد سے مَیں نے کیا اس طرح خطاب
نکتے نکالے آپ نے ہیں بات بات میں

واقف ہیں آپ فلسفۂ موجبات سے
ساتھ اس کے دخل آپ کو ہے سالبات میں

مجھ کو بھی اپنے علم سے کچھ حصّہ دیجئے
جنچتا ہوں میں اگر نظرِ التفات میں

موت اور زندگی کے نہیں جانتا میں رمز
درخور نہیں ہے کچھ بھی مجھے ان نکات میں

یہ مسئلہ سپردِ قلم کر سکے وہی
ڈالا ہو جس نے صوفِ تفلسف دوات میں

کہنا ہے کیا اصولِ طبیعی کا فلسفہ
ارشاد کیا ہے بابِ حیات و ممات میں

کہنے لگے کہ نام ہیں دو ایک چیز کے
ہیں مختلف صفات عیاں ایک ذات میں

اشکال ہیں یہ دو حرکت کی جُدا جُدا
مرکز ہے ایک دائرۂ کائنات میں

فرقِ نظر ہے ورنہ چمکتا ہے ایک نور
سورج کو دن کے وقت کواکب کو رات میں

جولانیوں کی ریگِ رواں میں بھی ہے نمود
طغیانیاں ہیں گر نظر آرا فرات میں

یہ فصل ہے فسانۂ شمر و حسینؑ کی
پڑھ جائیے گا اس کو شہادت کی ات میں

ہیں جلوہ ریز گرمیِ ہنگامہ کے شرار
دولہا مگر نظر نہیں آتا برات میں

پوچھو حسینؑ سے ابدی زندگی کا راز
یہ نکتہ ہے چھپا ہوا ان کی وفات میں

جھپکی ہے آنکھ کی جسے سمجھے ہو زندگی
ہے مستتر مگر ابدیت ممات میں

۷ ستمبر ۱۹۱۷ء

Marfat.com

رزمگاہ صحافت

محاذ لاہور

ستارۂ صبح اور اس کے حریف و حلیف

جھگڑا ہوا انارکلی میں کل اس طرح / مکا پڑا اُدھر سے ادھر سے چپلی لکد
دو شخص گرم بحث تھے پوچھا یہ ایک نے / کچھ جانتے بھی ہو کہ یہ کیسی ہے رد و کد
رخشندہ ہے ستارۂ صبح آب و تاب سے / لیکن اسے پسند نہیں کرتے ذی خرد
کہتے ہیں اب نہیں ہیں وہ پہلے ظفر علی / دل سے خیال قوم انہوں نے کیا ہے رد
سمجھو نہ کر کے شملہ سے آزاد ہو گئے / مانگی بجائے قوم گورمنٹ سے مدد
حکام سے ہوئے ہیں طلبگارِ عفوِ جرم / ظاہر کیا وہ عجز نہیں کوئی جس کی حد
راوی سے پار آ نہیں سکتے تھے پیشتر / لیکن ہوئے اب ایسے حکومت کے معتمد
ہندوستان بھر میں نہیں ان کو روک ٹوک / باقی رہی نہ کوئی بھی رستے میں اُن کی سد
اخبار بھی نکال لیا دھوم دھام سے / دیکھو تو چھل فریب کے دریا کا جزر و مد
جو کچھ بھی ہے یہ قوم فروشی کا ہے صلہ / اس فعل سے ہوئی بہت اسلامیوں کی کد
کچھ ان سے واسطہ نہیں اسلام کو رہا / وہ ہوم رول کے بھی مخالف ہیں اب اشد
ان کی مخالفت میں ہے سب ملک متفق / ہندو بہ جد و جہد تو مسلم بہ شد و مد
شملہ سے کھینچ کے آئی ہے جو اب نئی شبیہ / حضرت کے خواب اس میں نمایاں ہیں خال و خد

Marfat.com

سنتے ہی دوسرے نے چمک کر دیا جواب — ہیں بندہ پرور آپ حقیقت سے نابلد
لاہور سے نکلتے ہیں اخبار جس قدر — ان کو ظفر علی سے ہے محض اس لئے حسد
جاری کیا "ستارۂ صبح" آکے کیوں یہاں — پڑتی ہے اس کی قدر سے ان پر بلا کی زد
اب پوچھتا نہیں کوئی پیسے کو ان کی بات — کر دی ہے آکے بند اس اخبار نے رسد
وَالعصر کا سبق انہیں ازبر ہے آج کل — ٹوٹے میں آکے بھول گئے اللّٰہُ الصَّمَد
اُن کے ظفر علی پہ ہیں جو کچھ بھی اعتراض — اُن کی دلیل کچھ بھی نہیں سب ہیں بے سند
اللہ اپنے نور کا خود ہو گیا متمم — مہ نور مے فشاند و سگ بانگ می زند

اتنے میں خود "ستارۂ صبح" آکے ڈٹ گیا — اور آتے ہی حلیف کو دی اس طرح مدد
من سر بر آستانِ پیمبر نہادہ ام — زاں پائے من بہ عرش بریں نقش می زند
جا در مذاقِ فتنہ گرفت است معنیم — شورِ نشور راز اثر خامہ ام چکد
جبریل سودہ سرمۂ افکارِ من بہ عرش — در چشمِ انتقاد بمیلِ ادب کشد
برکندنش محال بہ نیروئے آشتی است — خارِ حسد بہ سینۂ حاسد چو می خلد
آغاز مویہ کرد رقیبِ سیاہ رو — دلبر دلش ربود و دلِ خود بباد دہد

سرکش چو شد حسود ندا آمد از فلک
فوارہ چوں بلند شود سرنگوں شود

۱۲ ستمبر ۱۹۱۷ء

Marfat.com

ترشی ملا نشہ

جتا رہے ہیں وہ مجھ پہ الفت رقیب کو فیض یاب کرکے
میں اُن کی محفل سے اُٹھ تو آیا مگر اُنہیں لاجواب کرکے

جھلک رہی ہے جو رُخ پہ سُرخی عرق سے تر ہے جبین انور
چمن سے شاید وہ آرہے ہیں گلاب کو آب آب کرکے

شراب چھوڑی ہے آپ نے گر تو کون سا ہے کمال اس میں
مزہ تو جب ہے کہ لعل لب سے دکھایئے اجتناب کرکے

جلے ہوئے دل سے بھی ابھی تک وفا کی بو اُن کو آرہی ہے
خدا سے مانگا اُنہوں نے مجھ کو اسی لئے انتخاب کرکے

وجود کا اور عدم کا جھگڑا عجب نہیں ہے کہ میں چکا دوں
دیا گیا گر عذاب مجھ کو مرے گنہ کا حساب کرکے

جلے ہوؤں کو جلا رہے ہیں مٹے ہوؤں کو مٹا رہے ہیں
ہوا سے مل کر اڑا رہے ہیں وہ میری مٹی خراب کرکے

Marfat.com

قلم میں گل ریزیاں کہاں اب بہار پر چھا گئی خزاں اب
بصد تصنع بلا رہا ہوں شباب کو میں خضاب کرکے

شراب پیتا ہوں میں بھی لیکن نشے میں ترشی ملی ہوئی ہے
پیالہ بھیجا ہے محتسب نے مگر ذرا احتساب کرکے

پھری جو دیکھی ہے آنکھ اُن کی زمانہ تیور بدل رہا ہے
جما دیا رنگ آسماں کا اُنہوں نے مجھ پر عتاب کرکے

مدینہ کے بام و در سے ہم کو نظر چمکتا ہوا ابھر آیا
وہ نور جس نے دکھا دیا ذرّہ ذرّہ کو آفتاب کرکے

۱۰۔ نومبر ۱۹۱۷ء

Marfat.com

سوز و ساز

آج ہوا ہے اجتماع قدس میں اہلِ راز کا
رنگ دکھاؤں میں تمہیں بزم کے سوز و ساز کا

جھوم رہے ہیں نشہ میں جن و ملائک و بشر
جوش ہے کائنات میں خمکدۂ حجاز کا

غلغلہ ہے مچا ہوا فرش سے بام عرش تک
مسلمِ دلفگار کے نالۂ جاں گداز کا

غیرتِ حق کی بجلیاں کوند رہی ہیں ہر طرف
ترکِ فلک کو حکم ہے اک نئی ترکتاز کا

ہند ہو یا حجاز ہو مصر ہو یا عراق ہو
حیلہ نہ چل سکا کہیں جانِ بہانہ ساز کا

مشرقیوں کے واسطے سایہ ہے عین آفتاب
فلسفہ ہے یہ مغربی نورِ نظر نواز کا

کعبہ میں آ گئے صنم بتکدہ بن گیا حرم
قبلہ ہی وہ نہیں رہا رخ ہو کدھر نماز کا

زہر بھرا پیالہ ہے لیکن اسے پیو ضرور
حکم یہی اشارہ ہے ان کی نگاہِ ناز کا

تاب نہیں کہ سن سکوں کیجئے اس کو مختصر
قصہ بہت طویل ہے کفر کی حرص و آز کا

وقتِ دوا گذر گیا عہدِ دعا ہوا قریب
ناصیۂ مریض کو اذن ہوا نیاز کا!

---

٦ فروری سنہ ۱۹۲۰ء

Marfat.com

سر مائیکل اوڈوائر کے احسانات

(۱)

مرے مخدوم مولینا عمادی … مزیّن جن سے ہے بزم افادات
فضائل کو ہے جن کی ذات پر ناز … معارف کو ہیں جو وجہ مباہات
لگے کہنے یہ مجھ سے نثر میں جب … کئے نثری سے میں نے اقتباسات
کہ شعری سے خطا ایسی ہوئی کیا … نہیں اس پر جو حضرت کی عنایات
چمک سکتی نہیں ہرگز صحافت … نہ جب تک نظم کے ہوں اس میں لمعات
تنقل کے لئے خوان سخن پر … مناسب ہے کہ چن دیجے فکاہات
کہا میں نے کہ فرماتے ہیں سچ آپ … ہے بیشک مطربی قاضیٔ حاجات
مگر لاؤں سلیقہ وہ کہاں سے … کہ نکلے بے تکلف بات میں بات
نہ مجھ میں بو نواسی بذلہ سنجی … کہ دہرا دوں لو دوں شب کی حکایات
نہ مجھ میں دوپیازہ کی ظرافت … کہ اکبر خوش ہو اور ہو بیربل مات
بہرحال آپ کو اصرار ہے جب … تو حاضر ذیل میں ہے کچھ خرافات

Marfat.com

(ب)

نہیں اپنوں سے اُمیدِ مدارات
تو کیا غیروں سے ہو چشم مراعات

محبت کا نتیجہ ہے عداوت
نرالی ہے عمل کی یہ مکافات

جگر پھٹتا ہے بھرتا ہوں اگر آہ
زباں کٹتی ہے کرتا ہوں اگر بات

زمانے کا ہے یہ برتاؤ مجھ سے
کہ اُٹھتے جوتیاں ہیں بیٹھتے لات

لکد کوبِ حوادث ہو رہا ہوں
ہیں میرے ہی لئے شاید سب آفات

ہوا جس وقت سے خلوت گزیں میں
زمیں ہے سخت اور دور آسمان سات

مرے دل کی ہے بستی جن سے آباد
نہیں ہوتی ہے اُن سے بھی ملاقات

ستاروں سے کیا کرتا ہوں باتیں
گذر جاتی ہے باتوں میں مری رات

کسی کی زلف عنبر بو کی مانند
پریشاں کیوں نہ ہوں میرے خیالات

ہوئے ہیں منکشف مجھ پر یہ اسرار
پڑھی ہیں میں نے جب قرآں کی آیات

کہ کرنا ہو کسی پر گر بھروسا
تو ہے وہ اک فقط اللہ کی ذات

(ج)

نہیں میرے لئے زیبا شکایات
کہ ہیں بدلے ہوئے دنیا کے حالات

نہیں اسلاف سے کچھ بھی مشابہ
ہماری قوم کے اطوار و عادات

مٹیں اس کی خصوصیات ملی
ہوئے سلب اس کے دینی امتیازات

اخوت اور مروت اور ایثار
یہ ہوں گی قرنِ اول کی روایات

Marfat.com

کدھر ہے بو علی سینا کی حکمت　　کہاں ہیں بو حنیفی اجتہادات

(د)

کرم آباد کو سر مائیکل نے　　بنایا ہے مری علمی حوالات
اگر اس وقت میں آزاد ہوتا　　دکھا سکتا نہ شاید یہ کمالات
نہ ہوتی ترجمے کی مجھ کو فرصت　　کتابوں میں نہ کٹتے میرے دن رات
نہ ہوتا نعت ہی کا سر میں سودا　　نہ دل ہی سے نکل سکتی مناجات
پرو سکتا نہ موتی روز ایسے　　چمک سے جن کی ہیں شمس و قمر مات
گنواتا شاید اپنے وقت کو میں　　دلاتی شرم مجھ کو میری اوقات

عسیٰ ان تکرھوا اشیئا کی تاویل
سجھاتے یوں ہیں قرآں کے اشارات

۲۷- اپریل ۱۹۲۰ء

خیالستان

اک جہانِ رنگ و بو خود مرا خیال تھا
گوشۂ قفس مجھے عالمِ مثال تھا

رات شاہبازِ فکر لے گیا کہاں کہاں
خود تو میں شکستہ پر او رگستہ بال تھا

چھُپ چکا تھا آفتاب ضَو فشاں تھا ماہتاب
کائنات کا مزاج رو بہ اعتدال تھا

کوہ و دشت و بام و در غرقِ موجِ نور تھے
بسکہ ماہ نیم ماہ بن چکا ہلال تھا

چاک تھی قبائے گل بے نقاب تھے نجوم
بے حجاب ہر طرف حُسنِ لایزال تھا

دیکھتا تھا میں جدھر سر بسجدہ تھے شجر
ڈال ڈال پات پات ذکرِ ذوالجلال تھا

عرش و فرش مست تھے اپنے اپنے رنگ میں
کیا کہوں مگر کہ کیا میرے دل کا حال تھا

وہ زمانہ پھر گیا یک بیک نگاہ میں
جب ہر ایک حق پرست ذرۂ بلال تھا

جب نبیؐ کے نام پر جسم و روح تھے نثار
جب خُدا کی راہ میں وقف جان و مال تھا

جامِ جم سے بے نیاز تھی شراب خانہ ساز
مے کشوں کا چارہ ساز ساغرِ صفا تھا

باغ میں وہی بہار پھر بھی آئے گی کبھی
حاملانِ عرش سے یہ مرا سوال تھا

ہم زباں نہ تھے مگر میں سمجھ گیا مراد
میری بات کا جواب مُصطفےٰ کمال تھا

Marfat.com

تشنگی و سیرابی

مزرعِ ادب کو ہے آرزوئے سیرابی
نقش آپ کا لیکن ہے تو وہ بھی سیمابی

عِلم کی یہ منزل ہے راہ چلنے والے کا
کام چل نہیں سکتا گر نہ ہو وہ فارابی

جام ہاتھ میں لے کر سوچ لیجئے اتنا
ظرف بھی میسّر ہے بادہ ہے یہ عنابی

Marfat.com

منصور

مجھ سے ملنے کے لئے زنداں میں منصور آ گیا
ڈھونڈتی تھیں جس کو آنکھیں چشمِ بد دُور آ گیا

جس مکاں میں تھا اندھیرا اُس میں پھیلی روشنی
چیر کر ظلمت کے پردے آنکھ میں نُور آ گیا

جانِ بابا اس سیہ خانے میں تم کیوں آ گئے
میں تو ہو کر اپنی اس عادت سے مجبور آ گیا

اس کا رونا اس کا ہنسنا اس کی شوخی اس کی ضد
مجھ کو یاد اختر ترے بچپن کا دستور آ گیا

منٹگمری جیل

Marfat.com

صفیرِ سروش

فَلَا تَعْجَلْ عَلَیْہِمْ سن کے بھی تجھ کو نہ صبر آیا — مگر یہ ناصبوری مقتضا ہے تیری فطرت کا
نظر آتے تجھے معلول و علت کے نئے عالم — اُٹھا سکتا اگر تو پردہ ایزد کی مشیت کا
تری آنکھوں سے اوجھل وہ حیاتِ نو ہے دنیا کی — تصرف جس میں پنہاں ہے خدا کے دستِ قدرت کا
وہ اُمت کی حیاتِ جاوداں کا ساز و ساماں ہے — تجھے فتنہ نظر آیا ہے بن کر جو قیامت کا
جسے تعبیرِ سیلابِ حوادث سے کیا تو نے — حقیقت میں وہ اک اُمڈا ہوا دریا ہے رحمت کا
سمجھتا ہے تباہی تو جسے اسلام والوں کی — وہ در اصل اک نیا انداز ہے احیاءِ ملت کا
حرم کیا ہے فقط اک جذبہ ہے جس کی جہانگیری — خراج اقلیمِ جاں سے آ کے لیتی ہے اخوت کا
فنا سامانیاں اس میں نہیں ہیں اینٹ پتھر کی — بگڑنا کس طرح ممکن ہے بن کر اس عمارت کا
یہ جو کچھ ہو رہا ہے ہو رہا ہے ایک مقصد سے — تحفظ اس سے ہے مقصود ناموسِ شریعت کا
ڈبوئے جا رہے ہیں ہر طرف کفار کے بیڑے — مٹایا جا رہا ہے ہر طرف نقش ان کی عظمت کا
کہاں ہیں مناف اور ہو گئی کیا سلطنت ان کی — ابھی کل تک جہاں میں غلغلہ تھا جن کی صولت کا

Marfat.com

کدھر ہیں ہسپبرگ اور کیا ہوئی اُن کی شہنشاہی
کہ تھی عثمانیوں کے حق میں اک پرکالہ آفت کا

خدائی کرنے والے مٹ گئے اور مٹتے جاتے ہیں
وہی رہ جائیں گے کچھ پاس ہے جن کو امانت کا

خدا ہرگز نہیں کرتا فراموش اپنے بندوں کو
اگر بندے ادا کرتے رہیں فرض اس کی طاعت کا

بڑھا ہے چاند گھٹ گھٹ کر بڑھی ہے موج ہٹ ہٹ کر
اسی انداز سے ہوگا عروج اک دن خلافت کا

انہیں آتش بجانوں کا حیاتِ دہر پر حق ہے
جو رکھتے ہوں سرِ شوریدہ میں سودا شہادت کا

مسلماں جی نہیں سکتا ہے مر لیتا نہیں جب تک
یہ دریا چڑھ نہیں سکتا اُتر لیتا نہیں جب تک

Marfat.com

ہندوؤں کی محکومی کے اسباب

لالہ لاجپت رائے کی تاریخ ہند پر نظر

لاجپت رائے نے تاریخ تو لکھی ہے مگر
جس سے روشن ہو ضمیر اس میں وہ تحکیم نہیں

مسئلہ یہ ہے کہ با ایں ہمہ عظمت ہندو
کشورِ ہند میں کیوں صاحبِ دیہیم نہیں

سینکڑوں سال سے اغیار کے ہیں کیوں ذلیل
اور ڈبے ان کی غلامی کے جراثیم نہیں

اس تنزل کے علل پر ہے مورخ کو عبور
لیکن اصلی جو سبب ہے وہی تسلیم نہیں

ہیں فقط اس لئے اغیار کے محکوم ہنود
کہ انہیں دی گئی توحید کی تعلیم نہیں

آج جھک جائیں اگر ایک خدا کے آگے
سرِ افلاک جھکے ان کے لوا کے آگے

خالصہ بھی تو وہی قوم ہے جس کے معبود
کثرت اندوز تھے کاشی کے صنم خانوں سے

ان میں بھی جمع تھے گوسالہ پرستوں کے عیوب
ظلم انساں پہ سوا کرتے تھے حیوانوں سے

کبھی ان کو بھی اچھوتوں سے وہی نفرت تھی
ہندوؤں کو ہے جو ان سوختہ سامانوں سے

ان کی ہر رسم کی رونق بھی بڑھا کرتی تھی
قرنہا قرن کے اوہام کے افسانوں سے

مگر اک گھونٹ پلایا انہیں جب نانک نے
مانگ کر ساقیٔ یثرب کے خمستانوں سے

Marfat.com

تو کرامت وہ نمایاں ہوئی ان کے ہاتھوں   جس کو تھی نسبت تخصیص مسلمانوں سے
آج تم دیکھ رہے ہو کہ ہوئی ہے پیدا   ید بیضا کی چمک ان کے گریبانوں سے
کاٹنے نکلی ہے زنجیر غلامی کی یہ قوم   اپنے ہی خون میں نہائی ہوئی کرپانوں سے
اُس طرف تیغ و تفنگ اس طرف اک ذوقِ عمل   جا کے ٹکرائے ہیں درویش جہانبانوں سے
عقل اور عشق کا یہ معرکہ پھر گرم ہوا   جنگ پھر ہوتی ہے دیوانوں کی فرزانوں سے

شانِ نمرود اُدھر آنِ براہیم اِدھر
آتشِ تیز اُدھر شیوۂ تسلیم اِدھر

تو بھی اے برہمن آئینِ براہیمی سیکھ   توڑ دے بت کی جو گردن وہ تبر پیدا کر
اب بنا اپنے لئے کوئی نیا ہی مندر   نئی دیوار کے اندر نئے در پیدا کر
تا کہ ہر وقت ترے گھر کی نگہبانی ہو   جس کا ہمسایہ ہو اللہ او وہ گھر پیدا کر
جو ہر انسان کی گردن میں حمائل ہو جائے   ایسے زنار کی بندش کا ہنر پیدا کر
جو ابد تک نہ مٹے قشقہ جبیں پر وہ لگا   خاک سے سجدۂ پیہم کا اثر پیدا کر
خود بخود غیر پہ طاری تری ہیبت ہو گی   دل میں پہلے مگر اللہ کا ڈر پیدا کر
سلطنت کی ہے تمنا تو موحد بن جا   خاک اکسیر ہو جس سے وہ نظر پیدا کر

تجھ میں گر ملتِ گوسالہ پرستی نہ رہے
یوں حکومت کو تیری قوم ترستی نہ رہے

Marfat.com

شریعت اسلامی اور یورپ

قطع ید سارق پہ ہے یورپ کا یہ فتویٰ — وحشی ہے وہ قانون جو دیتا یہ سزا ہے
تہذیب کے اُستاد کے اس قول کو سُن کر — مَیں نے یہ کہا آپ کا ارشاد بجا ہے
دو تولہ ربڑ کے لیے افریقہ میں لیکن — اِک ہاتھ اور اک پاؤں جو کٹ جائیں یہ کیا ہے
مقطوع ہوں اعضا فقط اِتنی سی خطا پر — مزدُور نے پیمانہ سے کم کام کیا ہے
ہو مشغلہ تفریح کا مثلہ حبشی کا — کس مذہب و ملت میں یہ تعزیر روا ہے
ہے معترض اسلام پہ چوروں کا یہ ہمدرد — خود اُس نے کبھی جائزہ اپنا بھی لیا ہے

شہتیر سے مُنہ موڑ کے تنکے سے اُلجھنا
اے اُمّت عیسیٰ تری دیرینہ ادا ہے

Marfat.com

محفلِ نشاط

جب تک جلا نہ دے تفِ سوزِ دروں مجھے
ممکن نہیں کہ آئے قرار و سکوں مجھے

ساقی سے بے نیاز ہیں سرمستیاں مری
خونِ جگر ہے کیفِ مئے لالہ گوں مجھے

فضلِ خدا فراخورِ فطرت ہے اے حکیم
دی تجھ کو حق نے عقل تو بخشا جنوں مجھے

میرا یہ جرم ہے کہ ہوں نازک مشام کیوں
خاکِ حرم سے آئی ہے کیوں بوئے خوں مجھے

اک محفلِ نشاط ہے قیدِ فرنگ بھی
از بسکہ ہے صریرِ قلم ارغنوں مجھے

Marfat.com

علامہ اقبال کی گائے

۱۶ر جنوری ۱۹۲۵ء کو علامہ اقبال کی گائے نے بچھڑا دیا۔ اور آپ کے آقائے نامدار اعنی میاں علی بخش صاحب جو مدتوں سے آپ کے شریک رنج و راحت چلے آتے ہیں ایک نہایت دیدہ زیب تشت میں گائے کی کھیں بھر کر اُس پہ اوراق نقرئی لگا کر اور سینٹ کی ہوائیاں چھڑک کر دفتر زمیندار میں لائے۔ قاعدہ ہے کہ جب کسی عزیز کی طرف سے کوئی ایسا تحفہ پہنچے۔ تو لانے والے کو انعام دیا جاتا ہے۔ میاں علی بخش کے لئے ان اشعار کا صلہ تجویز کیا گیا

جو اپنی میٹھی کھیس زمیندار کو کھلائے
دودھوں نہائے ڈاکٹر اقبال کی وہ گائے

فرہاد لا سکا نہ جسے کوہسار سے
وہ جوئے شیر وادی پنجاب میں بہائے

ہو ناظرین کے لئے سرمایۂ سرور
صفرائے لونہا کی جھلک ہند کو دکھائے

سرلاجپت دھتیں تو کریں رقص بالوی
گوسالہ اس کا وجد میں ہر سامری کو لائے

ڈکرائے مال روڈ پہ جا کر علی الصباح
اور نغمۂ اتحاد کا لاہور کو سنائے

تھن مُنہ سے گر لگائے تو امرت برس پڑے
موتی جھڑیں اگر وہ کہیں کان پھڑپھڑائے

چلا رہے ہیں لالہ کہ گوسالہ ہے یہ نحس
کونسل کا صدر آتے ہی جو شیخ[1] کو بنائے

ملہ شیخ عبدالقادر صدر مجلس وضع آئین و قوانین پنجاب

Marfat.com

تصویرِ آرزو

میری جاں پر چھائے جاتی ہے فنا کی آرزو
اور زباں پر آئے جاتی ہے بقا کی آرزو

مَیں خبر جس ابتدا کی ہوں کہاں گم ہو گیا
میری آنکھوں کو ہے میرے نقشِ پا کی آرزو

ڈھونڈتا پھرتا ہوں میں اسلام کو لے کر چراغ
کافرِ مسلم نما کو ہے خدا کی آرزو

صدق میں صدیقِ اکبر سے الگ میری روش
لیکن اس پر بھی صداقت کے لوا کی آرزو

عدل میں فاروقِ اعظم سے جدا میرا شعار
لیکن اس پر بھی خلافت کی قبا کی آرزو

شرمِ دیں میں ضد ہوں میں عثمان کے آئین کی
لیکن اس پر بھی اُسی شانِ حیا کی آرزو؟

دست و پا بشکستگی پر بھی مرے دل میں رہی
زورِ بازوئے علی مرتضےٰؓ کی آرزو

آنکھ مازاغ البصر کے سر سے بیگانہ ہو
حیف ہے پھر بھی ہو اُس کو ماطغیٰ کی آرزو

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی کو بھول کر
آرزو میری بھی ہے کیسی بلا کی آرزو

اے مسیحا کی تو بدلے ابن آذر کی دُعا
بلکہ خود خلاقِ اکبر کی قضا کی آرزو

Marfat.com

اُٹھ کہ ہے تیری دوا ہی تیری اُمت کا علاج — ملّتِ بیضا کو ہے تیری دُعا کی آرزو
جاگ جاگ اے نیند کے ماتے کہ تیری قوم کو — ہے اسی منزل میں اپنے رہ نما کی آرزو

رات اندھیری کارواں جنگل میں اور چپ ہے جرس
قافلہ کو ہے تری بانگِ درا کی آرزو

Marfat.com

عید الفطر

۱۳۴۴ھ

عید آئی لیکن اس کی کیا خوشی پنجاب کو
بجھ رہی ہیں جب کہ ماتم کی صفیں بنگال میں

کیسے قسمت کے دھنی ہیں ہم مسلمانانِ ہند
مل نہیں سکتا خوشی کا ایک دن بھی سال میں

کب دکھا سکتے ہیں کھا کر گوشت سر عبدالرحیم
جو کرامت مالوی جی نے دکھائی دال میں

سنگٹھنیوں کے پٹے کے ہاتھ ابھی دیکھے ہیں کیا
حال کے جوہر کھلیں گے جا کے استقبال میں

طورِ سینا اور تھا کاشی کی وادی اور ہے
آ گئے موسیٰ یہاں خود سامری کی چال میں

ایک وہ ہیں جو لنڈھا کر بادۂ رنگیں کے خم
بے تکلف چھپتے رہتے ہیں [illegible] بال میں

ایک ہم ہیں [illegible] کلمہ گو
حکم ہوتا ہے ڈبو دو ان کو تیغ تال میں

مسلم اٹھا دردِ دین کر گر پڑا آنسو کی طرح
کچھ نہ فرق آیا مگر کافر کے استقلال میں

کاٹ کر پیپل کی شاخیں شیخ جی خوش ہو گئے
یہ نہیں سوچا کہ ہیں اس کی جڑیں پاتال میں

Marfat.com

سب سے بڑھ کر ہے اُنہیں کو دشمنی اسلام سے
آج ہے جن کا شمار اقطاب اور ابدال میں

صورت آدم کی مگر سیرت میں رشک اہرمن
نام کو انساں مگر ابلیس ہیں اعمال میں

اتقا سے بعد و ہجر اور اس پہ یہ دعویٰ کہ ہم
ہیں حضور سرورِ کون و مکاں کی آل میں

مطلقاً بے بہرہ ہے دینِ حجازی سے یہ قوم
حصہ جس کا ہے مسلمانوں کے جان و مال میں

مَیں کہاں اور وہ کہاں لیکن جھلکتا دیکھ لو
رنگ فخرالدین رازی میرے استدلال میں

Marfat.com

عید

لاہور یکم شوال المکرم ۱۳۴۰ھ

ماتم کدۂ ہند میں اے عید نہ آتو
ہم سوگ میں ہیں نغمۂ شادی نہ سُنا تو

ہم غم زدہ ہیں کیا ترے آنے کی خوشی ہو
افسردہ دلوں کا نہ مذاق آ کے اڑا تو

عید اُن کی ہے جو قید نصاریٰ سے ہوں آزاد
کیوں چل کے غلاموں کے گھر آئی ہے بھلا تو

جس ملک میں کھانے کو فقط روزہ ہو یا غم
کیا اس کو چکھائے گی سیوئیوں کا مزا تو

اس چاند سی صورت پہ کبھی ہم بھی فدا تھے
بستے ہیں جہاں اب ترے عاشق وہیں جا تو

گر عرش سے اتری ہے تو لے راہ عرب کی
یا رونق اناطولیہ کی جا کے بڑھا تو

بام و درِ کابل پہ بکھیر اپنی تجلی
طہران میں پہنچ اوڑھ کے عشرت کی ردا تو

دہلی میں نہ آ اور اگر آئی ہے تو اے عید
ہم نیند کے ماتوں کو بھی سوتے سے جگا تو

شاہِ دوسرا کا ہمیں دے جا کوئی پیغام
بگڑی ہوئی اسلام کی تقدیر بنا تو

Marfat.com

اُردوئے معلّٰے

سن گُنکھنیے کہ وہ ہیں دشمنِ جانِ اُردو
میٹنا چاہتے ہیں نام و نشانِ اُردو

فارسی سے انہیں نفرت ہے جو ہے رُوحِ ادب
عربی سے انہیں ضد ہے جو ہے جانِ اُردو

اُن کے سب حملے مگر اپنے ہی اُوپر اُلٹے
اُن کے سینوں میں ہے پیوست سنانِ اُردو

لاجپت رائے گھلے جاتے ہیں اس غم میں کہ ہائے
لازمی ہوگئی پٹنہ میں زبانِ اُردو

"تیج" کے والد ماجد کو یہ حسرت ہی رہی
ناگری کو نہ میسّر ہوئی شانِ اُردو

ٹاٹ ہندی کا بنارس میں اُلٹ کر چمکی
آریہ ورت کی منڈی میں دکانِ اُردو

ہم نے بھاشا میں سُنی ہندی سمیلن کی کتھا
مگر اس میں وہ کہاں زورِ بیانِ اُردو

گرچہ گُن گاتے ہیں ہندی کے "ملاپ" اور "پرتاپ"
جس سے چاندی ہوئی ان کی وہ ہے کانِ اُردو

گالیاں کھا کے بھی ان کی انہیں دہ زر بخشی
دیکھتے جایئے پھیلائی خوانِ اُردو

مالوی جی نے بہت زور لگایا لیکن
نہ تھما پر نہ تھما سیلِ روانِ اُردو

سیرِ کہسار

حسبِ فرمائش ڈاکٹر گوکل چند نارنگ

گذاری میں نے تابستاں کی فرصت کوہساروں میں
دل افروز آبشاروں میں دل آرا مرغزاروں میں

ہم آغوش صبا تھی نکہتِ گل کی سیہ مستی
جنوں پرور تھے نغمے طائروں کے شاخساروں میں

کھنچی تھی سامنے زنجیر سر جیون پہاڑوں کی
فلک تھا بوسہ افشاں جن کی برفیلی قطاروں میں

نسیم آئی فضائے خلد سے اور بے حجاب آئی
کرن سورج کی ناچی ہو کے عریاں جوئباروں میں

منازل ارتقا کی کر رہے ہیں ٹہنیوں پر طے
جناب ڈاروِن کے جدِ امجد دیودار وں میں

الہ العالمیں معبود ہے ہم بے نواؤں کا
جناب مالوی ہیں آپ کے پروردگاروں میں

۲۱- جولائی سنہ ۱۹۲۰ء

Marfat.com

دیوِ استبداد

جس آزادی کی تلقین آج ہوتی ہے بنارس میں
کبھی یہ کان سنتے تھے مدینہ سے پیام اُس کا

وہ محفل جس کی رونق نامسلمانوں کے دم سے ہے
مسلماں ہی کیا کرتے تھے کل تک اہتمام اُس کا

رہی خود دار جب تک ملّتِ بیضا زمانے میں
کیا مشرق نے اور مغرب نے مل کر احترام اُس کا

"خودی" کا ہند میں لیکن ملا ہے جب سے درس اس کو
تو ڈھل کر آفتاب آیا لبِ بالائے بام اُس کا

وہی سرمایہ داری جو ہمارے حق میں لعنت تھی
بنایا جا رہا ہے آج ہم سب کو غلام اُس کا

دیا جاتا ہے زور اس نکتہ پر رہ کے کونسل میں
کہ اس دنیا کے اندر سب سے اچھا ہے نظام اُس کا

جھکا جاتا ہے خود اس "دیوِ استبداد" کے آگے
ہمارا شاعر اور سارا بلاغت زا کلام اُس کا

۲۴-جنوری سنہ ۱۹۲۸ء

Marfat.com

سہانا وقت

وقت آگیا کہ باغ میں بلبل ہو نغمہ سنج
اور شاخ گل کو مژدۂ فصل بہار دے

وقت آگیا کہ پھولوں سے لد جائیں ٹہنیاں
اور ہر شجر لباس خزاں کا اتار دے

وقت آگیا کہ آنکھ کو بازارگان صبح
بیعانۂ تفاوت لیل و نہار دے

وقت آگیا کہ ساقیٔ خم خانۂ حجاز
بھر بھر کے پھر ایاز مئے مشکبار دے

وقت آگیا کہ رات کٹے اور پو پھٹے
وقت آگیا کہ عرش سے جبریل تار دے

"اے شمع صبح ہوتی ہے روتی ہے کس لئے
تھوڑی سی رہ گئی ہے اسے بھی گذار دے

۱۲۔فروری ۱۹۲۸ء

Marfat.com

سخنورانِ عہد سے خطاب

اے نکتہ وران سخن آرا و سخن سنج — اے نغمہ گران چمنستانِ معانی
مانا کہ دل افروز ہے افسانۂ عذرا — مانا کہ دل آویز ہے سلمیٰ کی کہانی
مانا کہ اگر چھیڑ حسینوں سے چلی جائے — کٹ جائے گا اس مشغلہ میں عہد جوانی
گرمائے گا یہ ہمہمہ افسردہ دلوں کو — بڑھ جائے گی دریائے طبیعت کی روانی
مانا کہ ہیں آپ اپنے زمانہ کے نظیری — مانا کہ ہر ایک آپ میں ہے عرفیٔ ثانی
مانا کہ حدیث خط و رخسار کے آگے — بیکار ہے مشائیوں کی فلسفہ دانی
مانا کہ یہی زلف و خط و خال کی روداد — ہے مایۂ گلکاریٔ ایوان معانی
لیکن کبھی اس بات کو بھی آپ نے سوچا — یہ آپ کی تقویم ہے صدیوں کی پرانی
معشوق نئے بزم نئی رنگ نیا ہے — پیدا نئے خامے ہوئے ہیں اور نئے مانی
مژگاں کی سناں کے عوض اب سنتی ہے محفل — کانٹوں کی کتھا برہنہ پائی کی زبانی

Marfat.com

لذت وہ کہاں لعل لب یار میں ہے آج
جو دے رہی ہے پیٹ کے بھوکوں کی کہانی

گلشن میں نوا سنج ہو کیا مرغ خوش الحاں
صیاد کا جب مشغلہ ہے ریشہ دوانی

بدلا ہے زمانہ تو بدلئے روش اپنی
جو قوم ہے بیدار یہ ہے اس کی نشانی

گر شعر ہی کہنا ہے تو اس گرز گراں سے
بنیاد ہمیں چاہئے دنیا کی ہلانی

اے ہم نفسو یاد رہے خوب یہ تم کو
بستی نئی مشرق میں ہمیں کو ہے بسانی

۱۴۔ فروری ۱۹۲۹ء

Marfat.com

ریل

سحرِ بابل کے دھوئیں آ کے اڑائے میں نے
نئے نیرنگ زمانہ کو دکھائے میں نے

مصر میں صبح تو کلکتہ میں ہے شام مری
نیل و گنگا کے سرے اُٹھ کے ملائے میں نے

خود خدا کو بھی مری راہ سے ہٹتے ہی بنی
سینکڑوں اُس کے گھر اک آن میں ڈھائے میں نے

کالے گورے میں مراتب کی نہ تھی کوئی تمیز
وحشیوں کو یہ سب آداب سکھائے میں نے

مانچسٹر کے کفن ساز بھی چپ بیٹھے ہیں
اِس قدر روئی کے انبار لگائے میں نے

تخمُہ کے خطرہ سے محفوظ ہوا کشورِ ہند
لے اڑی غلہ کے جو ڈھیر بھی پائے میں نے

مے کشو مژدہ کہ پانی سے بھی سستی ہے شراب
کم سے کم مے کے نہیں دام بڑھائے میں نے

یکم فروری سنہ ۱۹۱۵ء

Marfat.com

ہلالِ عید سے دو دو باتیں

اے ہلالِ سطوتِ کبریٰ کی رفعت کے نشاں
میری آنکھوں میں ہے تیرا سیزدہ صد سالہ نور

تو ہمارے گھر کی چھت کی چاندنی اس دن سے ہے
حجتِ حق کا ہوا جب سن [illegible] ہجری میں ظہور

تو فروغ افشاں ہے اس شب سے ہماری بزم میں
جب ہوئے ہم اول اول نشۂ وحدت میں چور

ملتِ بیضا ہے تیری روشناس اُس وقت سے
بدر میں نیچا ہوا جب کفر کے سر کا غرور

تو نے دیکھا ہے ہمیں اور ہم نے دیکھا ہے تجھے
جب ہمارے نام کا بجتا تھا ڈنکا دور دور

پا کے جب آہٹ ہماری کانپتی تھی کائنات
اور ہماری دھوم تھی پروردۂ شورِ نشور

قصہ لیکن ہے یہ اُن فرخ نژاد ایام کا
جب ہمارے نامہ کا عنوان تھا عزم الامور

اُن دنوں جب عید کا بن کر نقیب آتا تھا تو
دوڑ جاتی تھی ہمارے قلب میں موجِ سرور

دیدنی تھی اُن دنوں آرائش ایوانِ ہند
آسماں تھا صفحہ اور تیری کرن بین السطور

اب نہ وہ آزادیاں ہیں اور نہ وہ دم خم رہے
تو تو شاید ہو وہی لیکن نہیں وہ ہم رہے

عید کی خوشیاں مبارک ہوں امان اللہ کو
یا رضا خاں پہلوی کو جن کے سر پر تاج ہے

Marfat.com

یا کمال اس دن منا سکتا ہے جشن حزمی
جس کا اپنا ملک ہے اور اس میں اپنا راج ہے

یا بچھا سکتا ہے عشرت کی بساط ابن سعود
کر چکا جو اپنے گھر سے غیر کا اخراج ہے

عید ان کی ہے جنہیں ہے پاسِ ناموس وطن
عید اُن کی ہے جنہیں دین ہدیٰ کی لاج ہے

تو ہی کر انصاف ہم کیا اور ہماری عید کیا
جن کی آزادی کی دولت ہو چکی تاراج ہے

جن کے اجڑے گھر میں بھونی بھانگ تک ملتی نہیں
جن کی جان اغیار کے بیداد کی آماج ہے

تو چمک کر منہ چڑاتا ہے ہمارا کس لئے
اور نوید عید لاتا ہے خدارا کس لئے

Marfat.com

محبّت کی راہ

محبت کی گلی میں سر کے بل جانا بھی ہوتا ہے ۔۔۔ صنم کے آستاں پر سر کا ٹھکرانا بھی ہوتا ہے
جگر میں ٹیس کا رہ رہ کے اٹھنا شرط ہے اُس کی ۔۔۔ تڑپنا بھی یہاں ہوتا ہے تڑپانا بھی ہوتا ہے

مقدر عشق بازی کا ہے جھڑکی یار کی سہنا
اور اس پر مدعی کی گالیاں کھانا بھی ہوتا ہے

Marfat.com

آزادی کا راز

مسلمانو! ہے آزادی کا یہ اک سہل سا لٹکا
محمدؐ کی غلامی کا کمر سے باندھ لو پٹکا

نشاں مٹنے نہ پائے دیکھنا امت کے ماتھے سے
حضورِ خواجۂ یثرب کے دروازے کی چوکھٹ کا

مدارا دشمنوں سے ہو تلطف دوستوں سے ہو
نہ جو اس راز کو سمجھا وہ سیدھی راہ سے بھٹکا

اسی تعلیم سے برگشتگی تھی جس نے پل بھر میں
زمیں پر آسماں سے ملتِ بیضا کو دے پٹکا

تمہارے دین کے ارکاں میں خلل کیا اس سے پڑتا ہے
بجایا سنکھ گر ہندو نے یا سکھ نے کیا جھٹکا

گلا کاٹو نہ تم اپنا اگر خود اپنے ہاتھوں سے
تو ہو سکتا نہیں کچھ بھی تمہیں تقدیر کا کھٹکا

Marfat.com

یتیم خانہ کالی کٹ

بھیک ہم مانگنے آئے ہیں یتیموں کے لئے — ایک پیوند کے دام اُن کی گلیموں کے لئے
لائے ہیں دولتِ کونین کا پیغام ہم آج — کوچہ خواجہ یثرب کے مقیموں کے لئے
ہونے والی ہے خداوند کی رحمت نازل — وقت آیا ہے سخاوت کا کریموں کے لئے
میمنہ کا لقب اللہ نے تجویز کیا — میمنوں کے لئے اور اُن کے میمنوں کے لئے

ہے فقط اہلِ کرم کے لئے فردوسِ بریں
نہیں یہ دولتِ جاوید لئیموں کے لئے

۷؍اگست ۱۹۳۱ء

Marfat.com

جواہر پارے

جائزہ ہند میں اسلام کا ہم نے جو لیا — تو مساجد کے عوض چند شوالے نکلے
نہ غزالی ہے نہ رازی ہے کتب خانوں میں — میز پر پل ہیں تو بستر سے مکالے نکلے
شرک سے جا کے یہ کہہ دو کہ ہے توحید وہ جن — جو نہ روکے سے رُکے اور نہ نکالے نکلے

وادیٔ عشق میں کانٹوں نے نکالا جب سر — پیشوائی کے لئے پاؤں کے چھالے نکلے

اُس شرافت کے عوض جس سے خجل ہو دولت — چند بوسیدہ و فرسودہ قبالے نکلے
نہ فضیلت رہی باقی نہ شجاعت قائم — مدتیں ہو گئیں یاروں کے دوالے نکلے

نعتِ رسولِ اکرم اک گنج شائگاں ہے — تھے اس میں جتنے موتی سب ہیں نے رول ڈالے
عقلِ گرہ کشا نے ایمان کی بدولت
سب عقدہ ہائے مشکل ناخن سے کھول ڈالے

Marfat.com

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللہ

تضمین بر غزلِ حافظ

خاتم از دریا برآرد دستِ یزداں غم مخور ۔۔۔ باز گرداند سلیماں را سلیماں غم مخور
یوسفِ گم گشتہ باز آید بکنعاں غم مخور ۔۔۔ کلبۂ احزاں شود روزے گلستاں غم مخور
مسلم اٹھ گلشن میں جا کانٹے نکال اور پھول چن ۔۔۔ کھول کر دیوانِ حافظ غیب کی آواز سن
اے دلِ غم دیدہ حالت بہ شود دل بد مکن ۔۔۔ ویں سرِ شوریدہ باز آید بساماں غم مخور
کیا ہوا گر چند دن سے پر الم ہے سرگذشت ۔۔۔ ہم سے چھوٹے درنہ و بغداد اور ازمیر و رشت
دورِ گردوں گر دو روزے بر مرادِ ما نگشت ۔۔۔ دائما یکساں نہ ماند حالِ دوراں غم مخور
تو بلند اسلام کا دنیا میں کرتا ہے علم ۔۔۔ پاؤں بھی شل ہوں گے تیرے ہاتھ بھی ہوں گے قلم
در بیاباں گر بشوقِ کعبہ خواہی زد قدم ۔۔۔ سرزنشہا گر کند خارِ مغیلاں غم مخور
تیری گردن پر ہے تیغِ کُلِّ جبّارٍ عنید ۔۔۔ نحن اقرب بھی ہے لیکن حافظ حبل الورید
گرچہ منزل بس خطرناک است و مقصد ناپدید ۔۔۔ ہیچ راہے نیست کو را نیست پایاں غم مخور

Marfat.com

تجھ کو کیا معلوم کیا ہے حکمتِ سرِّ کارِ غیب
کب برس پڑتا ہے تجھ پر ابرِ گوہر بارِ غیب

ہاں مشو نومید چوں واقف نۂ زا سرارِ غیب
باشد اندر پردہ بازی ہائے پنہاں غم مخور

ایک دن آباد ہوگا پھر ترا اُجڑا وطن
پھر ترے آگے جھکیں گے کج کلاہان زمن

گر بہار عمر باشد باز بر طرفِ چمن
چترِ گل بر سر کشی اے مرغ خوش خواں غم مخور

ہم کو اور تم سب کو ہے معلوم انجام رقیب
کیا ضرورت ہے کہ لیں بے فائدہ نام رقیب

حالِ ما در فرقتِ جاناں و ابرام رقیب
جملہ مے داند خدائے حال گرداں غم مخور

جب خدا کے دستِ قدرت میں ہے تیرا نیک و بد
تجھ کو کیا پروا اگر یوں رپ تجھ سے رکھتا ہے حسد

اے دل ار سیلِ فنا بنیادِ ہستی بر کند
چوں ترا نوح است کشتی باں ز طوفاں غم مخور

Marfat.com

اورنگ زیب کی زنّار سوزیوں کا افسانہ

کہتے ہیں کھانا نہ کھاتا تھا کبھی اورنگ زیب
تب کہ جس وقت تک دو چار ڈھا لیتا نہ تھا

تکیہ مسند پر لگا کر وہ نہ بیٹھا تھا کبھی
مندروں کی مسجدیں جب تک بنا لیتا نہ تھا

بات تک کرنی اُسے دشوار تھی دربار میں
کلمہ جب تک بت پرستوں کو پڑھا لیتا نہ تھا

لوٹتا رہتا تھا انگاروں پر اگلی صبح تک
آگ میں زنار اگر من بھر جلا لیتا نہ تھا

تیغ کو رکھتا تھا عریاں ہاتھ میں جس وقت تک
ہندوؤں کے خوں سے پیاس اُس کی بجھا لیتا نہ تھا

کوئی دن ایسا نہیں گذرا ہے اس کے عہد میں
جب وہ گنتی کلمہ گوؤں کی بڑھا لیتا نہ تھا

گر یہ سچ ہے پھر یہ سب ہندو کہاں سے آ گئے
ہوں گے تارے ٹوٹ کر جو آسماں سے آ گئے

Marfat.com

یوم المستضعفین

یہ نکتہ اُمّتِ مرحوم کو بھولا نہیں ہوگا
کہ اک دن کل جہاں میں غلبۂ دینِ مبیں ہوگا

وہ وقت آنے کو ہے جب ایشیا کی طرح یورپ بھی
رسول اللہ کے خوانِ کرم سے ریزہ چیں ہوگا

شرابِ معرفت بھر دی گئی ہوگی پیالوں میں
نویدِ وَاشتریٰ لے کر کھڑا روح الامیں ہوگا

مدارج طے سبھی ہو جائیں گے ایمانِ کامل کے
یقیں عین الیقیں ہوتا ہوا حق الیقیں ہوگا

جھکا دے گا سرِ تسلیم فاسجدوا واقترب سن کر
کوئی کافر اگر مجلس میں بُت در آستیں ہوگا

بجے گا سطوتِ کبریٰ کا ڈنکا ساری دنیا میں
زمیں مُلکِ یمیں ہوگی فلک زیرِ نگیں ہوگا

خلافت اقتدار اپنا زمانے پر جمائے گی
مطاعِ دہر قسطنطنیہ کا مسند نشیں ہوگا

اُلٹ جائیں گے ابلیس کے قانون کے پرزے
کتابِ عدل کا شیرازہ بندِ آئینِ دیں ہوگا

اسیرانِ جفا کی کاٹ دی جائیں گی زنجیریں
گلوئے ظلم کی گردن میں طوقِ آہنیں ہوگا

غلام آزاد ہوں گے تا کہ بخشا جائے تاج اُن کو
جہاں میں عدل ہوگا لیکن احساں کے قریں ہوگا

ہر اک چھوٹا بڑا آزاد ہوگا فکرِ دنیا سے
نہ زید افسردہ دل ہوگا نہ عمرو اندوہگیں ہوگا

یہ سارے غیب کے اسرار جس دن منکشف ہوں گے
بلند آفاق میں اُس دن سرِ مستضعفیں ہوگا

Marfat.com

فکاہات

Marfat.com

معبودِ وقت کی پرستش

حکومت کیا کرو گے لے کے انگریزوں سے نادانو
بجاؤ مسجدوں کے آگے باجا گائے کو پوجو

وطن اور اس کی آزادی سے ایسی بھی عداوت کیا
کہ آئینگر سے پھر کر لاجپت کی رائے کو پوجو

خُدا کا نور مالابار سے پھیلا ہے خیبر تک
جو آنکھیں ہیں تو اس کو ورنہ اس کے سائے کو پوجو

Marfat.com

علم پر ٹیکس

گورمنٹ پنجاب کے حکم سے
بڑھا دی گئی ہے مدارس کی فیس

مبارک ہو خواجہ احمد شاہ کو
اور اُن کو جو ہیں خواجہ کے ہم جلیس

نہ تعلیم اب پا سکیں گے عوام
جہالت غریبوں کو ڈالے گی پیس

بہت آج کل ہے گراں نرخِ علم
ہیں اشراف اُنیس اور اجلاف بیس

نہیں شوق امیروں کو تعلیم کا
غریبوں کو ملتی نہیں آہ فیس

ہے لڑکا زمیندار کا پاگل
کرے کیا وہ بنئے کے بیٹے کی ریس

بڑا ہو کے چٹخائے گا جوتیاں
بنے گا کسی نامزا کا سائیس

یہ حالت جب آتی ہے مجھ کو نظر
تو رہ رہ کے اٹھتی جگر میں ہے ٹیس

یہ گتھی جو سلجھائیں سر لوئی ڈین
تو دیں گے زمیندار ان کو ٹپس

ہیں پو بارہ بنیوں کے اس عہد میں
کہ ہم تو رعیت ہیں اور وہ رئیس

سُسر ہیں کچہری میں سر رشتہ دار
تو ہیں سالے صاحب اپیل نویس

انہیں ہم نے جانا تھا گوبر گنیش
مگر یہ تو نکلے بڑے ہی فریس

Marfat.com

کیا علم پر خرچ دل کھول کر
سمجھتے تھے ہم لالہ جی کو خسیس

جسے آپ کہتے ہیں ہندی زباں — حقیقت میں وہ ریختہ ہے سلیس
کنی ان کو ہیرے کی کھانے کو دو — جو ہیرے کو سمجھے ہیں ہیراکسیس
مٹے وہ زباں میٹنے سے کہاں — کہ جس نے پیدا ہوں داغ اور انیس

زمانہ کرا دے گا ہم تم میں صلح
گزر لینے دو سال پچیس تیس

بکم مئی ۱۹۱۲ء

Marfat.com

ٹام راج

یہ تو ممکن ہے کہ ہو پنجاب میں اسلام کالج
یہ نہیں ممکن کہ پھر قائم یہاں ہو رام راج
یوں ہی گر ہوتی رہی ناممکن اور ممکن کی بحث
اُٹھ نہیں سکتا قیامت تک بھی یارو ٹام راج

Marfat.com

پرانی روشنی

یہ نظم علامہ اقبال کے مکان پر بیٹھ کر اُس زمانہ میں لکھی گئی جب علامہ اقبال انارکلی میں رہتے تھے۔ اِس میں آدھے اشعار میرے ہیں۔ اور آدھے علامہ ممدوح کے۔

ہمارے شاہ کا ہمسر دارا ہے نہ خسرو ہے — کہ اُس کی ذات پہ نازاں بساطِ کہنہ و نو ہے

اگر اُس کی سلامی کے لئے نواب جھکتے ہیں — تو راجاؤں نے بھی چھدوائی اپنے کان کی لو ہے

کئی مسلک کئے ہیں لازمی تعلیم نے پیدا — احد شہ کا کوئی بھٹو کوئی آغا کا پیرو ہے

عجب ہے کھیل قسمت کا کہ بچپی الکشن کی — بچھائی شیخ بیچارے نے لالہ کو بڑی پو ہے

نہیں ہے بہرِ اظہارِ دغا لازم نمود اصلا — کہ بحرِ شعر میں پانی نہیں مطلق مگر رو ہے

حصولِ جاہ و عزت جس وفاداری کا مقصد ہو — وہ جنسِ ناروا گندم نہیں گندم نما جو ہے

ملے گی تشنۂ عزت کو کب اعزاز کی قلفی — مہینہ جون کا ہے اور یہ سرگرمِ تگ و دو ہے

مبارک ہے یہ جشنِ تاج پوشی جس کے صدقے میں — وہ مسجد تک چلا آیا کلب گھر کا جو رہرو ہے

مسلمانوں کی جمعیت اگر کم ہے تو کیا پروا — عدد سو کے چھیاسٹھ ہوں مگر مفہوم تو سو ہے

نہیں ہونے ہیں لیڈر اُن میں پیدا قابلیت سے — مسلمانوں میں یہ مخلوق مثلِ سبزۂ خودرو ہے

خوشامد نے جلا ڈالا ہے خودداری کے خرمن کو — ذرا سی شمع ہے کم بخت اور کتنی بڑی لو ہے

ضرورت کچھ نہ کچھ دنیا میں ہے عصمت فروشوں کی — یہ روحانی قدمچہ ہے یہ اخلاقی بدر رو ہے

پرانی روشنی میں دیکھ لو ہے پختگی کیسی — کہ پہلے دن سے ہر ماہ میں قائم وہی ضو ہے

یکم جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

Marfat.com

ووٹ

(۱)

لمنڈ تو ہے حقیقت راز اور مجاز ووٹ
کرتا ہے ناؤ نوش کا افشائے راز ووٹ

خود ووٹ خود ہی ووٹ گر اور خود ہی ووٹ گیر
کیوں نہ وہ وار لیگ نہ ہو خانہ ساز ووٹ

کچھ فرض یہ نہیں کہ پڑھیں وہ نماز بھی
دیتی ہے لیڈری کا جنہیں امتیاز ووٹ

محمود تھا جو ناظم بزم صنم گری
لایا برہمنوں سے چھڑا کر ایاز ووٹ

مضراب مصلحت سے بجائیں نہ کیوں اسے
ہے نغمۂ ہوس کے لئے مثل ساز ووٹ

(۲)

برپا کرے گا شہر میں شور نشور ووٹ
لائے گا [illegible] اہل قبور ووٹ

ٹی پارٹی بہانۂ تحصیل ووٹ ہے
[illegible] طور ووٹ

ڑخائیں بے وضو کی نماز اس کے واسطے
ہے زاہدان لیگ کی آنکھوں میں حور ووٹ

حکام میں رسوخ نہیں قرب حق سے کم
اس دور کے کلیم کو ہے کوہ طور ووٹ

آقا تھے بدحواس کہ اتنے میں آن کر
[illegible] ووٹ

ہمدم تجھے بھی چاہیے کونسل میں ہو جگہ
[illegible] ووٹ

کچھ اور بھی ہوں شعر کہ [illegible]
بکتا ہے پیسہ پیسہ میں [illegible]

۲۲ جولائی سنہ ۱۹۱۲ء

Marfat.com

گورا رنگ

کمزور کو لوٹ اور نہتّوں کا گلا کاٹ
کس سے تجھے اندیشہ ہے کس کی تجھے چوری
اس عہد کے تہذیب کے فتوی پہ عمل کر
سب تجھ کو روا ہے تری رنگت ہے جو گوری

Marfat.com

تخیلِ ہفت رنگ

جولائی ۱۹۱۲ء کی حیاتِ عمومی پر تبصرہ

"ہندوستان" کی چھڑ گئی "اخبارِ عام" سے — گویا جھڑپ ہوئی ہے روپے کی چھدام سے
وہ برق پا ہے اور ٹکے گز کی اس کی چال — چھکڑا نکل کے جا نہیں سکتا ٹرام سے

رستہ ہے سنگلاخ ہمیں خوف ہے یہی
ٹھوکر نہ کھا کے گر پڑیں لالہ دھڑام سے

"اخبارِ عام" کا نہ ہو کیوں سوقیانہ رنگ — منطق ہی مستعار جو لی ہے عوام سے
سٹھیا گئے ہیں لالہ بڑھاپے کا دور ہے — چڑھتا بخار ہے اُنہیں "سازش" کے نام سے
فرماتے ہیں کہ قتلِ حبیبِ علی ہوا — مسلم سب انسپکٹروں کے اہتمام سے

لالہ کو آئے دال کا آجائے یاد بھاؤ
تالش کا طشت پھینکیں یہ افسر جو بام سے

مسلم کی بدنصیبی سے اربابِ حل و عقد — غافل ہیں شائد آگرہ کے انتظام سے
سرلسلی پورٹر جو ہیں ساقیٔ انجمن — لائے ہیں خُم بھرا ہوا ایک اولٹام سے

Marfat.com

رسیا ہیں جس کے لالہ بھی اور یہ شیخ بھی، مگر
گیلن سے اُن کو ملتی ہے ان کو ڈرم سے

اخبار مسلموں کے ہوئے سارے بائیکاٹ
لالہ کا پیٹ اب تو بھرا انتقام سے

کافر کے دل میں زہر ہے امرت زبان پر
سیکھو دورنگیاں یہ بت لالہ فام سے

تھا اللہ اللہ امیرے یہ دن بھی نصیب ہیں
ظالم بگڑ رہا ہے مری رام رام سے

حصے میں کفر ہی کے کچھ آیا نہیں ہے ہند
کیوں ضد ہے روزگار کو پھر دیں کے نام سے

ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں سُن لو بگوش ہوش
بدلیں گے ہم نہ ہند کو روم اور شام سے

تم چاہتے ہو شیخ کہ غرقی بندھی رہے
اور تکیہ لالہ کا ہو لگا نام چھام سے

کچھ بھی اگر خدا نے تمہیں دی ہے سوجھ بوجھ
خالی کرو دماغ کو اس حرص خام سے

یہ چھیڑ خانیاں ہمیں مطلق نہیں پسند
رکھتے نہیں ہو کس لئے کام اپنے کام سے

کیا اتحاد بھی ہے مرادف وصال کا
کیوں ہو گئے وہ چیں بجبیں اس پیام سے

ہوں متحد جو دل سے مسلمان اور ہنود
جمشید مے پلائے انہیں اپنے جام سے

پیغام جنگ مل کے اگر دونوں بھیج دیں
لرزاں ہو آسمان بھی ایسے پیام سے

بجلی کی اک تڑپ ہے تو بادل کی ایک لہر
رونق ہے آسمان کی برق و غمام سے

Marfat.com

سنتے ہیں سرکشن کی کماں اب اُتر گئی — معزول ہوگئے ہیں وزارت کے کام سے
سالارِ جنگ کو یہ قلم دان مل گیا — حق دار کو ملا ہے حق اپنے نظام سے

تم ہو ہمارے مرکزِ اقبال کے مدار
کہتے ہیں آصف اپنے مدار المہام سے

برسات کی بہار کا آغاز ہوگیا — اب یار لوگ لطف اڑائیں گے آم سے
سیراب ہوں گے کھیت نکھر جائیں گے شجر — اور سبزہ سر نکالے گا دیوار و بام سے

آئیں گے جھونکے عطر میں بس کر نسیم کے
نکلے گا دمبدم نہ پسینہ مسام سے

کچھ پردہ در یہ چاہتے ہیں گھر کی عورتیں — لوگوں کے دل کو خوش کریں دیدارِ عام سے
اک میرزا اُلجھ گئے مغرب کی زلف میں — پھنس کر نکل سکے نہ وہ لندن کے دام سے
بے پردگی کی لذتِ عریاں کو دیکھ کر — بول اُٹھے فائدہ نہیں کچھ روک تھام سے

مسلم بھی عورتوں کو کھلے منہ کرائیں سیر
پردے کو کیا غرض ہے حلال و حرام سے

ڈپٹی کمشنری بھی خدائی سے کم نہیں — مارے گئے وہ پاک تھے جو اہتمام سے
کرنیل بنگ ہیں عجب اک خیرہ سر بزرگ — سر ہو گئے نکال کے خنجر نیام سے
سارے سیالکوٹ میں ہلچل سی پڑ گئی — کرنیل بنگ کی روشِ انتظام سے

Marfat.com

مسلم دعائیں دیتے ہیں صاحب کی جان کو　　فارغ ہوئے غریب کمیٹی کے کام سے

بانکا دیال جھنگ سے لاہور آگیا　　ٹھانی ہے اس نے جنگ خواص و عوام سے

لٹھ ہاتھ میں لئے ہوئے لڑتا ہے جو مکھی　　"ہندو" سے "راجپوت" سے "اخبار عام" سے

میدان "جرنلزم" کے بغتنے سوار ہیں

تنگ آگئے ہیں اس فرسِ بدلگام سے

ایسے بھی ضلعدار ہیں جہلم کی نہر پر　　آبادکار کانپتے ہیں جن کے نام سے

بیچارے کاشتکار کا گھر لوٹ لوٹ کر　　کوٹھے سب اپنے بھر لئے ہیں جنس خام سے

چمڑی ہی خواہ اتار کے دینی پڑے اُسے　　ہے لالہ جی کا کام مگر اپنے دام سے

ان لالہ جی سے وقت پہ گر ہوتی پوچھ گچھ　　گیہوں، گڑ اور کپاس نکلتی گدم سے

موجود اب بھی ریل کی ہیں چند بلٹیاں!

منکر نہیں ہیں اپنی جو "تو" اور "فرام" سے

حاسد کے تن بدن میں حسد کی لگی ہے آگ　　دس دس شرارے جھڑتے ہیں اک اک مسام سے

یہ آگ وہ ہے جس کی جلن لاکھ مرتبہ

بڑھ کر ہے قعر ہاویہ کے اضطرام سے

Marfat.com

اک یونیورسٹی ہمیں خود اپنی چاہیئے | ہو یادِ تازہ قرطبہ کی جس کے نام سے

ملتا نہیں وہ علم ترستے ہیں جس کو ہم | بیگانہ بوئے گل ہے ہمارے مشام سے

ممکن نہیں کہ قوم کی اصلاح ہو سکے | تدریس و درس حال کے بگڑے قوم سے

نوکِ زباں ہیں مارسڈن اور لتھبرج کے نام | ہم بے خبر ہیں طبری و ابنِ ہشام سے

بیت الصنم کو آنکھ کے بل اور سر کے بل!
جاتے ہیں کنی کاٹ کے بیت الحرام سے

مشہد میں روحِ امام کی ہے تلملا رہی | محشر بپا ہے روس کے طرزِ خرام سے

روضہ سے حالِ زار ہمارا نکل کے دیکھ | فریاد کر رہے ہیں مسلماں امام سے

آزاد جس زمین میں کل تک تھے اہلِ دیں
آج اُن کا حال اس میں ہے بدتر غلام سے

بجلی اطالوی کی نگہ میں تڑپ گئی | جب تیغِ تیز ترک نے کھینچی نیام سے

چمکا طرابلس میں ستارہ وہ صبح کا | تھے جس کے انتظار میں دیندار شام سے

اور یہ ستارہ پیش رو آفتاب ہے
ہوگا جواب طلوع حجاب ظلام سے

آگاہ رازِ قوتِ اسلام سے بھی ہو | پوچھا یہ راتٹام نے عبد السلام سے

اُس نے دیا جواب کہ اسلام کا یہ زور | سیم اور زر سے ہے نہ قصور و خیام سے

Marfat.com

یہ آہنیں طلسم جو ہے فارغ از شکست — قائم ہے پنجگانہ قعود و قیام سے
شوقِ غزا سے اور شہادت کے عشق سے — اور آرزوئے روضۂ دارالسلام سے

پہنچا نہیں ہے پیکِ خیال آج تک جہاں
اسلام جھانکتا ہے اس اونچے مقام سے

کچھ ہم کو ڈر نہیں کہ نوازے گئے ہیں ہم — یَسْتَخْلِفَنَّھُمْ کے سمادی پیام سے

اسلامیوں سے وعدہ فتح قریب ہے
ثابت ہے جس کا قرب خدا کے کلام سے

۱۹ر جولائی ۱۹۱۲ء

Marfat.com

سرکار کا نظر بٹّو

کبھی ہندو ہے گردش میں کبھی مسلم ہے چکّر میں — پھرا کرتا ہے یوں ہی چرخ ناہموار کا لٹّو
عنایت کی نظر اس وقت منشی رام جی پر ہے[1] — اِنہیں آنکھوں کا تارا تھے مگر کل تک میاں حبّو
خوشامد کا عراقی اڑ رہا مسجد کے زینے پر — مسلماں ہی تو ہے آخر یہ اڑیل مشرقی ٹٹّو
مری سرکار کا اُلّو نکل کر جا نہیں سکتا
کبھی ہندو بجر بٹّو کبھی مُسلم نظر بٹّو

۲۱۔ ستمبر ۱۹۱۳ء

[1] جو آگے چل کر دنیا میں سوامی شردھانند کے نام سے مشہور ہوئے

محمد علی

نہ چھوڑا ابھی تک محمد علی کو — نہ چٹکا سکے آپ دل کی کلی کو

یہ کہہ دے گورمنٹ سے کوئی جا کر — خفی پر نہ ترجیح دیجے جلی کو

سیاست کے رہرو کو لازم نہیں ہے — سڑک پر چلے اور چھوڑے گلی کو

بسنت آپ کو جانیں اور آپ اُن کو — کہ پہچانتا ہے ولی ہی ولی کو

مجھے ہے تو بس اپنے قرآں سے مطلب — میں کیا جانوں صاحب کی پاتنجلی کو

شکر بانٹتے آپ پھرتے ہیں گھر گھر
ترستے ہیں مصری کی ہم اک ڈلی کو

۲۵ر دسمبر سنہ ۱۹۱۷ء

Marfat.com

راون پرستی

نہیں لنکا سے کچھ بھی کم ہے پنجاب
جسے دیکھو یہاں راون گرا ہے

ہُوا تیار مذہب کا پزادہ
مگر جھگڑا وہی ڈیڑھ اینٹ کا ہے

خدا کو چھوڑ نے بیٹھے لالہ و شیخ
پڑا شیطان گھر گھر ناچ رہا ہے

کوئی کرتا ہے احمد کی غلامی
مگر بنتا بروزِ مُصطفٰے ہے

کوئی لیتا ہے مُنہ سے رام کا نام
مگر کہتا ہے راون ہی خُدا ہے

ٹھٹک کر رہ گیا ہے پیکرِ عقل
تماشا پُتلیوں کا ہو رہا ہے

۲۱- نومبر ۱۹۱۶ء

Marfat.com

"چو" کی لفظی تحقیق

شیخ اور برہمن کی جھڑپ

اشنان کرنے گھر سے چلے لالہ لال چند
اور آگے آگے لالہ کے اُن کی بہو گئی!

پوچھا جو میں نے لالہ للائن کہاں گئیں
نیچی نظر سے کہنے لگے وہ بھی "چو" گئی

میں نے دیا جواب اُنہیں ازرہِ مذاق
کیا وہ بھی کوئی چھت تھی کہ بارش سے چو گئی

کہنے لگے کہ آپ بھی ہیں مسخرے عجب
اب تک بھی آپ سے نہ تمسخر کی خو گئی

"چو" ہوشیار پور میں ندی سے ہے مراد
بی بی تمیز بھی وہیں کرنے وضو گئی

میں نے کہا کہ "چو" سے اگر ہے مراد "جُو"
پھر یوں کہو کہ تا بہ لبِ آبِ جو گئی

کیوں اینٹھتے ہیں ماش کے آٹے کی طرح آپ
دھوتی سے آپ کی نہیں ہلدی کی بو گئی

لطفِ زباں سے کیا ہو سروکار آپ کو
دامن کو آپ کے نہیں تہذیب چھو گئی

ہندی نے آ کے جیم کو چے سے بدل دیا
"چو" آئی کوہسار میں گلشن سے جو گئی

Marfat.com

لہجہ ہُوا درشت زباں ہوگئی کرخت ۔۔۔ لطفِ کلام و شستگئ گفتگو گئی
معنی کو ہے گلہ کہ ہوا بے حجاب میں ۔۔۔ شکوہ ہے لفظ کو کہ مری آبرو گئی

افسوس ملک میں نہ رہی فارسی کی قدر
مستی اُڑی شراب سے پھولوں سے بو گئی

۲۹-اگست ۱۹۱۷ء

Marfat.com

رائے کنج بہاری تھا پر

"مال" پر مجھ سے ملے کنج بہاری تھا پر
جن کے اعزاز کی فہرست کے ہیں خانے دو

یعنی ہیں رائے بھی آپ اور بہادر بھی ہیں
بزم اور رزم میں اب ہیں یہی افسانے دو

مجھ سے کہنے لگے آپ آ ہی گئے خوب ہوا
اب نظر آئیں گے لاہور میں فرزانے دو

باغباں کی یہ عنایت ہے کہ فرما ہی دیا
بلبل زار کو گلزار میں آجانے دو

رائے صاحب نے کہا میں نے کہ شملہ سے ابھی
اک لفافہ میں ملے ہیں مجھے پروانے دو

کار فرمائے قدر نے یہ ہدایت کی ہے
کہ دل اپنا اسے اخبار سے بہلانے دو

حکم ہے پیر مغاں کا کہ صحافت کی شراب
ان کو بھی پینے دو اوروں کو بھی پلوانے دو

آج کل ہیں مگر اخبار سبھی گھاٹے میں
کہ روپے میں انہیں ملتے ہیں فقط آنے دو

مجھ کو اس کی نہیں پروا مگر اس کا ہے ملال
کہ حریفوں نے گھڑے عذر ہیں من مانے دو

مجھ پہ اور آپ پہ اڑتی ہے یہ پھبتی ہر روز
ایک ہے دام فریب اس کے ہیں یہ دانے دو

لاٹ صاحب کہ حکومت کی ہیں شمع محفل
ہیں اسی شمع فروزاں کے یہ پروانے دو

ایک ہی ناؤ ہے جس کے یہ کھویا دو ہیں
ایک ہی جام ہے جس کے یہ ہیں پیمانے دو

Marfat.com

شیوۂ قوم فروشی میں ہیں دونوں ممتاز
ایک بت ہے مگر اس کے ہیں صنم خانے دو

رائے صاحب متبسم ہوئے اور مجھ سے کہا
لوگ جھلّائے ہوئے ہیں انہیں جھلّانے دو

چیخ لینے دو انہیں شور یہ آخر کب تک
شوق سے اِن کو گلا پھاڑ کے چلّانے دو

بے سبب آئے بل ابرو پہ تو پڑ لینے دو
گرم ہوتے ہیں جو بے وجہ تو گرمانے دو

دیکھتے دیکھتے ہر شعلہ سے اُگ آئیں گے پھول
اور تنوّر رقابت انہیں بھڑکانے دو

طعنہ دیتے ہیں مری طرح اگر تم کو بھی
اس خرافات سے تیور پہ نہ میل آنے دو

میں بھی جاسوس سہی قوم کا اور تم بھی سہی
خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

---

۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ء

Marfat.com

حکمتِ جدیدہ

لسان العصر حضرت اکبرؔ کے رنگ میں

فلسفہ انرجی و بنرجی

ہندو نے یہ مسلم سے کہا از رہِ غیرت
مشرق میں ہے پھیلی ہوئی مغرب کی انرجی
پھر کس لئے تم لوگ ہو اک عضوِ معطل
کیوں ہند میں اسلام کی بدلی نہیں گرجی
مسلم نے یہ حسرت سے کہا اس سے کہ بھائی
ہم میں نہیں کوئی بھی چیٹرجی و بنرجی

فلسفہ علّت و معلول

"مالوی" بھی علّتی اور "مولوی" بھی علّتی
حرفِ علّت گر نکل جائے تو پھر ملت ہو ایک
رنج و راحت میں برابر کے ہوں دونوں حصّہ دار
ننگ و ناموس ایک ہو اور عزّت و ذلّت ہو ایک
متحد ہو جائیں باہم سارے مسلم اور ہنود
تفرقے مٹ جائیں ان کے کثرت و قلّت ہو ایک
ڈھانپ لے دونوں کو دامن رحمتِ اسلام کا
کیمیا خانے کے اندر حرمت و حلت ہو ایک

Marfat.com

حکمت قدیمہ

(وہ بھی جناب لسان العصر کے انداز خاص میں)

نکتہ وحدت واجب الوجود کی نئی تفسیر!

اَلْوَاحِدُ لَا یَصْدُرُ عَنْہُ اِلَّا الْوَاحِدُ

مسلم ہیں پہلے اور ہیں کچھ اور بعد میں — اُمت ہیں ہم جناب رسالت مآب کی
جغرافیہ سے ہم نہ کبھی ہوں گے منقسم — تاریخ لاجواب ہے اِس انتخاب کی
واحد ہی کا صدور ہے واحد کی ذات سے — یہ انتہا سمجھئے ہمارے حساب کی
لیکن کچھ اس زمانے میں ایسے بھی ہیں بزرگ — ڈالی جنہوں نے اس پہ نظر احتساب کی

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی
پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی

---

٩ ستمبر ١٩١٧ء

Marfat.com

مسٹر اسکوئتھ صدر اعظم برطانیہ کا چالان

اِس جرم میں کہ دشمنِ دینِ رسولؐ ہے — رات "اسکوئتھ" کا خواب میں چالان ہو گیا
کہنے لگا کہ میری ضمانت تو دیجیے — لیکن میں جان بوجھ کر انجان ہو گیا
سیّد علی امام بھی تھے پاس ہی کھڑے — لیکن یکایک اُن کو بھی نسیان ہو گیا

اِتنے میں حکم "خذوہ فغلوہ" کا ہوا
اور "اسکوئتھ" حوالۂ شیطان ہو گیا

---

۱۶ جون ۱۹۱۷ء

پردہ اور ایروپلین

مشرقی انگنائیوں میں مغربی جانے لگے
خوشۂ اخلاق میں تہذیب کے دانے لگے

رات اک محفل میں مجھ سے لاہور والے شکوہ سنج
شہر پر ایروپلین آ آ کے منڈلانے لگے

سقف بھی مدِ نظر ہے صحن بھی حدِ نگاہ
یک بیک پردے حیا والوں کے اٹھ جانے لگے

وقت آپہنچا کہ سوچیں اور سمجھیں عقل مند
ایک دیوانہ اگر اس طرح چلانے لگے

جو روایات اس قدر ہیں ہند والوں کو عزیز
پائے استغنا سے کیوں آپ ان کو ٹھکرانے لگے

آپ کیوں ان نازنینوں کی نہیں رکھتے ہیں شرم
جن کی نیچی آنکھ سے سورج بھی شرمانے لگے

آپ کیوں کترا کے میداں کی طرف جاتے نہیں
تاکہ دشمن آپ کی سطوت سے تھرانے لگے

ہوش اڑاتے شہر والوں کے ہیں کیوں اُڑ اُڑ کے آپ
جامِ غیرت ناحق اُن کا آپ چھلکانے لگے

وقت آپہنچا کہ میرا نامۂ معجز نگار
اہلِ حل و عقد سے اپنا صلہ پانے لگے

Marfat.com

الٹی میٹم

کچھ تو انگریزوں کو بھی یارب دیا ہوتا کبھی
تو نے کیوں سارے زمانے کا ہمیں غم دے دیا
یہ گلہ سُن کر فرشتوں نے کہا بد دل نہ ہو
ہم نے آج اُن کو بھی اپنا الٹی میٹم دے دیا

Marfat.com

کلیسائے عیسوی

عمل سختی سے اس قانون پر ہوتا ہے مغرب میں
کہ کھل سکتا نہیں دروازہ کالوں پر کلیسا کا
کہا اس پر یہ اک گورے نے عیسیٰ بھی تو کالے تھے
نہ کیوں پھر داخلہ ممنوع ہو گرجا میں عیسیٰ کا

Marfat.com

مارشل لاء کے ایام کی یاد

خواجۂ امرتسر

میں نے امرتسر میں اک دن اپنے خواجہ سے کہا
پیٹ کے بل رینگ لیجے بندہ پرور آپ بھی

ایک تہ آماس کی تا فربہی پر جائے چڑھ
کھائیے ہر روز صبح و شام ہنٹر آپ بھی

ناک سے کچھ دن زمیں پر کھینچتے رہئیے لکیر
پھیریئے کوچی سفیدی کی بدن پر آپ بھی

بعدِ مغرب جائیے مسجد کو اور اس جرم میں
پیٹھ پر کھنچوائیے چابک سے مسطر آپ بھی

بنئے دولہا اور نکلئے لے کے گلیوں میں برات
دیکھئے ساتھ اس کے پھر سامانِ محشر آپ بھی

سجدہ ٹوپی کو نہ کیجے اور اس کے ساتھ ساتھ
درسِ حبلٌ مِن مّسد کا پڑھئے فر فر آپ بھی

چلئے سولہ میل دن میں ہانپتے اور کانپتے
پاؤں میں کچھ روز ڈالے رہئیے چکر آپ بھی

لیجئے جا کر جیل میں اور کھائیے ارہر کی دال
میہماں رہئیے ذرا سرکار کے گھر آپ بھی

پھر یہ کہئے مارشل لا حشر تک قائم رہے
ورنہ ہوں گے منکرِ جبر نیل ڈائر آپ بھی

۶؍ فروری ۱۹۲۰ء

Marfat.com

جنرل ڈائر کی یاد میں

نثر خود گفتی حالا نظم من بشنو

ولائت میں کھلا جب نامۂ اعمال ڈائر کا | طراز نامہ تھا نامِ گرامی اوڈوائر کا
ہلاکو کو عبث تاریخ میں بدنام کرتے ہیں | بچارے نے نہتوں پر دیا کب حکم فائر کا
مسلماں اور ہندو کو بھی ہے ناز اپنے سینے پر | اسے گر غرہ ہے بارود گولی کے ذخائر کا
جنابِ جانسن کو کیا بھلا چنگیز سے نسبت | نکالا کب جنازہ اس نے اسلامی شعائر کا
کیا تھا بند رپوٹر کو قفس میں نو مہینے تک | دیا تھا کاٹ پر سنسر نے اس بجلی کے طائر کا
سڈنہم کو رہا کیا کام اب شیخ و برہمن سے | بلند آفاق میں ہے غلغلہ اس وقت نائر کا
میں اُن سے چھپ نہیں سکتا وہ مجھ سے چھپ نہیں سکتے | ہے اس وقت اِنجاں میری اور اُن کی چشمِ غائر کا
گنہ یہ ہے کہ سلطان المعظم کا دعا گو ہوں | خلاصہ ہے فقط اتنا ہی احقر کے کبائر کا
علم سے کام چل سکتا نہیں کچھ ان قوانی میں | لگا لیں گے پتہ خود لارڈ ہنٹر ان ضمائر کا
کھلا جب قتل کی تفتیش کا دفتر ولایت میں | بغل میں لائے بستہ داب کر کاندھی ضمائر کا
جنابِ حضرتِ جیرحل کو گاذر کی ملی خدمت | ہوا دھبوں سے پاک اب جامۂ احرام زائر کا
سر اڈوورڈ آج کل پنجاب کی موٹر کے شوفر ہیں | نہیں ہے سنگ استبداد سنگِ راہ ٹائر کا

۲۰ فروری سنہ ۱۹۲۰

Marfat.com

مولوی بخاری

وہ مسجد سے آخر نکالے گئے ! — امامت کی گٹھڑی اٹھالے گئے
ہوا خاتمہ آپ کا اِس طرح — جبیں پر نشانِ ریالے گئے
منافق ہیں خاشاک و خس کی مثال — جنہیں دیں کے ریلے بہالے گئے
نہ سمجھو کہ مسجد بھی ہے آستیں — جہاں بچھو اور سانپ پالے گئے

مسلماں کو ہے قصدِ آہنگری
کہ تالے مساجد میں ڈالے گئے

مسیحا سے کہہ دو کہ یورپ کا تاج — درِ مصطفٰے کے گدا لے گئے

ہمیں اور دنیا میں کیا چاہیئے
کہ ایماں کی دولت بچالے گئے

"امامِ دکن" ردو ہوئے ہیں آپ — عبث چند دن سے کھنگالے گئے

عوض موجِ کوثر کے حاصل ہے ٹیمز
بجز اس کے اور آپ کیا لے گئے

۲۲ جون سنہ ۱۹۲۰ء

Marfat.com

ڈیڑھ سو سال کی وفاداری کا صِلہ

ہو کسی طرح مجھ سے خوش انگریز
میری کوشش یہ انتہائی تھی

مَیں نے اپنے غرور کی گردن
اُس کی دہلیز پر جھکائی تھی

مَیں جو حاکم تھا خود بنا محکوم
یہ بھی اِک شانِ کبریائی تھی

اُس کے قدموں میں ڈال دی لاکر
باپ دادا کی جو کمائی تھی

تاکہ بڑھ جائے آبرو اُس کی
اپنی توقیر خود گھٹائی تھی

اُس کی خاطر نہ کی جو اپنوں سے
کونسی ایسی وہ برائی تھی!

آج مَیں ہوں اور اس کی ٹھوکر ہے
کہ اسی تک مری رسائی تھی

آج روتا ہوں میں کہ کیوں میں نے
اپنی بنیاد آپ ڈھائی تھی

میں نے اپنے کئے کا پھل پایا
اُس سے کی میں نے کیوں بھلائی تھی

کہہ گئے خوب میرزا غالب
کیا وہ نمرود کی خدائی تھی

بندگی میں میرا بھلا نہ ہُوا

۲۳ فروری ۱۹۲۰ء

Marfat.com

کابل کے درزی

عقدۂ دشوارِ مشرق کی کشائش کے لئے
وفد لے کر حضرت محمود طرزی آ گئے
ایشیا کا پیرہن یورپ کے ہاتھوں پھٹ گیا
بخیہ کرنے کیلئے کابل سے درزی آ گئے

Marfat.com

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا

ہڑتال کیا ہوئی یہ تو بھونچال ہو گیا

ایجنٹ ریلوے مجھے روتے ہوئے ملے — کہنے لگے کہ ملک تبہ حال ہو گیا
فعال ما یُرید ہیں مفعول من یراد — ہندوستاں میں غلبۂ عمال ہو گیا
محنت ہے سربلند تو سرمایہ سرنگوں — منحوس قوم کے لئے یہ سال ہو گیا
انجن اُلٹ گیا مری گاڑی کا یک بیک — ہڑتال کیا ہوئی یہ تو بھونچال ہو گیا
گوروں نے اپنے ہاتھ میں لی آکے دھونکنی — کالوں کا ورکشاپ میں جب کال ہو گیا
سرمایہ سُرخرو ہے کہ محنت نے آج اسے — مارا طمانچہ ایسا کہ مُنہ لال ہو گیا
کالے ہوئے ہیں کوئلے سے گورے گورے گال — ڈائر کا یہ بھی نامۂ اعمال ہو گیا
ہڑتالیوں کے روز نکلنے لگے جلوس — پنجاب بھی نمونۂ بنگال ہو گیا
انگریز ہو کے مجھ سے جُدا ہو گیا بلر — گویا مرے لئے وہ ہین بال ہو گیا
رنگت تو تھی سفید مگر خوں بھی ہے سفید — رشتہ مرا مرے لئے جنجال ہو گیا

Marfat.com

میں نے دیا جواب کہ روتے ہیں آپ کیوں
ہم پر جو فضلِ ایزدِ متعال ہوگیا

افلاسِ ہند بن کے دلیلِ کشود کار
آپ اپنی مشکلات کا حلال ہوگیا

ہاں ایک بات کی ہے شکایت ہمیں ضرور
ہندوستان آپ کا نقال ہوگیا

اب سبز باغ دیکھنے میں آئیں گے کہاں
افسوس پابگل خرِ دجال ہوگیا

---

۱۱ مئی سنہ ۱۹۲۰ء

Marfat.com

صوبہ آگرہ و اودھ کی اندرسبھا

فاخر کو دلہن چاہیئے پیرانہ سری میں
موقعہ ہے گورمنٹ کو مشاطگری کا

زنداں سے ہراساں نہ ہو گلفام ہمارا
وصل اُس کو میسر ہے جہاں سبز پری کا

بٹلر سے کہے جاکے کوئی خان بہادر
اے تو کہ خداوند ہے خشکی و تری کا

راجاؤں کو تسخیر کیا ڈال کے ڈورے
شہرہ ہے جہاں میں تری جادو نظری کا

اِک تیرے کرشمے سے ہے محمود ایاز آج
انعام ملا باز کو بے بال و پری کا

بس چل نہ سکا کس لئے تیرا علما پر
الزام دیا ان کو جو شوریدہ سری کا

جب تو ہے کہ فاخر کو بھی تسخیر کرے تو
ہم کو بھی یقیں آئے تری باہنری کا

---

۱۲ مئی سنہ ۱۹۲۰ء

Marfat.com

پٹواری

آپ نے اب تک کیوں نہ بڑھایا درماہہ پٹواری کا
قطع نہ ہو جائے کہیں صاحب سلسلہ مال گذاری کا

اُس کی بھی آنکھ سے کھُل گئی پٹی آپ کی دی ہوئی عزت کی
ہو ہی گیا احساس اُسے بھی اپنی ذلّت و خواری کا

کھایئے چاپ اور پیجئے وِسکی شوق سے لیکن بندہ نواز
اُس کو بھی حصّہ دیجئے اُس کی اُبلی ہوئی ترکاری کا

پیٹ ہے بھُوکا جسم ہے ننگا ہونٹ ہیں خشک اور آنکھ ہے تر
پھر یہ نہ کہئے گا کہ ہے لاحق اس کو مرض غداری کا

حق طلبی کی آگ لگی ہے شہر میں بھی اور گاؤں میں بھی
کیونکہ گھسیٹا مدِ مقابل ہو گیا عبدالباری کا

چشم نمائی کا جو دیا حق آپ کو آپ کی دولت نے
ہم کو بھی استحقاق دیا ہے بخت نے شکوہ گذاری کا

سیر کی خاطر باغ میں جاکر آپ نے سیکھا خندہ گل
آ کے سکھا گئی خود ہمیں شبنم مشغلہ گریہ و زاری کا

۲۹ مئی سنہ ۱۹۲۰ء

Marfat.com

علاّمہ طرزی کی غزل کے انتظار میں

گل و نسریں نے طرزی کو لبھایا ہے مصوری پر
وہ کاش اک شرح لکھتے میرے دل کی ناصبوری پر

چڑھی لندن کے چولھے پر ہے لایڈ جارج کی ہنڈیا
نیا اک حاشیہ لکھنے کو ہوں میں بھی قدوری پر

بخارا دور ہے یا کوہ ہے نزدیک اس لئے ریوٹر
نہیں نور جو ہاتھ آئے برس پڑتا ہے نوری پر

کہیں مسلم بھی دامانِ خلافت چھوڑ سکتے ہیں
ہنسی آتی ہے مجھ کو ناصحوں کی بے شعوری پر

میں سوزِ دردِ دل سے ایشیا کو پھونک سکتا ہوں
مگر موقوف ہے اظہارِ دردِ دل حضوری پر

۲۲-جولائی سنہ ۱۹۲۰ء

Marfat.com

کلو آنا گلو

فی البدیہہ

(احباب راولپنڈی کی فرمائش پر)

میں از بسکہ ہوں دو مہینے کا بھوکا
سبق رٹ رہا ہوں کلو آنا گلو کا

خمستانِ وحدت ہے ساقیِ یثرب
پلا دے مجھے بادہ لَاتَقْنَطُوا کا

پشاور کو ہجرت نے خالی کیا ہے
وہاں جا کے دیکھا تو عالم تھا ہُو کا

شہادت کے خوں سے طہارت ہے لازم
مزا پڑ گیا ہے مجھے اس وضو کا

دکھائے گا اللہ نصرانیوں کو
تماشا حبابِ لبِ آبِ جو کا

کہا بڑھ کے لبیک افریدیوں نے
وہاں جب گیا قافلہ جنگجو کا

بنا دے گی مسلم کو مسلم یہ ہجرت
چھپا جس میں ہے رازِ حق سرّہٗ کا

---

۲۰ اگست ۱۹۲۰ء

Marfat.com

سول اینڈ ملٹری گزٹ اور بلدیہ لاہور

سول خوش ہو کہ رعب اس وقت تک ہے برقرار اسکا
ابھی تک دے رہے ہیں ساتھ دہلی کے چمار اُس کا

کسی کو گالیاں دینا کسی پر پھبتیاں کہنا
کسی کا منہ چڑا دینا ہے کچھ دن سے شعار اس کا

لٹکوا دے سرِ بازار ہر ممبر کو سُولی پر
اگر بلدیہ لاہور پر ہو اختیار اس کا

ابھی تک "جانی واکر" دے دیا کرتا تھا کچھ پیسے
پُسی فُٹ پیٹنے آیا ہے یہ بھی اشتہار اس کا

تہی دستی میں بھی خالی نہیں ہے کینۂ مسلم
عرب اس کا عجم اس کا عراق اس کا تتار اس کا

---

۱۸ ستمبر ۱۹۲۱ء

Marfat.com

گلچیں کی لُٹس کا فسانہ

پہلے بہلایا کس کس بہانے سے
طعنے دلوائے سارے زمانے سے
بولتا بھی نہیں اب بلانے سے
مانتا بھی نہیں اب منانے سے

ہیں باز آئی دل کے لگانے سے

میرے آنچل میں دھبہ لگاتا گیا
اپنے دامن کو مجھ سے چھڑاتا گیا
میرے رستے میں کانٹے بچھاتا گیا
مواہنستا گیا اور رُلاتا گیا!

ہیں باز آئی دِل کے لگانے سے

سیکھو اس سے لگانے بجھانے کا فن
پہلے دل لے کے پھر دل جلانے کا فن
بے زبانوں کو آنکھیں دکھانے کا فن
آنکھ والوں سے آنکھیں چُرانے کا فن

ہیں باز آئی دل کے لگانے سے

۲۰-اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء

Marfat.com

کسی صاحبزادہ کی یاد میں

بسکہ سیرِ قدس پر پیکِ خیال آمادہ ہے
کہکشاں کی جلوہ افشانی فروغِ جادہ ہے

میرے مضموں ہیں اچھوتے میرے نغمے ہیں لطیف
گوشِ معنی پردہ ہائے غیب کا دلدادہ ہے

مے سے مستغنی ہوں اور معشوق سے ہوں بے نیاز
طبعِ موزوں سادہ ہے اور فکرِ رنگیں بادہ ہے

خاکِ امرتسر میں ہے خونِ شہادت کا یہ رنگ
ذرہ ذرہ لعل ہے یاقوت ہے بیجادہ ہے

پھول پھل لانے کو ہیں اُگتے ہی آزادی کے بیج
کل وہی استادہ ہوگا آج جو افتادہ ہے

ہم بھی صاحب تھے کبھی اے سفلہ پرور آسماں
اب تو صاحب ہیں وہی جن کی روش آزادہ ہے

کیا تماشہ ہے کہ صاحبزادہ کہلاتے ہیں ہم
اس کے یہ معنی ہوئے ہندی بھی یورپ زادہ ہے

ہو کے مسلم لے کے پیسہ بن گیا تو دیں فروش
آج میں سمجھا کہ تو واقع میں صاحبزادہ ہے

ورد کیا کام آئے گا یا حیّ یا قیّوم کا
جب شرابِ غرب سے رنگین ترا سجادہ ہے

Marfat.com

بین الاقوامی انجمنیں

روس زخمی ہے تو المانیہ ہے بے پر و بال
رہا اٹلی سو ہے بیچارے کی اکھڑی ہوئی سانس

پڑ نہیں سکتی پہنچے پہ چچا سام[۱] کی زد
جس سے اندیشۂ ایذا ہے وہ طاقت ہے فرانس

شیر برطانیہ ان سب کو کچل سکتا ہے
نہ جگر میں ہو جو اٹکی ہوئی اسلام کی پھانس

ہاں نمرود کو ڈر ہے تو فقط اتنا ہے
کہ کہیں دجلہ کی دلدل سے نکل آئیں نہ ڈانس

پھرتے ہیں اہل فلسطین بھی باندھے ہوئے لٹھ
اور بریلی سے چلے جاتے ہیں بانس پہ بانس

۱؎ اہل امریکہ کا قومی نام

Marfat.com

جشنِ صلحِ نوزاں

جس وقت جشنِ صلح کے گھر گھر جلے چراغ
سمجھا یہ میں کہ ہے یہ چراغاں مرے لئے

اتریں گی آسماں سے فرشتوں کی ٹولیاں
کھولیں گی حلقۂ درِ زنداں مرے لئے

ممکن کسی طرح یہ نہیں ہے کہ آج بھی
صبحِ وطن ہو شامِ غریباں مرے لئے

برسوں مرے چمن میں خزاں کا عمل رہا
پھر کیوں نہ ہو بہارِ گل افشاں مرے لئے

اِس پر یہ ایک حامیٔ سرکار نے کہا
تیرے لئے نہیں ہے یہ ساماں مرے لئے

تیرا جُدا نصیب مقدر مرا الگ
غمیاں ہیں تیرے واسطے خوشیاں مرے لئے

تھی تیرے دم سے رونقِ ہنگامہ شام تک
اب ہے خروشِ حلقۂ زنداں مرے لئے

تو خوگرِ جفا ہے تو میں پیکرِ وفا
آنسو ترے لئے ہیں چراغاں مرے لئے

تو عاقبت شناس ہے میں عافیت پسند
زنداں ترے لئے ہے گلستاں مرے لئے

عقبیٰ تیری عروس ہے دنیا میری کنیز
موزوں ترے لئے وہ یہ شایاں مرے لئے

تیرے لئے حریم رسولِ خدا کی خاک
اور ویسرائے ہند کا داماں مرے لئے

طاعت ترے لئے ہے مرے واسطے ثواب
روزے ترے لئے ہیں سویّاں مرے لئے

Marfat.com

حجامت

مَیں جب پانچ سال کے لئے منٹگمری جیل میں قید ہوا تو شروع شروع میں مجھ پر بڑی سختیاں ہوئیں یہاں تک کہ پورا مہینہ بھر حجام کی خدمات بھی میسّر نہ ہوئیں اِس پر مَیں نے داروغہ جیل کو ذیل کی عرضی لکھی جو داروغہ صاحب کے ذوقِ سخن فہمی کے تصدق میں منظور ہوئی۔ جب کہیں بال کٹوائے اور ناخن ترشوائے ؂

میری داڑھی نے کیا بڑھ کر یہ آج اُن سے سوال
کیا یہاں کے نائی بھی کونسل کے ممبر ہو گئے
ہو گیا منسوخ شاید اسلحہ کا ایکٹ بھی
ورنہ کیوں ناخن بڑھے اتنے کہ نشتر ہو گئے
کس لئے کرتے نہیں قانونِ موسٰی[1] کا نفاذ
لارڈ ریڈنگ[2] آتے ہی عیسٰی کے کیوں خر ہو گئے

---

[1] اُسترے کو بھی کہتے ہیں [2] موسائی یعنی یہودی

Marfat.com

خرِ عیسیٰ

ڈی مولوی داؤد کو چھڑی جو پولس نے
احباب نے پوچھا بہ تعجب کہ یہ کیا ہے؟
کیوں لد کے چلے دشِ حکومت پہ حضور آج
حضرت کی سواری کا طریقہ یہ نیا ہے
فرمانے لگے ہنس کے کہ میں عالمِ دیں ہوں
اور مرتبہ سرکار میں عالم کا بڑا ہے
اس واسطے مرکب کے عوض فرطِ ادب سے
خود اپنے تئیں پیشِ حکومت نے کیا ہے

ہے فخر یہ مجھ کو کہ مری ران کے نیچے!
خود حضرتِ عیسیٰ کی سواری کا گدھا ہے

Marfat.com

محتاط سائیس

کون کہتا ہے کہ حزم آئین ہے سرکار کا
اور دیا ہے اس کو درس احتیاط ابلیس نے

اب ملاقاتیں ہوئیں احرار کی گاندھی سے بند
مشورہ اچھی طرح جب کر لیا دس بیس نے

ڈر یہ تھا شاید کہ کونسل سے نکل کر یک بیک
پھر نہ یہ شوریدہ سر لگ جائیں چکی پیسنے

اصطبل کے اندر آ کر چور گھوڑا لے گئے
بند پھاٹک جب کہیں جا کر کیا سائیس نے

Marfat.com

سپاس نامہ

پرماتما سروپ پنڈت مدن موہن مالوی کے پوتر چرنوں میں

"پرتاپ" کی زبان اور "زمیندار" کے قلم سے

اوم

(۱)

ہر سبھا میں ذکر ہے پنڈت مدن موہن ترا
نام سورج کی طرح بھارت میں ہے روشن ترا

اُس نے گویا سرب شکتی مان کا دیکھا سروپ
جس نے اٹھ کر منہ اندھیرے کر لیا درشن ترا

تو کھویا ہے تو کیا ڈر ہے دھرم کی ناؤ کو
شنکر اچارج نے بھی سیکھا نہیں تھا فن ترا

تیر تیرا بے کماں ہے جسم تیرا بے نشاں
ناوک اندازی میں کیا ہو گا سہیم ارجن ترا

تیری جاتی تیرے احسانوں کو گن سکتی نہیں
ہندوؤں پر ہو چکا قربان تن من دھن ترا

تیرے اس اُپدیش نے کایا پلٹ دی ہند کی
مشکل ایکے کے بغیر اے دیش ہے پالن ترا

کر لیا جاتی نے جب ایکا تو شکتی آ گئی
آ گئی شکتی تو ہو سکتا نہیں کھنڈن ترا

Marfat.com

ایک ہی مت ایک ہی بولی نہ ہو جب تک تری راج کے پربت پہ جم سکتا نہیں آسن ترا
دیش کے اُپدیش دے دے کر جگاتا رہ یونہی
رات دن جاتی کی ہمت کو بڑھاتا رہ یونہی

(۲)

ہند کی رونق نہ ترکوں سے نہ افغانوں سے ہے بلکہ تجھ سے اور تجھ ایسے ودیا دانوں سے ہے
میکھ دوت اترا ہے اندر لوک سے کاشی میں آج اور پیام اس کا سنا میں نے بھی ان کانوں سے ہے
وقت آپہنچا کہ پھلواڑی ہو بھارت کی ہری جو خود آرائی میں بڑھ کر سب گلستانوں سے ہے
وقت آپہنچا کہ نام اُچھلے پھر اُس تہذیب کا جس کی ہستی ہے اگر قائم تو بت خانوں سے ہے
وقت آپہنچا کہ شدھ ہو جائیں سارے راجپوت گو نجنتی اب تک دھرتی جن کے فسانوں سے ہے
وقت آپہنچا کہ اپنوں کو یہ آجائے سمجھ اختلاف اس ملک میں جتنا ہے بیگانوں سے ہے
ہے یہ سب پاکھنڈ پھیلایا ہوا توحید کا دیش میں جتنی خرابی ہے مسلمانوں سے ہے
مار اک پھونک اور بجھا دے مشعلِ اسلام کو
سونپ دے یا یہ مقدس کام منشی رام کو

۲۳-اپریل سنہ ۱۹۲۳ء

Marfat.com

حدیثِ آرزو مندی

کچھ ایسی اُٹھ گئی قانونِ انگریزی کی پابندی
کہ امرتسر میں تھی گویا حکومت ہی دپابندی

وہ نازک ہاتھ خشت انداز کیوں ہونے لگے یارب
مگر ہے خونِ مسلم سے انہیں میلِ حنا بندی

اُدھر اینٹوں کے انبار اور اِدھر تیز آب کے کپّے
وہ تجویزیں تھیں "ترناپی" یہ تدبیریں ہیں "خورسندی"

یہ مانا بن گئے ڈنڈ پیل کر متھرا کے چوبے تم
مگر کچھ اور ہیں اندازِ ترکانِ سمرقندی

سُنا ہے قصدِ شردہانندجی رکھتے ہیں ہنّوں کا
کہیں شُدھی نہ کر دیں اُن کی افریدی و مہمندی

وہ لٹھ باندھے ہوئے گلیوں میں پھرتے ہیں کھلے بندوں
مگر ہم اُف جو کرتے ہیں تو ہوتی ہے زباں بندی

برس لیں جھوم کر یہ کفر کی کالی گھٹائیں بھی
کہ ہے یاروں کے سر پر سایۂ لطفِ خداوندی

---

۲۷ جون سنہ ۱۹۲۳ء

Marfat.com

عشائے ربانی

ملوکیت کی ربانی عشا میں
شرابِ ناب ہے پنجاب کا خون
یہ ہے وہ مسئلہ جس کی حقیقت
بتا دیں گے ملک فیروز خاں نون
کیا کرتے تھے قربانی کی تلقین
جنہیں ازبر تھے آزادی کے مضمون
مگر جب امتحاں کا وقت آیا
تو ڈھیلی ہو گئی یاروں کی پتلون

Marfat.com

دار التکفیر بریلی

اوڑھ کر حامد رضا خاں آئے بدعت کا لحاف
ذات اُن کی ہے مجدد بات اُن کی لام کاف

مانچسٹر کے کفن سازوں سے لایا ہے اُدھار
شرک کی اَنٹی بریلی کا یہ بڈھا نور باف

بیچ میں کھٹمل بھرا گودڑ ہے پھیلایا ہوا
گرچہ آتا ہے نظر اجلا "رضائی" کا غلاف

پیکرِ طاغوت ہے بابا ہے "رضائے مصطفیٰ"
باپ تھا اِس لاش کا سر اور بیٹا اس کی ناف

مشغلہ ان کا ہے تفسیقِ مسلمانانِ ہند
ہے وہ کافر جس کو ہو اُن سے ذرا بھی اختلاف

جب سے پھوٹی ہے بریلی سے کرن تکفیر کی
دید کے قابل ہے اس کا انعکاس و انعطاف

سید احمد خاں پہ سب و شتم کی بارش کہیں
اور کبھی علامہ شبلی کو گالی و اشگاف

جو حریفِ اسلام کا ہو آپ ہیں اس کے حلیف
اُس کے دشمن آپ ہیں جو ہو نصاریٰ کے خلاف

کاٹ دی کیوں نجد کے خنجر نے زنجیرِ حجاز
یہ وہ سنگیں جرم ہے جو ہو نہیں سکتا معاف

"ہم مٹا دیں گے زمانہ سے نشانِ اسلام کا"
بندہ پرور کہہ نہیں دیتے یہی کیوں صاف صاف

زندگی اُس کی ہے ملت کے لئے پیغامِ موت
کر رہا ہو جو بجائے کعبہ قبروں کا طواف

Marfat.com

لیڈر کی نوعیت

لیڈر کیسے اور کس قسم کے ہونے چاہیئں ؟ شاعرانہ تخیل کی دنیا سے اِس

سوال کا بھی سن لیجئے :۔

جنابِ سنسر کا قول ہے :۔

لیڈر تو نام ہے قلمِ احتساب کا   لیکن قلم میں لغزشِ مستانہ چاہیئے

سی۔آئی۔ڈی کا ارشاد ہے :۔

لیڈر وہی ہے جس کو ہو سی آئی۔ ڈی کا ڈر   ، خوفِ خدائے پاک اسے اصلا نہ چاہیئے

کبیدہ خاطر مقتدایانِ قوم فرماتے ہیں :۔

فرزانگی کی قدر نہیں اس زمانہ میں   لیڈر اس اعتبار سے دیوانہ چاہیئے

مسلم لیگ کے ریزولیوشن متعلقہ ذبیحہ گاؤ کے نکتہ چینوں کا گروہ

از راہ تعریض پکارتا ہے :۔

لیڈر وہ ہے جو گائے کی سیوا کیا کرے   لیڈر کو گھاس چاہیئے اور دانہ چاہیئے

ایک ہندو آواز کہتی ہے :۔

ہے لیڈری کا لازمہ دعوائے ہوم رول   گیسوئے لیڈری کو یہی شانہ چاہیئے

Marfat.com

ایک مسلمان آواز کا دعویٰ ہے :-

لیڈر وہ ہے جو دینِ محمدؐ پہ ہو نثار
لیڈر نبیؐ کی شمع کا پروانہ چاہیئے

عوام الناس کا خیال ہے :-

جو ڈر گیا ہو قید سے اور تازیانے سے
لیڈر ہماری قوم کو ایسا نہ چاہیئے

Marfat.com

بو لہب کی منطق

شراب عرب کا ساقی ادھر بھی ایک کنٹر لا
اُڑا کر جس کے خُم کے خُم ہوئے سرشار بو لہب لا

عجم کے جام میں منظور ہے تجھ کو جہاں بینی
تو میکش کے لئے جا کر عرب سے کاسہ سر لا

رسُول اللہ کے دربار میں گر نذر دینی ہو
تو مسلم کے جگر سے لعل اور آنکھوں سے گوہر لا

Marfat.com

آنریبل حسینی مہتر

کلکتہ کی کونسل میں پھری اک نئی جھاڑو
جھاڑے گا اسے پنجۂ مژگاں سے حسینی

بھنگی نظر آتا ہے فرنگی کے برابر
آزادیٔ کامل کی شہادت ہے یہ عینی

گٹ مِٹ میں ہے مصروف تعاون کا تِگڈم
اب اس میں برہمن ہوں کہ مہتر ہوں کہ جینی

سر تیج بہادر نظر آنے لگے خوش خوش
پہنے ہوئے جوڑا ہیں بسنتی مسنرابنی

جب بال میں ناچے تو لگے کہنے یہ ہیلی
سُر لکھنؤ اس نغمہ کا اور تال ہے نینی

اک مجتہد العصر بھی سر دُھن کے یہ بولے
فرماتی ہے اس باب میں ایسا ہی کلینی

انگریز نے پالے ہیں مساوات کے مرغے
پُشتوں کے اصیلوں میں ملے آن کے ٹینی

Marfat.com

متکلم کی ضمیر کا متصوفانہ مرجع

کیوں خِسِ وفا کوڑیوں کے بھاؤ نہ بِک جائے
جب گم ہو پنجاب میں بازارِ طریقت
قرآں میں اولی الامر کے معنی ہیں نصاریٰ
پیروں سے کوئی پوچھ لے متکلم کی حقیقت

Marfat.com

مغربی بجلی اور مشرقی بھونچال

گومتی جل کر گئی رنادی سے تہذیبِ فرنگ
لکھنؤ میں لاٹھیاں برسیں جواہر لال پر
دیکھئے لاتی ہے دنیا کیونکر اِس ٹکر کی تاب
مغربی بجلی گری ہے مشرقی بھونچال پر

Marfat.com

طاہر دبّاغ

ہم نشیں کیا دیکھتا ہے آسماں پر چاند کو
ملّتِ بیضا کے سینے کا چمکتا داغ دیکھ

پائی تھی فردوس نے جس کی فضا میں پرورش
تو نے دیکھا ہے وہ باغ اب اس کو بنتا راغ دیکھ

عندلیبوں کا بسیرا تھا کبھی جس شاخ پر
اُس کے سوکھے ٹھنٹھ پر بیٹھے زغن اور زاغ دیکھ

مکھیاں جدّہ کی تو جیتی نگل جاتے کو ہے
لیکن آ جائے کہیں تجھ کو نہ استفراغ دیکھ

جن کی روٹی بھی جنہیں قبرص میں مل سکتی نہیں
بمبئی میں چکھنے آئے لذّتِ قیماغ دیکھ

آلِ ہاشم پاسباں تھا جس کی عزّت کا حجاز
اس کی رسوائی بشکلِ طاہرِ دبّاغ دیکھ

اک گھٹا پھر اُٹھ رہی ہے نجد کے کہسار سے
جو اُجڑ کر رہ گیا تھا پھر ہرا وہ باغ دیکھ

پھر ہوئی کشتِ عرب سیراب ابرِ نو بہار
پھر چمن میں جلوۂ کبک و تذرو و ساغ دیکھ

قامتِ گیتی ہے اور رنگیں قبا اسلام کی
غوطہ دیتا ہے اسے کس رنگ میں صبّاغ دیکھ

۱۶ر جولائی ۱۹۲۵ء

Marfat.com

میثاقِ ملّی

کس کے ہنر نے ٹوٹے ہوئے دل جوڑے تھے کس دشواری سے
لکھنؤ جا کر سن لو یہ قصہ قبلہ عبد الباری سے

صدہا سال کے بچھڑے ہوؤں کو کس نے ملایا آپس میں
پھوٹ پھر اس میں ڈال دی کس نے اپنی سیہ کرداری سے

کام اہنسا سے نہ چلے گا کانگریس میں اسلام بھی ہے
مالوی جی کرتے ہیں تو بدن دیش کی ہر نر ناری سے

ووٹ بڑھانے کے لئے دینا کفر کا لقمہ ایمان کو
آڑ دھرم کی برہمنوں نے لی بھی تو کس ہشیاری سے

پھیل گیا سب جسم کے اندر روگ نرالا شدھی کا
اب تو خدا ہی ہے جو شفا دے قوم کو اس بیماری سے

آپ کی قلت میں بھی ہو کثرت آپ ہوں حاکم ہم محکوم
فائدہ ہم کو خاک ملا اس وضع کی خود مختاری سے

Marfat.com

آپ جو ہوں چپت پھر بھی رہیں پٹ ڈائیں تو بیشک اچھا ہے
آنکھ میں لیکن پڑ نہیں سکتی دھول اب اس عیاری سے

داس سے اور آزاد سے پوچھو ملّت کے میثاق کا راز
عقدہ یہ ہرگز کھل نہ سکے گا اجیت اور انصاری سے

کاش رہا وہ قاید ملّت سجن یرودا سے ہو جائے
ہندو مُسلم ایک ہوئے تھے جس کی علم برداری سے

Marfat.com

انگریز کا حُسنِ مذاق

لوٹی بہار آ کے تصوّف کے باغ کی
انگریز کا مذاق بھی کتنا لطیف ہے
تونسہ بھی ہے شریف علی پور بھی شریف
القصّہ جو شریف ہے اس کا حلیف ہے

Marfat.com

بریلوّیات

لگ گیا ہاتھ کہیں سے مجھے اُن کا فتویٰ
دستِ توحید ہے اور شرک جلی کی داڑھی

کہہ دو آدم سے کہ دو بال ہمیں بھی بھیجیں
نوچ کر اپنے حریف ازلی کی داڑھی

پیٹ میں اپنی درازی کو چھپا لیتی ہے
نور بافانِ بریلی کی نلی کی داڑھی!

پال کے آم کی چوسی ہوئی گٹھلی کا ہے صوف
یا کہ ہے قبلۂ دیدار علی کی داڑھی

اِس کو اسلام کی لاج اس کو فقط لاج اپنی
چور کے ہاتھ میں ہے آج ولی کی داڑھی

---

۱۶ جون ۱۹۲۵ء

Marfat.com

پیمبرؐ کی شفاعت پر میرا حق

مراقش میں رگیدی جا رہی ہے امتِ عیسیٰ
ادھر اقطع ہیں ہسپانی اُدھر انبز فرانسیسی

مسلمانوں سے ٹکرائے تو تھے لیکن خبر کیا تھی
پڑے گا مُنہ پہ اک تھپڑ تو جھڑ جائے گی بتیسی

جدھر دیکھا اُدھر دشمن ہی دشمن تھے نصاریٰ کے
کہیں تھے شیخ سنوسی کہیں تھے سیّد ادریسی

شہادت میں جو لذت ہے اُسے یہ لوگ کیا جانیں
رموزِ عَلَّمَ الْاَسْمَا چہ داند ذوقِ ابلیسی

برستے آسماں سے بھی ہیں پتھر فتنہ و شر کے
مگر سختی کب ان پتھراؤں نے بنگھٹن کی سی

سبق لیتے ہیں ناحق مالوی جی شاہ نامہ کا
پڑھیں بیٹھے ہوئے پریاگ میں بیتال پچیسی

خدا کی شان اُنہیں بھی شہسواری کی تمنا ہو
مقدر میں ہے جن کے لارڈ ریڈنگ کی سائیسی

پیمبرؐ کی شفاعت پر مری اس عرض کا حق ہے
کہ آقا تیری خاطر میں نے چکی جیل میں پیسی!

---

۱۶ اگست ۱۹۲۵ء

Marfat.com

لارڈ لارنس کا بُت

۱۵ - اور ۱۶ - اکتوبر ۱۹۲۵ء کی درمیانی شب کو کسی نامعلوم منچلے نے موقعہ پاکر لارڈ لارنس کے مجسمہ کی تیغ و قلم کو ایک ہی ضرب میں نابود کر دیا - اور اس طور پر نہ صرف اہلِ پنجاب بلکہ تمام اہلِ ہند کی طرف سے عملی طور پر اس بت کے سوال کا جواب ان الفاظ میں دے دیا :-

نہ ہم تلوار کی حکومت چاہتے ہیں نہ قلم کی - بلکہ چاہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر حکومت کی جائے - ایک فقیر جس نے پولیس کو اس واقعہ کی اطلاع کی گرفتار کر لیا گیا - اشعار ذیل اس واقعہ سے متاثر ہو کر لکھے گئے ہے -

ٹوٹا قلم اور ساتھ ہی تلوار بھی ٹوٹی
لاہور میں کیا کام اب اس نام کے بت کا

البتہ ضمانت کسی دیندار کی لے کر
کر دیجیے چالان کسی اِک شری بُت کا

دھمکا نہیں سکتا ہے اب اس ملک کو لارنس
پھر نا نہیں ممکن ہے بدلتی ہوئی رُت کا

مانا کہ عطا کی گئی ہے آپ کو سنگین
اللہ نے بخشا ہے ملنگوں کو بھی ختکا!

Marfat.com

ریل اور تیل

رابغ میں مسٹر فلبی سے ملاقات ہوئی۔ ان سے چند باتیں ہوئیں۔ وہ ذیل کے اشعار میں نظم کر دی گئی ہیں :-

اگر نجد میں بھی پہنچ جائے ریل — اور اس سرزمیں سے نکل آئے تیل
تو خوش حال ہو جائے ابنِ سعود — پھرے لوٹ اونٹوں کی تھامے نکیل
عرب میں بہے جوئے سیم وطلا — ہر اک سمت دولت کی ہو ریل پیل

کہا میں نے سن کر یہ فلبی کا قول — منڈھے چڑھنے والی نہیں ہے یہ بیل
میں منکر نہیں ریل اور تیل کا — کہ اچھے ہیں سب تمدّن کے کھیل
یہ مقصد ہے لیکن اگر آپ کا — کہ نجدی ہو نصرانیوں کا ڈیل
تو رکھئے مری آج کی بات یاد — فرنگی سے بدّو کا ہوگا نہ میل
یہ ہے ناقۂ ریگ زارِ حرم — وہ ہے رود بارِ کلیسا کی وہیل

وہ مشاطہ پیدا ہوئی ہے نہ ہو — جو ڈالے چھچھوندر کے سر میں چنبیل
مری صاف گوئی کو کیجے معاف
کہ رابغ نہیں منٹگمری کا جیل

۱۲ دسمبر ۱۹۲۵ء

Marfat.com

علی ابن حسین شریف مکّہ کے ہوائی کارنامے

کہیں سے آ گئی ہاتھ اک گرہ ہلدی کی چوہے کو
تو رکھ کر اس کو اپنے بل میں بن بیٹھا وہ پنساری

علی بھی لے کے اک طیارہ آقایانِ مغرب سے
سمجھتا ہے کہ میں ہوں اور عرب کی حکم برداری

شہید اب تک ہوئی ہے ایک بچی ہی اُس کے گولوں سے
اب اس سے بڑھ کے ہوگی کارگر کیا اُس کی بمباری

دیئے رہ رہ کے اُس کے باپ نے اسلام کو چرکے
اب اُس کے حصّہ میں آئی ہے یہ دیرینہ غدّاری

مگر بطشِ شدید ربِ اکبر سے نہ چھوٹے گا
کہ ہے سخت انتقام اُس کا اور اُس کی ضرب ہے کاری

بحسرت جس طرح مکّے سے راتوں رات بھاگا تھا
مدینے سے بھی اب اُس کے نکلنے کی ہے تیاری

---

۷ ار جنوری ۱۹۲۶ء

Marfat.com

تل کی اوٹ میں ہمالہ

خمیر مایۂ مُسلم خدا نے
اُٹھایا ہے عرب کے آب و گل سے

نبیؐ نے درسِ آزادی دیا ہے
نہیں ہم نے سبق سیکھا یہ بِل سے

نہیں اسلام وہ دھنیا کہ پس جائے
مسیحیت کے بٹے اور سِل سے

منافق کی محبت ہے زبانی
جو مومن ہے ملا کرتا ہے دِل سے

کبھی تھا ٹوڈیوں کا ناک میں دم
ہمارے حملہ ہائے جاں گسل سے

اب ایسا انقلاب آیا جہاں میں
یہ چوہے بھی نکل آئے ہیں بِل سے

بہت جلد اس بلا کو ٹال دے گا
خدا خود اپنے فضلِ مستقل سے

اسی کی آنکھ ہے یہ جس کا جادو
ہمالہ کو چھپا لیتا ہے تِل سے

---

۱۰ جون ۱۹۱۶ء

Marfat.com

چند اچھوتی تشبیہیں

سُورج سے بھی رخشندہ تر اک مطلعِ روشن کہوں
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا کہوں

جُانی" ہے پٹڑی ریل کی کانٹا ہیں جس کا مالوی
اور سوامی شردھانند کو اِس ریل کا انجن کہوں

فطرت میں جس کی رچ گئی مسلامیوں کی دُشمنی
پھر کیوں نہ اس بدبخت کو اِس دیش کا دشمن کہوں

پیروں کی خلوت گاہ پر پڑ جائے گر میری نظر
زانوے فکرِ پیر کو میں کوک کا آسن کہوں!

تابیں جنہیں جانے لگیں تنظیم اور تبلیغ کی
کچلو کی چٹنی کا بدل نیرنگ کا چورن کہوں

دُوں نام کیا کیا قادیاں تیرے صلیبی لعبہ کو
روما کہوں برلن کہوں پیرس کہوں لندن کہوں

۱۰ر جولائی ۱۹۲۶ء

Marfat.com

شیعی اور بریلوی

شیعہ بریلوی سے گلے مل رہا ہے آج — اور لکھنؤ میں دونوں کا قارورہ مل گیا
کندھا دیا جنازۂ ملّت کو ایک نے — اور لے کے ایک قبر پہ پتھر کی سِل گیا
کھوئی گئی کتابِ مقدّس کی آبرو — اور سنّتِ مطہّرہ کا پایہ ہل گیا
آبِ ہوائے حجاز کی جس کو نہ آئی راس — ہندوستان میں وہ نیا گُل بھی کھل گیا
جمنے لگا تھا قوم کے جس زخم پر کھرنڈ — واحسرتا ہمارے ہی ناخن سے چھل گیا

مجلس کے رُکن دیکھتے ہی بلبلا اُٹھے
جس وقت اُن کے پاس خلافت کا بل گیا

۴ر اکتوبر ۱۹۲۶ء

Marfat.com

چٹنی

ننکانہ کے مہنت کو قیدِ فرنگ میں
ملتی ہے چپڑی روٹیوں کے ساتھ کھیر بھی
لیکن ستم رسیدہ بخاری کو آج تک
چٹنی کے واسطے نہ ملا کوتھ میر بھی
یہ کیا نیا غضب ہے کہ ہڑتالیوں کے ساتھ
شامل ہیں "انقلاب" کے دونوں مدیر بھی
پیٹیں گے سر شفیع اب ان کی جفا کا ڈھول
اور ساتھ ہی پرانی وفا کی لکیر بھی
مجموعہ "انقلاب" کا اقبال و نون تھے
دونوں کی تاک میں تھا مگر چرخِ پیر بھی
ہم خود ہیں اپنے تین جرائم کے معترف
جاہل بھی ہیں ذلیل بھی ہیں اور فقیر بھی
پنجہ میں ہیں مہاجنوں کے بھی پھنسے ہوئے
اور چل رہے ہیں ہم پہ حکومت کے تیر بھی

۴ر فروری ۱۹۲۷ء

Marfat.com

ڈاکٹر کچلو

مچا رکھا ہے غل پنجاب کے رجعت پسندوں نے
کہ دشمن قوم کے اور ملک کے ہیں ڈاکٹر کچلو

کوئی گالی نہیں ایسی جو اُن کو دی نہ جاتی ہو
مسلط ہو گئے ہیں جب سے مسلم لیگ پر کچلو

یہ تشنیع و پھبتی اُن پہ ہر محفل میں اڑتی ہے
کہ عیسیٰ ہیں اگر جینا تو ہیں عیسیٰ کے خر کچلو

کوئی فرطِ غضب سے کٹ کٹا کر دانت کہتا ہے
کچلنا چاہیئے جس کو ہے اُس فتنہ کا سر کچلو

کبھی پھیکی نہ پڑتی جلسۂ لاہور کی رونق
لگا دیتے اگر اُٹھ کر نہ کلکتہ کی کر کچلو

غرض جس رنگ میں دیکھو جہاں ڈھونڈو وہی ہیں
یہاں کچلو وہاں کچلو اِدھر کچلو اُدھر کچلو

یہ عزت پا نہ سکتے گر نہ اتنی گالیاں کھاتے
گن اُن کے گایئں گھر میں بیٹھ کر اب عمر بھر کچلو

Marfat.com

نمدا

"بھیشم" کی پھلواڑی میں پروفیسر لالہ گلشن رائے ایم۔اے نے ۱۰ر جون کو ایک نیا گل کھلایا۔ اس کی بہار ملاحظہ ہو:۔

خواجہ حسن نظامی کے اخبار میں جو یہ خبر نکلی تھی۔ کہ "شدھ ہو جاؤ اور پسند کرلو"
وہ دراصل سخت دل آزار اور ہتک آمیز تھی اور بظاہر بے بنیاد۔ وہ نکلی بھی
بے سرو پا۔ جس کے لئے خواجہ صاحب کو اپنے اخبار میں گڑگڑا کر معافی
مانگنی پڑی۔ ہت ترے گیدی کی دُم میں نمدا۔

لالہ گلشن رائے اب تک نہ جانتے ہوں گے۔ کہ ان کی لا لایانہ نثر کے آخری فقرہ نے خود بخود ایک مصرعہ موزوں کی شکل اختیار کر لی۔ جس کی متر نمانہ برجستگی پر پہلا حق شاعری کا ہے۔ کہ وہ قیامت تک ان کے حصہ میں نہیں آ سکتی۔ پھر بھی ہم ان کے الفاظ کی کورانہ موزونیت کے ممنون ہیں۔ جس نے ذوقِ سلیم کو ذیل کا پھڑکتا ہوا ترانہ سجھا دیا۔ لالہ صاحب ناراض نہ ہوں۔ ہے یہ گنبذ کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے:۔

سُندر ناریوں والی لاری — جب ہوئی ثابت اصل سے عاری
خواجہ نے فوراً کر دی تلافی — مانگ لی لالاؤں سے معافی
صبر انہیں لیکن پھر بھی نہ آیا — جاتی کا بچھڑا یوں ڈکرایا
ہت ترے گیدی کی دُم میں نمدا

Marfat.com

آریوں کی اس گالی کے صدقے — جاتی کی اس رکھوالی کے صدقے
خواجہ جو ہیں سچ بات کے عادی — وہ بھی نہ کر دیں کیوں یہ منادی
سن کے جسے سر پیٹ لیں لالہ — ہت ترے نخرے میں گرم مسالہ
ہت ترے گیدی کی دُم میں نمدا

آئی ہے جب سے دیس میں شُدّھی — ماری گئی ہے "جاتی" کی بُدھی
ہے کہیں لاٹھی ہے کہیں نٹّیں! — اُڑتی ہیں جن سے خون کی چھینٹیں
مار ترے ان غمزوں نے ڈالا — ہت ترے نخرے میں گرم مسالہ
ہت ترے گیدی کی دُم میں نمدا

جاتی اگر بس خود ہی نہ ہوتی — لالہ کی دھوتی ڈھیلی نہ ہوتی
پہلے جب اُس نے ہم کو ستایا — ہم نے بھی اُس کو ناچ نچایا
دل کا بخار اس طرح نکالا — ہت ترے نخرے میں گرم مسالہ
ہت ترے گیدی کی دُم میں نمدا

---

۱۴ جون ۱۹۲۷ء

Marfat.com

میرزا ہادی علی بیگ اور پوجیہ پد مالوی جی

وطن سے نوکری کی جستجو میں
بنارس کو گئے ہادی علی بیگ
جہاں چرچا ہے گھر گھر ودیا کا
چڑھی رہتی ہے مایا کی جہاں دیگ

برستی ہے جہاں دولت چھنا چھن
پرکھتی ہے جسے جاتی "کھنا کھن"

بچارے میرزا ہادی علی بیگ
سنا کرتے تھے یاروں سے وطن میں
کہ سب کے پوجیہ ہیں مالوی جی
ہیں ساجھی خویش و اغیار ان کے دھن میں

ہیں شیخ و لالہ ایک اُن کی نظر میں
اگر ہوں ایک سے فضل و ہنر میں

یہ پوچھا آپ نے ایک راہرو سے
کدھر ہے مالوی جی کی حویلی؟
کہ لایا ہوں میں اُن کے پوجنے کو
عرب کی ودیا کے گڑ کی بھیلی

خدا شرمائے ایسے حسنِ ظن کو
جو حبل اللہ سمجھے سنگٹھن کو

Marfat.com

مغل تھے اور وہ بھی رام پوری — رگِ گردن میں اسلامی اکڑ تھی
اِدھر بازو میں تھا ترکانہ کس بل — اُدھر پنجہ میں افغانی پکڑ تھی

اُنہیں دیکھا تو "جاتی" کے مہابیر
یہ سمجھے سر پہ آپہنچی ہے تقدیر

جھروکے سے پکارے مالوی جی — نکالو اِس مُسلٹے کو یہاں سے
ملیچھوں کا مرے پھاٹک پہ کیا کام — اسے پہنچاؤ آیا ہے جہاں سے

لگے سرکار کی دینے دہائی
کہ ہے یہ دہلوی "غازی" کا بھائی

بنارس میں مچا کہرام گھر گھر — لرزنے لگ گئے شُدھی کے چیلے
یہی کہتا تھا ہر ہندو کہ ہے رام — بچا ہم کو کہ آپہنچے رہیلے

پولس کی دوڑ پہنچی سن کے یہ غل
کہ ہو جائے نہ شُدھی کا کہیں قتل

کیا قابو بچارے میرزا کو — کہ شاید کوئی خنجر ہو بغل میں
تلاشی میں مگر کچھ بھی نہ نکلا، — کھلی ساری حقیقت ایک پل میں

فضیلت کی سند تھی یا قلم تھا
یہی ملزم کا پستول اور بم تھا

Marfat.com

مگر بیکل تھے اب بھی مالوی جی — کسی ڈھب بندھنے پاتی تھی نہ ڈھارس

کہے جاتے تھے کیا معلوم تم کو — کہ یہ تغلق بھی ہو دراصل سارس

کئی دن تک رگیدا اور جھنجھوڑا

پولس نے جب کہیں مرزا کو چھوڑا

کوئی اس سادہ دل مسلم سے پوچھے — بھلا بُت خانہ میں تھا کیا ترا کام

گیا کیوں آستانِ کفر پر تو — ترے آگے تھی جب دہلیزِ اسلام

نہیں قشقہ لگا سکتا جبیں پر!

تو کر صبر اپنی ہی نانِ جویں پر!

۷؍ جون ۱۹۲۷ء

Marfat.com

شُدّھی کی بُدّھی

یکایک کی ہے گُم پر ماتما نے
اِن اُوندھی کھوپری والوں کی بُدّھی
کہیں مُسلم بھی بن سکتا ہے کافر
کبھی مومن بھی ہو سکتا ہے شُدّھی

Marfat.com

وہ چلی

ہم کو بھی کفن کے لئے مل جائے گا گاڑھا
گاندھی کو ہے گر خبط جلاہے کی نلی کا

انگریز کے حصے میں ہے بیٹ اور مٹن چاپ
اور بجزہ مسلماں کو ملا مونگ پھلی کا

شدھی ابھی آنے بھی نہیں پائی سبھا میں
اور شور ہے پہلے ہی سے برپا "وہ چلی" کا

بھوسا گئو ماتا کے لئے مالوی لائے
سانی کے لئے فکر ہے منجی کو کھلی کا

لالہ سے لِلائن کو ہے کیا کیا گلہ، لیکن
مضمون یہ ہے مولوی ممتاز علی کا

فطرت میں عرب ہوں تو سلیقہ میں عجم ہوں
اکبر کی زباں میں ہے تخیل جبلی کا

۷ر جولائی ۱۹۲۷ء

Marfat.com

الصلح خیر

نواب ذوالفقار علی خاں کو چھیڑ کر — عزت رہی سہی بھی گنوا بیٹھے لاجپت
پھرتے ہیں دم دبائے ہوئے لومڑی کی طرح — پنجاب کیسری کی بنائی گئی وہ گت
بیگانہ عقل سے ہے بنارس میں مالوی — منجی کی ناگپور میں ماری گئی ہے مت
ہے "تیج" اور "ملاپ" میں نسبت قریب کی — وہ جھوٹ کا نچوڑ ہے یہ گالیوں کا ست
وہ "بندے ماترم" جو کبھی تھا وطن پرست — اب کانگریس کی کرنے لگا وہ بھی منقصت
دھرپت پہ گا رہا ہے دیانندیوں کے گن — بھیشم کو بھی سماتیوں کی پڑ گئی ہے دشمنت
ہندو سبھا کے کام نہ آئیں گے خشت و سنگ — چندا بیا پہ پڑ گئی ہے خلافت کی اک چپت
پرشوں کے سنگٹھن سے نہ جب کچھ بھی بن سکا — اب دیویوں کو کرنے لگے ہیں وہ سنگھٹت
ٹامی سے لڑ سکیں جسے ملتا ہے روز بیف — ہے دال کھانے والوں میں اتنی کہاں سکت
اے کفر کینہ جمع ہو تیرے ہی سینہ میں — اسلام کا حساب ہے اس بنک میں جلیت
آندھی ہے اُس کی ناک میں فضائے غضب کی — جس بھائی دان کے جھونپڑے کی آڑ ہیں چھت
"فوارہ چوں بلند شود سر نگوں شود" — شدھی میں بھی ہوئی ہے ودیعت یہی صفت

Marfat.com

کلکتہ تجھ کو شملہ سے بھیجا سری نواس | بنگر کہ از کجا بکجا می فرستمت
سُن لیں پیام ہم سے بھی "اصلح خیز" کا | وہ سب سناتنی جو ہیں بھگوان کے بھگت
سکھوں سے دشمنی کوئی اسلام کو نہیں | اسلامیوں کے بھائی ہیں جو خالصہ ہیں تت

"پرتاپ" کے لئے نہیں باقی بچا کوئی
تھی اتنے قافیوں ہی کی اس نظم میں کھپت

۱۲ر نومبر ۱۹۲۷ء

Marfat.com

سائمن کمیشن

جب سے تجھ کو ہے دہلی میں فتنہ آرائی
بج رہی ہے لندن میں عافیت کی شہنائی

شامل ایک بھی ہندو جب نہیں کمیشن میں
اس سے بڑھ کے کیا ہوگی سنگھٹن کی رسوائی

اچھی بدشگونی ہے جس کی خاطر اپنوں نے
آپ ہی پرایوں سے اپنی ناک کٹوائی

اپنی آبرو کھوئی ہم نے اپنی باتوں سے
جب لڑے ہم آپس میں تیسرے کی بن آئی

آج لارڈ برکن ہیڈ ناچیں ناچ ننگنی کا
ہم کو بھائی پرمانند جان لیں اگر بھائی

آستیں میں بت رکھنا اور اسے خدا کہنا
کیا یہی مسلماں ہیں گرم لاف یکتائی

ماننا ہی پڑتا ہے لیگ کا رزولیوشن
گھر سے چل کے آیا ہے جب یہ معتبر نائی

---

۱۳ نومبر ۱۹۲۷ء

Marfat.com

کونسلوں کے شیدائی

یہ سچ ہے کہ دلکش ہے تقریر تری
یہ مانا کہ حاصل تجھے ووٹ بھی ہے

شمار اور اعداد ہیں تجھ کو ازبر
بغل میں اجنڈے کی اک پوٹ بھی ہے

کسی مصلحت سے بہ تقلید گاندھی
کسا تو نے گاڑھے کا لنگوٹ بھی ہے

مگر اٹھ کے محفل کو جو تلملا دے
ترے دل میں اُس درد کی چوٹ بھی ہے؟

Marfat.com

بصائر

خدا کی شان

شاہد حکومت کی عشوہ آفرینی کو — آن مالوی لکھیے شانِ لاجپت کہیے
شنیچ جی گئے تھے آپ اُن کے آستانے تک — چاند پر وہاں رہے کس قدر چپت کہیے
رام راج کی ارتھی آج اُٹھنے والی ہے — دیجئے اسے کندھا "رام رام ست" کہیے

بنارسی خشت پارے

جنہوں نے مسلمان کے سر کو تاکا — اڑیں جن سے اسلام کے خوں کی چھینٹیں
جو کوٹھوں سے اُچھلیں تو گلیوں میں ناچیں — وہ ہیں مالوی جی کے بھٹے کی اینٹیں

مومن کی شان

سنگٹھنیے اس حقیقت سے ہیں شاید بے خبر — وہ جو مومن ہے کبھی کافر سے پٹ سکتا نہیں
ڈاکٹر منجی کے چیلے لاکھ سر پٹکا کریں — تا قیامت ہند سے اسلام مٹ سکتا نہیں

Marfat.com

گیسو دراز ولیوں کی کرامتیں

سوامی شردھانند کو خواجہ حسن نظامی کا متصوفانہ الٹی میٹم

میں اپنی کرامت کا جھنڈا جو کھڑا کردوں
اک رائی کے دانے کو پربت سے بڑا کردوں

چاہوں تو کروں پل میں خشکی سے تری پیدا
سوکھے ہوئے پیپل کی ٹہنی کو ہرا کردوں

قرآں کی فضیلت کو خود گائے سے منوا کر
گوسالہ پرستوں میں اک حشر بپا کردوں

کافر کو کروں مومن جھوٹے کو کروں سچا
پیتل کو طلا کردوں کھوٹے کو کھرا کردوں

بندر سے بنا لینا انسان کا آساں ہے
میں وہ ہوں کہ انساں کو اک دم میں گدھا کردوں

واعظ کی ضرورت کیا تبلیغ کی حاجت کیا
اس طرح جو میں حق سے باطل کو جدا کردوں

Marfat.com

ہفت خوانِ ہند

ملیبار سے تا بہ اقصائے خیبر
ضیا بیز ہے مالوی جی کا جلوا

کہیں گائے کی پونچھ پر سر پھٹول
کہیں باجہ بجنے بجانے پہ بلوا

مسلمان بے چارہ کس کس سے نبٹے
اُدھر بیر بندا اِدھر بیر کلوا

کسی طرح نیچا دکھا دے جوان کو
تو موجود ہے پھر ہری سنگھ نلوا

نہیں بیرہن ہی کو ان سے شکایت
یہ کانٹے وہ ہیں جن سے چھلنی ہے تلوا

خدایا محمدؐ کی عزت کے صدقے
ہمارا بھی ایک ایک ارمان نکلوا

جو منجی کو متھرا کے لڈو دیے ہیں
بخاری کو بھی بخش دے من و سلویٰ

مسلماں کے بازو کو زورِ علی دے
حریفوں کی چھاتی پہ مونگ اس سے دلوا

---

۱۷ اگست سنہ ۱۹۲۷ء

Marfat.com

گوشِ ہوش کو صلائے عام

دیئے ہیں کان خدا نے تو ان سے کام بھی لے
مہاسبھائیوں کے سنگٹھن کی ٹن ٹن سن
کہاں تک اور لنگوٹی میں پھاگ کھیلے گا
مہاجنوں کی بھری تھیلیوں کی چھن چھن سن
نبیؐ کے نام پہ کر کائنات کو قرباں
یہ قولِ سرورِ عالم جو ہے معن عن سن

---

۲۶ اگست ۱۹۲۷ء

Marfat.com

گیٹی تھیئٹر لاہور

سرِ راہ اِک اشتہار آج دیکھا
کہ ناچیں گی شب کو مس اقبال پتلی
رسن سازیوں کے دکھائیں گی جوہر
بکے گی تھیئٹر میں جادو کی سُتلی
قلم کا تو سنسر نے سر کاٹ ڈالا
زباں کاٹ کر آپ کردیں گی تتلی
گریں گے زمیں پر سوارانِ تقویٰ
دکھائے گا چھل بل جو یہ خنگ ختلی

یہی مادیاں ہے تو لاہور والو
تمہاری تقدس کی گاڑی بھی جُت لی

---

۲۰ اکتوبر ۱۹۲۷ء

Marfat.com

آریہ اخباروں کے مسلمان قلم کاروں کا ترانہ

لڈّو ہمیں کھلوا دو   ٹھرّا ہمیں پلوا دو   جانا ہے تھیٹر تک   کچھ پیسے بھی دلوا دو
پھر کرنے کو حاضر ہیں   ہم ہجو پیمبر بھی
اور حملہ خدا پر بھی   ہم پیٹ کے بندے ہیں
کعبہ کو مٹا دیجے   قرآں کو جلا دیجے   اسلام کی خاکستر   گنگا میں بہا دیجے
اُجرت ہمیں ملتی ہے   جب آریوں کے گھر سے
پرتاپ کے دفتر سے   روٹی کے یہ دھندے ہیں
ناموسِ عرب کیسا!   یثرب کا ادب کیسا!   بے مایہ جو ہو ایسا!   کعبہ کا وہ رب کیسا!
ہم رہتے ہیں بھارت میں   لچھمی کا جو زیور ہے
کان گہر و زر ہے   چاندی کے یہ پھندے ہیں
ہم بھوکے ہیں روٹی کے   محتاج لنگوٹی کے   روزی کیلئے مضمون   لکھ دیتے ہیں چوٹی کے
اسلام کے بے فکرے   چلاتے ہیں جھلا کر
اور ماتھے پہ بل لا کر   مضموں یہ گندے ہیں   گالی کے پلندے ہیں

۷ر نومبر ۱۹۲۷ء

Marfat.com

رازہائے سربستہ

پوچھ لیتا ہے فرنگی بھائی سے بھائی کا راز
ایشیا میں ہے یہ اُس کی کارفرمائی کا راز

سلطنت قربان کی گوسالہ و ناقوس پر
آشکارا ہو گیا ہندو کی رسوائی کا راز

کھول دے گی سالِ نو کی فردِ اعزاز ایک دن
آستانِ شملہ پر اُن کی جبیں سائی کا راز

وجد میں ہندوستاں کو لائے ہیں یارانِ نجد
دیکھ لو اسلام کے جذبہ کی گیرائی کا راز

نشۂ توحید میں سرشار ہے ابنِ سعود
ہے فقط اتنا ہی اُس کی شان دارائی کا راز

آپ سب کچھ لے لیا کچھ بھی نہ یورپ کو دیا
جدہ کا مشتاق ہے سالار کی دانائی کا راز

بمبئی میں منتقل ہو مرکزیت کعبہ کی
تجھ سے چھپ سکتا نہیں کعبہ کے شیدائی کا راز

میرے نغمے ہیں نشاط افروز بھی جاں سوز بھی
ہے خود افشاں ان نواؤں کی دل آرائی کا راز

---

۱۴ نومبر ۱۹۲۶ء

Marfat.com

الٹا ہوا ٹاٹ

اخبار پڑھ رہے تھے وہ بنگلہ میں پاٹ پر
اور ہو رہے تھے چیں بجبیں بائکاٹ پر

البتہ اس خیال سے تھے مطمئن کہ لیگ
لگ ہی گئی ہے بارہ مسالہ کی چاٹ پر

یہ فکر ساتھ ساتھ تھی لیکن لگی ہوئی
کچھ مشورے ہیں اور ہی راوی کے گھاٹ پر

اور نقشہ کھنچتے ہیں کسی گول میز کا
ہیں لیٹے ہوئے خلافتیے اپنی کھاٹ پر

مل کر الٹ نہ دے کہیں سارا وطن اسے
آنکھیں جمی ہوئی ہیں کمیشن کے ٹاٹ پر

۲۴ر نومبر ۱۹۲۷ء

Marfat.com

لڈّو

چناخوانِ تخیّل رات نعمت خان عالی نے — اور اس پر چن دیئے نزدیک کے اور دور کے لڈو
صلا پھر اس طرح دی سر شفیع اور اُنکی ٹولی کو — سمجھتے ہو جنہیں تم لوگ موتی چور کے لڈو
تصور میں مزے لیتے رہو چند اور دن ان کے — کمیشن خود بتا دے گا کہ ہیں یہ بور کے لڈو
لئے متھرا کے پیڑے ہم نے لڑ کر مالوی جی سے
نمک خوارانِ لندن کو ملے کافور کے لڈو

---

۱۵ دسمبر ۱۹۲۷ء

Marfat.com

سحر

سرفروشوں کے ہیں ہم سرآپ ہیں سرکار کے
آپ کا منصب ہے سرکاری ہمارا خانگی

فیصلہ کر لے گی دُنیا ہم میں افضل کون ہے
آیئے چل کر دکھا دیں اپنی اپنی بانگی

پاؤں میں زنجیر ہے زنداں سے گھبراتے نہیں
ہم محبّانِ وطن کا شیوہ ہے دیوانگی

عافیت کوشی ہے پہلے دن سے مسلک آپ کا
اور اسی میں مستتر ہے آپ کی فرزانگی

چھوڑ کر اپنوں کو غیروں کا دیا ساتھ آپ نے
بات ہے یہ عقل کی یا عقل سے بیگانگی

"مسلم خوابیدہ اٹھ ہنگامہ آرا تو بھی ہو"
چھوڑ دے اِس بزدلی کو اور دکھا مردانگی

---

۲۹ دسمبر ۱۹۲۷ء

آزادی اور غلامی

آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس کلکتہ کے موقعہ پر جس میں سائمن کمیشن کے مقاطعہ کا فیصلہ ہوا۔ اور سر شفیع کی جماعت نے اِس فیصلہ سے ناراض ہو کر اپنی مسلم لیگ الگ بنا لی۔

نہیں جن کو ملی توفیقِ اقدامِ عمل اب تک
ہے مرکز آج کل لاہور اُن رجعت پسندوں کا

ہمالہ سے بھی اونچا لگ رہا ہے ڈھیر راوی پر
وفاداری کے دفتر میں خوشامد کے پلندوں کا

کھلایا اُن کو جب سیندور فضلِ حق کی منطق نے
تو دینے لگ گئے کھسیانے ہو کر طعنہ چندوں کا

کلیسا کے یہ پٹھو قدر آزادی کی کیا جانیں
مقام اس جذبہ کا ہے دل حرم کے دردمندوں کا

مبارک رہتی دنیا تک غلامی ان کو غیروں کی
جنہیں کٹنا نظر آتا ہے دشوار اس کے پھندوں کا

وطن کی آبرو کے یہ حریف اچھی طرح سُن لیں
کہ ربِ کعبہ کو پیارا ہے ناموس اپنے بندوں کا

۲ جنوری ۱۹۲۸ء

Marfat.com

بچّہ اور اُس کی انّا

مشرقی بچےؔ کی خاطر دایہ اصلاحات کی
لائی مغرب سے دو عملی کا اچھوتا جھنجنا
چائے پینے کے لئے جب اُس نے مانگی گول میز
کیتلی میں لائی پانی بھر کے وہ بھی کنکنا!
اس نوا میں ہے اگر تلخی اسے بیشک نہ سُن
اپنی انّا ہی کی میٹھی میٹھی لوری گنگنا

"مسلم خوابیدہ اُٹھ ہنگامہ آرا تو بھی ہو
وہ نکل آئی سحر گرم تقاضا تو بھی ہو"
(اقبال)

---

۱۲ جنوری سنہ ۱۹۲۸ء

Marfat.com

گوری بلا

امریکہ کے بت خانے سے اندور کی خاطر
لائی ہے ترشوا کے ہوس ایک خدا اور

ہے کوئی جو اس بت کے پجاری کو بتا دے
مشرق کی ہوا اور ہے مغرب کی فضا اور

اک کالی بلا سے ابھی پیچھا نہیں چھوٹا
ساتھ اپنے لگا لائے وہ اک گوری بلا اور

ممتاز نے چھنوائی تھی اندور کی گدی
اب دیکھئے سوغات مرلائی ہے کیا اور

۱۹؍ جنوری سنہ ۱۹۲۸ء

Marfat.com

داڑھی ہے تو غم کیا ہے

افسانۂ دیں کیسا افسونِ حرم کیا ہے
عیبوں کے چھپانے کو داڑھی مری کم کیا ہے
داڑھی ہے تو غم کیا ہے

پھنس جاتی ہے اک دنیا اس دامِ ریائی میں
اور میرے تقدس کے چرچے ہیں خدائی میں
داڑھی ہے تو غم کیا ہے

اس پردہ میں چھپ چھپ کر کرتا ہوں میں جاسوسی
دیتا ہے صلہ مجھ کو انگریز ہو یا روسی
داڑھی ہے تو غم کیا ہے

ازبسکہ مرے منہ پر لمبی سی یہ داڑھی ہے
سی-آئی-ڈی والوں سے چھنتی مری گاڑھی ہے
داڑھی ہے تو غم کیا ہے

اس کو جو منڈا ڈالوں کھل جائے بھرم میرا
جب تک یہ سلامت ہے کب رتبہ ہو کم میرا
داڑھی ہے تو غم کیا ہے

صورت میں مسلماں ہوں سیرت میں یہودی ہوں
اے ہم نفسو سمجھے! میرا یہ اشارہ بھی
راضی ہیں مسلماں بھی اور خوش ہیں نصاریٰ بھی
داڑھی ہے تو غم کیا ہے

Marfat.com

رجعت پسندانِ لاہور کی طرف سے سائمن کمیشن کی حمایت

لاہور میں سائمن کمیشن کی آمد پر ۳۔ فروری ۱۹۲۸ء کو ہڑتال ہوئی۔ سر محمد شفیع سر ذوالفقار علی خاں اور سر عبدالقادر وغیرہ نے اس ہڑتال کو ناکام بنانے کے لئے اس مضمون کے اشتہار اپنے دستخطوں سے شہر کے در و دیوار پر چسپاں کرائے کہ ہڑتال مسلمانوں کے حق میں سخت مضر بلکہ مہلک اور خودکشی کی مترادف ہے۔ اس پر ذیل کے اشعار سپردِ قلم کیے گئے :-

مانگ کر احباب سے رجعت پسندی کی کدال
قبر آزادی کی کھودی لیڈرانِ قوم نے

دشمنانِ ہند کو خوش کرنے کی خاطر شکست
آپ اپنی فوج کو دی لیڈرانِ قوم نے

کاٹ لی پنجاب کی ناک آپ اپنے ہاتھ سے
آبروئے ملت کی کھو دی لیڈرانِ قوم نے

تھی ضرورت جس کو مرہم کی اس آئے زخم میں
سوئی اور الٹی چبھوئی لیڈرانِ قوم نے

ہند کے ناموس کی تذلیل سے لاہور میں
بھری انگلستاں کی گودی لیڈرانِ قوم نے

کہہ رہے تھے ڈاکٹر عالم یہ افضل حق سے آج
قوم کی لٹیا ڈبو دی لیڈرانِ قوم نے

۴ فروری ۱۹۲۸ء

Marfat.com

وطن پرست اور سائنس پرست

سرکار میں ہے مرتبہ جن کا بڑھا ہوا
احرار کی نظر میں ہیں سب سے گھٹے ہوئے

اغیار کا مقابلہ کیا جب ہمارے دل
ہوں ایک دوسرے کی طرف سے پھٹے ہوئے

آیا ہمارا نام تو سرکار کے غلام
بولے کہ بدمعاش ہیں یہ سب پھٹے ہوئے

ہم زر بکف نہیں نہ سہی سر بکف تو ہیں
میدانِ جنگ میں ہیں ابھی تک ڈٹے ہوئے

وہ سائنس پرست ہیں ہم ہیں وطن پرست
ان دو پرستشوں کے ہیں حلقے بٹے ہوئے

کیا کم ہے یہ شرف کہ سبق "جی حضور" کا
کچھ ان سروں کی طرح نہیں ہم رٹے ہوئے

۱۷ر فروری ۱۹۲۸ء

Marfat.com

لاہور کی سائمن نواز خواتین

سر جان سائمن کی ملاقات کا جنوں — کچھ پردہ دار بلبلیوں پر بھی سوار ہے
پوچھے کوئی کہ شرم تمہاری کدھر گئی — تہذیب ہند کا جو پرانا شعار ہے
چہرے سے کیوں نقاب یکایک الٹ دیا — انگریز اس کی لوٹ رہا کیوں بہار ہے
کیا ہم ہی آدمی ہیں کہ تم ہم سے منہ چھپاؤ — اور سائمن فرشتۂ پروردگار ہے
نامحرمی کے واسطے کیا ہم ہی رہ گئے — اور محرمانِ پردہ میں اُس کا شمار ہے

افسوس عورتوں سے بھی اُٹھنے لگی حیا
مٹی ہمارے ملک کی ہر طرح خوار ہے

---

۲۶ مارچ ۱۹۲۰ء

Marfat.com

ٹوڈیوں کی کھیپ

انقلاب آیا ہے کیا پنجاب میں — ڈاکٹر نارنگ ٹوڈی ہو گئے
ڈنڈ پیلے سائمن کے سامنے — پی کے لیکن بھنگ ٹوڈی ہو گئے
جنگ میں پوشیدہ تھا سامانِ صلح — کرتے کرتے جنگ ٹوڈی ہو گئے
سَت بچنئے بن کے چھوٹو رام سے — سیکھ کر سب ڈھنگ ٹوڈی ہو گئے
اُن کے ساتھی جس قدر تھے دیس میں — دیکھ کر یہ رنگ ٹوڈی ہو گئے

ہڈیاں پنجاب کے ناموس کی
کر کے نذرِ گنگ ٹوڈی ہو گئے

۱۱ر اکتوبر ۱۹۲۸ء

Marfat.com

مشیر حسین قدوائی

لاجپت رائے سے وہ عشق ہے قدوائی کو
کسوت او راسترے سے بھی جو نہیں نائی کو

دیتے ہیں گاندھی و نہرو پہ بھی ترجیح انہیں
دیکھئے جا یئے مشق سخن آرائی کو

کعبہ ہی میں نہیں گرجا میں بھی ہے ایک خدا
کر دیا جس نے ہمالہ سے بڑا رائی کو

Marfat.com

پردہ اور نہرو رپورٹ

زمیندار اور کرے تائید اُٹھ کر بے حجابی کی
یہ وہ الزام ہے جس پر ہماری عقل حیراں ہے
کب اس ارشادِ پیغمبرؐ سے ہم نے کی ہے سرتابی
کہ پردہ میں حیا ہے اور حیا سے قائم ایماں ہے

۱۲ر اکتوبر ۱۹۲۸ء

Marfat.com

مُسلم اوٹ لُک کا پیغام

عالموں اور صوفیوں کا سیزدہ صد سالہ فرض — دے رہا ہے آج کل انجام مُسلم اوٹ لُک
کہہ رہا ہے سجدہ کرنا ہے تو کر اللہ کو — پر کسی حالت میں شادی لال کے آگے نہ جُھک
تیرے آگے ہے رسُول اللہ کا نقشِ قدم
امر بالمعروف سے اور نہی منکر سے نہ رُک

Marfat.com

لاہور میں سر جان سائمن کا استقبال

سواگت ہے نرالا سائمن کا
پھٹا آتے ہی گولا ڈھائی من کا

یہ گولا ماسکو کا بم نہیں ہے
مگر اس بم سے کچھ بھی کم نہیں ہے

یہ وہ گولا ہے جس کا نام مس میو
لیا کرتی ہیں پڑھ کر بم مہادیو

جو گندھک اس کی بندے ماترم ہے
تو شورا اس کا غوغائے حرم ہے

ہر اک گوشہ سے گول انداز نکلے
لئے سر ہاتھ میں سرباز نکلے

پرے باندھے ہوئے احرار آئے
وطن اور قوم کے سردار آئے

ملا ہے منہ پہ آزادی کا غازہ
غلامی کا نکلتا ہے جنازہ

ڈر انگریزوں کا ہے جن کے دلوں میں
وہ ٹوڈی گھس گئے اپنے بلوں میں

ہوئیں کیا پھبتیاں آج انقلابی
کہاں ہے آج مذہب پہ رکابی

کدھر ہیں اب یہ بدخواہانِ ملت
بڑی کیا اس سے ہوگی ان کی ذلت

کہ پہرے میں پولس کے سائمن ہے
اور اِن پہ شہر سارا خندہ زن ہے

یکم نومبر ۱۹۲۸ء

Marfat.com

جواہر لال نہرو کی گرفتاری

جواہر لال نہرو کی گرفتاری مبارک ہو
وطن کو جنگِ آزادی کی تیاری مبارک ہو

شراب خانہ ساز آئی ہے مشرق کے خمستاں سے
قدح خواروں کو اس صہبا سے سرشاری مبارک ہو

نمک غیروں کے گھر کا کھائیں بیشک شوق سے ٹوڈی
ہمیں اب اپنے ہی گھر کی نمک خواری مبارک ہو

کسی کی آنکھ کی رونق ہو سرمہ خاکِ دہلی کا
کسی کو خاکِ لندن کی پرستاری مبارک ہو

چُنو لندن میں جا کر سائمن کی میز کے ریزے
تمہیں آدھی مبارک ہو ہمیں ساری مبارک ہو

مبارک باد دے کر کہہ دو ان رجعت پسندوں سے
تمہیں جھگڑا مبارک ہو ہمیں لاری مبارک ہو

Marfat.com

پنڈت نانک چند کی سائمن پوجا

مسلمانوں میں بیشک ہے وفا کا جذبہ نوروں پر
اور اِس نظمِ مرصع کا شفیعی بند ٹوڈی ہیں

نہیں ہے ہندوؤں میں بھی کمی اِن ست بچنیوں کی
مگر اِن سب میں نامور یہاں کے چند ٹوڈی ہیں

ہے یوں تو سائمن کو پوجنا سب کا دھرم لیکن
گرو گھنٹال اِس جاتی کے نانک چند ٹوڈی ہیں

کھلے ٹوڈی نرندر ناتھ ٹھیلے ہیں جو کھُل کھُل کر
منوہر لال بھی ٹوڈی ہیں لیکن بند ٹوڈی ہیں

ہے اُن کا پیٹ بھیداُن کا تو پیپل کو ڈویدا اُن کا
اِسی کا ارتھ کرتے کرتے آج آنند ٹوڈی ہیں

خوشامد کے صلہ میں ہم بھی گوکل چند بن جائیں
اسی سیڑھی پہ چڑھ جانے کے خواہشمند ٹوڈی ہیں

---

۱۴ نومبر ۱۹۲۸ء

Marfat.com

لاجپت رائے کی آخری فرمائش

لاجپت رائے نے تقدیر سے فرمائش کی
کہ مجھے چاہئے آہنگرِ لاہوت کی میخ
ہر وہ ضرب اُس کے بدن پر جو پڑی لاٹھی سے
بن گئی دولتِ انگلیش کے تابوت کی میخ
ٹھونکنے کے لئے صندوقِ ملوکیت میں
آگئی لے کے قضا ساعتِ موقوت کی میخ
شیخ کی رائے میں لائے ہیں اسے عزرائیل
برہمن کے لئے یہ میخ ہے یمدوت کی میخ

ٹوڈیوں کا بھی یہی حشر ہے تابوت میں خواہ
کیل سونے کی ہو اور ریزۂ یاقوت کی میخ!

---

۲۷ نومبر ۱۹۲۸ء

Marfat.com

بچہ سقّا

لقب سقّے کو کب شایاں ہے ہزرائل مجسٹی کا
خطاب اُس کے لئے موزوں ہے ہزلائل مجسٹی کا

وہ کہتے ہیں کہ یہ سقّہ حبیب اللہ غازی ہے
بقول اقبال کے بیشک وہ چمڑے کا حجازی ہے

یکایک پھر بدلتی ہے ہوائے چرخ زنگاری
وفاداروں میں شامل ہو گئے غدار شنواری

مری آنکھوں میں ہیں مغرب کے استعمار کی چالیں
چھپی جیبوں میں ہیں یہ درہم و دینار کی چالیں

پڑھے اللہ اکبر کہہ کے افریدی و مہمندی
پولس اللہ کی کرنے چلی سقّے کی دربندی

ہماری عقل کی شوکت علی توہین کرتے ہیں
لگی ہے گھر میں آگ اور صبر کی تلقین کرتے ہیں

چلے اللہ والے ٹالنے کابل کی آفت کو
ادھر میلاد کی سوجھی ہے بابائے خلافت کو

عجب خاں نے سنا ہے سقّے کو پستول سے مارا
عجب کیا ہے جو ہوں یوں ہی مسلمانوں کے پوبارا

۲۳ جنوری ۱۹۲۹ء

Marfat.com

چندہ کا صحیح مصرف

لکھا ہے "خلافت" نے کہ چندہ کی ضرورت
ہرگز نہیں قندھار کے ارباب وفا کو
قندھار کو جانا بھی نہیں مصلحتِ وقت
کیا جانئے منظور ہو کیا ان کی ادا کو
مانا کہ فرح بیز ہے غزنی کی فضا بھی
کیا پہنچے گی چوپائی کی جاں بخش ہوا کو

چندہ ہی اگر آپ کو دینا ہے تو صاحب
دلوائیے کچھ آج خلافت کے گدا کو

---

۲۳ مارچ ۱۹۲۹ء

Marfat.com

آئینہ

پوچھا انہوں نے ہنس کے یہ مجھ سے براہِ طنز
جب کرنے آئے جیل کا اک دن معائنہ
کیسی ہے اور کہاں ہے حکومت کی شیطنت
مَیں نے کیا جواب میں پیش اُن کو آئینہ

Marfat.com

بُرے دِن

شور بازار کے مُلّا سے کہا سقّے نے
تیرے اور میرے مقاصد کے بُرے دن آئے

تجھے کہتے ہیں ضراری مجھے اِستمائی
مرے ہیکل تری مسجد کے بُرے دن آئے

تو جہالت کا مُرید اور میں رذالت کا عبید
تیرے پیر اور میرے مرشد کے بُرے دن آئے

ہم سے شیخ اور برہمن کو ہے یکساں پرخاش
ہم اسیرانِ شدائد کے بُرے دن آئے

جن کو دیں کرکے مرے حلق میں ٹھونسا تو نے
تیرے اِن سارے عقائد کے بُرے دن آئے

سینہ کوبی میں ہیں بابائے خلافت مصروف
جن کے اک "مرد مجاہد" کے بُرے دن آئے

پگڑیاں جن میں شریفوں کی اُچھالی جائیں
اُن بد انجام جرائد کے بُرے دن آئے

۲۳ر جون ۱۹۲۹ء

Marfat.com

ملّائے شور بازار

شور بازار کے مُلّا پہ خدا کی پھٹکار — اس سے بچ جائے تو پھر آلِ عبا کی پھٹکار
گرم بازار کیا فتنہ و شر کا اس نے — مومنو! اس پہ امام شہدا کی پھٹکار
دشمنِ دینِ مبیں ہے ادب اس کا کیسا — اس پر اسلام کی عزت کی بقا کی پھٹکار
جو نصاریٰ کی موالات کو ٹھہراتے ہیں کفر — اس پہ ان سب فقہا اور علما کی پھٹکار

اس کے سر کے لئے افغان کی خاک سطوت
لائی ہے شوخیِ نقشِ کفِ پا کی پھٹکار

۵ر فروری ۱۹۲۹ء

Marfat.com

مطائبات

اگر بالشت بھر داڑھی ہی ایماں کی علامت ہے
تو پھر فرمایئے سکھوں کو مومن کیوں نہ سمجھیں ہم

سواری حضرتِ واعظ پہ گانٹھی ایک انجھر میں
جنابِ لارڈ ڈارون کو بڑھا جن کیوں نہ سمجھیں ہم

زمین انگریز کی اور حکم بابائے خلافت کا
اندھیرے کو اُجالا رات کو دن کیوں نہ سمجھیں ہم

بحکمِ شرع ہی دیں کے ستوں ٹوڈی بنے ہوں گے
تو پھر ان کے معائب کو محاسن کیوں نہ سمجھیں ہم

گئے بن ٹھن کے ملنے محتسب سے حضرتِ واعظ
پھر اس بڈھے کو اک معشوق کمسن کیوں نہ سمجھیں ہم

نصاریٰ سے جنہوں نے رشتہ جوڑا ہے نیا ان کو
مسلمانوں کی بربادی کا ضامن کیوں نہ سمجھیں ہم

ہیں جانبدار لیکن غیر جانبدار بنتے ہیں
پھر ایسے مسخروں کو تیرہ باطن کیوں نہ سمجھیں ہم

---

۱۲ اپریل ۱۹۲۹ء

Marfat.com

بابائے خلافت اور کامریڈ شوکت عثمانی

اک طرف جلوہ نما شوکت نصرانی ہے
اک طرف چہرہ کشا شوکتِ عثمانی ہے
اک طرف لیگ کی اک قاش ہے اور چکر کا دُو
اک طرف لختِ دل اور آنسوؤں کا پانی ہے
اک طرف روح میں خوشنودیِ تثلیث کا ذوق
اک طرف قیدِ نصاریٰ کی گرانجانی ہے
اشتراکیت اور اسلام کے اس معرکہ میں
دیکھئے کس کے حلیفوں کی فراوانی ہے

بمبئی سے کہیں لے جائے نہ بازی میرٹھ
سائمن کے لئے اتنی ہی پریشانی ہے

---

۲۰ مئی ۱۹۲۹ء

Marfat.com

پبلک سیفٹی بِل

نہ بم سے ڈرا اور نہ پستول سے — ہے جیوٹ بلا کا ہمارا پٹیل
معاً سیفٹی بِل کو ٹھکرا دیا — منڈھے چڑھنے پائی نہ ارون کی بیل
تھا اپنی ہی مجلس میں اپنا دیا — تھی اپنی ہی بتی اور اپنا ہی تیل!
وہی آج ہے رہ نمائے وطن — جو ہرگز نہ ہو جان بل کا دبیل
مسلمان بھی ہو یوں ہی سربکف — تو ہوتا ہے آج اس کا ہندو سے میل
وہ اس وقت اسلام کا نام لے — ڈرائے جب اُس کو نہ پھانسی نہ جیل
حرم تک مگر جائے کیوں کر وہ اونٹ — کلیسا نے تھامی ہو جس کی نکیل
محمد علی اس سے سیکھیں سبق — نہ سمجھیں ریاست کو بچوں کا کھیل
یہ کھیل آپ کھیلے مگر اس طرح — کہ غلّا ہیں آپ اور حکومت غلیل

سلامت رہے اس کا خوانِ کرم
اور اُس خوان پر چار کی ریل پیل

۱۳ اپریل ۱۹۲۹ء

Marfat.com

کیا ابوالکلام آزاد اسلام فروش ہیں

ہے جن کو یاد رام کی اسلام دشمنی
بھولے ہیں کیوں وہ شام کی اسلام دشمنی

اُس کا عناد نام کی اسلام دشمنی
اس کا فساد کام کی اسلام دشمنی

رام اور شام کو بھی مگر ہے کہاں نصیب
ٹوڈی بدلگام کی اسلام دشمنی

ہے شعر فہمی آپ کی سمجھے ہوئے ہیں آپ
جس کو ابوالکلام کی اسلام دشمنی

کیا انقلاب ہے کہ ہو آزاد کے حریف
انگریز کے غلام کی اسلام دُشمنی

---

۲۵ اپریل ۱۹۲۹ء

Marfat.com

خدا اور بت

اک روز میں نے عرض یہ سرکار سے کیا
اے وہ کہ مجھ کو تجھ سے مجالِ سخن نہیں

اے وہ کہ ہے زمیں تری ہیبت سے دم بخود
اور آسماں کو حوصلۂ دم زدن نہیں

اے وہ کہ تیرے غمزۂ خنجر گزار کو
پروائے جانِ شیخ و دلِ برہمن نہیں

اے وہ کہ تیرے دور میں قانون کا ادب
شرمندۂ روایتِ عہدِ کہن نہیں

سنتا ہوں میں کہ تیری مساوات بے بدل
منت پذیر فرق الہ و دشن نہیں

پھر کیوں خدا کے گھر ہی کو ڈھایا حضور نے
بت پر حضور کس لئے بولے بزن نہیں

لارنس کا مجسمہ کیوں منہدم نہ ہو
کیا اس کے واسطے کوئی مشین گن نہیں

ملزم یہ بت بھی ہے جو خدا ہے قصوروار
اس کا بھی اعتراض سے خالی چلن نہیں

ٹالا مرے سوال کو اس عذرِ لنگ سے
سرکار سے جواب کچھ آیا جو بن نہیں

انگریز وحشیانہ تعصب سے پاک ہیں
محمود غزنوی کی طرح بت شکن نہیں

Marfat.com

فن لابہ گری کے امام

اسلام سرنگوں نہ ہو کیوں اُن کے سامنے
تھامے ہوئے ہوں جن کا علم سر عمر حیات

ملتی رہی ہے جس کو ہمارے لہو کی بھینٹ
ہیں اس صنم کدہ کے صنم سر عمر حیات

کعبہ سے جب سوا ہے کلیسائے سینٹ پال
پھر کیوں کریں طوافِ حرم سر عمر حیات

انگریز ہی کے غم سے نہ جب مل سکے نجات
کیا کھائیں اپنی قوم کا غم سر عمر حیات

لندن میں پھر رہے ہیں کہ رکھ لیں کسی طرح
سرجان سائمن کا بھرم سر عمر حیات

اروں کو فخر کیوں ہے ہری سنگھ گوڑ پر
کیا اُن سے کچھ وفا میں ہیں کم سر عمر حیات

گر شیوہ اس ذلیل خوشامد کا چھوڑ دیں
ہم پر کریں بڑا ہی کرم سر عمر حیات

اس سے ہزار بار ہے بہتر کہ دت کی طرح
جھولی میں ڈال لیں کوئی بم سر عمر حیات

---

۱۶ مئی ۱۹۲۹ء

Marfat.com

مارننگ پوسٹ لندن

مارننگ پوسٹ نے بھیجی ہے یہ برقی دھمکی
آپ کی گردن اڑا سکتے ہیں تلوار سے ہم

مدعی سلف گورنمنٹ کے ہیں جو احرار
انہیں تعبیر کیا کرتے ہیں اشرار سے ہم

ہند کی شوخیٔ تقریر کا معقول جواب
دیں گے اور دیتے ہیں تلوار کی جھنکار سے ہم

نہیں شوریدہ سروں سے ہمیں کچھ بھی سروکار
کام رکھتے ہیں رعایائے وفادار سے ہم

مارننگ پوسٹ کو پہنچے یہ ہمارا بھی پیام
ڈر نہیں سکتے کسی آپ کی للکار سے ہم

ہم رعایا ہیں خدا کی جو ہے رحمان و رحیم
نہ ڈریں گے کسی سفاکِ ستمگار سے ہم

ہے پیمبر کی غلامی ہمیں سرمایۂ ناز
پا رہے ہیں یہ وظیفہ اسی دربار سے ہم

درسِ عبرت کبھی قیصر نے پڑھایا ہم کو
سُن چکے ظلم کا انجام کبھی زار سے ہم

بات جو حق ہے زبانوں سے وہ نکلے گی ضرور
باز آئیں گے حقیقت کے نہ اظہار سے ہم

وعدہ اللہ کا گر سچ ہے اور اس میں نہیں شک
تو نکالیں گے یہ زہر دہنِ مار سے ہم

لَاتَخَفْ کی ہے قبا زینت دوشِ مسلم
نہیں اب تک پھرے اس عہد اس اقرار سے ہم

رشتۂ مہر و وفا ساتھ ہی اُس کے لیکن
توڑ سکتے نہیں اسلام کی سرکار سے ہم

Marfat.com

گر خلافت کی صیانت میں ذرا بھی خلل آئے
نہ ڈرے ہیں نہ ڈریں گے رسن و دار سے ہم

جس میں اسلام کی اجڑی ہوئی شوکت کام آئے
کام رکھتے نہیں اُس قصرِ طلا کار سے ہم

جام ٹوٹا ہے تو کیا جامِ سفالیں ہی تو ہے
اور لے آئیں گے اسلام کے بازار سے ہم

ہند میں رشتۂ اسلام ہے اس سے محکم
پھر نہ کس واسطے مانوس ہوں زنار سے ہم

آپ تلوار کی دھمکی ہمیں کیوں دیتے ہیں
خوب واقف ہیں گورمنٹ کے اسرار سے ہم

جبر کا عہد گیا وقتِ مدارا آیا!
اور سنتے ہیں یہ باتیں در و دیوار سے ہم

جلیانوالہ کا افسانہ ہوا خواب و خیال
خوں کے دریا کی نکل آئے ہیں منجدھار سے ہم

نثر میں آپ دکھاتے ہیں چمک خنجر کی
کھولتے ہیں رگِ جاں نشترِ اشعار سے ہم

آپ کیا چیز ہیں اور آپ کی منطق کیا چیز
مہرباں آج سے باز آئے اس اخبار سے ہم

یکم مارچ سنہ ۱۹۲۳ء

Marfat.com

محافظین حقوق اسلام

اسلام کے حقوق کی مٹی خراب ہو　　　گر کفر سے نہ دست و گریباں "ہو انقلاب"
سب سے بڑا یہ حق ہے کہ یوم النشور تک　　　فارغ ہو احتساب سے پنجاب میں شراب

فیروز خان نون حکومت کا ساتھ دیں
جب لات سے وہ مُلک کو دے بات کا جواب

Marfat.com

چونے کی بوری

توقع خیر کی رکھو نہ لبرل سے نہ ٹوری سے
کبھی آٹا نکل سکتا نہیں چونے کی بوری سے

یہ فن سازانِ مغرب گرچہ اپنے فن میں یکتا ہیں
نہ سیکھا باندھنا ہم کو مگر احساں کی ڈوری سے

ڈگر بھی ہے وہی لاٹھی بھی اب تک ہے وہی انکی
حکومت کیا کرے معذور ہے آنکھوں کی کوری سے

لگی ہیں آگ لگنے کا تجھے اے مدعی غم کیا
کہ کتا آگ لگتے ہی نکل جاتا ہے موری سے

یہ چنگاری جو ملتان اور امرتسر میں سلگی ہے
چرا لائے ہیں شاید مالوی جی چورا چوری سے

یہ دولت مانگنے سے آدمی کو مل نہیں سکتی
گر آزادی کی خواہش ہے تو چھینو سینہ زوری سے

Marfat.com

کنایات و تصریحات

پردۂ خاور سے نکلا اک نیا "مہرِ منیر"
آنکھ جس کے "انقلابی جلوہ" سے "نوری" ہوئی

حُسن کی "نعمت" ہوئی ارزاں بحکمِ قادیاں
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

لگ گئی شاخِ صحافت میں تصوف کی قلم
شانِ رسوائی سے پیدا آنِ مستوری ہوئی

مر مٹے مِلّت کی عزت پر بھگت سنگھ اور دت
زندہ جن کے نام سے تحریکِ جمہوری ہوئی

کوئی مٹی کا دیا بازار سے آجائے گا
کیا ہوا گر بزم میں گُل شمع کافوری ہوئی

قیدیوں کی جان فاقوں سے لبوں پر آگئی
جب کہیں خونِ جگر کھانے کی منظوری ہوئی

تھی فقط دو گز کفن کی مستحق پایانِ کار
ان کی فغفوری ہوئی یا میری مزدوری ہوئی

یہ نہ سمجھو اس میں ہے کچھ بھی قصورِ اسلام کا
ہم کو آزادی کی منزل سے اگر دوری ہوئی

یوں ہی گر قائم رہا آئینِ بیدادِ فرنگ
دیکھ لینا اس حکومت کو کہ دستوری ہوئی

---

۲۰ جولائی ۱۹۲۵ء

Marfat.com

گنگا اور زمزم

اُدھر ہیں ڈاکٹر مُنجی اِدھر ہیں ڈاکٹر عالم
اُدھر گوبر اِدھر عنبر اُدھر گنگا اِدھر زم زم

یہاں حق کی عملداری وہاں باطل کی سالاری
یہاں طوفاں وہاں تنکا یہاں سورج وہاں شبنم

مسلماں سے چہ غم اور خالصہ جی سے چہ خوش سُن کر
پکارے مالوی جی بندرابن "سے مرے سو ہم"

مسلمانوں نے مارا مل کے جب اک یثربی نعرہ
دھری رہ جائے گی ہندو سبھا کی گوکلی سرگم

Marfat.com

لالہ و نافرمان

چت ہوئی مذہب کی کوڑی اور کبھی پٹ ہوگئی
اک ہوا ایسی چلی داڑھی صفاچٹ ہوگئی

ہو نہیں سکتا کہ راج اُس دیس کا چوپٹ نہ ہو
راج ہٹ سے جس میں تریاہٹ کی کھٹ پٹ ہوگئی

مسکرا دیتے ہیں گاندھی دیکھ کر یورپ کا حال
ایشیا میں جس کی ہر تدبیر تلپٹ ہوگئی

ٹاٹ مغرب میں گیا سرمایہ داروں کا الٹ
کھاٹ مزدوروں کی مشرق میں چھپر کھٹ ہوگئی

توپ کی دوں دوں پہ بھی چھکے گئے لندن کے چھوٹ
بمبئی چرخے کی چرخ چوں پہ چوپٹ ہوگئی

چوستی آئی ہے جو ہر جگ کے راون کے لہو
پھر وہ کالی آج کلکتہ میں پرگٹ ہوگئی

بسکہ رگڑی سو برس تک ٹوڈیوں نے اس پہ ناک
بے نشاں سرکار کے بنگلے کی چوکھٹ ہوگئی

تیز تھی پہلے ہی کیا کم قادیاں کی مادیاں
ایڈ اردن کا بتانا تھا کہ فروٹ ہوگئی

ٹیڑھیاں گر وہ سناتے ہیں تو یہ تہذیب ہے
کانگریس نے بات سیدھی کی تو منہ پھٹ ہوگئی

ڈاکٹر اقبال کی تقدیر الہ آباد میں
چکر او چینا کے سمجھوتے کا مرگھٹ ہوگئی

دختر رز گرچہ پہلے بھی غضب کی تھی شریر
پڑ کے بھولا رام کے گھر اور نٹ کھٹ ہوگئی

کس طرح یہ دیس رہ سکتا ہے غیروں کا غلام
ہر زباں پہ جاری آزادی کی جب رٹ ہوگئی

قید سے جس دن رہا ہوں گے اسیرانِ فرنگ
دیکھ لینا تم کہ قلعے انہوں میں جھٹ پٹ ہوگئی

میری پھلواڑی میں لالہ بھی ہے نافرماں بھی ہے
جس کی آرائش ہمیں سے تا بہ سلہٹ ہوگئی

۲۵ دسمبر ۱۹۳۰ء

Marfat.com

سفینۂ اسلام

بجواب "پرتاپ" مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۳۱ء

یک رنگ ہے سفینۂ اسلام کا سوار — ہوں گے وہ اور جن کے ہیں دو کشتیوں میں پاؤں
میں وہ نہیں کہ منہ ہو سفید اور دل سیاہ — ہو اور ہی کسی کو مبارک یہ دھوپ چھاؤں
میں شیر ہوں جو گونج رہا ہوں کچھار میں — بلّی نہیں جو گھر ہی میں کرتی ہے میاؤں میاؤں

کہتی ہے یہ پولس کہ نکل جاؤ شہر سے
اب جا کے ہم بسائیں گے جنگل میں کوئی گاؤں

---

۱۳ نومبر ۱۹۳۱ء

Marfat.com

شملوی سہرا

شملہ حکومت ہند کا تابستانی مستقر ہے اور از بسکہ ایک دلفریب نزہتگاہ ہے۔ اس لئے مجھ جیسے آوارہ مزاج لوگ بھی جنہیں نہ کونسلوں سے دلچسپی ہے نہ وسیرائے کے آستانہ کے طواف کا شوق محض تفریح و تفرج کے خیال سے اس سرد سیر مقام کی بلندیوں تک پہنچ جاتے ہیں تاکہ میدانوں کی اعضا کو مضمحل اور روح کو تحلیل کر دینے والی گرمی سے کچھ دن کے لئے نجات مل جائے۔ چند دن ہوئے یہی خیال مجھے کشاں کشاں شملے لے گیا۔ ایک دن مجھے اپنے پرانے مخدوم مولانا غلام محمد شملوی[1] (سفیر ندوۃ العلماء) کی طرف سے ایک دعوت کا رقعہ موصول ہوا۔ آپ کی تیسری عروسی کی مسرت افزا تقریب تھی ممکن نہ تھا کہ یہ دعوت رد کرتا۔ احباب نے فرمائش کی کہ مولانا کا سہرا لکھا جائے میں نے قلم اٹھایا اور ذیل کے اشعار رقعہ دعوت کی پشت کے حوالے کر دیئے۔

زمانہ میں چمکا ہے نام محمدؐ ہوئی روکش صبح شام محمدؐ
نہ پہنچے وہاں جبرائیل امیں بھی بلند اس قدر ہے مقام محمدؐ
مرا منہ لیا چوم روح الامیں نے لیا میں نے جس وقت نام محمدؐ

[1] افسوس صد ہزار افسوس کہ پچھلے دنوں مولانا رحلت فرما گئے۔ عجب زندہ دل بزرگ تھے خدا بزرگ و برتر غریق رحمت کرے۔

Marfat.com

پلایا ہے بھر بھر کے ساقی نے مجھ کو — خدا کے خمستاں سے جامِ محمدؐ
فقط دو حقائق پہ دنیا ہے قائم — بقائے خدا و دوامِ محمدؐ
یہ مجلس جہاں شور ہے وانکھو کا — ہمیں دے رہی ہے پیامِ محمدؐ
جواں دل ہیں اس واسطے کر رہے ہیں — بڑھاپے میں شادی غلامِ محمدؐ
ہے ثنیٰ سے آئی ثلاثہ کی نوبت
کہ ان کو یہ ہے اذنِ عامِ محمدؐ

پھلجھڑی

اس پھبے پر سخن شناسوں کی طرف سے تحسین کے دونگڑے برس گئے اور پے بہ پے تقاضے ہونے لگے کہ دو ایک اشعار ابھی اور ہو جائیں خواہ زمین کوئی دوسری ہی ہو۔ میں نے ارتجالاً عرض کیا:۔

بھری محفل میں یہ مصرع پڑھا میں نے شرارت سے — نہیں یہ مولوی خالی ہوا اب تک حرارت سے
ملی ہے ایک چھنڈا سی دلہن حضرت کو شملہ میں — کم از کم فائدہ یہ تو ہے ندوہ کی سفارت سے

اس کے بعد کچھ شعر ذرا زیادہ عریاں تھے

نہیں باقی کہ اشعار اس لئے لکھے یہاں میں نے — کہ سنسر طیش میں آجائے گا میری عبارت سے

نوحے

Marfat.com

خلد آشیاں سراج الدین احمد خان بانی "زمیندار"

المتوفی ۶ر دسمبر ۱۹۰۹ء

وہ اپنے فن میں ملک کے اندر یگانہ تھا
یکتائے روزگار و وحید زمانہ تھا

حکم قضا سے چارہ نہیں ہے مگر ابھی
پیمانہ اس کی عمر کا پورا بھرا نہ تھا

ایسی کچھ اس نے عمر زیادہ نہ پائی تھی
اتنا ہی لیکن اس کو ملا آب و دانہ تھا

ہمت کے اعتبار سے تھا ہم سر فلک
یوں دیکھنے میں گرچہ قد اس کا میانہ تھا

اس کے قلم پہ ختم تھیں جادو نگاریاں
ہر نکتہ اس کا ایک دل آرا فسانہ تھا

تھی اس کے لاگ میں بھی ادا اک لگاؤ کی
اس کے سوا یہ رنگ کسی اور کا نہ تھا

اس کی زباں ہمیشہ رہی ترجمانِ دل
اس واسطے کبھی وہ کسی سے دبا نہ تھا

ان صاف گوئیوں کی بدولت تمام عمر
جتنا کہ چاہیئے تھا وہ اتنا بڑھا نہ تھا

طبع غیور دی تھی خداوند نے اسے
آگے کبھی کسی کے سر اس کا جھکا نہ تھا

نیت میں راستی تھی ارادہ میں تھا خلوص
اس کے کسی خیال میں شامل ریا نہ تھا

رکھتا وہ دشمنوں کی طرف سے نہ تھا عناد
ملتا وہ دوستوں سے اگر مخلصانہ تھا

Marfat.com

وہ بیکسوں کے واسطے بنتا رہا سپر
اور سرکشوں کے حق میں وہ اک تازیانہ تھا

تھا مقدرت سے بسکہ وہ بڑھ کر کشادہ دل
کچھ جمع اپنے واسطے اس نے کیا نہ تھا

سمجھے ہوئے تھے اہل وطن پیشوا اُسے
سرکار سے خطاب اُسے گو ملا نہ تھا

دہقاں کی ناؤ موج میں تھی ڈگمگا رہی
جب تک کہ اس سفینہ کا وہ ناخدا نہ تھا

کی اُس نے آکے غیب سے اس قوم کی مدد
جس کا بجز خدا کے کوئی آسرا نہ تھا

اس قوم بے زباں کی بنا آکے وہ زباں
جس میں سے ایک شخص بھی نطق آشنا نہ تھا

وہ پاک نفس تھا غرض اپنی مثال آپ
ذکر اُس کا آج خلق میں یوں غائبانہ تھا

شہباز ما پریدہ رہ آسماں گرفت
مرغے نہ رفتہ است کہ دیگر تواں گرفت

یکم جنوری ۱۹۱۰ء

Marfat.com

حبیب نور علیہ الرحمۃ

مرے جگر پہ بھگت سنگھ کا ہے داغ جہاں
نہیں میں بھول سکا ہوں حبیب نور کو بھی
خدائے پاک کی شامل ہوں رحمتیں اس کو
اور اُس کے ساتھ شہیدانِ کانپور کو بھی

---

۱۶ مئی ۱۹۳۱ء

Marfat.com

داغ مرحوم

نقشِ سرابِ ہستی ناپائیدار ہے | شکلِ حباب زندگی مستعار ہے
گر عمرِ نوح بھی ہو میسر تو کیا ہمیں | آخر کو ہم ہیں اور وہی کنجِ مزار ہے
بلبل عبث ہے باغ میں ہنگامہ گرم کن | عہدِ خزاں ودیعتِ فصلِ بہار ہے
منزل پہ آکے راہ روِ جادۂ فنا | دامن فشاں ہوا عدۂ روزگار ہے
باتیں یہ سب درست بجا یہ تسلیاں | لیکن دلِ حزیں پہ کسے اختیار ہے
بچھڑا ہے ہم سے داغ ہمیشہ کے واسطے | دل داغدار ہے مژہ خونابہ بار ہے
ہوتا ہے آج حوصلۂ دل کا امتحاں | زور آزما زمین و زماں کا فشار ہے
ہوتی ہے اُس کی مرثیہ خواں آج شاعری | ماتم میں اُس کے آج غزل سوگوار ہے
جس کا کلامِ نازک و رنگین و دلفریب | اُردو زباں کو مایۂ صد افتخار ہے
شانِ تغزل اُس نے وہ اُردو کو بخش دی | سو جاں سے جس پہ طرزِ نظیری نثار ہے
غالب ہے نکتہ سنج جسے دادِ شعر دیں | اُس کے معرفوں میں مرا کیا شمار ہے
سونا پڑا ہے باغ کہاں ہے کدھر ہے آ | اے عندلیب گل کو ترا انتظار ہے

Marfat.com

تصویر حسن و عشق کی کھنچوائیں کس سے ہم
پردیس میں ہیں مصوّر جادو نگار ہے

کیونکر کرے گا حسن خود آرائیوں کی مشق
مشاطہ کے کرشمہ پہ جس کا مزار ہے

نازاں ہوا ہے دکن کہ تیرے اشتیاق میں
دہلی سے اُڑ کے آئی وہ مشتِ غبار ہے

دہلی کو جس پہ فخر ہے ہندوستاں کو ناز
جس کے تلامذہ میں ترا شہریار ہے

بزمِ سخن کی شمع رہے گا کلامِ داغ
جب تک فلک پہ شمس و قمر کو قرار ہے

---

۷ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء

Marfat.com

محمد اکبر خاں مرحوم

المتوفی ۱۳۲۳ھ

میں آج سنانے کو ہوں مژگاں کی زبانی — پہلو میں گدازِ جگر و دل کی کہانی
دشمن کا بھی دل جس غم جانکاہ سے بھر آئے — اُس غم کی تجھے آج ہے تصویر دکھانی
سیل آنسوؤں کا آج گذر جائے گا سر سے — گر یوں ہی رہے گی مری خونبانہ فشانی
کرنا ہے مجھے آج جواں بھائی کا ماتم — بنیاد فلک ہے مجھے منظور ہلانی
یہ روزِ سیہ بھی مری قسمت میں لکھا تھا — کرنی پڑی اکبر کی مجھے مرثیہ خوانی
رونق مرے گلزار کی تھی جس سے دوبالا — کیا ہو گئی اُس سروِ خراماں کی روانی
وہ شمع کہ تھا اُس سے مرے گھر میں اجالا — صرصر کو نہ لازم تھی سرِ شام بجھانی
کچھ شک نہیں اس میں کہ یہ دنیا ہے دو روزہ — یہ امر مسلّم ہے کہ انسان ہے فانی

Marfat.com

لیکن جگر خستہ کے اڑ جاتے ہیں پرزے — یاد آتی ہے اکبر مجھے جب تیری جوانی
چھبیس برس کی بھی ہوئی تھی نہ تری عمر — کیوں تو نے جدائی کی اسی وقت میں ٹھانی
کمبخت قضا سے کوئی شکوہ ہی کرے کیا — اس کو تو مساوات ہے پیری و جوانی
چلتے ہوئے کیوں توڑ گئے ہو مرا بازو — اچھی مجھے دی تم نے اخوت کی نشانی
ہم جلتے ہیں یاں آتش سوزندہ غم میں — لازم نہیں جنت میں خوشی تم کو منانی
بی۔ اے ہوئے کس واسطے تم جان برادر — کس دن کے لئے تھی یہ تمہاری ہمہ دانی
کل باندھ کے سہرا ترے سر آج دریغا — چادر تری تربت پہ پڑی مجھ کو چڑھانی
دیکھو تو ذرا اٹھ کے قیامت کا نمونہ — بالیں پہ تمہارے ہے بپا محشر ثانی
اکبر ترے مرنے کا نہ مٹے گا کبھی داغ! — اس پھول کو سینچے گا مرے اشک کا پانی
روتے تمہیں ہم ہیں ہمیں روتا ہے مقدر — کم ہم میں اعالی ہیں زیادہ ہیں ادانی

جس قوم سے اٹھ جائیں جواں تم سے ہنرور
تقدیر کو منظور ہے وہ قوم مٹانی

سرسید مرحوم کا وہ نور نظر تھا — اس سے بھی سوا ہند کی نظروں میں مگر تھا
تھا قوم حزیں کے لئے سرمایۂ نازش — ازبسکہ وہ گنجینۂ صد فضل و ہنر تھا
چھانے ہوئے تھے اس نے معانی کے دقائق — مخزن تھا فضائل کا معارف کا وہ گھر تھا

قانون کے اسرار و غوامض کو خصوصاً — اس کی ہمہ دانی کے مقابل نہ مفر تھا
دل اور دماغ اس کے تھے مافوق حوالی — اپنوں میں نہ موجود تھا مثل اس کے اگر تھا
بیگانے تھے اپنوں سے سوا اس کے ثناخواں — اس درجہ قوی اس کے فضائل کا اثر تھا
عظمت کبھی محسوس نہ اپنی ہوئی اس کو — باطن میں فرشتہ تھا وہ ظاہر میں بشر تھا
میراث میں نانا کی غنا اس کو ملی تھی — ہم سنگ خزف اس کے لئے نقرہ و زر تھا
صدمے میں شریک اس کے ہے بستان دکن بھی — پہلے وہ یہیں آکے کھلا غنچۂ تر تھا
اس باغ کا اک پھول تھا وہ تازہ و خوش رنگ — اس شاخ کا وہ ایک گراں مایہ ثمر تھا

محمود کے مرنے کی ہے دشوار تلافی
ہے صبر کا یہ صدمہ لب جاں کا منافی

خوں روئے گا یہ دیدۂ گریاں کوئی دن اور — رکھے گی تری یاد پریشاں کوئی دن اور
مٹی میں تجھے سونپ کے پہلوئے پدر میں — جاں کھوئیں گے ہم سوختہ ساماں کوئی دن اور
کچھ گذری ہے اور ہو گی بسر کچھ ترے غم میں — اس مرحلے کے ہم بھی ہیں مہماں کوئی دن اور
چپ چاپ پڑے سوئیں گے مرقد میں ہمیشہ — کرلیں ترے ماتم میں ہم افغاں کوئی دن اور
اس سن میں تیری موت قیامت سے نہیں کم — رکھنا تجھے روشن تھا یہ زنداں کوئی دن اور
محفل کی ضیا جس سے دوبالا تھی نہ بجھتی — اے کاش کہ وہ شمع فروزاں کوئی دن اور
نوخاستہ بیٹے کو دیا داغ یتیمی! — اس سے تو نہ تھا توڑنا پیماں کوئی دن اور

Marfat.com

لے دے کے فقط ایک تجھی پر تھا ہمیں ناز — پھر تجھ پہ نہ کیوں ہم رہے نازاں کوئی دن اور

جو قوم میں اچھے ہیں وہ یوں جاتے ہیں مٹتے — مہمان ہیں دنیا میں مسلماں کوئی دن اور

تو قوم کی خدمت میں رہا باپ کا پیرو — یاد آئیں گے ہم کو ترے احساں کوئی دن اور

مرحوم کو دے خلد ہمیں خالق اکبر
نعم البدل سیدؔ محمود عطا کر

جولائی ۱۹۰۳ء

مرثیہ آنریبل سیّد محمود مرحوم و مغفور

اے پارۂ دل آنکھ سے خوں ہو کے نکل جا اے دیدۂ تر چشمۂ خوں بن کے اُبل جا
اے آہِ شرر بار کلیجے کو جھلس دے اے نالۂ جاں سوز سوئے چرخ زحل جا
اے سینہ دم سرد کا طوفان بپا کر اے مغز تپ سوزش پنہاں سے پگھل جا
اے کوہِ الم ٹوٹ پڑ احباب کے دل پر اے آرۂ حسرت سر اغیار پہ چل جا
اے برقِ فنا پھونک دے ارمان کی خرمن اے کشت مرادِ دلِ حسرت زدہ جل جا
لازم نہیں کرنی تجھے ضد اے جگر اس وقت رہ رہ کے نہ اس طور سے مژگاں پہ مچل جا
برپا ہے جہاں میں ترے بدلے کی قیامت اے حشر ہمیشہ کے لئے آج سے ٹل جا
تجھ سے نہیں کچھ زور ہے اے پنجۂ تقدیر برگِ گلِ امید کو چٹکی میں مسل جا
باز آئے ہم اس زندگی مرگ نما سے اے افعیِ غم تو ہمیں سارا ہی نگل جا
باتوں سے چڑھی ندی اتر جائے گی گویا ناصح کا یہ فرماں ہے طبیعت کو سنبھل جا

کیونکر نہ جگر شق ہو بھلا آج ہمارا
محمود ہمیشہ کے لئے ہم سے سدھارا

Marfat.com

گرامی مغفور

تازہ تھا ابھی دل میں غمِ شہر کی رحلت کا
اب خبر یہ آئی ہے چل بسے گرامی بھی

نغز گو ہو بیشک تم اے عجم کے فرزندو
تم سے کم نہ تھی لیکن اُس کی خوش کلامی بھی

شستہ تھی زباں اُس کی پختہ تھا کلام اس کا
تم دکھا نہیں سکتے اس میں ایک خامی بھی

مہر کی تجلّی تھی ہر غزل کے مطلع میں
ماہ کی تمامی تھی جس کی ناتمامی بھی

نغمہ گرچہ ہندی تھا لے مگر تھی شیرازی
سنتے اور سر دُھنتے طالب و امامی بھی

گنجِ شائگاں پاتا اس کے گنجِ معنے کو
خاکِ گنجہ سے آتا اٹھ کے گر نظامی بھی

جانشیں کوئی اس کا اب نظر نہیں آتا
کرتے ہیں اسے محسوس میرے جیسے عامی بھی

فارسی کی قدر اُٹھی جب سے آئی انگریزی
کیسی سخت آفت ہے ہند کی غلامی بھی

۹ جون ۱۹۲۷ء

Marfat.com

قطعۂ تاریخ وفات

شیخ علی احمد جمعدار غفران مکان ولد شیخ غلام نبی مرحوم قانون گوی دوہرہ کاردار عہد مہاراجہ رنجیت سنگھ ساکن گجرات۔ پنجاب۔

آج اک بزرگِ قوم جہاں سے گذر گیا — چاروں طرف بلند ہے واحسرتا کا غُل
اس واقعہ سے ہیں متاثر سب اہلِ شہر — اس غم میں سوگوار ہیں شیخ اور شاب کُل
ہر دلعزیز تھا وہ خواص و عوام میں — از بسکہ اس بزرگ کا مسلک تھا صلحِ کُل
محفل کی رونقیں علی احمد کے دم سے تھیں — ساقی جب اٹھ گیا تو نہ مینا رہا نہ مُل

تاریخ ملہمانہ ہے اُس کی وفات کی
گجرات کا چراغ ہوا آج ہائے گُل

۳۱ ۶ ۱۹

۶ر جنوری ۱۹۳۲ء

Marfat.com

متفرقات

Marfat.com

ملکۂ وکٹوریا

طالب العلمی کا زمانہ تھا ملکۂ وکٹوریہ کی سالگرہ کے جشن کی تقریب پر یونین کلب علی گڑھ میں ایک جلسہ ہوا جس کے لئے میں نے ایک فارسی قصیدہ کہا تھا۔ یہ قصیدہ گم ہو گیا، چند اشعار یاد رہ گئے جو لکھے جاتے ہیں۔

زمانہ گشت دگر غازہ جو ز رنگ بہار — عروس دہر بیاراست چہرہ ہمچو نگار
دگر شفق بہ فلک چہرہ ارغوانی کرد — دگر نقاب ہمی افگند مہ از رخسار
دگر شداست عذار زمیں ز رنگ و ز بو — بسان لندن و پیرس بسان چین و تتار
دگر شود متبسم بہ بوستان غنچہ — دگر شود متکلم بہ گلستاں انوار
دگر ز سبزہ صبا فرش مخملی گسترد — دگر بہ باغ بہ رقص آمد است بید و چنار
دگر صفیر عنادل بہ شاخ گل برخاست — دگر بہ نغمہ در آمد جلاجل اشجار
دگر صریر قلم گشتہ است زمزمہ سنج — چو مرغ صبح کند ایں دعائے را تکرار
کہ باد قیصرۂ ما بہ جشن سال گرہ — زمین دولت خرم ز بخت برخوردار
بہ ہیبت آئینہ گیرد کجاست اسکندر — کجاست جم کہ بہ ہیبت شود قدح بردار
بہ گاہ رزم لباس تو عرصہ ہا خونی — بہ گاہ بزم ز کاس تو دیدہ ہا گلنار

Marfat.com

به عهدِ معدلتت حامی کلیسا را | به حارسانِ مساجد نمی بود سروکار
بر آسمانِ زمینِ تو مهرِ انور را | غروب نیست نماید طلوع چوں یکبار
به وفقِ حکمِ تو گردد همی عوام و شهور | به حسبِ خواهشِ تو سائرند لیل و نهار

هزار سال گره هم چناں که امروز است
مبارکت بُود اے ماہِ برجِ عزّ و وقار

Marfat.com

قصیدہ

بروز شنبہ مطابق ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۰۱ کیمپ لنگم پلی واقعہ ضلع ورنگل (حیدرآباد دکن)
میں نواب سر وقار الامرا بہادر صدر اعظم دولت آصفیہ کے سامنے پڑھا گیا۔

کچھ عجب شان سے اس مرتبہ آئی ہے بہار
کہ گل و لالہ سے ہے دامن گلچیں کہسار

جس طرف دیکھئے سبزہ کی لگی ہے محفل
جس طرف دیکھئے ہے سنبل تر بادہ گسار

جس طرف جائیے گردش میں ہے جام و مینا
جس طرف سنئے عنادل کے ترانے ہیں ہزار

اثر نامیہ ہے غازۂ روئے گل تر
سبزہ کی زلف کا شانہ ہے صبا کی رفتار

لڑکھڑاتی ہوئی آتی ہے صبا مستانہ
خواب نوشیں سے ہوا ہے ابھی سبزہ بیدار

نار کہتا ہے کہیں سرو سے میں بہتر ہوں
نسترن مجھ کو کہاں پائے گی ہے تو نری خار

ہر طرف شاہد قدرت ہی نہیں جلوہ فروش
گرم انساں کا بھی ہے ایک نزاق بازار

جشن برپا ہے بڑی دھوم سے اک جنگل میں
غلغلہ عیش کا ہے اور مسرت کی پکار

کس لئے آج مرتب ہے یہ بزم زیبا
کس لئے آج ہے یہ عیش و طرب کا اظہار

روکش صحن چمن آج ہے کیوں ساحت دشت
آج کس شخص کا جنگل میں لگا ہے دربار

کونسی بزم ہے یہ کون ہے اس کا ساقی
کون یہ قافلہ ہے کون ہے اس کا سالار

Marfat.com

ہے یہ وہ بزم کہ ہر ذرّہ ہے جس کا خورشید — ہے یہ وہ بزم کہ ہر مست ہے جس کا ہشیار
ہے یہ وہ بزم کہ دولت کو ہے اس پر نازش — ہے یہ وہ بزم کہ اقبال کو ہے اس سے وقار
ہے یہ وہ بزم کہ اس سے ہوا جنگل منگل — ہے یہ وہ بزم کہ اس سے ہوا صحرا گلزار
ہے یہ وہ بزم کہ فانوس ہے اس کا گردوں — ہے یہ وہ بزم کہ شمع اس کی ہے خورشید نشار
بزم جمشید کے قصّے تو چلے آتے ہیں — مگر اس بزم طرب زا کی انوکھی ہے بہار
کیوں نہ اس بزم کو ہو فخر خود اپنے اوپر — جب کہ اس بزم کے ہیں باعث زینت سرکار
ہے یہ وہ بزم کہ سرکار ہیں جس کے ساقی — ہے یہ وہ قافلہ سرکار ہیں جس کے سالار
داور ذی حشم و جاہ وقار الامراء — نیر برج شرف جن پہ سعادت ہے نثار
مہبط فضل خدا مورد فیض یزداں — معدن لطف و کرم مخزن جود و ایثار
جن کا شیوہ ہے کرم لطف ہے آئیں جن کا — جن کا احساں ہے چلن اور مروّت ہے شعار
ہوئے پنجشنبہ کے دن بلدہ سے نہضت فرما — اس ارادے سے کہ چندے رہے سیر اور شکار
کیوں نہ تھک جائے شب و روز کی محنت سے دماغ — مستقل کام سے کیسے نہ پڑے طبع پہ بار
سر بھی ہے متقاضی کہ ملے کچھ تو فراغ — دل بھی ہے متمنی کہ ملے کچھ تو قرار
اک نہ اک وقت ہے تفریح و تفرج بھی ضرور — اک نہ اک وقت ہے لازم رہے انساں بیکار
جمعہ کے روز ہوئے وارد لنگم پلی — ان کے قدموں سے بنا صفحۂ ہاموں گلزار
خبر آئی یہ اُسی روز ہوا ہے گارا — سُن کے فرمانے لگے ہوں گے ابھی ہم بھی سوار

Marfat.com

ابھی سورج نہ ڈھلا تھا کہ سواری نکلی | فتح و نصرت ہوئی ہمراہِ رکابِ سرکار
دیکھ کر اس کی جھلک خیرہ ہوئی چشمِ فلک | چھا گیا چہرۂ خورشید پہ بادل کا غبار
رشک سے گرد ہوئی ابلق ایام کی چال | شوخیاں اپنی دکھاتی جو چلی لیل و نہار
غرض اس شان سے پہنچے وہاں باجاہ و خدم | جہاں ضیغم کو یہ دعویٰ تھا کہ ہوں میں سردار
دامن کوہ میں کرتا تھا فلک سے باتیں | اک شجر جو کہ بلندی میں تھا رشکِ اشجار
گود میں اپنے لئے تھا وہ مچان اِک اُونچا | جس کو خدام نے پہلے سے کیا تھا طیّار
نردباں اس پہ لگا کر ہوئے رونق افروز | اور دیا حکم کہ ہوں ہانکنے والے طیار
شور اب دف کا ہوا لوگ لگے چلانے | گونج اٹھے غلغلے سے دشت و جبل وا غار
چیختا تھا کوئی اور چرخی گھماتا تھا کوئی | خالی بندوق کا کرتا تھا ہوا میں کوئی وار
سن کے یہ شور عجب کھلبلی جنگل میں پڑی | اڑے طاؤس کہیں اور کہیں تیہور و سار
شورِ محشر کا جو ہنگامہ بپا تھا ہر سو | شیر گھبرا کے ہوا نیند سے آخر بیدار
غار سے وہ بصد انداز خراماں نکلا | جھومتا جاتا تھا مستانہ تھی اس کی رفتار
دامن کوہ سے جھاڑی میں نکل کر پہنچا | اور قضا نے کیا سرکار سے [illegible] دو چار
مطمئن ہو کے جو سرکار نے سر کی بندوق | اس نے بھی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا اکبار
گولی بندوق سے نکلی تھی اجل کی داعی | ملک الموت مگر اوج ہوا پر تھا سوار
جا کے پہلو میں لگی اور گرایا اس کو | مثلِ پیکان قضا ہو گئی سینے کے دو پار

Marfat.com

گرتا پڑتا وہ چلا اور گیا چند قدم — پتھروں میں وہ چھپا جاکے میان کہسار

ملک الموت نے چھوڑا نہ وہاں بھی پر اُسے — جان سرکار کے اقبال پہ کی اُس نے نثار

لوگ کہتے تھے یہی شیر ہے زندہ اب تک — زخم ہیں چند لگے پر نہیں کوئی پرکار

روز ہے روز اگر اور اگر رات ہے رات — تو نہیں زندہ بچا شیر یہ بولے سرکار

ہیں جو کپتان رسالہ کے وہ اور افضل خاں — ڈھونڈنے کے لئے اس کو ہوئے ہاتھی پہ سوار

غلغلہ چار طرف بن میں دوبارہ اٹھا — شور ہر طرف کا مچا اور پڑی ہانکے کی پکار

سر بنادیق کیں لچھمیا و کشٹیا نے — نہ کہیں اُن کو سکوں تھا نہ کہیں ان کو قرار

شور اتنا ہوا لیکن نہ کراہا تک شیر — غل مچا اتنا مگر اس نے نہ لی ایک ڈکار

پھر تو سب لوگ لگے فرطِ طرب سے کہنے — کہ نہیں شیر ژیاں زندہ بچا ہے زنہار

واقعی مردہ وہ اک جھٹ میں ملا ڈھونڈنے پر — قول سرکار کی تصدیق ہوئی آخر کار

ناز تھا اپنے تہور پہ شجاعت پہ جسے — اس کی جرأت کا نہ باقی رہا کوئی آثار

الغرض کیمپ میں لائے اُسے باشوکت و شان — سبز شاخیں تھیں کفن اس کا تو چیتے تھے مزار

کھال کھینچی گئی اُس کی نئے بابو سی — رہ گیا اس کی فقط ہڈیوں کا اک انبار

عرض سرکار سے کی میں نے مبارک باشد — یہ شکار اور شکار ایسے ہی شیروں کے ہزار

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد!
رہیں با دولت و اقبال سلامت سرکار

Marfat.com

تاریخ مولود مسعود سرکشن پرشاد مدار المہام

سرکار آصفیہ

جواں بخت ہے صدرِ اعظم ہمارا
سخاوت میں حاتم تحمل میں دارا

جلال اور اقبال کے آسماں پر
چمکتا ہے اس کے مقدر کا تارا

خدا نے کیا اپنے فضل و کرم سے
عطا اس کو فرزند اک ماہ پارا

مہاراجہ کا زخمِ دل مندمل ہو
ہوا ہے طبیب ازل کا اشارا

نکلتا ہے دریا سے جس طرح گوہر
گلستاں میں کھلتا ہے جیسے ہزارا

یہ مولودِ مسعود اسی طرح بن کر
نشانِ سعادت ہوا آشکارا

تمہاری جوانی کو ہے اس سے رونق
تمہارے بڑھاپے کو ہے یہ سہارا

ملی ہے وہ دولت تمہیں جس کے آگے
سمرقند کیا چیز اور کیا بخارا

یہ بچہ ہو ماں کے کلیجہ کی ٹھنڈک
یہ بچہ ہو باوا کی آنکھوں کا تارا

خدا لائے وہ دن کہ گھر میں تمہارے
مبارک سلامت کا غل ہو دوبارہ

ہوئی فکرِ تاریخ جس وقت مجھ کو
تو قرآں سے میں نے کیا استخارہ

مجھے دادی دل سے داؤد نے جب
میں اجعلہ رب رضیا پکارا

۱۳۲۳ ہجری

Marfat.com

خیابانِ فارس

لارڈ کرزن کی شہرۂ آفاق کتاب "پرشیا" کا اردو ترجمہ۔ جس کی اشاعت کے لئے ذیل کی منظوم عرضداشت پر اعلیحضرت آصفجاہ سادس خلد آشیاں نے مترجم کو دو ہزار سات سو روپیہ کی رقم مرحمت فرمائی۔

یہ کتاب اب نایاب ہے۔ ریاست رامپور کے شاہی کتب خانہ میں موجود ہوگی جس کیلئے حکیم مسیح الملک مرحوم و مغفور نے ریاست کی طرف سے بیس نسخے خرید لئے تھے۔

میں آتا ہوں پھر شاہ کے آستاں پر — بصد شوق ہوتا ہوا جبہ فرسا
میں پھر اپنی قسمت پہ ہوتا ہوں نازاں — کہ ہوتا ہے پھر بخت بیدار میرا
میں پھر کھٹکھٹاتا ہوں باب اجابت — اثر رہنما بن گیا ہے دعا کا
تصدق ہے امید پھر آرزو پر — پھر اتراتی پھرتی ہے میری تمنا
ہوئیں نعمتیں ساری دنیا کی حاصل — ہمیں تیرے عہدِ ہمایوں میں شاہا
وفا اور عقیدت ہے آئیں ہمارا — کرم اور احسان شیوا ہے تیرا
تجھے تاجداری دکن کی مبارک — دکن کو مبارک ہو سردار تجھ سا
اجازت اگر پیرِ و مرشد کی پائے — ادب سے ہو یہ کمتریں عرض پیرا

Marfat.com

کیا ترجمہ میں نے جب "پرشیا" کا — یہ فرمان حضرت کا صادر ہوا تھا
کہ حضرت کا نام رفیع و مبارک — کرے کمتریں زیبِ عنوان اس کا
بجا لاؤں میں شکر اس احساں کا کیسے — بیاں شہ کے اس لطف کا میں کروں کیا
گھٹایا مری کس مپرسی کو اس نے — مرے جوشِ ہمت کو اس نے بڑھایا
کیا مجھ کو گستاخ شہ کے کرم نے — میں اب اور کچھ مانگنے کو ہوں آیا
اب اس کمتریں کی یہی آرزو ہے — کہ ہو طبع یہ نسخۂ بینش آرا
ضخامت مگر مقتضی ہوگی اس کی — کہ جائے اسے چار جلدوں میں چھاپا
کم از کم ہیں ہر جلد میں چھ سو صفحے — تصاویر سے حجم پر کچھ بڑھے گا
پڑے گی ہر اک جلد نو سو روپے میں — ہیں از بسکہ اس کے مصارف زیادہ
ہے تیار رکھی ہوئی جلد پہلی — اشاعت میں ہے اب فقط زر کا وقفہ
مگر جس کی تنخواہ دو سو روپے ہو — وہ انجام دے کس طرح کام ایسا
کہ جس پہ ہزاروں کی آتی ہو لاگت — جسے چاہئے اہلِ ثروت کو کرنا
میں اس مفلسی کا ہوں ممنونِ احساں — ارادت پہ جس نے کیا یہ تقاضا
کہ آصف کے درگاہ کیواں نشاں میں — مجھے لے چلے جس طرح ہو خدارا
پہنچ کر وہاں کچھ تعجب نہیں ہے — نوازند اگر بادشاہاں گدا را
مدد گر میں غیروں سے مانگوں یقیں ہے — اعانت ہو میری یہ ہے کام ایسا

Marfat.com

مگر کھاکے شہ کا نمک دوسروں سے   کروں استعانت یہ مجھ سے نہ ہوگا

غلامانِ درگاہِ شاہی سے مجھ کو   اگر مرحمت ہو چھپائی کا خرچہ

تو اردو کے زیور سے آراستہ ہو   وہ نسخہ کہ ہے یادگارِ زمانہ !!

کفِ جود و ایثارِ شاہِ دکن سے   جسے چاہیئے ابرِ آذار کہنا

یقیں مجھ کو واثق ہے امیدِ کامل
کہ جو میں نے مانگا ہے مجھ کو ملے گا

اپریل سنہ ۱۹۰۲ء

Marfat.com

بدنصیب ہرکور کی فریاد

ہز آنر سر ایڈورڈ میکلیگن کے گوشِ حق نیوش سے

بزبانِ مدیر زمیندار

امر سنگھ کی مِثل پر غور کیجے
رعایا پہ احساں یہ اک اور کیجے

اگر آپ لاہور کے حکمراں ہیں
تو پھر ہور کو چشمۂ کور کیجے

ہوئیں مارشل لا کی باتیں پرانی
بس اب ختم یہ جانگزا دور کیجے

دُعا دیجے ہرکور کی بندہ پرور
رہا اس کے بیٹے کو فی الفور کیجے

نہ دے عدل اجازت تو پھر رحم تو ہے
غرض حل یہ مشکل کسی طور کیجے

یکم جنوری سنہ ۱۹۲۰ء

Marfat.com

"آفتاب"

بکوریٔ چشمِ سنسر

مولوی وجاہت حسین صاحب ایڈیٹر "آفتاب" بھی ایک عرصہ تک جناب سنسر کے بیداد وجفا کا تختۂ مشق رہ چکے ہیں۔ آپ کی جو شامت آئی۔ آپ نے ہز آنر سر ایڈورڈ میکلیگن کی شان میں ایک بہاریہ قصیدہ لکھا۔ میکلیگن کے ساتھ قافیہ گلشن بھی بندھ گیا تھا نظم جب سنسر صاحب کے پاس پہنچی۔ تو ان لال بجھکڑ صاحب نے یہ سمجھ کر کہ اس سے سر مائیکل اڈوائر کا باغ خارستان ہوا جاتا ہے۔ بے چارے ایڈیٹر "آفتاب" کی نظم کی اشاعت ہی روک دی۔ میں نے ان سے یہ واقعہ سن کر انہیں کی طرف سے لے یوں نظم کر ڈالا ؎

دل ہو تو ایک اور حکایت نئی سنو
آزادیٔ خیال کے عہدِ عذاب کی

سر مائیکل سے جائزہ جب لے لیا گیا
جس وقت ختم ہو گئی مدت جناب کی

ہم سمجھے آگئی چمنِ علم میں بہار
چھائی ہوئی تھی جس پہ خزاں احتساب کی

سنسر کے ہاتھ سے ابھی چھوٹا نہ تھا قلم
جس نے ادب کی خوب ہی مٹی خراب کی

پنجاب کی صحافتِ مسکین و کس مپرس
شاکی تھی آپ کے ستمِ بے حساب کی

اک روز میں نے مدحِ سر ایڈورڈ میں کہی
اک نظم جو ہے جان وفا کی کتاب کی

اس کو بھی کر دیا نظری دیکھنے کے ساتھ
کیا بات ہے جنابِ رقابت مآب کی

Marfat.com

گلشن کے ساتھ قافیہ میکلیگن آ گیا — سب سے بڑی خطا تھی یہی "آفتاب" کی
از بسکہ ذلہ خوار تھے عہدِ قدیم کے — مجھ کو دکھائی شان پرانے عتاب کی
کہنے لگے کہ لکھ کے قصیدہ یہ آپ نے — "پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی"

سر پیٹ کر دیا انھیں مَیں نے بھی یہ جواب
"جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی"

۲۵-اپریل ۱۹۲۰ء

Marfat.com

احرار لدھیانہ

رسولؐ اللہ کا فرماں ہے پنیل کو ڈپر غالب	میرے قانون کا ٹھینگا ہے اس آئین کے سر پر
ہمارے دم سے ہے پنجاب کی ہنگامہ آرائی	کہ رونق ہے فلک کی ماہ اور پروین کے سر پر
جلا کر راکھ کر ڈالے گی سِتّے کی حکومت کو	وہی بجلی جو منڈلاتی تھی قسطنطین کے سر پر
محافظ دین کے مسٹر ڈنس رہے ہیں یا علی بھائی	اساس شرع محکم ہے انہیں دو بین کے سر پر
امان اللہ ہی تھا جس نے گوکل کو بھی تڑپایا	یہ کالا ناگ سکتا ہے فقط اس بین کے سر پر
دعائیں ہم نے دیں اس کو فرشتوں نے کہی آمین	علم ہے سربلند اس کا اسی آمین کے سر پر
ہوا اسلامیوں میں جذبۂ حبِ وطن پیدا	تو اس جذبہ کا سہرا ہے اسی مسکین کے سر پر
خدا وہ دن کرے صدقہ بن پیغمبر کی عزت کے	کہ رکھوں تاج دنیا کا میں تاج الدین کے سر پر

مسلمانوں کا مستقبل ہے روشن لدھیانے میں
کہ ہے بار امانت سید لیسین کے سر پر

---

۱۹ فروری سنہ ۱۹۲۹ء

مولانا عبدالقادر قصوری

قبلہ عبدالقادر ان احرار کے سردار ہیں
آج جو پنجاب میں حق کے علم بردار ہیں

جن سے ہے اسلام کی محفل کی رونق برقرار
جن کی ملاحی سے آزادی کے بیڑے پار ہیں

سر کٹاتے ہیں رسول اللہ کے ناموس پر
قید ہونے کے لئے آمادہ ہیں تیار ہیں

ان کی قلت کی چھری سے رہ گئے ہیں لوٹ کر
ہند میں جن سے طلسم انگریز بیمار ہیں

فقر میں بھی ان کے آتی ہے نظر شان غنا
لیک دامن گیر رحم احمد مختار ہیں

زر بکف ہونا بڑا آسان ہے اس دور میں
سر بکف ہونے کے ڈھب لیکن بہت دشوار ہیں

لاہور ۱۳ جنوری ۱۹۲۸ء

Marfat.com

سر علی امام

سروں کے ذکر پر اک دوست نے سوال کیا
کہ اس گروہ میں کچھ لوگ نیک نام بھی ہیں!
میری نظر میں تو سب سر ہیں نفس کے محکوم
اور اس کے ساتھ ہی سرکار کے غلام بھی ہیں
دیا جواب یہ میں نے کہ ان کو کچھ نہ کہو
اسی گروہ میں سید علی امام بھی ہیں

مے حجاز نہ پینے کا عہد باندھ کے اب
شکست توبہ میں سرگرم اہتمام بھی ہیں

---

۲۰ دسمبر ۱۹۲۸ء

Marfat.com

مولانا سیّد محمد داؤد غزنوی

قائم ہے ان سے ملتِ بیضا کی آبرو
اسلام کا وقار ہیں داؤد غزنوی

رجعت پسند کہنے لگے ان کو دیکھ کر
آیا ہے سومنات میں محمود غزنوی

کلکتہ میں اک اور بھی ہیں اُن کے ہم لقب
یہ ہست غزنوی ہیں وہ ہیں بود غزنوی

کلکتہ ۱۴ جنوری ۱۹۲۸ء

Marfat.com

چودھری افضل حق اور "انقلاب"

میں نے مانا دشمنِ ملت منوہر لال ہے
جس کی چالوں سے مفادِ اسلام کا پامال ہے

گر مذمت اس کی کونسل میں نہیں اب تک ہوئی
خود ہمارا ہی یہ پھیلایا ہوا اِک جال ہے

کیوں حبیب اللہ نے کھولی نہیں اپنی زباں
آج تک خاموش کیوں اس بارہ میں اقبال ہے

یوں برستا ہے پھر افضل حق ہی پر کیوں "انقلاب"
کیوں اسی بے چارہ کے حق میں قیل و قال ہے

وہ تو پھر بھی قوم کے کام آ ہی جاتا ہے کبھی
بسکہ انگریزوں کے حق میں سورۂ زلزال ہے

Marfat.com

چودھری افضل حق

ڈٹ کے کونسل میں کھڑا جس وقت افضل حق ہوا
حق کی ہیبت چھائی ایسی رنگ باطل فق ہوا

مجلس وضع قوانین کا بہار آرا چمن
اُس کے اک انچھر سے اک وادی لق و دق ہوا

جافرے دی مانٹ مورنسی کی سٹی گم ہوئی
اُن کے ہر بھپکو کی منطق کا کلیجہ شق ہوا

جس نے جھولوں کی خوشامد کی وہ ٹھہرا عقل مند
جو نہ سچی بات سے جھجکا وہی احمق ہوا

صوفیوں کا دعویٰ عشق پیمبر ہے کہاں
کوئی پوچھے کیا وہ اُن کا نعرۂ ہو حق ہوا

وقت پر کام آئے آخر کو ہمیں ڈاڑھی منڈے
اور ہمارا ہی مطیع ایام کا ابلق ہوا

میرے اس دعوے کے ہر ہر جملہ کا ایک ایک حرف
مولوی احمد علی کے وعظ سے مشتق ہوا

لاہور ۱۱ اگست ۱۹۲۷ء

Marfat.com

مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی

جس کے ایثار سے ملّت کی دوبالا ہوئی شان
اُس جماعت کے ہیں سردار حبیب الرحمٰن

اِن کے ماحول کو لاحول سے دیجئے تشبیہ
کہ ہوا پاس پھٹکتے ہی فقروا شیطان

جمع ٹوڈی ہوں جہاں گر یہ پہنچ جائیں وہاں
نہیں ممکن کہ کسی طرح وہ ماریں میدان

تختہ دیتے ہیں اُلٹ سارے وفاداروں کا
آتے ہی اُن کے خطا ہوتے ہیں سب کے اوسان

کاسہ لیسانِ جہاں کی رگ جاں کے حق میں
دمِ شمشیر ہے اس شیرِ خدا کا ایمان

Marfat.com

"احرار"

اگر اک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوئے
تو وہ اس عہد میں پنجاب کے احرار ہوئے

خیلِ باطل سے اگر برسرِ پیکار ہوئے
تو وہ اسلام کے جانباز رضاکار ہوئے

پردۂ موت سے نکلے گی حیاتِ جاوید
کہ مسلمان شہادت کے طلبگار ہوئے

جس نے ڈھایا تھا کبھی ظلم کی بنیادوں کو
پھر مسلمان اسی جذبہ سے سرشار ہوئے

ہڈیاں جن کی ہیں چونہ تو لہو ہے گارا
قصرِ آزادئ کشمیر کے معمار ہوئے

کیوں نہ ہوں آج اُس اخبار کے گھر گھر چرچے
جس کے اوراق کی زینت مرے اشعار ہوئے

Marfat.com

درسِ عبرت

اِک نیا درس دیا گردشِ دوراں نے مجھے — دی ہے دعوت اگر اس مرتبہ زنداں نے مجھے
میرے ایماں کی فراست نے جتایا مجھ کو — کہ کیا بے سروساماں مرے ساماں نے مجھے
مَیں اگر سوختہ ساماں ہوں تو یہ روزِ سیاہ — خود دکھایا ہے مرے گھر کے چراغاں نے مجھے
کوئی کافر مری تذلیل نہ کر سکتا تھا — مرحمت کی ہے یہ سوغات مسلماں نے مجھے

سربلند اب بھی مجھے دیکھ رہی ہے دُنیا
تو عطا کی ہے یہ طاقت مرے ایماں نے مجھے

سنٹرل جیل لاہور

۱۹ر دسمبر ۱۹۳۱ء

ذخیرۂ محمد وقار مجید لاہور

Marfat.com

Marfat.com

Sh. MUBARAK ALI,

BOOK-SELLER.

INSIDE LOHARI GATE, LAHORE.

Only title printed at

The Educational Printing Works, Lahore

Marfat.com